

قرآن و حدیث کی دعاؤں پر مشتمل بہترین کتاب

حصین حصین

امام محمد بن محمد الجزریؒ

مولانا محمد عاشق الہی بلند شہری، دست برکاتہم

خزینہ علم و ادب

قرآنِ حدیث پر مشتمل بہترین کتاب

حصہ چہین

پیدائش سے موت تک انسانی زندگی کے تمام روزمرہ اور اہم مواقع کے لئے مسنون دعاؤں کا مجموعہ دعاؤں کی قبولیت کے اوقات اور مقامات فضائل و دعا، فضائل ذکر، اسماء الحسنی، حج کی دعائیں، سورتوں اور آیتوں کے فضائل، غم اور خوشی کے مسنون اعمال، مستند اور آسان تشریحات کے ساتھ

ایک ایسی کتاب جس کے کا ہر مسلمان گھرانے میں ہونا ضروری ہے

ترجمہ و تشریح

مولانا محمد عاشق الہی بلند شہری دہلی

تصنیف

امام محمد بن محمد الجزری رحمہ اللہ

فاشتر

فزینہ علم و ادب۔
الکریم مارکیٹ
اردو بازار لاہور

نام کتاب _____ حصن حصین

تالیف _____ امام محمد بن محمد الجزریؒ

ترجمہ و تشریح _____ مولانا محمد عاشق الہی بلند شہری

ناشر _____ طاہر ندیر

پرنٹر _____ رضا پرنٹرز

===== ملنے کے پتے =====

اسلامی کتب خانہ - فضل الہی مارکیٹ اردو بازار لاہور

مکتبہ رحمانیہ - اقرار سنٹر اردو بازار لاہور

مکتبہ العلم - اردو بازار - لاہور

چوہدری بکٹ ڈپو - دینر

فہرست

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۵۶	رموز کی تشریح (حاشیہ میں)	۱۳	مقدمہ از شارح
۵۶	حصن حصین کے مضامین کی نظر اجمالی اشار	۲۱	حالات و سوانح علامہ جزریؒ
۵۹	دعا کی فضیلت	۲۹	امام جزریؒ کی تالیفات
۶۱	کوئی چیز دعا سے بڑھ کر بزرگ و برتر نہیں	۳۵	الحسن الحصین کا تعارف
۶۲	جو سختیوں میں دعا کی مقبولیت چاہے	۳۶	یہ کتاب بہت سخت مصیبت کے وقت
۶۲	خوشحالی میں کثرت سے دعا کرے		لکھی گئی
۶۲	دعا مومن کا بھیاں ہے	۴۱	اس کتاب کے شروع و تراجم
۶۴	دعا قبول ہونے کا وقت	۴۲	حصن حصین کی جامعیت
۶۴	ذکر کی فضیلت	۴۲	ختم پڑھنے کا طریقہ اور رموز و اشارات
۶۸	ذاکرین کے پاس فرشتوں کی آمد	۴۴	مقبولیت عامہ اور اجازت عامہ
۶۹	ذاکر زندہ، غافل مردہ ہے	۴۸	امام جزریؒ کی اولاد
۷۰	تیری زبان ہر وقت اللہ کے ذکر میں تر ہے	۵۰	وفات
۷۱	توبہ کے بارے میں کچھ تفصیل	۵۲	پہلی منزل - بروز جمعرات
۷۳	سخی سے ذاکر کی فضیلت زیادہ ہے	۵۳	دیباچہ
۷۳	ذاکر کے حلقے اور مجلسیں	۵۴	حصن حصین کے ذریعہ دشمن سے حفاظت
۷۳	الوسواس الخناس کی تشریح		مصنف حصن حصین کا زیارت نبوی سے
۷۴	ذاکر کوچ اور عمرہ کا ثواب	۵۶	مشرف ہونا اور آپ کا دعا فرما
	ہر حال میں اللہ کا ذکر لازمی ہے	۵۶	جن کتابوں سے اذکار و ادعیہ لیے ہیں
۷۵	درہ حسرت اور افسوس ہوگا	۵۶	ان کے رموز و اشارات

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۹۸	روزہ دار کی دعا افطار کے وقت	۷۶	پہاڑوں کی آپس میں گفتگو
	مسلمان بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے دعا	۷۷	انگلیوں پر ذکر کرنے کی فضیلت
۹۹	کرنے والے کی دعا	۷۷	اتنا ذکر کرو کہ لوگ دیوانہ کہنے لگیں
۹۹	حج و عمرہ کرنے والا	۷۹	کثرت سے ذکر کرنے والے آگے بڑھ گئے
۱۰۰	مریض اور مجاہد	۷۹	حضرت یحییٰ کا اپنی قوم کو حکم دینا
۱۰۱	اسم اعظم اور اسمائے حسنیٰ کا بیان	۸۰	دعا کے آداب
۱۰۱	اسم اعظم کے بارے میں متعدد روایات	۸۰	قبول دعا کی پہلی شرط حرام مال کے استعمال سے پرہیز
۱۰۲	صاحب فتح الباری کی تشریح	۸۲	امر محال کی دعا نہ کرے
۱۰۶	اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ	۸۲	قبولیت دعا کے لیے جلدی نہ کرے
۱۰۷	اسمائے حسنیٰ یاد کرنے کی فضیلت	۸۲	ذکر کے آداب
۱۰۸	اسمائے حسنیٰ مد ترجمہ	۸۷	دعا قبول ہونے کے اوقات
۱۱۰	اسمائے حسنیٰ ۹۹ میں منحصر نہیں	۸۷	پچھلی رات میں دعا کرنے کی فضیلت
۱۱۲	چند دیگر ذکر جن کے ذریعہ دعا قبول ہوتی ہے	۸۷	جمعہ کے دن ایک قبولیت کی گھڑی ہے
۱۱۳	دعا قبول ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا	۹۰	دعا قبول ہونے کی حالتیں
۱۱۴	دوسری منزل بروز جمعہ	۹۲	دعا قبول ہونے کے مقامات
۱۱۵	صبح و شام کی ۲۹ دعائیں	۹۲	مکہ میں دعا قبول ہونے کے پندرہ مقامات
۱۱۵	سید الاستغفار	۹۵	حدیث مسلسل باجابات الدعاء عند الملزم
۱۲۹	ادلے قرض کے لیے صبح و شام پڑھنے کی دعا		جن حضرات کی دعا خصوصیت کے ساتھ
۱۳۱	صرف شام کو پڑھنے کی دعا	۹۶	قبول ہوتی ہے ان کا تذکرہ
۱۳۲	صرف صبح کو پڑھنے کی دعائیں	۹۶	مضطرب و مظلوم
۱۳۴	آفتاب طلوع ہو تو کیا پڑھے	۹۷	والد اور امام عادل
۱۳۵	دن کے اوقات میں پڑھنے کی دعائیں	۹۸	مسافر

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۱۵۸	وضو سے فارغ ہونے کی دعائیں	۱۳۶	مغرب کی اذان کے وقت کی دعا
۱۵۹	نماز تہجد کی فضیلت اور دعائیں	۱۳۶	رات کو پڑھنے کی چیزیں
۱۶۱	جب نماز تہجد کے لیے کھڑا ہو تو کیا پڑھے	۱۳۸	دن اور رات کی دعائیں
۱۶۲	جب نماز تہجد شروع کرے	۱۴۰	گھر میں داخل ہونے کی دعا
۱۶۲	وتر نماز پڑھنے کا طریقہ		شام کے وقت بچوں کو باہر نکلنے سے روکنے اور
۱۶۴	وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت	۱۴۱	رات کو برتنوں کو ڈھانکنے کی ہدایت
۱۶۶	وتروں کے سلام کے بعد	۱۴۲	سونے اور جاگنے کے آداب اور دعائیں
۱۶۶	فجر کی سنتوں میں قرأت	۱۴۴	تسبیحات فاطمہ کی فضیلت
۱۶۶	فجر کی سنتوں کے بعد کی دعا	۱۴۵	سوتے وقت چند سوئیں پڑھ کر جسم پر دم کرنا
۱۶۸	گھر سے باہر جانے کی دعائیں		سوتے وقت سب سے آخر میں
۱۶۹	نماز فجر کے لیے گھر سے نکلنے کی دعا	۱۴۹	قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھنا
۱۷۰	مسجد میں داخل ہونے کی دعائیں	۱۵۰	سوتے وقت تسبیحات پڑھنا
۱۷۱	مسجد میں داخل ہو کر کیا پڑھے؟	۱۵۰	سوتے وقت آلہ سجدہ اور تبارک الذی
۱۷۲	مسجد سے نکلنے کی دعا	۱۵۰	بیدہ الملک پڑھنا
۱۷۲	تحتہ المسجد	۱۵۰	سوتے وقت سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص پڑھنا
	مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرنے اور	۱۵۱	خواب کے آداب اور دعائیں
۱۷۳	خرید و فروخت کرنے والے کو بد دعا		خواب میں ڈر جانے، گھبراہٹ ہو جانے اور
۱۷۴	تیسری منزل، بروز سینچر	۱۵۲	نیند اچٹ جانے کی دعائیں
۱۷۵	اذان اور اقامت کا بیان	۱۵۲	سو کر اٹھنے کی دعائیں
۱۷۶	مؤذن کا جواب اور اس کی فضیلت	۱۵۶	پاخانہ جانے کی دعائیں
۱۷۷	اذان کے بعد کی دعا	۱۵۷	پاخانہ سے نکلنے کی دعائیں
۱۷۸	اذان کے بعد کی دعا	۱۵۷	وضو کی دعائیں

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۲۱۲	نماز مغرب اور نماز فجر کے بعد پڑھنے کیلئے	۱۷۹	اقامت
۲۱۳	چاشت کی نماز کے بعد	۱۸۰	تکبیر تحریمہ کے بعد کی دعائیں
۲۱۴	ولیمہ وغیرہ کی دعوت قبول کرنا	۱۸۳	نفل نماز میں تکبیر تحریمہ کے بعد کی دعائیں
۲۱۵	افطار کی دعائیں	۱۸۳	آمین کہنے کی فضیلت
۲۱۵	اگر کسی کے یہاں افطار کرے	۱۸۵	رکوع میں پڑھنے کی چیزیں
۲۱۶	کھانے کے آداب اور دعائیں	۱۸۶	قومہ میں پڑھنے کی دعائیں
۲۱۶	کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا	۱۸۸	سجدہ کی دعائیں
۲۱۷	اگر شروع میں بسم اللہ بھول جائے	۱۹۱	سجدہ تلاوت کی دعائیں
۲۱۸	اگر آفت زدہ کے ساتھ کھائے	۱۹۲	دونوں سجدوں کے درمیان کیا پڑھے؟
۲۱۸	کھانے سے فارغ ہو کر پڑھنے کی دعائیں	۱۹۲	قنوت کا بیان
۲۲۰	کھانے کے بعد جب ہاتھ دھونے لگے	۱۹۳	تشہد، درود اور دعا کا بیان
۲۲۱	مینزبان کو کیا دعا دے	۱۹۳	التحیات کے صیغے
۲۲۱	کپڑا پہننے کی دعائیں	۱۹۶	درود شریف کا بیان
۲۲۲	جب کسی کو نیا کپڑا پہنے دیکھے	۱۹۶	درود شریف کے صیغے
۲۲۳	جب کپڑے اتارنے لگے تو بسم اللہ کہے	۲۰۰	درود شریف کے بعد کی دعائیں
۲۲۵	نماز استخارہ	۲۰۳	سلام پھرنے کے بعد کی دعائیں
۲۲۵	نکاح اور بیوی اور اولاد کے متعلق	۲۰۵	سلام کے بعد تسبیح، تحمید، تکبیر وغیرہ پڑھنے
۲۲۵	اعمال اور دعائیں	۲۰۵	کے مختلف طریقے
۲۲۷	استخارہ برائے نکاح	۲۰۶	نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنے کی فضیلت
۲۲۷	استخارہ برائے نکاح	۲۰۶	معوذتین پڑھنا
۲۲۸	خطبہ بوقت نکاح	۲۰۸	داہنا ہاتھ سر پر رکھ کر پڑھنے کی دعا
۲۳۰	دو لہا کو مبارک بادی	۲۱۱	نماز فجر کے بعد پڑھنے کے لیے

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۲۲۰	سفر میں کن چیزوں سے پناہ مانگے؟	۲۲۰	حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کی شادی کا مبارک واقعہ
۲۲۰	سفر میں روانہ ہوتے وقت کیا پڑھے؟		کسی عورت کو نکاح کر کے گھر میں لائے تو کیا دعا پڑھے؟
۲۲۱	سفر میں جب اوپر چڑھے یا نیچے اترے یا کسی وادی پر گزرے	۲۲۲	جانور خریدے تو کیا پڑھے؟
۲۲۱	اگر سواری کا پاؤں پھسل جائے	۲۲۲	بیوی سے ہم بستر ہونے کی دعا
۲۲۱	جب سمند کا سفر کرے	۲۲۲	بچے کے کان میں اذان دینا
۲۲۲	جب جانور بھاگ جائے	۲۲۲	بچے کا تعویذ
۲۲۲	جب مدد کی ضرورت ہو	۲۲۲	بچہ بولنے لگے تو کیا سکھائے؟
۲۲۲	جب وہ بستی نظر آئے جس میں جانا ہے	۲۲۲	جب بچہ سات یا نو برس کا ہو جائے
۲۲۲	جب اس بستی میں داخل ہونے لگے	۲۲۲	سفر کے آداب اور دعائیں
۲۲۲	جب کسی منزل پر اترے	۲۲۵	رخصت ہوتے وقت مسافر کو کیا دعا دے
۲۲۲	سفر میں شام اور سحر کے وقت کیا پڑھے	۲۲۵	رخصت کرنے والے مسافر کی طرف سے دعا
۲۲۵	سفر میں اچھا حال رہنے کے وقت	۲۲۵	مسافر کو وصیت اور نصیحت
۲۲۶	حج کی دعائیں اور احکام و آداب	۲۲۵	امیر لشکر کو ہدایات
۲۲۶	حج کا تلبیہ	۲۳۶	سفر کا ارادہ کرے تو کیا پڑھے
۲۳۷	تلبیہ کے بعد کی دعا	۲۳۷	اگر دشمن کا خوف ہو؟
۲۳۷	طواف کی دعائیں	۲۳۸	جب رکاب میں قدم رکھے
۲۳۸	طواف کی رکعتیں	۲۳۸	جب سواری پر سیدھا بیٹھ جائے
۲۳۸	صفا و مروہ کی سعی	۲۳۸	سفر میں ذکر اللہ کی اہمیت
۲۳۸	مروہ پر کیا پڑھے		
۲۳۸	صفا و مروہ کے درمیان		
۲۵۱	عرفات میں پڑھنے کی چیزیں		

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۲۴۱	کا اندیشہ ہو	۲۵۲	وقوف مزدلفہ اور حجرہ عقبی کی رمی
۲۴۱	اگر کوئی مصیبت پہنچ جائے	۲۵۲	رمی حجار کا بیان
۲۴۲	جب کسی کا خوف ہو	۲۵۳	قربانی کا طریقہ اور دعائیں
۲۴۲	اگر بادشاہ یا کسی ظالم کا خوف ہو	۲۵۶	ادنیٰ کی قربانی کا طریقہ
۲۴۲	جب کسی شیطان وغیرہ کا خوف ہو	۲۵۶	عقیقہ کرنے کے وقت کیا پڑھے؟
۲۴۳	جب شیطان بھوت پریت ظاہر ہو	۲۵۶	کعبہ مکرمہ میں داخل ہونے کے اعمال و اذکار
۲۴۵	جب کوئی گھبراہٹ کی بات ہو	۲۵۶	آب زمزم پینے کے آداب اور دعا
۲۴۵	جب کسی بارے میں مغلوب ہو جائے	۲۵۸	حضرت عبداللہ ابن مبارک کا زمزم پینا
۲۴۵	اگر کوئی ناپسندیدہ چیز واقع ہو جائے	۲۵۹	سفر جہاد اور دشمن سے مقابلہ کی دعائیں
۲۴۵	اگر کسی کام میں دشواری ہو	۲۶۰	جب دشمن کی آبادی کے قریب پہنچ جائے
۲۴۶	نماز حاجت کا بیان	۲۶۱	اگر دشمن کا خوف ہو یا دشمن گھیر لیں
۲۴۷	حفظ قرآن کی نماز اور دعا	۲۶۱	اگر زخم ہو جائے
۲۸۰	توبہ و استغفار کا بیان	۲۶۱	دشمن کے شکست کھانے کے بعد
۲۸۱	نماز توبہ	۲۶۲	نومسلم کو سکھانے کی دعا
	قحط سالی اور طلب باران کی دعائیں	۲۶۳	سفر سے واپسی کی دعائیں
۲۸۲	اور عمل	۲۶۳	جب اپنے شہر میں داخل ہونے لگے
۲۸۲	بارش طلب کرنے کی دعائیں	۲۶۳	جب گھر میں داخل ہو۔
۲۸۳	نماز استسقاء کا طریقہ	۲۶۳	غم اور بے چینی کی دعائیں
۲۸۵	جب بادل آتا ہو اور نظر پڑے	۲۶۹	پانچویں منزل بروز پیر
۲۸۶	جب بارش ہونے لگے	۲۷۰	نکر اور رنج دور کرنے کے لیے کیا پڑھے
۲۸۶	جب بارش حد سے زیادہ ہونے لگے	۲۷۱	اگر کسی مصیبت یا خوف ناک حادثہ
۲۸۶	جب کڑکے اور گر جنے کی آواز سنے		

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۲۸۷	جب کوئی دل بُرا کرنے والی چیز دیکھے	۲۸۷	جب تیز ہوا چلے
۲۸۸	جب قرض داری میں مبتلا ہو	۲۸۷	اگر کالی آندھی آئے
۲۸۹	مشغولیت کی وجہ سے اگر تھکن محسوس کرتا ہو	۲۸۷	مختلف حالات کی مختلف باتیں
۲۹۰	جو شخص دسوسہ میں مبتلا ہو	۲۸۸	جب مرغ یا گدھے یا کتے کی آواز سنے
۲۹۰	جب غصہ آئے	۲۸۹	جب چاند گرہن ہو
۲۹۱	جس کی زبان تیز چلتی ہو	۲۸۹	جب نیا چاند دیکھے
۲۹۱	مجلس کے کفارہ کے لیے	۲۹۰	جب چاند پر نظر پڑے
۲۹۲	ہر مجلس میں ذکر کی ضرورت	۲۹۰	شب قدر کی دعا
۲۹۲	جب بازار میں داخل ہو	۲۹۰	جب آئینہ دیکھے
	خرید و فروخت کے نقصان سے	۲۹۱	سلام اور اس کا جواب
۲۹۲	بچنے کے لیے	۲۹۲	جب دوسرا کوئی سلام بھیجے
۲۹۲	جب نیا پھل آئے	۲۹۲	چھینک اور اس کا جواب
۲۹۲	جب کسی کو مصیبت یا پریشانی میں دیکھے	۲۹۲	اگر چھینکنے والا کتابی ہو
۲۹۵	جب کوئی چیز گم ہو جائے یا جانور	۲۹۵	جب کان بولنے لگے
۲۹۵	بھاگ جائے	۲۹۵	جب کسی بات کی بشارت ملے
۲۹۵	بدشگونی کا بیان	۲۹۵	مالی ترقی کے لیے
۲۹۶	مرض اور مریض سے متعلق دعائیں	۲۹۶	جب مسلمان کو ہنستا دیکھے
۲۹۶	اور عمل	۲۹۶	جب کسی سے اللہ کے لیے محبت ہو
۲۹۶	جس کی آنکھ میں درد یا تکلیف ہو	۲۹۶	جب کوئی شخص حال دریافت کرے
۲۹۶	اگر چو پایہ مریض ہو	۲۹۶	جب مسلمان بھائی اپنا مال پیش کرے
۲۹۶	اگر جن یا آسیب کا اثر ہو	۲۹۶	جب قرضہ وصول کرے
۲۹۶	جس کی عقل ٹھکانے نہ ہو اس پر اکرنا	۲۹۶	جب اپنی پسندیدہ چیز دیکھے

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۲۲۶	حضرت معاذ ابن جبل کے نام ایک تعزیتی مکتوب	۲۱۴	سانپ بچھو کے ڈسنے کا علاج
۲۲۸	حضرت خضر علیہ السلام کا تعزیت کرنا	۲۱۵	جلے ہوئے پر پڑھ کر کیا دم کریں؟
۲۲۹	میت کو اٹھاتے وقت	۲۱۵	جب آگ جلتی دیکھ
۲۲۹	غار جنازہ کا بیان	۲۱۶	جب کسی کا پیشاب بند ہو جائے یا پتھری
۲۳۰	تیسری تکبیر کے بعد کی دعائیں	۲۱۶	ہو یا اور کوئی تکلیف ہو
۲۳۲	جب میت کو قبر میں رکھے	۲۱۶	جب کسی جگہ پھوڑا پھنسی ہو
۲۳۲	دفن سے فارغ ہو کر	۲۱۶	جب پاؤں سن ہو جائے
۲۳۲	زیارت قبور کے وقت کی دعائیں	۲۱۷	اگو بدن میں کسی جگہ درد ہو
۲۳۴	چھٹی منزل، بروز منگل	۲۱۸	اگر آنکھ دکھنے آجائے یا بخار چڑھ جائے
۲۳۴	ان اذکار کی فضیلت جو کسی وقت اور کسی	۲۱۹	اگر زندگی سے عاجز آجائے
۲۳۴	سبب اور کسی جگہ کے ساتھ مخصوص نہیں	۲۱۹	جب کسی مریض کی عیادت کرے
۲۳۴	لا الہ الا اللہ کی فضیلت	۲۲۰	مریض کی شفا یا بی کے لیے پڑھنے کی دعائیں
۲۳۸	کلمہ توحید کے فضائل	۲۲۲	مریض کے پڑھنے کے لیے
۲۳۹	لا الہ الا اللہ والہ اکبر کی فضیلت	۲۲۲	موت اور اس کے بعد کے اعمال اور دعائیں
۲۴۰	حدیث البطاقہ (پرچہ والی حدیث)	۲۲۲	شہادت کی تمنا اور اس کا سوال
۲۴۲	سبحان اللہ و بحمدہ کی فضیلت	۲۲۲	جانکنی کے وقت کے اعمال
۲۴۲	جنت کے دروازے	۲۲۳	لا الہ الا اللہ کی تلقین
۲۴۲	دو کلمے زبان پر ہلکے پھلکے اور راز میں بھاری	۲۲۳	میت کی آنکھیں بند کرنے کے بعد
۲۴۵	سبحان اللہ و بحمدہ عدد خلقة الخ کی فضیلت	۲۲۵	میت کے گھر کے آدمی کیا پڑھیں
۲۴۵	ایک عورت کو ارشاد جو گھٹلیوں اور	۲۲۵	جب کوئی مصیبت پہنچے
		۲۲۶	جب کسی کا بچہ فوت ہو جائے
			جب کسی کی تعزیت کرے

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۳۶۶	فضائل سورۃ بقرہ	۳۴۵	کنکریوں پر پڑھ رہی تھی
۳۶۷	بقرہ اور سورۃ آل عمران کی فضیلت		ام المومنین حضرت حفصہؓ کا چار ہزار گھٹیلوں پر پڑھنا
۳۶۷	آیت الکرسی کی فضیلت	۳۴۶	اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لقمہ البدل بتانا
۳۶۷	سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی فضیلت	۳۴۶	حضرت ابوالدرداءؓ کو وظیفہ بتانا جو رات دن
۳۶۸	سورۃ النعام کی فضیلت	۳۴۶	کے ذکر سے افضل ہے
۳۶۸	سورۃ کہف کی فضیلت	۳۴۷	حضرت ابوامامہؓ کو وظیفہ بتانا
۳۶۹	سورۃ طہ اور طواسین و حوامیم کے	۳۴۸	حضرت سلمیٰؓ کو وظیفہ بتانا
۳۶۹	بارے میں ارشاد	۳۴۸	کلمہ سوم کی فضیلت
۳۶۹	سورۃ فتح کی فضیلت	۳۴۹	باقیات الصالحات
۳۷۰	سورۃ ملک کی فضیلت	۳۵۰	صلوۃ التبیح
۳۷۰	سورۃ اذلزمت کی فضیلت	۳۵۳	احد پہاڑ سے بڑا
۳۷۱	سورۃ کافرون کی فضیلت	۳۵۳	جنت کا خزانہ
۳۷۱	سورۃ اذا جاء نصر اللہ کی فضیلت	۳۵۵	عہد نامہ کے الفاظ اور فضیلت
۳۷۱	سورۃ اخلاص کی فضیلت	۳۵۶	دس فرشتے لکھنے کے لیے پکے
۳۷۲	سورۃ فلق اور سورۃ ناس کی فضیلت	۳۵۶	توبہ و استغفار کی ضرورت اور فضیلت
۳۷۳	وہ دعائیں جو کسی وقت اور سبب	۳۶۰	استغفار کا طریقہ
	کے ساتھ مخصوص نہیں	۳۶۱	حضرت ربیعہ بن خثیمہؓ
۳۷۳	عاجزی، سستی، بزدلی سے پناہ مانگنا	۳۶۱	حضرت رابعہ بصریؓ کا ارشاد
	گناہ گاری، ریاکاری، بہرہ پن اور	۳۶۳	ساتویں منزل، بروز بدھ
۳۷۴	گوئگی پن سے پناہ مانگنا	۳۶۴	قرآن عظیم اور اس کی بعض سورتوں اور
۳۷۵	نکی عمر سے پناہ مانگنا	۳۶۴	آیتوں کی فضیلت
۳۷۵	علم غیر نافع سے پناہ مانگنا	۳۶۵	فضائل سورۃ فاتحہ

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۲۸۹	ایمان کے ساتھ صحت کا سوال	۲۷۶	جس قلب میں خشوع نہ ہو اور جو نفس سیر
۲۹۰	ایک اور بہت جامع دعا	۲۷۶	نہ ہوتا ہو اس سے پناہ مانگنا
۲۹۱	ہر حال میں اسلام پر باقی رہنے اور	۲۷۷	بلا و مصیبت کی سختی اور بد بختی سے پناہ مانگنا
۲۹۱	ہر خیر حاصل ہونے کا سوال	۲۷۷	فقر و فاقہ اور ذلت سے پناہ مانگنا
۲۹۱	ہر حال میں اسلام پر باقی رہنے اور	۲۷۷	برے اخلاق، برے اعمال اور بری
۲۹۱	ہر خیر حاصل ہونے کا سوال	۲۷۷	خواہشوں سے پناہ مانگنا۔
۲۹۲	صاف بھری زندگی اور صحیح طریقہ	۲۷۸	حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ مانگا
۲۹۲	پر موت کی دعا	۲۷۸	اجمالی طور پر اس کی خیر کا سوال کرنا
۲۹۲	اسٹلٹ خیر المسئلة	۲۷۸	برے پڑوسی سے پناہ مانگنا
۲۹۵	سننے اور دیکھنے کی قوت میں برکت کمال	۲۷۹	بھوک اور خیانت سے پناہ مانگنا
۲۹۶	اللہ کی ملاقات کے شوق کا سوال	۲۷۹	دین سے پھر جانے سے پناہ مانگنا
۲۹۰	صابر شاکر ہونے کا سوال	۲۷۹	دونوں جہان میں خیر کا سوال
۲۸۱	قرض کی ادائیگی اور تنگ دستی	۲۸۲	ہنسی سے یا قصد یا خطا جو گناہ ہو
۲۸۲	سے حفاظت کا سوال	۲۸۲	چکے ان سب کی معافی مانگنا
۲۸۲	اللہ کے فضل و رحمت کا سوال	۲۸۲	ایک بہت جامع دعا (رب اعنی)
۲۸۲	عافیت کے سوال سے بڑھ کر کوئی خیر	۲۸۵	ایک اور جامع دعا (اللهم افین قلوبنا الخ)
۲۸۴	موت کے وقت ایمان کی یقین ہونے کی دعا	۲۸۷	اکٹھے پچھلے سب گناہوں کی معافی مانگنا
۲۸۸	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام	۲۸۸	ایک اور بہت جامع دعا
۲۸۸	بھینچنے کی فضیلت	۲۸۸	نیک کام کرنے یا برائیوں کے چھوڑنے
۲۸۸	خاتمہ الکتاب	۲۸۸	کا سوال
۲۸۸	مصنف کا اپنی اولاد اور اپنے اہل عصر	۲۸۸	اللہ کی محبت کا سوال
۲۸۹	کو اجازت دینا	۲۸۹	دیں پر ثابت قدم رہنے کا سوال
	تمت بالجہ		

مقدمہ از شارح

محدث جلیل حضرت مولانا محمد عاشق الہی صاحب بلند شہری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذي جعل ذكره ودعائه حصنا حصينا لعباده . وحرزا
ثمينًا لخلقہ فی سمائه وارضه وبلوده . والصلوة والسلام علی من بعث
الی كافة الناس اجمعين فی نجد ووهادة . وعلی من صحبه ومن اتبعه فی
سنه وسيرته فی یقظته ورقاده . فاز من اتقى آثاره فجاهد النفاق عند
من طریقہ وتلاوه وخاب من حاد عن مسیرة رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
لعتوه وعناده .

اما بعد - جہاں تک احقر کو یاد ہے سب سے پہلے الحصن الحصین کا نسخہ داعی الی اللہ
حضرت مولانا محمد ایاس صاحب کاندھلوی قدس سرہ کے کتب خانہ میں دیکھا تھا! احقر اس وقت نو عمر
تھا مظاہر العلوم سہارنپور میں پڑھتا تھا اور تعطیلات کے زمانہ میں مولانا موصوف الصدک کی خدمت
میں حاضری دیا کرتا تھا۔ اس وقت احقر حدیث کا طالب علم بھی نہیں تھا اور زیادہ سوچو بوجھ
بھی نہ تھی لیکن "الحصن الحصین" کو دیکھا تو اس سے خاص قلبی تعلق پیدا ہو گیا، پھر چند سال
کے بعد جب احقر حدیث پڑھ چکا تھا (بعض احباب نے روزمرہ کے اوقات اور احوال سے متعلق
دعائیں جمع کرنے کی فرمائش کی! احقر نے ان کے فرمانے پر "مستون دعائیں" نامی کتاب لکھی جو الحمد للہ بہت
سی مقبول ہوئی۔ اس کی تالیف کے لیے "حسن حصین" کی بار بار ورق گردانی کرنی پڑی جس سے حسن حصین
کی قدر و قیمت اور زیادہ بڑھ گئی اور اسکی جامعیت کا تفصیلی علم ہوا۔ پھر تقریباً ۲۵ سال کے بعد "فضائل دعاء"
کے عنوان سے ایک کتاب لکھی جو اس ابواب پر مشتمل ہے۔ اس کی تالیف کے موقع پر بھی حسن حصین کو سامنے
رکھا اور اس سے استفادہ کیا۔

حسن حصین کی بار بار ورق گردانی کے باعث جہاں کتاب سے تعلق بڑھتا گیا اور وہاں اس
یقین میں بھی اضافہ ہوتا رہا کہ یہ کتاب عوام و خواص کے لیے بہت ہی زیادہ نافع اور مفید ہے اور یہی

وجہ اس کی مقبولیت عامہ کی ہے۔ اس کے بعد خیال ہوا کہ آسان اردو زبان میں حصن حصین کا ترجمہ لکھ دوں، لیکن فرصت نہ ملنے کی وجہ سے اس میں تاخیر ہوتی رہی۔ بالآخر جب اللہ تعالیٰ کی مشیت ہوتی تو ماہ شوال ۱۳۹۹ھ میں اس کا آغاز ہو گیا اور تقریباً ساڑھے چار ماہ میں پوری کتاب کا ترجمہ اختتام کو پہنچا۔ یہ اللہ جل شانہ کا فضل اور انعام ہے کہ اس نے مجھ سے یہ کام لے لیا اور دوسرے وغیرہ کے اشغال کے ساتھ اتنی جلدی یہ ترجمہ ہو گیا۔ احقر نے چونکہ عوام کی تفہیم کو سامنے رکھا ہے اس لیے لفظی ترجمہ کے بجائے مطلب خیز با محاورہ ترجمہ لکھنے کی کوشش کی ہے اور ضرورت کے مواقع پر جگہ جگہ حواشی بھی لکھ دیئے ہیں اور کہیں کہیں ترجمہ کے درمیان قوسین میں ضروری تشریحات لکھ دی ہیں جن کی وجہ سے یہ ترجمہ صرف ترجمہ ہی نہ رہا بلکہ متوسط درجہ کا ایک شرح بن گیا ہے۔ **فللہ الحمد۔**

حصن حصین میں اول دعا کے فضائل، پھر ذکر کے فضائل لکھے ہیں اس کے بعد آداب دعا۔ آداب ذکر اوقات اجابت، احوال اجابت تفصیل سے درج کیے ہیں اور تقریباً ہر چیز کا احادیث مرفوعہ سے حوالہ دیا ہے۔ اس کے بعد ان لوگوں کی فہرست دی ہے جن کی دعا زیادہ لائق قبول ہوتی ہے۔ پھر اسماء اللہ تعالیٰ کہ ان کے ذریعہ دعا کرنے سے دعا قبول ہوتی ہے۔ اس کے بعد صبح شام کی ادعیہ و اذکار سے شروع کر کے زندگی کے ہر شعبہ اور ہر وقت اور ہر کام کی مسنون اور ماثور دعائیں لکھ دی ہیں۔ پیدا ہونے کے وقت سے لے کر موت تک پیش آنے والے حالات اور سفر و حضر کے مختلف اوقات کی دعائیں لکھنے، پینے، پہننے اور سونے کے آداب، نماز، حج، قربانی، جہاد وغیرہ کے اذکار و ادعیہ اپنی اسکانی کوشش کے بقدر مؤلف نے جمع کیے ہیں۔ اذکار پر اور بھی بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ لیکن دعاؤں پر اتنی مختصر اور جامع کتاب 'حصن حصین' کے سوا کوئی کتاب نظر سے نہیں گزری۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت اللہ کا ذکر فرماتے تھے اور ذکر میں یہ دعائیں بھی شامل ہیں جن کا موقع ہر وقت پڑھنا آپ سے مراد ہے ان کا اہتمام کرنے سے کثرت ذکر کی دولت نصیب ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا ہوتا ہے۔ ان کے مضامین ان دعاؤں میں غور و خوض کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں توحید کی بڑی اہم تعلیمات

میں اور ان کے پڑھنے اور سمجھنے سے اللہ جل شانہ کی ربوبیت کا بار بار اقرار ہوتا ہے اور دل و زبان پر بار بار یہ بات آتی ہے کہ اللہ ہی نے پیدا فرمایا، اسی نے زندہ رکھا، اسی نے سلایا، اسی نے سونے سے جگایا، اسی نے کھلایا، اسی نے پلایا اور اسی نے پہنایا، اسی کے حکم سے صبح و شام ہوتی ہے۔

سفر اور حضر میں وہی محافظ ہے۔ دشمنوں کے شر سے وہی بچاتا ہے۔ شیطان سے وہی محفوظ رکھتا ہے، ہر دکھ درد کا دور کرنے والا وہی ہے۔ بارش اسی کے حکم سے ہوتی ہے ہوائیں اسی کے حکم سے چلتی ہیں۔ ہر مجلس میں اور ہر موقعہ اور ہر مقام میں اسی کو یاد کرنا لازم ہے اور ہر نعمت حاصل ہونے پر اور ہر دکھ تکلیف کے چلے جانے پر اسی کا شکر کرنا واجب ہے ہر خیر کا اسی سے سوال کریں اور ہر شر سے محفوظ ہونے کے لیے اسی کو پکاریں۔

بظاہر انسان اپنی محنت سے کماتا ہے پھر پکا کر کھاتا ہے اور یہی بات زندگی کے دوسرے شعبوں سے متعلق ہے مثلاً اپنی کمائی سے کپڑا خرید کر پہنتا ہے اور اپنے تعمیر کردہ مکان میں ٹھکانہ پکڑتا ہے لیکن ان دعاؤں میں بار بار یہ بتایا گیا ہے کہ باوجود کوشش اور محنت کے بندہ کے کرنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ کھلانے کی نسبت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے اور پہنانے کی نسبت بھی اسی کی طرف ہے۔ پیٹ بھی وہی بھرتا ہے، پیاس بھی وہی بجھاتا ہے اور ہر طرح کا آرام و راحت وہی پہنچاتا ہے۔

اگر اس کی مشیت نہ ہوتی تو باوجود محنت اور مشقت اور کد کاوش کے پیسہ نہیں ملتا اور تجارت میں نفع کی بجائے پورا سرمایہ ہی ڈوب جاتا ہے اگر پیسہ مل بھی جائے تو ضروری نہیں کہ اس کے ذریعے کھانے پینے اور دیگر ضروریات کی چیزیں میسر ہو جائیں۔ اگر چیزیں میسر ہو بھی جائیں تو ضروری نہیں کہ ان کا استعمال کرنا بھی نصیب ہو جائے۔ اور اگر استعمال کر بھی لیں تو یہ ضروری نہیں کہ ان سے حاجت پوری ہو جائے۔ بہت سے لوگ کھاتے ہیں مگر ہضم نہیں ہوتا اور بہت سے لوگ کھاتے ہی چلے جاتے ہیں مگر پیٹ نہیں بھرتا اور بہت سے لوگ پیتے ہی چلے جاتے ہیں اور پیاس نہیں بجھتی۔ وہ لوگ بھی ہیں جن کے پاس لاکھوں کا سرمایہ ہے لیکن کھانے سے عاجز ہیں کیونکہ معدہ کچھ قبول نہیں کرتا۔ بہترین مکانات

ہیں۔ اگر کُنڈ لیشڈ ہیں۔ نرم نرم بستر سے ہیں اور راحت کا ہر سامان موجود ہے لیکن نیند نہیں آتی، نیند کا لانا اور پھر زندہ اٹھا دینا، کھلانا پلانا اور پیٹ بھرنا اور سیلاب کرنا اور معدے میں پہنچا دینا اور پچا دینا اور خون بنا کر جسم میں رواں دواں کر دینا اور قوت دینا یہ سب اللہ ہی کی مشیت اور قوت سے ہوتا ہے۔ اس لیے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر موقع پر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور مالکیت کا اقرار اور اپنی عاجزی اور ضعف کا اعتراف کرتے تھے اور اپنی امت کو بھی اس طرف متوجہ فرماتے تھے اور اس کی تعلیم دیتے تھے۔ چونکہ سب اللہ ہی کے بندے ہیں اور اس کی مخلوق ہیں اور جن اسباب سے بندے آرام و راحت پاتے ہیں وہ بھی خدا ہی کی مخلوق ہیں۔ اس لیے انسان پر لازم ہے کہ ہر حرکت و سکون کو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے سمجھے اور ان کے ملنے پر اللہ ہی کا شکر ادا کرے اور ہر وقت اور ہر موقع پر اللہ ہی کو یاد کرے اور بار بار اپنی غلامی اور عاجزی اور بے بسی کا اقرار و اعتراف کرے ان دعاؤں کو بڑے اہتمام سے پڑھنا چاہیے۔ کیونکہ ان کے پڑھنے میں اول تو آنحضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع ہے جو خداوند تعالیٰ شانہ تک پہنچنے کا واحد ذریعہ ہے دوسرے چونکہ ان دعاؤں کے الفاظ اللہ جل شانہ نے اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو الہام فرماتے ہیں اس لیے اپنی زبان میں شکر ادا کرنے یا عربی میں کسی دوسرے کی بتائی ہوئی دعا کے پڑھنے کی بجائے ان کا ورد رکھنا اور موقع موقع پڑھنا بہت زیادہ اہم ہے۔

مذکورہ دعائیں حصن حصین میں دوسری منزل سے شروع ہو کر پانچویں منزل کے ختم تک چلی گئی ہیں۔ درمیان میں بہت سے احکام و آداب بھی بیان کر دیئے ہیں اور چھٹی منزل میں ان اذکار کی فضیلت بیان کی ہے جو کسی وقت اور مقام کے ساتھ مخصوص نہیں، پھر ساتویں منزل میں قرآن مجید اور اس کی سورتوں کے فضائل لکھنے کے بعد وہ دعائیں جمع کی ہیں جو کسی وقت اور کسی مقام کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں۔ یہ دعائیں بہت جامع ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اجمالاً و تفصیلاً اللہ رب العزت سے ہر نعمت اور خیر و خوبی اور اچھی عادت اور عمدہ خصلت کا سوال کیا اور تمام شر و کمروہات سے اللہ کی پناہ مانگی اور ہر طرح کے آلام و اسقام اور ادویاج و امراض اور تمام بلا یا و مصائب سے محفوظ ہونے

کی دعا کی۔

ان جامع دعاؤں کا مانگنا تمام خیرات و حسنات کا مانگنا ہے اور ان میں آفات و مکر و ہات سے محفوظ ہونے کا سوال ہے۔ ان دعاؤں کو کم از کم روزانہ پڑھ لیں تو بہت ہی اچھا ہے ورنہ ہفتہ میں ایک بار تو ضرور ہی پڑھ لیا کریں۔ ان کو پڑھنے کے طور پر پڑھنے کے بجائے مانگنے کے طور پر پڑھیں کبھی کبھی ترجمہ دیکھ لیا کریں تاکہ یہ معلوم ہو کہ کیا مانگ رہے ہیں۔

مومن بندوں کو محبوب حقیقی کے ذکر میں مزہ آتا ہے اور اس سے مانگنے میں لذت محسوس ہوتی ہے اور جو لوگ دنیا کی محبت میں پھنسے ہوئے ہیں وہ فرض نماز سے بھی جان چراتے ہیں اور دس پانچ مرتبہ سبحان اللہ کہنے سے بھی گھبراتے ہیں۔ ایسے لوگ ذاکرین کو دیوانہ اور بے وقوف کہتے ہیں اور شیطان کے بہکانے اور نفس کے درغلانے سے کثرت ذکر کے عمدہ ترین مشغلہ میں لگنے والوں کو رہبانیت کا طعنہ دیتے ہیں۔ قرآن مجید میں کثرت ذکر کا حکم ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عمل کر کے دکھایا اور اپنی امت کو اس کی ترغیب دی اور زندگی بھر کے احوال اور اوقات کے مطابق دعائیں سکھائیں۔ اگر یہ رہبانیت ہوتی تو آپ کثرت ذکر میں خود کیوں لگتے اور اپنی امت کو اس میں کیوں لگاتے۔

تقریباً تیس سال پہلے جب احقر نے کتاب ”مسنون دعائیں“ لکھی تھی تو اس وقت ایک شخص کا غضب ناک خط آیا جس میں اس نے لکھا تھا کہ اس مشغولیت کے دور میں لوگوں کو اتنی دعائیں پڑھنے کی فرصت کہاں ہے۔ اس خط سے اندازہ ہوا اور کچھ سیاسی مزاج لوگوں کے قول و فعل اور رنگ و ڈھنگ سے پتہ چلا کہ مسنون دعائیں پڑھنا اور اذکار ماثورہ میں لگنا گویا ان کے نزدیک کارخانوں کے تباہ کرنے اور سیاست میں رخنہ پیدا کرنے اور تجارتوں کے برباد ہونے کے مترادف ہے۔ جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے تھے۔ اگر ان کی زبان یا قلم سے ایسی باتیں نکلتیں تو محل تعجب نہ تھا۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ جو لوگ مسلمان ہونے کے مدعی ہیں وہ بھی ایسی باتیں کرتے ہیں اور لکھتے ہیں اور ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو اذکار و ادعیہ میں لگنے والوں کی مذمت کرتے ہیں اور ان کے خلاف زہرا گلتے ہیں۔ بات اصل یہ ہے کہ اپنا مقصد تخلیق یا دہش نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ شانہ نے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ

اَلَا لِعَبْدُ دُنِّیَؕ میں بیان فرمایا ہے اور ایسے لوگوں کو قرآن و حدیث کی تصریحات بھی معلوم نہیں ہیں۔ اگر باری تعالیٰ کا فرمان یَاٰیہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا کَثِیْرًا وَّ سَبِّحُوْهُ بُکْرَةً وَّاٰصْنُوْا لَہٗ اور ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم لَا یَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِکْرِ اللّٰهِ اور اَکْثِرُوْا ذِکْرَ اللّٰهِ حَتّٰی یَقُوْلُوْا فُحْشُوْنَ گے کو پڑھنے اور دل و جان سے مانتے تو ایسی باتیں ہرگز نہ کرتے۔ اگر اللہ کے نام میں مشغول ہونے سے فانی دنیا کا نقصان ہو جائے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بکری کے کان کٹے ہوئے مردہ بچہ سے بھی زیادہ ذلیل ہے (کافی مشکوٰۃ ص ۴۲۹ عن صحیح مسلم) تو یہ کوئی رنج کی بات نہیں ہے بالفرض اگر اذکار و ادعیہ میں لگنے سے فانی دنیا کا کچھ نقصان ہو بھی جائے تو اس عظیم فائدہ کو بھی دیکھنا چاہیے کہ اذکار و ادعیہ میں لگنے سے زندگی نورانی بنتی ہے اور مال و متاع میں بہت بڑی برکت ہوتی ہے اور قلبی سکون و اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

پھر یہ نقصان کا دوسرا حصہ بھی تو غلط ہے۔ کیونکہ بظاہر نقصان کا امکان اس وقت تھا جب کہ ہر وقت ادعیہ و اذکار ہی میں لگے رہتے (جیسا کہ ان میں لگنے کا حق ہے) لیکن اگر مختلف اوقات کی مختلف دعائیں پڑھی جائیں تو ان میں مشاغل دنیویہ کو چھوڑنے کی بالکل ضرورت نہیں ہوتی اور ان کے لئے مستقل وقت نہیں بکالنا پڑتا۔ کام کاج میں لگے ہوئے چلتے پھرتے سب دعائیں ادا ہو جاتی ہیں۔

بات اصل وہی ہے کہ جو لوگ مردار دنیا اور اہل دنیا سے محبت اور شغف رکھتے ہیں وہ اللہ کے نام کی لذت سے نا آشنا ہیں اور آخرت کی نعمتوں سے بے خبر ہیں۔ ایسے ہی لوگ اپنی

-
- ۱۔ ترجمہ: نہیں پیدا کیا میں نے جنات کو اور انسان کو مگر عبادت کے لیے۔
 ۲۔ : اے ایمان والو تم اللہ کو خوب کثرت سے یاد کرو اور صبح و شام اسکی تسبیح کرتے رہو۔
 ۳۔ : تیری زبان ہر وقت اللہ کی یاد میں تر رہے۔ رواہ الترمذی عن عبد اللہ بن بسر عن کافی مشکوٰۃ ص ۴۹۸
 ۴۔ : اللہ کے ذکر کی کثرت کرو یہاں تک کہ لوگ تمہیں دیوانہ کہنے لگیں۔ رواہ احمد و ابوالعلی و ابن حبان و الحاکم و قال صحیح الاسناد کافی الترقیب جلد ۲ ص ۲۹۹۔

جہالت سے ذاکرین کی مخالفت کرتے ہیں۔ نہ ان کو خود ذکر اللہ سے انس و الفت ہے اور نہ دوسروں کے لیے اس مبارک مشغلہ کو پسند کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو علم و فہم عطا فرمائے ذکر اور دعا بہت بڑی چیز ہے ان کے فضائل اور فوائد حصن حصین کے مقدمہ میں مذکور ہیں ان فضائل کو محفلوں اور مجلسوں میں سنائیں اور احباب و اصحاب کو اذکار و ادعیہ کی ترغیب دیں۔ دنیا داروں اور جاہلوں کی باتوں کا اثر نہ لیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو دینی سمجھ دے اور علم و عمل سے آراستہ فرمائے اور زبان و قلب کو اپنے ذکر سے معمور فرمائے۔ واللہ الموفق والمعین وہو ذو الفضل المبین۔

العبد المحتاج الی رحمۃ اللہ

محمد عاشق الہی بلند شہری

عفا اللہ عنہ و عافاہ

۴ ربیع الاول ۱۴۲۸ھ

مختصر حالات

○
مؤلف حصن حصین

○
حضرت علامہ شیخ شمس الدین ابوالخیر محمد ابن الجزری رحمۃ اللہ علیہ

○

از

محمد عاشق الہی بلند شہری عفا اللہ عنہ

○

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مُحَمَّدٌ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

علامہ ابو الخیر شیخ شمس الدین ابن الجزری کے مختصر حالات

امام جزری رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی اسم گرامی محمد ہے
نام، کنیت، لقب، وطن | آپ کے باپ دادا کا بھی یہی نام تھا۔ آپ کی کنیت
 ابو الخیر اور لقب شمس الدین ہے۔ آپ کو الجزری اور ابن الجزری سے زیادہ یاد کیا جاتا ہے۔ الجزری
 جزیرہ ابن عمر کی طرف ہے جو شہر موصل کے شمال میں واقع ہے اس کو نہر دجلہ بصورت ہلال تین
 جانب سے گھیرے ہوئے ہے۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے آباؤ اجداد اس جزیرہ کے
 باشندہ تھے (مگر اس کی تصریح نہیں ملی) جن کی طرف یہ جزیرہ منسوب ہے۔ یہ عبداللہ بن عمر
 صحابی نہیں بلکہ یہ عبدالعزیز بن عمر برقعیدی ہیں جنہوں نے یہ جزیرہ آباد کیا تھا۔

پیدائش | علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ ۷۸۵ھ میں پیدا ہوئے اور آپ کی ولادت
 دمشق میں ہوئی اور زندگی کا بڑا حصہ دمشق میں گزرا۔

علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کے والد کی شادی کو چالیس سال گزر گئے تھے۔ اس عرصہ میں
 کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ جب انہوں نے حج کیا تو چاہہ زمزم پر گئے اور آب زمزم پی کر دعا کی کہ یا اللہ
 مجھے ایک دلہ صالح عطا فرما جو عالم بھی ہو۔ اللہ جل شانہ نے دعا قبول فرمائی اور جزری جیسا صالح
 عالم باعمل مفتی و فقیہ اور محدث و قاضی و نیر قاری و مقری عطا فرمایا۔

علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے بارہ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا۔ حفظ قرآن سے
 فارغ ہوئے تو تحصیل علوم میں لگ گئے شیخ وقت القاری المقری عبدالوہاب بن السلاہ اور شیخ ابوالمعالی
 ابن اللہان وغیرہما سے قرأت پڑھیں۔ شیخ ابن السلاہ نے نابالغی ہی میں ان کو پڑھانے کی اجازت
 دے دی شیخ ابن الجزری غایۃ النہایہ جلد ۲۸۳ میں فرماتے ہیں۔

فَأَجَازَنِي وَأَنَا مُرَاهِقٌ دُونَ الْبُلُوغِ بِكَشِيرٍ

۷۹۸ھ میں حج کیا اور مدینہ منورہ کے امام و خطیب شیخ ابو عبداللہ سے قرأت پڑھیں۔

۸۰۵ھ میں الفکر فیہ وغیرہ ۱۲۔ ۱۳۰۰ میں لیس انہوں نے مجھے درس و تدریس کی اجازت دے دی جیکہ میں مراہق تھا اور حد

بلوغ سے ابھی بعید تھا ۱۲۰۰ صبح امداد اللہ

۱۹۷۹ء میں قاہرہ پہنچے، وہاں شیخ ابو عبد اللہ بن الصالح اور تقی بغدادی وغیرہ سے قرأت کی تحصیل کی۔ پہلے القراءات العشرہ پھر اثناعشر پھر ثلاثہ عشر پڑھیں۔ قاری ابو محمد محمدی الاسلام صاحب نے شرح سبعہ قراءت میں لکھا ہے کہ صرف قراءت میں علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ چالیس کے قریب ہیں! اس کے بعد پھر دمشق چلے گئے اور محدث دیماطی اور محدث ابرقویہ کے تلامذہ سے حدیث پڑھی۔ آپ کے اساتذہ حدیث میں مشہور محدث و مفسر حافظ ابن کثیر (صاحب البدایہ والنہایہ) اور محدث محمد بن المحب المقدسی اور شیخ الحدیث حافظ عراقی بھی ہیں۔ فقہ علامہ جمال الدین اسنوی سے اور شیخ الاسلام بلقینی سے حاصل کیا۔ علمی تشنگی نے اسکندریہ بھی پہنچایا اور وہاں کے اساتذہ سے بھی کسب فیض کیا، علم اصول اور معانی اور بیان کی تحصیل شیخ ضیاء الدین قری سے کی۔ بڑے بڑے اکابر نے ان کو تدریس اور اقراء کی اجازت دی۔ حافظ ابن کثیر نے ۷۷۲ھ میں اور شیخ ضیاء الدین نے ۷۷۸ھ میں اور شیخ الاسلام بلقینی نے ۷۸۵ھ میں فتویٰ لکھنے کی اجازت دی۔

تجوید قرأت میں کمال

علامہ جزریؒ جدھر کو نکل جاتے پر دانوں کی طرح مستفیدین گھیر لیتے اور جہاں قیام فرماتے وہیں تجوید قرأت کے محصلین اور حدیث کے طلباء کا تالاب بندھ جاتا۔ آپ کی شخصیت علوم القراءت کا مرکز بنی ہوئی تھی اور آپ کی ذات گرامی ایک چلتا پھرتا مدرسہ تھی۔ گو آپ اپنے زمانہ کے مشہور مدارس قرأت کے شیخ القراء بھی رہے اور کئی جگہ خود بھی مدارس قائم کیے۔ مگر ایسے باکمال حضرات کے فیضان کے لیے مدرسوں کے درود یوار کی ضرورت نہیں ہوتی۔ شیخ جزریؒ کے تذکرہ نگاروں نے آپ کو بڑے بڑے القاب سے یاد کیا ہے۔ آپ کے بارے میں کسی نے الحافظ الامام المقرئ اور کسی نے شیخ القراء فی زمانہ کہا ہے۔ شیراز میں آپ کو الامام الاعظم کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔ حافظ ابن حجرؒ انباء الغریب میں لکھتے ہیں کہ انتہت الیہ ریاستہ علم القراءۃ فی المعالم (یعنی ممالک اسلامیہ میں شیخ جزری پر علوم قرأت کی ریاست (یعنی سرداری) ختم ہو گئی۔ اس فن میں اور اس فن کی خدمت میں ان کے زمانے میں بلکہ ان کے بعد بھی کوئی ان سے آگے نہیں بڑھ سکا اور اب تک یہ سرداری ان ہی پر ختم ہے۔

علامہ شوکانی ابدرالطالع میں لکھتے ہیں۔

قد تفرد بعلم القراءات فی جمیع
الدنیا ونشرہ فی کثیر من البلاد
وکان اعظم فنونہ واجل ماعندہ
ابدرالطالع جلد ۲ ص ۲۵۹

شیخ جزیری علم قراءات میں ساری دنیا میں لکھتے تھے
اس علم کو بہت سے شہروں میں پھیلا یا۔ یہ علم ان
کے فنون میں سب سے زیادہ بزرگ تر تھا اور ان کے
علوم میں سب سے زیادہ نمایاں تھا۔

حافظ سیوطی ذیل طبقات الحفاظ میں لکھتے ہیں۔

کان اماما فی القراءات لانظیرہ
فی عصرہ فی الدنیا حافظا
للحدیث۔ ص ۲۴۰

شیخ ابن الجزری قراءتوں میں امام تھے۔ پوری
دنیا میں آپ کی نظیر نہ تھی۔ ساتھ ہی حافظ حدیث
بھی تھے۔

ابھی آپ کی عمر بیس سال بھی نہ ہوئی تھی کہ

تدریس و اقراء اور عہدہ قضاء

تالیف و تصنیف کا سلسلہ شروع کر دیا۔ چنانچہ سترہ
سال کی عمر میں بعض کتب کی تالیف کا ذکر ملتا ہے۔ قراءات اور حدیث وفقہ کے اساتذہ کی اجازت
کے بعد تدریس و تحدیث اور اقراء و افتاء کے مشاغل میں منہمک ہو گئے۔ چند سال جامعہ بنی امیہ
(دمشق) میں تدریس و قراءات کی خدمت انجام دی۔ پھر دارالعلوم العادلیہ کے شیخ القراء مقرر
ہوئے۔ پھر دارالحدیث اشرفیہ کے شیخ بنا دیئے گئے۔ پھر اپنے استاذ شیخ عبدالوہاب
بن السلار (متوفی ۷۸۲ھ) کی جگہ مدرسہ تربت ام الصالح کے شیخ القراء مقرر ہوئے اور
اس مدرسہ میں اکابر اہل علم کی موجودگی میں درس دیا۔ انہی ایام میں الملک الظاہر برقوق نے
آپ کو جامع توتہ کا خطیب مقرر کیا اور دمشق میں آپ نے ایک مدرسہ بھی قائم کیا۔

۷۹۵ھ میں بیت المقدس میں مدرسہ صلاحیہ کی خدمت قبول فرمائی اور ۷۹۶ھ تک

اس خدمت کو انجام دیتے رہے۔ ان سب مشاغل کے ساتھ مملکت شام کی قضاء کا عہدہ
بھی قبول فرمایا اور ۷۹۲ھ سے لے کر ۷۹۶ھ تک یہ خدمت انجام دی۔ پھر حکومت
سے بگاڑ ہو گیا جس کی وجہ سے ۷۹۸ھ میں براہ اسکندریہ بلاد روم کا سفر اختیار کیا۔

شہر برصہ پھر سمرقند پھر شیراز میں قیام اور اسفار کی تفصیل

بلاد روم میں پہنچے تو شاہ البویرید سے ملاقات ہوئی۔ اس نے دارالسلطنت میں نہایت اکرام و اعزاز کے ساتھ اپنے پاس ٹھہرایا۔

یہاں چند سال قیام کیا اور علوم القراءۃ اور حدیث کی خوب اشاعت کی۔ ان کی ذات گرامی سے یہاں محصلین و مستفیدین خوب منتفع ہوئے۔ پھر جب تیمور شہ ۸۱۳ھ میں بلاد روم میں داخل ہوا تو اس علاقہ پر قبضہ کر لیا تو شیخ جزری رحمہ اللہ تعالیٰ کو اپنے ساتھ سمرقند لے گیا اور آپ تیمور کی وفات ہونے تک (جو شہ ۸۱۳ھ میں ہوئی) وہیں رہے۔ تیمور کی وفات کے بعد ماوراء النہر کے علاقہ کو خیرباد کہا اور وہاں سے روانہ ہو گئے۔ پہلے خراسان پھر ہرات پہنچے۔ اور یہ سفر ایک سال میں طے ہوا۔ شیراز کا حاکم اس وقت تیمور کا پوتا پیر محمد تھا۔ اس نے آپ کو شیراز اور اس کے اطراف کا قاضی بنایا۔ آپ اس سے پہلے شام میں بھی قاضی رہ چکے تھے، یہاں پر یہ عہدہ بددلی کے ساتھ قبول کیا مگر طویل مدت تک خدمت قضاہ انجام دیتے رہے اور قضاہ کی انجام دہی کے ساتھ تدریس و تخریث اور اقراء کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ یہاں بھی خوب فیض پہنچایا اور تشنگانِ علوم کو سیراب کیا۔

۸۲۲ھ میں حج کے لیے روانہ ہوئے۔ راستہ میں بصرہ سے گزرے مگر اس سال حج نہ کر سکے کیونکہ رہنروں نے آپ کو لوٹ لیا تھا۔ مجبوراً چند ماہ بیخ میں قیام کر کے یسع الاول ۸۲۲ھ میں مدینہ منورہ پہنچے۔ پھر اسی سال رجب میں مکہ معظمہ آئے اور حرم میں مقیم ہو گئے۔ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے دوران قیام بہت سے حضرات نے آپ سے کسب فیض کیا اور مدینہ کے زمانہ اقامت میں شیخ الحرم نے بھی آپ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا۔

اسی سال حج کر کے عراق کی طرف نکل گئے۔ وہاں تجارت کی۔ پھر ۸۲۶ھ میں اور اس کے بعد ۸۲۷ھ میں حج کیا۔ اسی سال حج کر کے دمشق آئے (جوان کا وطن تھا) پھر قاہرہ پہنچے وہاں سلطان اشرف سے ملاقات ہوئی، وہ بڑی تعظیم و تکریم سے پیش آیا۔ یہاں بھی تشنگانِ علوم کا تانتا بندھ گیا اور استفادہ کی غرض سے قرأت و حدیث کے طالبین جو درجہ جو حاضر

خدمت ہوتے رہے۔

قاہرہ میں کچھ قیام کرنے کے بعد بحری راستہ سے مین کا سفر کیا۔ گو یہ سفر تجارت کا تھا مگر محصلین و مستفیدین کا جھگٹھا لگ گیا۔ خود والی مین نے حدیث کا سماع کیا اور حدیث کی اجازت لی مین میں آپ کی کتاب المحسن المحصین کا بہت چرچا تھا۔ جن حضرات نے اس سے پہلے آپ سے اس کتاب کا سماع کیا تھا ان میں سے بہت سے آدمی وفات پا چکے تھے اس موقع پر بعض حضرات نے دوبارہ آپ سے سماع کیا اور وفات پا جانے والے حضرات کی اولاد نے موقع غنیمت جان کر بلا واسطہ صاحب کتاب سے کتاب سنی۔ اہل مین اس کتاب کی تحصیل اور روایت میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے۔ مین سے مکہ معظمہ آئے اور بہت سے اموال ہمراہ لائے۔ ۸۲۸ھ میں بھی حج کیا اور حج کے بعد قاہرہ کا پھر سفر کیا اور ادائل ۸۲۹ھ میں قاہرہ پہنچے اور پھر شام اور بصرہ سے ہوتے ہوئے شیراز پہنچے۔ یہاں چند سال قیام کرنے کے بعد وفات پائی۔

(الضوء اللامع، الشقائق النعمانیہ، شذرات الذهب، شرح سبعة قراءات)

مجددین کی فہرست میں | دینی خدمات اور قرآن و حدیث کی تعلیم و تدریس اور سنت کی تبلیغ و ترویج کی وجہ سے بعض حضرات نے علامہ جزری

رحمہ اللہ تعالیٰ کو آٹھویں صدی ہجری کے مجددین میں شمار کیا ہے جیسا کہ مجموعہ فتاویٰ عبدالحی میں مذکور ہے اور درحقیقت آپ کو مجدد کہنا صحیح اور درست ہے۔

علامہ جزریؒ امراء اور ملوک کی نظر میں | امام جزریؒ کو اللہ تعالیٰ نے مقبولیت عامہ سے نوازا تھا۔ علماء، قراء، محدثین

امراء اور ملوک سب ہی ان سے محبت کرتے اور اکرام و احترام سے پیش آتے تھے۔ الملک الظاہر برقوق نے فضل و کمال دیکھ کر آپ کو جامع توتہ کا خطیب مقرر کیا۔ امیر طلبک نے آپ کو قاضی بنایا۔ پھر جب روم کے دار السلطنت برد صا پہنچے تو وہاں کا فرمانروا شاہ ابوزید بن عثمان بہت تعظیم و تکریم سے پیش آیا اور اپنے پاس قیام کرایا۔ پھر جب تیمور نے شاہ مذکور کو قید کر لیا تو تیمور نے آپ کو اپنے پاس بلایا اور تادم آخر ساتھ رکھا اور برابر تعظیم

و تکریم سے پیش آتا رہا۔ شیراز پہنچے تو وہاں کے حاکم پیر محمد نے اپنی سلطنت کا قاضی القضاۃ مقرر کیا اور بہت عزت سے رکھا۔ یمن پہنچے تو وہاں کے حاکم نے بھی بہت قدردانی کی اور اپنے زیر اہتمام ان سے حدیث کا درس دلایا۔ قاہرہ پہنچے تو سلطان اشرف نے بہت تعظیم و تکریم کی (الضوء اللامع، الشقائق النعمانیہ)

یتیمور کے بہت سے کام مؤرخین نے ایسے نقل کیے ہیں جو بہت زیادہ قابل اعتراض ہیں لیکن ان کے باوجود علماء اور اکابرین دین سے خاص عقیدت رکھتا تھا۔ ان حضرات کی خدمت اور پرورش کرنا اور ان کو اپنے پاس رکھ کر کسب معاش سے بے فکر کر دینا۔ یہ اس کا لائق تحسین کارنامہ ہے۔ خدا چاہے کتنے حضرات اس کے پاس رہے اور بے فکری سے تالیف و تصنیف کرتے رہے۔ میر سید شریف جرجانی علامہ تفتازانی، علامہ جزیری ان حضرات میں سے ہیں جو یتیمور کے پاس رہے ہیں۔ یتیمور علماء اور مشائخ کی نہ صرف تعظیم و تکریم کرتا تھا بلکہ اپنی سمجھ کے مطابق فرق مراتب کا بھی خیال رکھتا تھا۔ چنانچہ میر سید شریف جرجانی کو علامہ تفتازانی پر ترجیح دیتا تھا اور کہتا تھا کہ اگر ہم یہ فرض کر لیں کہ دونوں علم میں برابر ہیں پھر بھی سید شریف کو نبی شرف کی وجہ سے ترجیح ہے لیکن سید شریف سے ایسی بھرپور عقیدت کے باوجود علامہ جزیری رحمہ اللہ تعالیٰ کو سید شریف پر ترجیح دیتا تھا۔ جس کا ایک واقعہ صاحب الشقائق النعمانیہ نے علامہ جزیری کے صاحبزادے محمد الجزیری کے تذکرے میں نقل کیا ہے اور وہ یہ کہ جب یتیمور علامہ جزیری کو مادر النہر لے گیا اور وہاں رہنے لگے تو ایک موقع پر اس نے ایک عظیم الشان دعوتِ دلیمہ کا انتظام کیا۔ اس نے اپنی داہنی جانب علماء کو بٹھایا اور بائیں جانب امراء مملکت کو جگہ دی۔ بیٹھنے کی ترتیب میں علامہ جزیری کو سید شریف جرجانی پر فوقیت دی اور اس بارے میں جب لوگوں نے کچھ کہا تو جواب دیا۔

کیف اذا قدم رجلاً عارفاً بالكتاب والسنة ویشاور ما اشکل علیہ
منہما النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالذات فیحل۔

یعنی میں ایسے شخص کو ترجیح کیوں نہ دوں جس کو کتاب و سنت کا بھرپور علم ہے اور جو کتاب و سنت میں پیش آمدہ اشکال کو براہ راست بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حل کر لیتا ہے۔

فصاحت و سخاوت | حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ اس بناء الغری میں لکھتے ہیں۔

کان مثریا شکلا و فصیحاً
بلیغاً کثیراً و حسان و اهل الحجاز
انتهت الیہ ریاستہ علم القراءات
فی الممالک (الضوء اللامع)
آپ دولت مند تھے، فکیل و حسین تھے
فصیح و بلیغ تھے۔ اہل حجاز کے ساتھ بہت
زیادہ سلوک کرتے تھے قرأت میں سارے
ممالک میں ان پر سرداری ختم ہو گئی۔

عبادت | علامہ جزری رحمہ اللہ تعالیٰ کو عبادت کا بھی خاص ذوق تھا۔ تحدیث حدیث
اور تدریس و اقراء اور تصنیف و تالیف سب پر عبادت ہیں۔ علامہ جزری جیسا
شخص اگر فرائض اور سنن پر بس کر کے اشاعت دین میں باقی وقت لگاتے اور نوافل میں زیادہ
شغول نہ ہو تو یہ جائز ہی نہیں بلکہ بہتر ہے۔ لیکن جس کا باطن اخلاق و ملکیت سے معمور
و جب تک وہ کثیر نوافل اور اذکار و اوراد میں وقت نہ لگاتے اس سے صبر ہوتا ہی نہیں۔
من احب شیئاً اکثر ذکرہ۔ جسے کسی سے محبت ہوتی ہے وہ اس کا ذکر بہت
کرتا ہے۔

جب اللہ جل شانہ سے قلبی تعلق ہو تو اس کے ذکر کا ذوق کیونکر نہ ہو گا اور عبادت
و ریاضت کے بغیر کیسے تسلی ہو گی۔ خاصانِ خدا تعلیم و تدریس کے ساتھ کثرتِ عبادت و
ذکر کو بھی ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔

قاضی القضاۃ ابو یوسفؒ جیسے کثیر المشاغل فقیہ و محدث ساری علمی مشغولیوں اور
عہد کی ذمہ داریوں کے باوجود روزانہ دوسو رکعت نوافل پڑھا کرتے تھے۔

علامہ جزری رحمہ اللہ تعالیٰ بھی خاصانِ خدا میں سے تھے ذکر و عبادت کا خاص ذوق
رکھتے تھے۔ اس کی وجہ سے تدریس و تحدیث اور تالیف و تصنیف میں بھی برکت ہوتی ہے اور
بکر و عبادت کے انوار سے علمی کاموں میں نورانیت و ملکیت آ جاتی ہے۔

صاحب التحائف النبلاء لکھتے ہیں :

بادجو دیکہ مردم بطلب این دو علم بروے
بادجو دیکہ ان کے پاس ان دو علموں (قرأت

ہجوم داشتند اوراد و عبادات و طیفہ داشت آل قدر ہر روز تصنیف می کرد کہ کاتب جید سزلح انکتابت می نوشت در سفر و حضر بیدار و قائم البیل می ماند ہرگز روزہ دوشنبہ و پنجشنبہ از دسے فوت نمی شد و سہ روزہ از ہر ماہ نیز می نہاد .

و حدیث کے طلباء کا ہجوم رہتا تھا اوراد و عبادت میں اوقات خرچ کرتے تھے اور اتالیق و عبادت کے شغل کے علاوہ روزانہ اس قدر تصنیف کرتے تھے کہ روز دلوں کاتب ہی اس کو نقل کر سکتا تھا سفر و حضر میں شب بیدار رہتے تھے اور رات کو نوافل پابندی سے پڑھتے تھے، پیر اور جمعرات کا روزہ کبھی ناغہ نہ ہوتا اور ان کے علاوہ ہر ماہ کے تین روزے بھی رکھتے تھے .

صاحب فتح الباری شہنا الملة والدین
حافظ ابن حجر عسقلانی المولود ۷۲۸ھ

حافظ ابن حجر عسقلانی سے ملاقات

و المتوفی ۷۵۲ھ بھی علامہ جزیریؒ کے زمانے میں تھے۔ عمر میں جزیریؒ سے ۲۲ سال چھوٹے تھے دونوں کی ذات بابرکات تھیں۔ علامہ جزیریؒ تجوید و قرأت کے امام اعظم تھے اور حافظ ابن حجر محدث اور اصول حدیث میں مرجع خلافت تھے۔

جیسا کہ علامہ جزیریؒ کے بعد کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا جس کی کتب کو بعد الوں نے مدارتحقیق بنایا ہو۔ ایسے ہی حافظ ابن حجر کے بعد حدیث اور اس کے متعلقہ علوم میں مہارت رکھنے والا کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا جس کی کتابوں نے دیگر کتب سے بے نیاز کر دیا ہو۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ میں نے علامہ جزیریؒ سے ۷۹۸ھ میں ملاقات کی تھی۔ انہوں نے مجھے دمشق جانے کی ترغیب دی۔ میں اس سے قبل بطور جادہ ان کی کتاب المحسن الحصین کی روایت کرتا تھا۔ نیز لکھا ہے کہ مکہ مکرمہ کے دوران قیام میں انہوں نے اپنے ہاتھ سے میری شرح بخاری کے مقدمہ کا شروع کا حصہ لکھا اور چند آدمیوں کو لگا کر تکمیل کرائی اور پورا مقدمہ حاصل کر لیا۔

علامہ جزیریؒ نے حافظ ابن حجر اور ان کی اولاد کو مندرجہ ذیل اشعار میں اپنی روایات اور اپنی تالیفات کی اجازت دی۔

ارویہ من سنن الحدیث و مسند
والمشیخات و کل جزء مفرد
الفت کا نشر الذکی و منجد
لا الحافظ الحجا المحقق احمد
محمد بن محمد بن محمد

انی اجزت لہم روایۃ کل ما
وکذا الصحاح الخمس ثم معاجم
و جمع نظم لی و نشر و الذی
فانہ یحفظہم و یبسط فی حیا
وانا المقص فی النور العبد الفقیر

علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے شیراز سے حافظ صاحب کے لیے اپنی کتاب "النشر" بھیجی اور اس کی دونوں جلدوں پر اجازت تحریر فرمائی اور لکھا کہ اس کتاب کو مصر میں پھیلانے کی کوشش کریں۔

محقق جزری رحمۃ اللہ علیہ لیں افتاد اور تحدیث و اقراء
کے مشاغل کے ساتھ تالیف و تصنیف کا شغل بھی برابر

امام جزری کی تالیفات

رکھتے تھے۔ سفر و حضر میں یہ سلسلہ جاری رہتا تھا۔ اللہ رب العزت جل مجدہ کی توفیق سے بڑی بلند پایہ کتابیں لکھیں جو ان کی زندگی ہی میں معروف و مشہور ہو گئیں اور عوام و خواص ان سے بہت فیض یاب ہوئے اور آج تک مستفیض ہو رہے ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ آپ کے بعد کوئی شخص آپ کی کتابوں سے بے نیاز ہو کر بخود و قاری نہ بنا تو ایسا کہنا بے جا نہ ہوگا۔

بعض بندوں کی کتابوں کو اللہ جل شانہ ایسی مقبولیت سے نوازتے ہیں کہ صدیوں تک ان سے فیض ہوتا رہتا ہے۔ علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں کو بھی خداوند عالم جل مجدہ نے یہی شرف بخشا۔ عہد اول سے جو مقبولیت عامہ نصیب ہوئی۔ آج تک اس میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ مؤرخ ابن النہاد لکھتے ہیں۔

فانہ کان عدیھا النظیر طائر
المصیبت انتفع الناس بکتبہ و سارت
فی الأوقات سیر الشمس
آپ اپنی نظیر نہ رکھتے تھے مشہور خلافت تھے
لوگ ان کی کتب سے منتفع ہوئے اور ان کی
تالیفات اطراف عالم میں ایسی تیزی سے چلیں
جیسے آفتاب کی رفتار ہوتی ہے۔

قاری محی الاسلام پانی پتی شرح سبعہ قراءات میں لکھتے ہیں۔

آپ کی تصانیف محققانہ ہیں۔ نشر کبیر میں تو کمال کیا ہے۔ ہر اختلافی مسئلہ کی ایسی چھان بین کی ہے کہ اس پر فوق ممکن نہیں تیسری صدی سے آٹھویں صدی تک کی تمام تصانیف کے حوالے نقل کیے ہیں اور مذہب منصور بتایا ہے اور ہر جگہ قلت کہہ کر رستے دی ہے جو تقریباً حق و صواب اور درست ہوتی ہے۔ سب سے زیادہ یہ کہ دو صدیوں سے جو مقلدانہ رنگ چڑھا ہوا تھا اس کو دور کیا اور شاطبیہ کے متاخرین شارحوں نے عربیت اور رسم کی بنا پر بلا مساعدت نقل جو وجوہ ضعیفہ ددیہ بیان کر دی تھیں ان کی تردید کر دی۔

خود فرماتے ہیں یہ کتاب قراءات عشرہ کے لیے نشر ہے جو شخص یہ کتاب ہے کہ یہ علم مرگیا اس سے کہہ دو کہ نشر سے زندہ ہو گیا۔ یہ مبالغہ نہیں واقعہ ہے، کاش! آپ کے بعد کوئی اور ایسا ماہر پیدا ہوتا۔ بعد کے تمام مؤلفین و مصنفین کا بڑا ماخذ نشر ہے اور اس کی تحقیق پر ہر شخص کا اعتماد ہے (شرح بعد قراءات ص ۱۰۳)

تجوید و قراءات

تجوید و قراءات میں علامہ جزریؒ نے کتب ذیل لکھیں۔

۱۱، مقدمۃ الجزری : علامہ جزری رحمہ اللہ تعالیٰ کی تالیفات متعلقہ تجوید و قراءات میں ”مقدمۃ الجزری“ بہت زیادہ مشہور ہے جس میں سو سے کچھ اوپر اشعار ہیں۔ تالیف کے بعد ہی سے اس کی مقبولیت عام ہو گئی اور صدیاں گزر جانے پر بھی کوئی طالب علم اس کی تعلیم سے بے نیاز نہیں ہے۔ اور گو اس کے بعض اشعار حیدستان کی حیثیت رکھتے ہیں اور اس کے بعد اور بھی بہت سی سہل الحصول کتابیں لکھی جا چکی ہیں جو مبتدیوں کے لیے آسان ہیں مگر پھر بھی ان کی طرف مدرسین اور محصلین کا التفات بہت زیادہ نہیں ہے۔ مقبولیت عام کی وجہ سے علامہ جزریؒ کی یہ کتاب مرکز تجوید بنی ہوئی ہے۔ تجوید کے تقریباً تمام ہی مدارس میں داخل درس ہے اور سند لینے کے لیے اس کا پڑھنا اور یاد کرنا شرط ہے مقدمۃ الجزریؒ پڑھ کر لاکھوں آدمی مجود بن گئے اور برابر اس کا فیض جاری ہے۔

ذَلِكْ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

مقدمۃ الجزری کی کثیر تعداد میں شرح لکھی گئیں جو عربی، فارسی، ترکی، اردو میں ہیں۔

جن کا تذکرہ تفصیل سے احقر نے "تحفۃ المرضیہ فی شرح المقدمة الجزریہ" میں کر دیا ہے۔
 (۲) النشر فی القراءات العشر: یہ کتاب دو جلدوں میں ہے اور بڑی محققانہ کتاب ہے۔ اس کے بارے میں امام فن حضرت قاری محی الاسلام صاحب پانی پتی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ادھر گزر چکا ہے۔ شیخ جزریؒ کے بعد آنے والے قرار و مجودین نے اس پر اعتماد کیا ہے۔ صاحب کشف الظنون لکھتے ہیں۔

وهو الجامع لجميع طرق العشرة لم یسبق الی مثله یعنی النشر تمام طرق عشرہ کو جامع ہے اور اس جیسی کتاب اس سے پہلے نہیں لکھی گئی۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے شیخ جزریؒ کی کتابوں کا ذکر کرتے ہوئے طبقات القراء کے بارے میں فرمایا ہے اجاد فیہ (اس میں کمال کیا ہے) اور النشر کے بارے میں فرمایا ہے کہ جودہ (یعنی بہت عمدہ لکھی ہے)۔

علامہ جلال الدین سیوطی ذیل طبقات الحفاظ میں فرماتے ہیں۔ لم یصنف مثله (اس جیسے) کتاب نہیں لکھی گئی۔

(۳) التقریب: علامہ جزریؒ نے نشر کا اختصار کر کے اس کا نام التقریب رکھا۔ یہ اختصار نشر میں ہے۔

(۴) طیبۃ النشر: یہ بھی النشر کا خلاصہ ہے جسے علامہ جزری نے اشعار میں لکھا ہے جو ہزار اشعار پر مشتمل ہے۔

(۵) تجبیر التیسیر: یہ علامہ ابو عمر دانی کی کتاب التیسیر کی تکمیل ہے۔ التیسیر میں علامہ دانی نے سات قراءتیں جمع کی تھیں۔ علامہ جزریؒ نے تین قرأت کا اضافہ کر کے قراءات عشرہ کا بیان مکمل کر دیا اور اس کا تجبیر التیسیر نام رکھا۔

(۶) التہید فی علم التجوید: یہ بھی علم تجوید میں ہے۔ الضور اللامع میں لکھا ہے کہ علامہ جزریؒ نے تجبیر اور التہید سترہ سال کی عمر میں تالیف فرمائی۔

(۷) الدرة المصیبة فی قراءات الائمة الثلاثہ المرضیہ: تجبیر التیسیر میں جن قراءتوں کو لکھ کر تیسیر کی تکمیل کی تھی۔ ان قراءتوں کو اس میں منظوم کیا ہے۔ یہ تین قراءتیں سب سے

قراءات کے بعد والی ہیں۔

(۸) اختلاف المہرۃ فی تتمۃ العشرۃ :

(۹) غایۃ المہرۃ فی الزیادۃ علی العشرۃ :

(۱۰) منجد المقرئین :

مقدمہ الجزریؒ سے لے کر یہاں تک جن کتابوں کا ذکر ہوا علامہ سخاویؒ نے الصنوع اللامع میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کے علاوہ تجوید و قرأت میں علامہ جزریؒ کی دیگر تالیفات بھی ہیں جن کا ذکر کشف الظنون میں ہے۔ مثلاً :

(۱۱) اصول القراءات :

(۱۲) الالغاز اور اس کی شرح :

(۱۳) العقد الثمین :

الالغاز ایک ہمزہ ہے جو مجموعہ چیتان ہے۔ اس میں مشکل ترین سوالات متعلقہ قراءت منظوم کیے۔ پھر العقد الثمین میں ان کا جواب تحریر فرمایا۔

(۱۴) القراءات المشاذہ : یہ بھی منظوم ہے اور شاطیہ کے طرز پر اس میں شاذ قراءتیں جمع کی ہیں۔ رمضان ۹۷۷ھ میں اس کی تکمیل ہوئی۔

علامہ جزریؒ کو تجوید و قراءات اور ان کے حاملین سے بہت شغف تھا۔ چنانچہ مذکورہ کتابوں کے علاوہ حضرات قراء کرام کے حالات میں بھی دو کتابیں لکھیں۔ ایک طبقات القراء کبیر، دوسری طبقات القراء صغیر ہے۔ ثانی الذکر کا نام ”غایات النہایات فی اسماء رجال القراءات“ ہے۔ ان کا تذکرہ تاریخ دیر کی کتابوں کے بیان میں آنے والا ہے! انشاء اللہ تعالیٰ۔

تفسیر

(۱۵) کفایۃ اللمعی فی آیۃ یا ارض ابلعی صاحب کشف الظنون نے لکھا ہے کہ اس کتاب میں سورۃ ہود کی آیت وقیل یا ارض ابلعی ماءک دیا سماء اقلعی کی وجوہ اعجاز بیان کی ہیں اور علامہ سکاکی کی بیان کردہ وجوہ اعجاز پر اضافہ کیا ہے۔

حدیث اور متعلقہ علوم

(۱۶) الحصن الحصین من کلام سید المرسلین (صلی اللہ علیہ وسلم)

انہوں نے اس کے دو خلاصے بھی لکھے ایک کا نام ۔

(۱۷) جَنَّةُ الحصن الحصین اور دوسرے کا نام

(۱۸) عُدَّةُ الحصن الحصین ہے۔ نیز انہوں نے الحصن الحصین کا شرح بھی لکھا تھا جس کا نام

(۱۹) مفتاح الحصن الحصین ہے۔ الحصن الحصین کے بارے میں ضروری معلومات

ان ہی اوراق میں آرہی ہیں۔ انشاء اللہ۔

(۲۰) التوضیح فی شرح المصابیح : یہ علامہ بغوی کی مشہور کتاب مصابیح السنہ

کی شرح ہے۔

الشقائق النعمانیہ میں لکھا ہے کہ علامہ جزریؒ نے یہ کتاب ماوراء النہر کے علاقہ میں لکھی

تھی جب کہ آپ کو تیمو اپنے ساتھ لے گیا تھا یہ کتاب تین جلدوں میں ہے۔

(۲۱) الوجہ والبقیم فی مقام سیدنا ابراہیم۔

(۲۲) غایۃ المنی فی زیارۃ منیٰ۔

(۲۳) عقد اللؤلؤ فی الاحادیث المسلسلۃ العوالی

(۲۴) فضل حراء

(۲۵) المسند الاحمد فیما یقلق بمسند احمد۔

(۲۶) المصعد الاحمد فی ختم مسند احمد۔

(۲۷) القصد الاحمد فی بحال مسند احمد۔

(۲۸) الاولویۃ فی الاحادیث الاولیۃ۔

(۲۹) اسنی المطالب فی مناقب علی ابن ابی طالب

ان کتابوں کا ذکر علامہ سخاویؒ نے الصنوع اللامع میں اور علامہ شوکانیؒ نے البدیع المطالع

میں کیا ہے البتہ مفتاح الحصن کا ذکر انہوں نے نہیں کیا۔ نیز ان دونوں حضرات نے

(۲۰) الهدایۃ فی فنون الحدیث اور

(۲۱) البدایۃ فی علوم الحدیث کا ذکر بھی کیا ہے۔ صاحب کشف الظنون نے آخر الذکر کا نام تذکرۃ العلماء فی اصول الحدیث لکھا ہے اور تحریر فرمایا ہے کہ علامہ جزریؒ نے اس میں علم حدیث کا شرف و فضل بتاتے ہوئے بزمانہ تالیف اس علم شریف کی کساد بازاری کا شکوہ کیا ہے اور لکھا ہے کہ ماوراء النہر کا سفر آپ نے علم حدیث پھیلانے کے لیے کیا ہے شہر کش کے زمانہ میں مصابیح السنہ کی شرح لکھی تو وہاں کے مخلصین اور مستفیدین نے درخواست کی کہ ایک ایسی کتاب لکھیں جو علوم حدیث پر مشتمل ہو۔ اس سے پہلے آپ نے نظم میں الهدایۃ الی معالم الدرایۃ لکھی تھی۔ لیکن وہاں کے لوگوں کو شرح و بسط کی حاجت تھی۔ لہذا البدایۃ مرتب کی جو ایک مقدمہ اور چار اصول پر مشتمل ہے اس کی تالیف سے شہرہ میں فارغ ہوئے۔

صاحب کشف الظنون نے ان کی ایک کتاب۔

(۲۲) کتاب التعریف بالموالد الشریف کا تذکرہ کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ بعد میں موصوف نے اس کی تلخیص کی اور اس کا نام۔

(۲۳) عرف التعریف رکھا۔

تاریخ و سیر

امام جزریؒ نے تاریخ و سیر میں بھی کتابیں لکھی ہیں۔ ان کتابوں میں سب سے زیادہ مشہور (۲۴) طبقات القراء (اکبری) ہے جس کا نام نہایۃ الدرایۃ فی اسماء رجال القراءات ہے۔ پھر اس کا اختصار کیا اور اس کا مختصر نام۔

(۲۵) غایۃ النہایۃ رکھا۔ اسے طبقات القراء (الصغری) کہا جاتا ہے۔ یہ دونوں کتابیں امام جزریؒ کے وقت تک کے قراء کرام کے حالات جاننے کے لیے نہایت معتبر و مستند ذخیرہ ہیں۔ حافظ ابو عمر دانیؒ اور شمس الدین قسیمیؒ کی طبقات القراء کو علامہ جزریؒ نے اپنی کتاب میں سمودیا ہے اور ان پر تقریباً اسی قدر اضافہ کر دیا ہے جیسا کہ غایۃ النہایۃ کے دیباچہ میں لکھا ہے

(۲۶) تاریخ الجزری: صاحب کشف الظنون نے تاریخ الجزری کے نام سے بھی ایک

کتاب امام جزری کی طرف منسوب کی ہے اور لکھا ہے کہ اس میں ۹۸۰ تک کے حالات ہیں۔ (جلد ۱ ص ۲۱)

مُخْتَلَف کُتُب

(۳۷) الابانہ فی العمرة من الجعثرانہ۔

(۳۸) التکریم فی العمرة من الشعیب۔

(۳۹) الجوہرۃ فی النحو (یہ منظوم ہے)

(۴۰) حاشیۃ الایضاح (یہ صاحب تلخیص المفتاح علامہ قزوینی کی کتاب الایضاح فی المعانی والبیان کا حاشیہ ہے۔

(۴۱) الحاسن المنی اسکا ذکر علامہ سخاوی نے کیا ہے مگر یہ پتہ نہ چل سکا کہ کسے موضوع پر ہے۔

(۴۲) امام رازی کی مشہور کتاب المحصول کا اختصار محمود بن ابی بکر الارموی نے کیا تھا جس کا نام التحصیل رکھا۔ یہ اصول فقہ میں ہے۔ امام جزری نے تین جلدوں میں اس کی شرح لکھی۔

امام جزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تالیفات کی فہرست میں ان کتب کے علاوہ دیگر کتب بھی ذکر کی گئی ہیں۔ صحیح تعداد اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے۔ ہمارا مقصد ان سب کا استقصاء نہیں ہے بلکہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ امام جزری رحمۃ اللہ علیہ صرف علوم تجوید و قراءات ہی کے امام نہ تھے بلکہ دیگر علوم میں بھی دستگاہ رکھتے تھے۔

الْحِصْنُ الْحَصِينُ

(من کلام سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم)

چونکہ یہ اوراق شرح حصن حصین کے تکرار کے طور پر لکھے جا رہے ہیں اس لیے حصن حصین

کا تعارف ذرا تفصیل کے ساتھ کرایا جاتا ہے۔

جیسا کہ معلوم ہے حصن حصین اذکار و ادعیہ کا مجموعہ ہے جسے حضرت امام جزری رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۱ محدثین کرام کی کتب سے اقتباس کر کے ترتیب دیا ہے۔ ان محدثین کرام میں صحاح ستہ کے مؤلفین بھی ہیں اور دیگر مشاہیر بھی۔ جن کے اسمائے گرامی مؤلف نے دیباچہ میں لکھ دیئے ہیں۔ اختصار کی وجہ سے یہ کتاب دریا بکوزہ کا مصداق ہے۔ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں۔ فقد جمع بحمد اللہ تعالیٰ هذا المختصر اللطیف مالم یجمعه مجلدات من التوالیف یعنی اس مختصر سے مجموعہ میں وہ چیزیں آگئی ہیں جو بڑی بڑی ضخیم کتابوں میں یکجا نہیں ملتی ہیں۔

امام جزریؒ نے اپنی اس کتاب کی تلخیص بھی کی اور اس کے دو مختصر مجموعے لکھے جن میں ایک کا نام ”جنت الحصن الحصین“ اور دوسرے کا نام ”عدة الحصن الحصین“ ہے۔ اول الذکر کے طبع ہونے کا علم نہیں اور آخر الذکر اسی صدی کے اوائل میں طبع ہوئی تھی اسی کی شرح علامہ شوکانی نے لکھی۔ یہ شرح مقبول و متداول ہے جو تحفۃ الذاکرین کے نام سے مشہور ہے۔ کشف الظنون میں عدة الحصن کے ایک فارسی ترجمہ کا بھی تذکرہ کیا ہے جس کا نام ”غرفۃ الحصن“ بتایا ہے اور مترجم کا نام اصیل الدین عبد اللہ بن عبد الرحمن المحسینی الواعظ لکھا ہے۔

علامہ جزریؒ کی کتاب الحصن الحصین کو ایسی مقبولیت و شہرت حاصل ہوئی کہ آپ کے بعد جس کسی نے اذکار و ادعیہ کا مجموعہ لکھا۔ تقریباً سب ہی نے اس کتاب کو سامنے لکھا۔ ملا علی قاریؒ نے الحزب الاعظم کی ترتیب کے وقت جن کتب کو سامنے رکھا، ان کے نام دیباچہ میں لکھ دیئے ہیں جن میں علامہ جزریؒ کی الحصن الحصین بھی ہے۔

الحصن الحصین سخت مصیبت کے وقت لکھی گئی | یہ کتاب امام جزریؒ نے بہت سخت آزمائش

کے وقت لکھی تھی۔ آپ اس وقت شہر دمشق میں مقیم تھے۔ شہر کے باہر دشمن کی یلغار اور لڑائی کے واقعات ہو رہے تھے دشمن نے دمشق کا محاصرہ کر رکھا تھا اور اہل دمشق بہت مصیبت

میں تھے۔ ایسے وقت میں کتاب کا لکھنا ہر شخص کے بس کی بات نہیں ہے۔ تصنیف کرنا تو کجا ہوش باقی رکھنا بھی مشکل ہوتا ہے۔ اللہ جس کی مدد فرمائے اور قلب کو قوت بخشنے اور حوصلہ سے نوازے وہی اس موقع پر ایسی تصنیف کر سکتا ہے۔

اللہ جل شانہ نے علامہ جزریؒ کو توفیق دی۔ انہوں نے سخت مصیبت کے وقت ۲۵ کتب سے اقتباس کر کے یہ کتاب لکھ دی۔ چونکہ علامہ جزریؒ نے یہ کتاب نہایت آڑے وقت میں لکھی تھی اور مصیبت عظیمہ سے بچنے کے لیے اس کو قلعہ بنایا تھا۔ اس لیے دفع مصیبت کے لیے اس کو ختم کر کے دعا کرنا مشائخ کرام کا معمول بن گیا ہے صدیوں سے تجربہ ہو رہا ہے کہ جب کبھی اخلاص اور اعتقاد کے ساتھ اس کو پڑھ کر دعا کی گئی ضرور قبول ہوتی۔ وفي ذلک قیل۔

ان نابلک الاموال مہو	لا ذکر اللہ العالمینا
واذا بغی بلغ علیہ	لک فدونک الحصن الحصینا

حصن حصین کو ختم کرنے کے لیے بعض حضرات نے چار حصے کیے تاکہ چار دن میں ختم کی جا سکے اور بعض حضرات نے سات دن کے لیے سات منزلوں پر تقسیم کر دی تاکہ سات دن میں پوری ہو جائے۔ بزرگوں کا معمول رہا ہے کہ سات آدمی سات منزلیں ایک مجلس میں پڑھ کر ختم کرتے ہیں۔ اس کے بعد دعائیں گتے ہیں۔ مؤلف حصن حصین دیباچہ میں لکھتے ہیں۔

مخصنت بدینما دھم من	میں نے اس کتاب کو اس مصیبت سے بچنے
المصیبت واعتصمت من کل	کے لیے قلعہ بنایا جو اچانک آگئی ہے اس کتاب
ظالم بما حوی من السہام	میں جو (ذکر دعا) کے تیر ہیں، ان کے ذریعہ
المصیبت دقلت شعل لہ	میں ہر ظالم سے محفوظ ہو گیا یہ تیر دشمن کے گنے

یہ ترجمہ دونوں شعروں کا یہ ہے، (۱) خبردار کہہ دو ایسے شخص سے جو میرے ضعف کے مقابلہ میں قوت والا بن رہا ہے اور اپنے نگران یعنی (اللہ تعالیٰ) سے نہیں ڈرتا (۲) کہ میں نے اس کے لیے باتوں میں تیر چھپائے ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ اس کو ضرور لگیں گے۔

الاقولوا الشخص قد تقوى على
ضعفى ولم يخشى رقيبہ خبات
له سها ما فى الليالى وار جوات
تكون له مصيبة . أسال الله العظيم
ان ينفع به دان يفرج من كل
مسلم بسببہ .

ختم کتاب پر لکھتے ہیں .

اللهم بحقه عندك ارفع عن
الخلق ما نزل بهم ولا تسلط عليهم
من لايرحمهم فقد حل بهم ما لا
يرفع غيرك ولا يدفع سواك اللهم
فرج عنا يا كريم يا ارحم الراحمين
(وقال) فرغت من تصنيف هذا
الحصن الحصين من كلام سيد المرسلين
صلى الله تعالى عليه وسلم لو الاحد بعد
الظهر لثانى والعشرين من ذى الحجة
الحرام سنة احدى وتسعين وبيع مائة
بمد ستى التى انشاها بلس عقبه
الكتان داخل دمشق المحروسة
حماها الله تعالى من الوفاة وناشر
بلا المسلمين هذا وجميع ابواب دمشق

والے ہیں اس سلسلہ میں میں نے بھی شعر کہے
ہیں (جو عربی عبارت میں مذکور ہیں) مجھے اللہ
جل شانہ سے امید ہے کہ اس کتاب کے
ذریعہ اپنے بندوں کو نفع دے گا اور اس کی
وجہ سے ہر مسلمان کی تکلیف دور فرمائے گا۔

اے اللہ! بحق بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مخلوق
سے وہ مصیبت ہٹا دے جو ان پر نازل ہوتی ہے
اور ان پر کسی ایسے شخص کو مسلط نہ فرما جو ان پر رحم نہ
کرے کیونکہ ان پر ایسی مصیبت نازل ہوئی ہے جسے
بترے سوا کوئی ہٹا نہیں سکتا اور جسے آپ کے علاوہ
کوئی نہیں دفع کر سکتا اے اللہ! اے کریم! اے ارحم الراحمین
ہماری مصیبت کو دور فرما میں اس قلعہ کی تعمیر سے جو کلام
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے بنایا گیا ہے بروز اتوار
بعد نماز ظہر مؤخرہ ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۹۹ھ اپنے قائم کردہ مدرسہ
میں فارغ ہوا۔ یہ مدرسہ شہر دمشق کے اندر اس عقبہ الکائن
میں واقع ہے۔ اللہ تعالیٰ دمشق کو اور مسلمانوں کے
تمام شہروں کو آفات و محاسبات سے محفوظ رکھے۔ یہ کتاب
ایسے وقت میں لکھی گئی ہے کہ دمشق کے سب
دروازے بند ہیں بلکہ مضبوطی کے ساتھ پتھر

لہ کذا فی الاصل باثبات الالف وهو صحيح وفق لبعض اللغات ۱۲ منہ

مغلقة بل مشقة بالوحجار والخلوثی سے چن دیئے گئے ہیں اور لوگ شہر پناہ کی دیواروں پر
 یستفیثون علی السوار و الناس فی جہد خدا تعالیٰ سے فریاد کر رہے ہیں اور دشمن کے گھرو کی وجہ
 عظیم من الحصار والمیاء مقطوعة ولیدی سے سخت مصیبت میں ہیں۔ پانی ختم ہو چکے ہیں اور ہاتھ
 مرفوعة وقد احرق ظواہر دعا کے لیے اوپر کواٹھے ہوئے ہیں شہر کے بیرونی
 البلد ونهب اکثره کل احد مقامات کو جلا دیا گیا ہے اور اکثر و بیشتر اموال لوٹ
 خائف علی نفس و مالہ و اہلہ لیے گئے ہیں ہر ایک اپنی جان اور مال اور اہل و عیال
 وجل من ذنوبہ وسوء اعمالہ وقد کے بارے میں خائف ہے اور اپنے گناہوں اور بد اعمالیوں
 تحصن بما قدر علیہ فجلت هذا حصنی کی وجہ سے لرزاں و ترساں ہے ہر شخص نے اپنے مقدر بھر
 و توکلت علی اللہ و هو حسبی حفاظت کا سامان کیا ہے لہذا میں نے یہ قلعہ بنالیا
 میں نے اللہ پر بھروسہ کیا وہ مجھے کافی ہے اور بہتر کار ساز ہے۔
 ولعل الوکیل۔

دُعائے نبویؐ | نیر دیا چہ میں لکھتے ہیں۔

ولما اکملت ترتیبہ وتہذیبہ اور جب میں اس کتاب کی ترتیب و تہذیب سے
 طلبنی عد ولا یمکن ان یدفعہ فارغ ہوا تو مجھے ایک ایسے دشمن نے طلب کیا جسے
 اللہ کے سوا کوئی دفع نہیں کر سکتا تھا۔ لہذا میں دشمن
 سے بچنے کے لیے پوشیدہ طور پر فرار ہو گیا اور اپنے
 اس قلعہ (یعنی الحصن المحصن کتاب) کے ذریعہ
 پناہ لی (یعنی اس میں درج شدہ دعاؤں میں
 مشغول رہا یا پوری کتاب بار بار پڑھتا رہا) اسی
 دوران میں نے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب
 میں دیکھا۔ دیکھتا ہوں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 کی باتیں جانب بیٹھا ہوں اور گویا آپ فرما رہے ہیں
 تم کیا چاہتے ہو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!

ولما اکملت ترتیبہ وتہذیبہ
 طلبنی عد ولا یمکن ان یدفعہ
 اللہ تعالیٰ فہتر منہ مختفیا
 وتحصنت بهذا الحصن فرأیت سید
 المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم وانا
 جالس علی یسارہ وكأنہ صلی اللہ علیہ
 وسلم یقول ما ترید فقلت لہ
 یا رسول اللہ ادع اللہ لی للسلین
 فرفع صلی اللہ علیہ وسلم یدیدہ
 الکریمین وانا انظر الیہما فدعا
 ثم مسح بہما وجہہ الکریمو

کان ذلک لیلة الخمیس فہرب
العذ لیلة الودد وفرج اللہ
عنی وعن المسلمین ببرکۃ ما
فی هذا الكتاب عنہ صلی اللہ
علیہ وسلم۔

میرے لیے اور مسلمانوں کے لیے دعا فرمائیے چنانچہ
آپ نے مبارک ہاتھ اٹھائے اور میں آپ کے مبارک
ہاتھوں کی طرف دیکھتا رہا۔ پھر آپ نے اپنے ہاتھ
اپنے چہرہ مبارک پر پھیر لیے۔ یہ جبرائیل کی رات کا واقعہ ہے
اس کے بعد آوار کی رات کو دشمن بھاگ گیا اور اللہ جل

شانہ نے ان چیزوں کی برکت سے جو اس کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں
میری اور تمام مسلمانوں کی مصیبت دور فرمائی۔

یہ کون شخص تھا جس نے دمشق
کا حصار کر رکھا تھا اور مخلوق سخت

دمشق کا حصار کس دشمن نے کر رکھا تھا

پریشان تھی۔ اس کے بارے میں کشف الظنون میں لکھا ہے کہ یہ دشمن تیمور تھا۔ بخشی کتاب
حضرت مولانا عبدالحی صاحب کا بھی یہی خیال ہے۔ موصوف کا اتباع کرتے ہوئے
بعض مترجمین نے بھی یہی بات لکھی ہے، حالانکہ یہ بات صحیح نہیں۔ کیونکہ علامہ جزریؒ
کے حالات میں لکھا ہے کہ تیمورسان کو ساتھ لے گیا تھا اور عمر بھران کو جہانہ ہونے دیا۔
اس بات سے معلوم ہوا کہ آپ تیمور کے ساتھ (طوعاً و کرہاً) چلے گئے تھے اور الحصن الحصین
کے دیباچہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس دشمن نے آپ کو طلب کیا تھا وہ بھاگ گیا تھا
اور شیخ جزریؒ پر قابو نہ پاسکا۔ لہذا یہ تسلیم کرنا ضروری ہے کہ یہ دشمن تیمور کے سوا کوئی دوسرا
شخص تھا۔ تیمور نے آپ کو ۷۸۵ھ میں اپنے ہمراہ لیا جیسا کہ الشقائق النعمانیہ میں مذکور ہے۔
علامہ جزریؒ نے الحصن الحصین ۷۹۱ھ میں لکھی ہے جیسا کہ ختم کتاب پر انہوں نے
بالتصریح یہ سنہ لکھا ہے اور تیمور لنگ نے ۷۸۳ھ میں شام کے علاقہ کوتہ دبالا کیا۔ اسی
موقعہ پر اس کی جانب سے دمشق پر حملہ ہوا جیسا کہ عام تاریخوں میں مذکور ہے۔

اے خود مولانا عبدالحی صاحب نے بھی الفوائد البہیہ کے حاشیہ میں تیموری لشکر کے ذریعہ دمشق کی بربادی کا
سال ۷۸۳ھ ہی لکھا ہے اور بتایا ہے کہ لفظ خراب سے بربادی کی تاریخ نکلتی ہے۔ واللہ اعلم۔

النجوم الزاهرة فی ملوک مصر والقاهرة میں ۸۰۳ھ کے حالات میں تیمور کے فوجوں کی غارت گری کی تفصیلات بیان کرنے کے بعد لکھا ہے وسارتیہو من دمشق فی یوم السبت ثالث شهر شعبان بعد ما اقام علی دمشق ثمانین یوماً (النجوم الزاهرة جلد ۱۲ ص ۲۲۵) وکان رحیلہ من دمشق یوم السبت ثالث شعبان من سنۃ ثلاث وثمان مائة ایضا (۲۱۵ ص ۱۲) یعنی تیمور لنگ بر دوشنبہ ۲ شعبان ۸۰۳ھ میں اسی دن قیام کرنے کے بعد دمشق سے روانہ ہوا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ دمشق پر تیمور کا حملہ الحصن الحصین کی تالیف کے گیارہ سال بعد ہوا تھا۔

اب سوال یہ رہ جاتا ہے کہ یہ دشمن اگر تیمور نہیں تھا تو کون تھا؟ اس کا جواب حاصل کرنے کے لیے جب تاریخ کی ورق گردانی کی اور ۸۹۱ھ کے حوادث پر نظر ڈالی (جو الحصن الحصین کی تالیف کا سال ہے) تو الملک الظاہر برقوق اور امیر منطاش کی جنگ کے واقعات سامنے آگئے۔ رمضان، شوال، ذیقعد، ذی الحجہ ۸۹۱ھ میں ان دونوں کے معرکے رہے ہیں۔ اس دوران لوٹ مار اور آتش زدگی وغیرہ کے واقعات ہوتے رہے تفصیلی واقعات النجوم الزاهرة (جلد ۱۱) میں مذکور ہیں۔ علامہ جزیری نے ۲۲ رذی الحجہ ۸۹۱ھ اتوار کی بتائی ہے اس حساب سے ۲۲ رذی الحجہ سینچر کی پڑتی ہے۔ ممکن ہے کہ ماہ سابق کے ۲۹ یا ۳۰ دن ہونے کی وجہ سے یہ اختلاف رونما ہوا ہو۔

النجوم الزاهرة کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ الملک الظاہر برقوق اور امیر منطاش کی جنگ محرم الحرام ۸۹۲ھ میں بھی جاری رہی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ذی الحجہ کے آخر عشرہ میں دمشق کا حصار چھوڑ دیا تھا۔ مگر شام کے دوسرے علاقوں میں اس کے بعد بھی جنگ جاری رہی۔

الحصن الحصین کے شرح و تراجم کتاب جس قدر مقبول ہوتی ہے اسی قدر اس کے تراجم اور شرح و حواشی لکھے جاتے ہیں

الحصن الحصین کے بھی متعدد شرح لکھے گئے خود مؤلف کتاب علامہ جزیری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اس کی شرح لکھی جس کا نام مفتاح الحصن الحصین رکھا، الحصن الحصین کے دیباچہ میں اپنا ارادہ ظاہر کیا تھا۔

واذا انتھى نرجو من الله تعالى ان خدا تعالیٰ سے امید ہے کہ جب اس کتاب کی
 نجل فی الخیر فصل و یفتح فما تالیف ختم ہو جائے گی تو اس کے آخر میں ہم ایک
 اقل من لفظ ما فیہ قد اشکل فصل لکھیں گے جس میں اس کے مشکل الفاظ کی تشریح ہوگی
 مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنا یہ وعدہ چالیس سال کے بعد پورا کر سکے اور مدت مدید
 گزر جانے کے بعد مفتاح الحصن کے نام سے الحصن الحصین کا شرح لکھا جس کی تصریح
 شرح مذکور کے دیباچہ میں کی ہے۔

مصنف کے علاوہ جن حضرات نے اس کے شرح لکھے ان میں سب سے زیادہ معروف
 و مشہور ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ کا شرح ہے جس کا نام کشف الظنون میں الحرز الیمین بتایا
 ہے لیکن مولانا عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ کے
 شرح کا نام الدر الثمین ہے جیسا کہ ایک نسخہ میں یہ نام دیکھا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ
 کشف الظنون میں اس کا نام الحرز الیمین لکھا ہے اور یہی بات زیادہ مشہور ہے (الحصن الحصین تقطیع
 کلاں مجتبائی ص ۲۵) احقر نے جو کشف الظنون دیکھا تو اس میں الحرز الیمین چھپا ہوا ہے۔ ممکن ہے
 طباعت کی غلطی ہو۔ (دیکھو کشف الظنون ص ۳۴ جلد ۱، الطبعة الاولى طبع سعادت)

مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ حنفی کے شرح کا تذکرہ کیا ہے لیکن اس کا نام نہیں
 بتایا نیز مولوی محمد خلیل صاحب کی تعلیقات سے اخذ کرنے کا ذکر بھی کیا ہے۔ یہ مولوی
 محمد خلیل کون ہیں؟ یہ پتہ نہ چل سکا۔ مولانا عبدالحی نے اس کا جو حاشیہ لکھا ہے مطبع
 مجتبائی کے نسخے کے ساتھ چھپا ہوا ہے۔ مجتبائی دہلی کے علاوہ مطبع یوسفی لکھنؤ میں بھی ان کے
 حاشیہ کے ساتھ چھپی تھی۔ مولانا نے حاشیہ مذکور زیادہ تر الحرز الثمین سے لیا ہے اور اپنے حاشیہ
 کا کوئی نام تجویز نہیں فرمایا۔ بعض حضرات نے حصن حصین کی ایک شرح کا نام حرز و صین
 بتایا ہے اور مؤلف کا نام فخر الدین دہلوی لکھا ہے۔ کشف الظنون میں الحصن الحصین
 کے ایک ترکی ترجمہ کا بھی تذکرہ کیا ہے جس کا نام مصباح الجنان بتایا ہے اور مترجم کا نام
 یحییٰ بن عبد اکبر لکھا ہے۔

اردو میں نواب قطب الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ (مؤلف مظاہر حق) نے الحصن الحصین

کا ترجمہ لکھا اور ضروری فوائد اور تشریحات سے مزین فرمایا اور اس کا نام ظفر جلیل رکھا۔ یہ تاریخی نام ہے جس کے عدد ۱۲۵۲ ہوتے ہیں۔ پھر اس ترجمہ اور تشریحات کی تہذیب و تہذیب مولانا محمد حسن نالوتوی صاحب مفید الطالبین و صاحب مذاق العارفین (ترجمہ احیاء علوم الدین) ہسنے کی اور اس کا نام خیر متین رکھا۔ یہ بھی تاریخی نام ہے جس کے عدد ۱۳۱۰ نکلتے ہیں۔ شاہ ظہیر احمد شسوانی نے بھی حصن حصین کا ترجمہ لکھا تھا جس کا نام ظہیر الیقین رکھا۔

حضرت امام جزریؒ نے ہر دعا اور حدیث کے ختم پر کتب حدیث کے حوالے بھی دیئے ہیں لیکن کتابوں کے پورے نام نہیں دیئے۔ بلکہ اشاروں سے کام لیا ہے اور ان اشاروں کی تفصیل دیباچہ میں لکھی ہے۔

حصن حصین کی جامعیت | صبح کو سو کر اٹھنے سے لے کر رات کو سونے کے وقت تک کی دعائیں اور پیدا ہونے کے وقت سے لے کر موت تک کے مہولات حصن حصین میں درج کر دیئے گئے ہیں۔ سفر اور حضر کے مہولات مختلف حالات و واقعات کی دعائیں اندرون خانہ اور بیرون خانہ زندگی گزارنے کے طریقے کھانے پینے اور سونے کے آداب، نماز اور حج و قربانی وغیرہ کے اذکار وغیرہ خوب تفصیل سے لکھے ہیں۔

ختم پڑھنے کا طریقہ اور رموز و اشارات | جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا کہ الحصن الحصین کا ختم پڑھنا دفع مصائب کے لیے مجرب ہے۔ روزانہ ایک منزل پڑھنے کے لیے پوری کتاب سات منزلوں پر تقسیم کر دی گئی ہے۔

پہلی منزل: آغاز کتاب سے منزل دوم کے شروع تک۔
دوسری منزل: الذی یقال فی صباح کل یوم و مساءً سے منزل سوم کے شروع تک۔

تیسری منزل: والاذان تسع عشرة کلمۃ سے منزل چہارم کے شروع تک۔

چوتھی منزل : واذا هم بامر سے منزل پنجم کے شروع تک ۔
پانچویں منزل : وما قال عبد صابہ ہوا وحزن سے چھٹی منزل کے شروع تک ۔

چھٹی منزل : الذکر الذی ورد فضله سے ساتویں منزل کے شروع تک ۔
ساتویں منزل : فضل القرآن العظیم سے ختم کتاب تک ۔
منزلوں کی ابتداء اور انتہاء مجتہاتی نسخہ کی فہرست میں بتائی گئی ہے ۔

واضح رہے کہ پہلی منزل یوم النہس سے شروع کی گئی ہے جس کی وجہ شاید یہ ہے کہ مؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ جب کتاب کی تالیف سے فارغ ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ سے دعا کے لیے عرض کیا۔ آپ نے دست مبارک اٹھا کر دعا فرمائی اور چہرہ النور پر ہاتھ پھیرے۔ یہ خواب جمعرات کی رات میں دیکھا تھا۔ پھر اتوار کی رات میں وہ دشمن بھاگ گیا جس سے بچنے کے لیے اس کتاب کو قلعہ بنایا تھا۔ جس دن کی رات میں خواب دیکھا تھا اسی دن کو ابتداء کتاب کے لیے پہلا دن قرار دے دیا گیا۔ والعم عند اللہ۔ یہ بھی ہوتا ہے کہ ساتوں منزلیں سات آدمی بیک وقت بیٹھ کر پڑھ لیتے ہیں اور سات سے زیادہ حصے بھی بنا لیتے ہیں تاکہ زیادہ آدمی مل کر پڑھ سکیں اور جلد ختم ہو جاتے بعض حضرات نے چار دن میں ختم کرنے کو بھی لکھا ہے کہ فضائل حاجات کے لیے جمعرات کی رات میں یا دن میں وضو کرے۔ پھر دو رکعت نماز نفل پڑھے اور حضور قدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج کر اول کتاب سے واذا قام الى الصلوة المكتوبة تک پڑھے۔ پھر دوسرے دن واذا رأى باكورة ثمرة تک پڑھے اور تیسرے دن فضل الصلوة والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پڑھے۔ پھر باقی حصہ اتوار کے دن پڑھ کر ختم کرے۔ یہ طریقہ لکھ کر مولانا عبدالحی صاحب لکھتے ہیں : قيل هذا الطريق منقول عن المصنف لكن اوثق به (یعنی کسی نے کہا ہے کہ یہ طریقہ مصنف سے منقول ہے لیکن مجھے اس بات پر اعتماد نہیں ہے) پوری کتاب انکار و ادعیہ پر مشتمل ہے۔ ہر حدیث اور ہر دعا کے ختم پر امام جزدی نے ان کتب کے حوالے دیئے ہیں جن سے انتخاب کیا ہے۔ یہ حوالے رموز اور

اشارات کی صورت میں ہیں۔ مثلاً حضرت امام بخاری کی کتاب کے لیے نسخہ اور صحیح مسلم کے لیے قرآن اور سنن ابوداؤد کے لیے دارسنن ترمذی کے لیے سنن نسائی کے لیے سنن ابن ماجہ کے لیے قی اور سترک کے لیے قس اور موطا کے لیے طائعات مقرر کی گئی ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر کتب کے لئے دیگر علامات ہیں اور جو حدیث موقوف ہے اس کے لیے لفظ موبھی لکھ دیا ہے جو اس کے موقوف ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

امام جزری نے ایک دعا کے درمیان کئی کئی حوالے لکھ دیئے ہیں جو اختلاف الفاظ بتانے کے لیے یا بعض روایات میں جو زائد کلمات آئے ہیں ان کی نشاندہی کرنے کے لیے یا یہ ظاہر کرنے کے لیے لکھے ہیں کہ یہ دعا کتنی بار پڑھی جائے اور اس سلسلہ میں استقصاء کرتے ہوئے بڑے حزم و احتیاط سے کام لیا ہے مثلاً خواب کے بیان میں فرماتے ہیں واذا رأى ما يكره فليقل ثم اولى بصق اولينفت ثلثا ثلثا عن يسار كذا۔ اس میں یہ بتا دیا کہ ثقل، بصق اور نفث تینوں لفظ آئے ہیں اور نفث کی تعداد بھی بتا دی۔

امام جزری فرماتے ہیں کہ یہ حوالہ جات اور اشارات ایسے شخص کے لیے لکھے ہیں جو صحیح کتب اور مسانید کو طالب علم کی حیثیت سے پہچنا چاہتا ہو ورنہ عوام کے لیے حوالہ جات کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ان کو مؤلف پر اعتماد کرنا ہی کافی ہے۔ حضرت مولانا عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیہ کے ختم پر لکھا ہے کہ جب حصن حصین کا ختم پڑھا جائے تو ان رموز و اشارات کو اسی طرح پڑھے جس طرح لکھی ہیں۔ یعنی ایسا نہ کرے کہ ادعیہ و اذکار پڑھتا جائے اور رموز کو نہ پڑھے اور ایسا کرنے کی بھی ضرورت نہیں کہ نسخ کی جگہ رواہ البخاری اور مرکی جگہ رواہ مسلم کہے۔

پھر لکھا ہے کہ مولانا محمد حیات سندھی رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس کی تصریح میں نے کہیں نہیں دیکھی۔ البتہ امام نوویؒ نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ حدیث کی کتاب پڑھنے والا جب ح پر پہنچے جو بقول مختار تحویل (سند) کی نشانی ہے تو ح کہہ کر گزر جائے۔ اس سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ (حصن حصین کے) رموز بھی اسی طرح پڑھے جائیں جس طرح لکھے ہیں۔

اس کے بعد مولانا عبدالحی صاحبؒ لکھتے ہیں کہ ان رموز کے اعراب میں غلطی نہ کرے مثلاً دارقطنی کے لیے قُط (قاف کے پیش کے ساتھ) ہے اور مصنف ابن ابی شیبہ کے لیے مَقَص ہے اور مستدرک حاکم کے لیے مَقَس ہے۔ ان کے زیر پیش میں تغیر نہ کیا جائے جس طرح لکھے ہیں اسی طرح پڑھے۔

در حقیقت اس طرح پڑھنا علمی طور پر سمجھ میں نہیں آتا ہے کیونکہ نہ تو یہ حروف مقطعات ہیں جن کے پڑھنے میں ثواب ہو اور نہ یہ بات ہے کہ پڑھنے والا کسی کو حدیث کا حوالہ دے رہا ہے جو حوالے کے رمز زبان سے ادا کرے۔ لیکن چونکہ دفع مصائب کے لیے پوری کتاب پڑھی جاتی ہے اور پوری کتاب کو آخر تک پڑھنا فضائل حاجات کے لیے مجرب ہے اس لیے کتاب میں جو کچھ جس طرح لکھا ہے اسی طرح پڑھا جاتا ہے۔

امام جزری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب
الحسن الحسین اکیس محدثین کرام کی کتب سے
انتخاب کر کے لکھی ہے۔ صحاح ستہ کے علاوہ

**حسن حسین میں جو کچھ ہے
سب کا معمول بنانا درست ہے**

اور بھی بہت سی کتب سے اقتباس کیا ہے۔ صحیحین (بخاری و مسلم) کی روایات تو سند کے اعتبار سے مسلم الصحت میں ہی، ان کے علاوہ دیگر کتب سے جو روایات لی ہیں ان میں محدثین کے اصول کے مطابق سند کے اعتبار سے صحیح، حسن، ضعیف سب ہی قسم کی روایات ہیں لیکن علامہ جزریؒ فرماتے ہیں۔

ارجوان یکون جمیع ما فیہ
صحیحاً۔
یعنی میں امید کرتا ہوں کہ اس کتاب میں
جو کچھ ہے سب صحیح ہے۔

ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی شرح میں اس کی توجیہ اس طرح فرمائی ہے کہ یہاں صحیح بمعنی ثابت ہے یعنی اس کتاب میں جو کچھ ہے سب روایات سے ثابت ہے اور لائق عمل ہے۔ گو بعض روایات سند کے اعتبار سے ضعیف بھی ہیں مگر چونکہ فضائل اعمال میں ضعیف روایت پر عمل کرنا باتفاق الحدیث جائز ہے۔ اس لیے ضعیف روایات بھی لے لی گئی ہیں۔ قابل عمل ہونے کے اعتبار سے سب روایات کو صحیح کر دیا ہے۔

مقبولیت عامہ اور اجازت عامہ | حضرت امام جزری رحمۃ اللہ علیہ نے الحصن
الحصین کے خاتمہ پر اپنے چار لڑکوں اور

چار لڑکیوں کے نام لکھے ہیں اور تحریر فرمایا ہے کہ میں نے ان کو حصن حصین اور ان تمام کتب
کے روایت کرنے کی اجازت دی جن کے روایت کرنے کی مجھے اجازت دی گئی پھر لکھتے ہیں
و کذلک اجزت اهل عصری یعنی اسی طرح میں نے اپنے اہل زمانہ کو بھی اجازت دی
اس طرح کی اجازت عامہ کا محدثین کے نزدیک کوئی اعتبار نہیں۔ کیونکہ اہل عصر میں اہل اور
نا اہل سب ہوتے ہیں۔ نہ جان نہ پہچان پھر بھی سب کو اجازت دے دی جائے یہ چیز
معتبر نہیں۔ لیکن جو حضرات اہل ہوں ان کے لیے فی الجملہ روایت کرنے کی گنجائش اس
طرح کی اجازت سے نکل آتی ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے کہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ
علیہ امام جزری کی ملاقات سے پہلے الحصن الحصین کو بطور وجاہہ روایت کرتے تھے (کیونکہ
تمام اہل عصر میں وہ بھی داخل تھے) پھر جب امام جزری سے ملاقات ہوئی تو ان کے
روایات اور مصنفات کی اجازت لی جس میں حصن حصین کی اجازت بھی آگئی۔

امام جزری رحمۃ اللہ علیہ کی حیات ہی میں الحصن الحصین اور جنتہ الحصن الحصین اور
عدۃ الحصن الحصین کی بہت زیادہ مقبولیت اور شہرت ہو چکی تھی جیسا کہ مفتاح الحصن
کے دیباچہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

ولما انتهى بحمد الله سارت
به الركبان في كل البلدان وكتب
به من النسخ ما لو يحصى ولو
يحصر واما باختصاره العدة
والجنة فاعظم واكثر۔
(حصن الحصین)

اور جب کتاب (حصن الحصین) پوری ہو گئی
تو مسافر حضرات اسے ہر شہر میں لے اڑے اور اس
کے اتنے نسخے لکھے گئے کہ جن کا کوئی حد و شمار نہیں
باقی اس کے مختصرات یعنی عدۃ اور جنتہ سوان کے
نسخے تو حصن حصین کے نسخوں سے بھی زیادہ
لکھے گئے۔

حضرت امام جزری رحمۃ اللہ تعالیٰ کی زندگی میں یمن میں حصن حصین کا بہت چرچا ہوا اس
کی تحصیل اور روایت میں لوگ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے تھے جب

امام جزریؒ میں داخل ہوئے تو خوب بڑھ چڑھ کر لوگوں نے ان سے اجازت لی اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کی۔ پھر بیس سال سے زائد کچھ مدت گزر جانے کے بعد دوبارہ یمن تشریف لے گئے۔ اس وقت بہت سے سابقہ اجازت لینے والے وفات پا چکے تھے جو موجود تھے انہوں نے دوبارہ اجازت لی اور وفات پانے والے حضرات کی اولاد نے براہ راست اجازت حاصل کی۔ (الضوء اللامع ص ۲۵ ج ۹)

الحاصل الحصن الحصین کو اس کی تالیف ہی کے وقت سے مقبولیت حاصل ہو گئی پھر اس میں اضافہ ہی ہوتا چلا گیا، غیر منقسم ہندوستان میں اس کی اجازت لینے اور پڑھنے اور اس میں جو دعائیں ہیں ان کے یاد کرنے کا رواج تھا۔ مفتی الہی بخش صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کی مستورات کا تعلیمی نصاب یہ تھا۔ قرآن مجید مع ترجمہ و تفسیر، مظاہر حق، مشارق الانوار، حصن حصین جیسا کہ مولانا محمد الیاس صاحبؒ کی سوانح میں لکھا ہے۔

الحصن الحصین کی دعائیں جو ہر وقت اور ہر مقام سے متعلق ہیں ان کے پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ اس میں درج شدہ دعائیں خود یاد کریں۔ بچوں کو یاد کرائیں۔ دوسروں کو اس کی ترغیب دیں۔ بعض حضرات کو ان دعاؤں کی پابندی کی وجہ سے محنت و مجاہدہ اور ریاضت کے بغیر وصول الی اللہ ہو گیا جیسا کہ مشائخ میں معروف ہے۔ اللہ جل شانہ ہم کو بھی اپنی بارگاہ کے مقبولین میں شمار فرمائے۔ وَ هَذَا ذِكْرٌ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ

علامہ جزری رحمۃ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے اولاد کی نعمت سے بھی نوازا تھا۔ باکمال اولاد باپ کو اولاد بھی باکمال دی۔ الحصن الحصین کے خاتمہ پر آپ نے چار لڑکوں اور چار لڑکیوں کے نام لکھے ہیں اور تحریر فرمایا ہے کہ میں اپنی اولاد کو اہل عصر کو اس کتاب کی روایت کی اجازت دیتا ہوں۔ لڑکوں کے نام مع کنیت یہ ہیں۔

(۱) ابوالفتح محمد (۲) ابوبکر احمد (۳) ابوالقاسم علی (۴) ابوالخیر محمد۔

اور لڑکیوں کے نام یہ لکھے ہیں۔

(۵) فاطمہ (۶) عائشہ (۷) سلمیٰ (۸) خدیجہ۔

صاحب الشقائق النعمانیہ نے مذکور اولاد کے علاوہ ان کے مزید دو لڑکوں کا نام لکھا ہے۔

۱۹۱ ابوالبقار اسماعیل (۱۰۰) ابوالفضل اسحاق۔ لڑکوں، لڑکیوں کا ذکر لکھنے کے بعد صاحب الشقائق النعمانیہ لکھتے ہیں کہ جمیع هؤلاء من القراء المجتہدین والمتکلمین ومن الحفاظ المحدثین رضی اللہ عنہم وارضاهم۔ یعنی یہ سب حضرات قراء اور مجتہد و متکلم نیز حافظ حدیث اور محدث تھے۔

ہات یہ ہے کہ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اپنی اولاد کو قرآن و حدیث کے علوم پڑھائے خصوصاً علماء، حفاظ، قراء، محدثین و مفسرین پر تو زیادہ لازم ہے کہ اس کا اہتمام کریں اور اولاد کو اسی راہ پر رکھیں جس پر وہ خود ہیں تاکہ نسل میں علوم عالیہ اور اعمال صالحہ کا سلسلہ جاری رہے۔ افسوس ہے کہ آج کل کے بہت سے علماء اور قراء و حفاظ اس بارے میں بہت کمزور نظر آتے ہیں قرآن و حدیث پڑھ کر پیسہ کماتے ہیں اور اپنی اولاد کو اسکول و کالج کی زینت بنا کر اس پیسہ کو ان کے فیشن پر خرچ کرتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

صاحب الشقائق النعمانیہ نے لکھا ہے کہ علامہ جزیری کے صاحبزادہ ابوالفتح محمد الجزیری بتاریخ ۲ ربیع الاول ۸۷۹ھ دمشق میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے آٹھ سال کی عمر میں قرآن حفظ کیا۔ پھر قراءت و تجوید کی مشہور کتابیں پڑھیں اور علوم مختلفہ کی کتب حفظ کیں۔ اساتذہ نے تدریس و افتاء کی اجازت دے دی اور دمشق میں تدریس و افتاء کی خدمت انجام دیتے رہے حتیٰ کہ طاعون میں مبتلا ہو کر ۸۱۴ھ میں وفات پائی اور اس طرح درجہ شہادت نصیب ہوا۔ اس وقت ان کے والد شیراز میں تھے۔

علامہ جزیری رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے صاحبزادہ ابوالخیر محمد بن محمد الجزیری بہ ماہ جمادی الاول ۸۹۹ھ میں پیدا ہوئے۔ یہ بھی حافظ قرآن تھے اور تجوید و قراءت میں باکمال تھے۔

تیسرے صاحبزادہ ابوبکر احمد بن محمد بن الجزیری بتاریخ ۲۷ رمضان المبارک ۸۹۹ھ میں دمشق میں پیدا ہوئے۔ ہوش سنبھالا تو تحصیل علم میں لگ گئے اور تجوید و قراءت میں ماہر ہو کر تدریس و افتاء اور تالیف و تصنیف میں مشغول ہو گئے۔ حافظ عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ وغیرہ سے حدیث کی تحصیل کی اور اپنے والد کی کتاب طیبۃ النشر اور مقدمۃ الجزیری کی شرح لکھی۔ نیز منظومہ فی علم الحدیث (مؤلفہ شیخ جزیری) کی بھی شرح لکھی۔ ان کے والد لکھتے ہیں نشأ مع دین و عفاف اسعدہ

اللہ وبارک فیہ (یعنی یہ لڑکا دینداری اور پاکبازی میں پلا اور بڑھا) اللہ اسے سعادتوں سے
مالا مال فرمائے اور برکت عطا فرمائے ان صاحبزادوں کے یہ حالات صاحب
الشقائق النعمانیہ نے لکھے ہیں۔ باقی میں صاحبزادوں کے حالات معلوم نہ ہو سکے
درحقیقت علامہ جزریؒ اور ان کا خاندان اس خانہ ہمہ آفتاب کا مصداق تھا۔

قال صاحب مفتاح السعادة طاب اصله وولداه وفودعه وطوبى لفرع هذا
اصلهم ويا حبذا بيت هؤلاء اهلہ وفخر لساكن مثل هذا البيت محله رضی اللہ
عنہم وارضاهم واسکننا فی فردوس الجنان وایاہم انہ قریب عجیب
علیہ توکلت والیہ انیب۔

علامہ جزریؒ نے بروز جمعہ بوقت چاشت بتاریخ ۵ ربیع الاول ۸۲۳ھ
وفات | شہر شیراز میں وفات پائی اور اپنے قائم کردہ مدرسہ دارالقرآن میں مدفون ہوئے جنازہ
میں بہت زیادہ ہجوم تھا۔ حاضرین کی عقیدت کا یہ عالم تھا کہ جنازہ اٹھائے اور تبرکات تقبیل
کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ کثرت ازدحام کی وجہ
سے جو لوگ جنازہ تک نہ پہنچ سکے وہ ان لوگوں کے ہاتھوں کو چھو کر برکت حاصل
کر رہے تھے جن کو جنازہ اٹھانے کا موقع مل گیا تھا (الشقائق النعمانیہ)

آپ کی عمر شریف تقریباً ساڑھے اکیاسی سال ہوئی تقریباً چونسٹھ سال تک بڑی آب و
تاب کے ساتھ تجوید و قراءت اور علم حدیث کی خدمت کی اور دیگر علوم کی تعلیم ترویج میں لگے
رہے اور اپنے دور کے مفتی ہوئے کی وجہ سے فتاویٰ بھی لکھتے رہے۔ علامہ سخاویؒ نے ان کے
تذکرہ کے ختم پر دو شعر نقل کیے ہیں۔ ہم بھی ان اشعار پر ہی موصوف کا تذکرہ ختم کرتے ہیں۔

ایا شمس علم بالقراءات اشرف

وحفل قد من الاولہ علی مصر

عبیراً واضحت وہی طیبة النثر

وہا ہی بالتقریب منك تضوعت

المحدث! مؤلف الحصن الحصین علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری اختتام کو پہنچی

اب اسی پر اپنی اس تالیف فضل مبین ترجمہ و شرح حصن حصین کو ختم کرتا ہوں جو
حضرات متفقہ ہوں احقر کو اور احقر کے والدین کو اور اسانڈہ و مشائخ اور ان تمام اہل ہاب و اصحاب
کو دعاؤں میں شریک فرمائیں اور جنہوں نے اس کتاب کی تسوید و تبیض میں میری مدد کی خصوصاً
مولوی یعقوب ابن محمد سورتی کو دعاؤں میں ضرور شامل فرمائیں جنہوں نے اس مسودہ کی تیاری
میں میرا بہت ساتھ دیا۔

رَبَّنَا لَقَبْلُ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ
أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

و انا العبد المحتاج الى رحمة الله

محمد عاشق الہی بلند شہری

عفا اللہ عنہ و عافاہ

حضرت نثریم دشارت مدظلہ العالی نے مصنف علام کے حالات کتاب کا اتمام پر کیے تھے اس لیے
یہ مجھ اس طرح پر کھا گیا ہے چونکہ اب حالات مصنف و حالات کتاب کو کتاب ہذا کے شروع میں لگا دیا گیا
ہے اس لیے قارئین حضرات اسکا خیال رکھیں۔ مصنف کتاب امداد الذاکرہ۔

پہلی منزل

بروز جمعرات

حصن حصین ختم کرنے کا طریقہ اور منزلوں کی تفصیل مؤلف کے
حالات میں صفحہ ۴۲ پر دیکھئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الہ الا اللہ سامان ہے اللہ کی ملاقات کے لیے۔

اے اللہ! درود بھیج ساری مخلوق کے سردار ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل و اصحاب پر اور سلام بھیج (آپ پر اور آپ کی آل و اصحاب پر) کہا بندہ نے جو اللہ کی رحمت کا محتاج ہے ضعیف و مسکین ہے (سب سے) کٹ کر اللہ کی طرف متوجہ ہے (اور) اللہ کے کرم سے اس بات کا امیدوار ہے کہ اللہ اسے ظالم قوم سے نجات دے گا (یہ محتاج بندہ) محمد بن محمد بن محمد ابن جزری شافعی ہے۔ اللہ بختی میں اس کے ساتھ مہربانی فرمائے۔

اللہ کی حمد کے بعد جس نے دعا کو قضا کے رد کرنے کا ذریعہ بنایا اور سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل و اصحاب پر جو متقی اور برگزیدہ حضرات تھے صلوٰۃ و سلام بھیجنے کے بعد معرض ہے کہ یہ کتاب حصن حصین (یعنی مضبوط قلعہ) سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے تیار کیا ہوا ہے اور یہ مومنین کا ہتھیار ہے جو نبی امین صلی اللہ

اے مصنف حصن حصین کا نام محمد تھا ان کے والد اور دادا کا نام بھی یہی تھا الجزری جزیرہ ابن عمر کی طرف منسوب ہے جو شہر موصل کے شمال میں واقع ہے اس کو نہر دجلہ بصورت ہلال تین جانب سے گھیرے ہوئے ہے یہ ابن عمر صحابی نہیں ہیں جن کی طرف جزیرہ مذکورہ منسوب ہے بلکہ عبدالعزیز بن عمر برقیعی ہیں۔ انہوں نے جزیرہ مذکورہ آباد کیا تھا۔ مصنف کو جزری اور ابن الجزری کہا جاتا ہے ان کے والد کا جزیرہ مذکورہ سے آبائی تعلق تھا۔ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ ۲۵ رمضان ۱۱۵۷ھ کی شب میں دمشق میں پیدا ہوئے۔

الشافعی یہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف نسبت ہے حضرت امام صاحب موصوف کا نام محمد اور والد کا نام ادیس ہے آپ نسبتاً قریشی ہیں۔ آپ کے پردادا کا نام شافع تھا اس کی طرف منسوب کر کے آپ کو شافعی کہا جاتا ہے جو لوگ آپ کے مذہب کا اتباع کرتے ہیں ان کو بھی شافعی کہتے ہیں اور قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ شافعی کی طرف نسبت کی جگہ تو ایک یا دو نسبت کا مزید اضافہ ہو مگر تخفیف کی وجہ سے ایک ہی ہی پر اکتفا کر لیتے ہیں۔ جناب مصنف مذہباً شافعی تھے اس لیے اپنے کو الشافعی لکھا۔ آپ شافعی مذہب کے مفتی بھی تھے۔ حافظ ابن کثیر بلقینی نے آپ کو فتویٰ لکھنے کی اجازت دی تھی ۱۲۰۔

علیہ وسلم کے خزانہ سے لیا گیا ہے اور بنا عظیم ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال سے بنائی گئی ہے اور حفاظت کی چھپی ہوئی چیز ہے جو نبی معصوم و مامون صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ سے تیار شدہ ہے۔

میں نے اس میں (مخلوق کے لیے اپنی) خیر خواہی اور ہمدی کو خرچ کیا ہے اور احادیث صحیحہ سے تخریج کیا ہے۔ اس کو میں نے ایسی چیز بنا کر ظاہر کیا ہے کہ ہر سختی کے وقت (نجات کا) سامان ہے اور اس کو میں نے ایک ایسی ڈھال بنا کر ظاہر کیا ہے جو سالوں اور جنوں کے شر سے بچاتا ہے۔ میں نے اس کتاب کو اس مصیبت سے بچنے کے لیے قلعہ بنایا ہے جو اچانک آگئی ہے۔ اس کتاب میں جو ذکر و دعا کے (تیر) ہیں ان کے ذریعہ میں ہر ظالم سے محفوظ ہو گیا۔ یہ تیر دشمن کے گئے دالے ہیں۔ اس سلسلہ میں میں نے شعر بھی کہے ہیں۔

أَلَا قَوْلُ الشَّخْصِ قَدْ تَقَوَّى
عَلَى ضَعْفِي وَلَمْ يَخْشَ رَقِيبَهُ
خَبَاتٌ لَهُ سِهَامًا فِي اللَّيَالِي
وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ لَهُ مُصِيبَةٌ

ترجمہ: خبردار اس شخص سے کہ دو جو قوی بن گیا ہے میرے ضعف کے مقابلہ میں اور اپنے نگہبان (یعنی اللہ تعالیٰ) سے نہیں ڈرا۔ میں نے اس کے لیے راتوں میں پوشیدہ طور پر تیر تیار کئے ہیں (یعنی راتوں کی تاریکیوں میں اس کے شر سے محفوظ رہنے کی دعائیں کی ہیں) اور امید کرتا ہوں کہ یہ اس کو لگ کر رہیں گے۔

میں سوال کرتا ہوں اللہ بزرگ دبر تر سے کہ اس کتاب کے ذریعہ (اپنی مخلوق کو) نفع پہنچائے۔ اور اس کے سبب ہر مسلمان کی بے چینی کو دور فرمائے۔

اس کے باوجود کہ اس کتاب میں اقتصار اور اختصار ہے اس نے کوئی صحیح حدیث اپنے باب میں ایسی نہیں چھوڑی جو شامل نہ کر لی ہو اور اس میں موجود نہ ہو۔ اور جب میں اس کتاب کی

لے حسن حصین کے تمام نسخوں میں لہ لیشی باثبات اللف ہے۔ حالانکہ حرف جازم کی وجہ سے الف گرنا چاہیے تھا لیکن ضرورت شعری کی وجہ سے شین کے فتح کو اشباع کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

اور بعض لغات عرب میں حروف جازم کے باوجود معتل سے حرف علت حذف نہ کرنا بھی ثابت ہے۔

ترتیب اور تہذیب سے فارغ ہوا تو مجھے ایک ایسے دشمن نے طلب کیا جسے اللہ کے سوا کوئی دفع کرنے والا نہ تھا۔ میں اس دشمن سے (بچنے کے لیے) پوشیدہ طور پر فرار ہو گیا اور اپنے اس قلعہ (یعنی حصن حصین کتاب) کی پناہ لے لی۔ اسی دوران میں نے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

لے یہ دشمن کون تھا جس نے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کو طلب کیا تھا اور مصنف اس سے پوشیدہ ہو گئے اس سوال کا جواب حاصل کرنے کے لیے جب تاریخ کی ورق گردانی کی اور ۹۱ھ کے حوادث پر نظر ڈالی (جو حصین حصین کی تالیف کا سال ہے) تو الملک الظاہر برقوق اور امیر منطاش کی جنگ کے واقعات سامنے آ گئے۔ رمضان شوال ذیقعد ذوالحجہ ۹۱ھ میں ان دونوں کے معرکے رہے ہیں۔ اس دوران لوٹ مار اور آتش زدگی وغیرہ کے واقعات ہوتے رہے۔ تفصیلی واقعات النجوم الزاہرہ جلد ۱۲ میں مذکور ہیں۔

مصنف نے ۲۲ ذوالحجہ ۹۱ھ التوار کی بتائی ہے اور النجوم الزاہرہ کے مصنف نے یکم ذوالحجہ سینچر کی بتائی ہے اس حساب سے ۲۲ ذوالحجہ بھی سینچر کی پڑتی ہے۔ ممکن ہے ماہ سابق ۲۹ یا ۳۰ دن کا ہونے میں اختلاف ہوا ہو جس کی وجہ سے یہ دوسرا اختلاف رونما ہوا۔ الملک الظاہر اور امیر منطاش کی جنگ محرم الحرام ۹۱ھ میں بھی ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ذی الحجہ کے آخری عشرہ میں دمشق چھوڑ کر بھاگ گیا تھا اگر شام کے دوسرے علاقوں میں جنگ جاری ہی۔ بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ یہ دشمن تیمور لنگ تھا لیکن یہ بات درست نہیں کیونکہ تیمور لنگ نے دمشق پر جو حملہ کیا تھا وہ ۷۳ھ میں تھا جس کی تاریخ بعض اہل علم نے لفظ خراب سے نکالی تھی چونکہ حصن حصین کا سن تالیف ۹۱ھ ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ تیمور لنگ کا حملہ حصن حصین کی تالیف کے گیارہ سال بعد ہوا تھا۔ لہذا حصن حصین کی تالیف کے زمانہ میں جو دشمن حملہ آور تھا وہ تیمور لنگ نہیں ہو سکتا۔

یہ علامہ جزیری کے حالات میں لکھا ہے کہ تیمور ان کو ساتھ لے گیا تھا اور زندگی بھر ان کو جہانہ ہونے دیا اور حصن حصین کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ جس دشمن نے ان کو طلب کیا تھا مصنف اس سے مدد و پناہ ہو گئے تھے اور وہ دین دن کے بعد بھاگ گیا تھا اس سے بھی صاف ظاہر ہے کہ وہ دشمن تیمور لنگ نہ تھا جس نے علامہ جزیری کو طلب کیا تھا۔

لے یعنی اس کتاب کی تیسری یا فقول کھنے میں مشغولیت رہی یا اس کو بار بار بطور ختم پڑھتے رہے۔

بائیں جانب بیٹھا ہوں اور گویا آپ فرما رہے ہیں تم کیا چاہتے ہو؟

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لیے اور مسلمانوں کے لیے دعا فرمائیے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھ اٹھائے اور میں آپ کے مبارک ہاتھوں کی طرف دیکھتا رہا۔ پھر آپ نے اپنے ہاتھ اپنے مبارک چہرہ پر پھیر لیے۔ یہ جمعرات کی رات کا واقعہ ہے۔ اس کے بعد اتوار کی رات کو دشمن بھاگ گیا۔ اور اللہ جل شانہ نے ان چیزوں کی برکت سے جو اس کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ میری اور تمام مسلمانوں کی مصیبت دور فرمائی۔

جن کتابوں سے میں نے اس کتاب میں یہ احادیث منتخب کی ہیں۔ ان کی طرف حروف سے اشارہ کر دیا ہے۔ تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ یہ حدیث فلاں کتاب سے اخذ کی گئی ہے۔ پس میں نے صحیح بخاری کی علامت صحیح مسلم کی علامت اور سنن ابی داؤد کی علامت اور سنن ترمذی کی علامت اور سنن نسائی کی علامت اور سنن ابن ماجہ ترمذی کی علامت ق اور ان چاروں (یعنی ابوداؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ) کے مجموعہ کی علامت ع کے اور ان چھ (یعنی صحیحین اور چاروں سنن)

۱۔ مصنف نے اکیس محدثین کی کتابوں سے انتخاب کر کے حصین کہی ہے لیکن رموز اور اشارے ستائیس عدد ہیں چونکہ امام طبرانی کی چار کتابوں کے اور امام بیہقی کی دو کتابوں کے حوالے دیئے ہیں اور ایک حوالہ مجموعہ سنن اربعہ کا اور ایک حوالہ مجموعہ صحاح ستہ کا مزہ ہو گیا۔ اس لیے حوالہ بات ستائیس ہو گئے جن میں سے بارہ یک حرفی ہیں اور چودہ دو حرفی اور ایک سہ حرفی ہے۔ یک حرفی میں صرف میم کو پیش سے پڑھتے ہیں اور ت اور ص زیر سے باقی سب زیر سے پڑھی جاتی ہیں۔ دو حرفی علامتوں میں تین بکر اول و سکون ثانی ہیں۔ حب۔ می۔ قی۔ اور تین بضم اول و سکون ثانی ہیں۔

مُس۔ قَط۔ مَض۔ باقی بفتح اول و سکون ثانی ہیں۔

جب حصین حصین کا ختم پڑھا جائے تو ان رموز و اشارات کو اسی طرح پڑھے جس طرح کہی ہیں یعنی ایسا کر کے کہ ادعیہ و اذکار پڑھتا رہے اور رموز کو نہ پڑھے اور ایسا کرنے کی بھی ضرورت نہیں کہ مخ کی جگہ رواہ البخاری اور ہر کی جگہ رواہ مسلم کہے۔ کتاب کو پڑھتے وقت ان رموز کے اعراب میں غلطی نہ کرے۔ مثلاً دارقطنی کے لئے قَط ا ق ا ت کے پیش کے ساتھ اور مصنف ابن ابی شیبہ کے لئے مَص اور مستدرک حاکم کے لئے مَس ہے۔ ان کے زیر و زبر میں تغیر نہ کیا جائے جس طرح کہی ہیں اسی طرح پڑھے ۱۷۔

کی علامت ع اور صحیح مستدرک کی جو حاکم کی تصنیف ہے اس کی علامت هس اور صحیح ابن حبان کی علامت حب اور صحیح ابو عوانہ کی علامت عو اور صحیح ابن خزیمہ کی علامت مکہ اور موطا کی طا اور سنن دارقطنی کی علامت قط اور مصنف ابن ابی شیبہ کی علامت هص اور مسند امام احمد کی علامت آ اور مسند بزاز کی علامت ر اور مسند ابو یعلیٰ موصلی کی علامت ص اور مسند دارمی کی علامت می اور طبرانی معجم کبیر کی علامت ط اور ان کے معجم اوسط کی علامت طس اور ان کے معجم صغیر کی علامت صط اور طبرانی کی کتاب الدعاء کی علامت طب اور ابن مردویہ کی کتاب الدعاء کی علامت م و اور بیہقی کی کتاب الدعوات کی علامت قی اور ان کی سنن کبریٰ کی علامت سنی اور ابن السنی کی کتاب عمل الیوم واللیلہ کی علامت ہی مقرر کی ہے جس کتاب کے الفاظ لئے ہیں اس کی علامت پہلے لکھی ہے اور اگر حدیث موقوف ہے تو اس کتاب کی علامت سے پہلے لفظ موقوف دیا ہے جس سے حدیث لی ہے تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ یہ حدیث ان کتابوں میں موقوف ہے جن کا ذکر اس کے بعد ہے اور الیاس کم واقع ہوا ہے۔

حدیث موقوف صرف اس جگہ لی ہے جہاں اس باب میں حدیث متصل (یعنی حدیث مرفوعہ) یا قول نہ سکی یا ملی لیکن اس میں اختلاف پایا گیا۔ علاوہ ازیں میں نے یہ علامتیں صرف اس عالم کے لیے بیان کی ہیں جو تقلید سے اپنے کو بالاتر سمجھتا ہے اور اس طالب علم کے واسطے لکھی ہیں جو صحیح کتب اور مسانید کو پہچانتا ہے ورنہ درحقیقت عام لوگوں کو ان علامتوں کی کوئی ضرورت نہ تھی، کیونکہ ان کے لیے کسی عالم کی تقلید ہی کافی ہے پھر معلوم ہونا چاہیے کہ میں یہ امید کرتا ہوں کہ اس کتاب میں جو کچھ ہے صحیح ہے۔ لہذا صحیح غیر صحیح کا شبہ جاتا رہا اور

اے حدیث موقوف صحابی کے قول و فعل کو کہتے ہیں جس میں صحابی نے اس قول و فعل کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا ہو اور مرفوع اس حدیث کو کہتے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی ہو یعنی صحابی نے آپ کا اسم گرامی لے کر بتایا ہو کہ یہ بات آپ نے فرمائی ہے یا یہ فعل آپ نے کیا ہے ۱۲۔

۱۳۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے جو یہ فرمایا کہ اس کتاب میں جو کچھ ہے صحیح ہے۔ صحیح سے (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

خدا کا شکر ہے یہ لطیف مختصر اس قدر کثیر تعداد میں حدیثوں کو جامع ہے جو بڑی بڑی ضخیم کتابوں میں جمع نہیں ہیں اور جب یہ ختم ہو جائے گی تو ہم اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں کہ اس کے اخیر میں ایک ایسی فصل لکھ دیں گے جو اس کے متعلق لفظ کو کھول دے جس میں اشکال ہو۔

اور یہ کتاب کا مقدمہ ہے جو دعا اور ذکر کے فضائل کی احادیث پر مشتمل ہے ان کے بعد دعا اور ذکر کے آداب اور قبولیت کے اوقات و احوال اور مقامات کا ذکر ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی کا بیان ہے۔ پھر وہ دعائیں درج کی ہیں جو صبح سے شام تک اور زندگی کے تمام احوال میں مرنے تک کے تمام مطالب اور مقاصد و حوائج کے لیے پڑھی جاتی ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا ثبوت ہے۔

پھر اس ذکر کا بیان ہے جس کی فضیلت و مہارت کے ساتھ حدیث میں وارد ہے اور کسی وقت کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ اس کے بعد استغفار کا بیان ہے جو گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔ پھر قرآن کریم اور اس کی چند سورتوں اور آیتوں کی فضیلت ہے۔ پھر ان دعاؤں کا ذکر ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہیں (یعنی کسی وقت کے ساتھ خاص نہیں ہیں)۔

ان چیزوں کے بعد میں نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی فضیلت لکھی ہے جو رسول برحق ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے گمراہی سے بچا کر لوگوں کو ہدایت

ابقیہ حاشیہ صفر گزشتہ) وہ صحیح مراد نہیں جو محدثین کی اصطلاح کے مطابق صحیح ہو بلکہ صحیح ثابت کے معنی میں ہے مطلب یہ ہے کہ حصن حصین میں جو کچھ دعائیں وغیرہ لی ہیں وہ سب کتب حدیث سے لی ہیں ان کو پڑھنا اور اس کتاب پر عمل کرنا سب درست ہے اور قابل عمل ہے۔ ہند کے اعتبار سے گو احادیث ضعیف بھی ہیں لیکن چونکہ فضائل اعمال میں ضیف پر عمل کرنا بھی درست ہے اس لیے اس کتاب میں درج شدہ اذکار و ادعیہ کو معمول بنانا درست ہے۔

لے مصنف رحمۃ اللہ علیہ اپنا یہ وعدہ چالیس سال کے بعد پورا کر سکے اور مدت دید گزرنے کے بعد مفتاح الحصن کے نام سے الحصن الحصین کی شرح لکھی جس کی تصریح شرح مذکور کے دیباچہ میں کی ہے۔

دی اور جن کے ذریعہ اندھے پن کے بعد بینائی عطا فرمائی۔
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے راستہ واضح فرمادیا اور کسی کے لیے کوئی حجت نہیں چھوڑی
 میں نے فضائل درود پر اپنی کتاب ختم کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر صلوٰۃ و سلام بھیجے جب
 تک یاد کرنے والے آپ کو یاد کرتے رہیں اور جب تک آپ کے ذکر سے غفلت
 برستے والے غافل رہیں۔

دُعا کی فضیلت

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا عبادت ہی ہے۔ اس کے بعد آپ نے
 یہ آیت تلاوت فرمائی۔

وَقَالَ رَبُّكُمْ اِذْ عُوْنِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ (آخر تک)

(ابن ابی شیبہ، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، احمد عن نعمان بن بشیرؓ)

اسے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ اور ہر وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کا درود و سلام نازل ہو۔ ۱۲۔
 اے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اول تو یہ فرمایا کہ دعا عبادت ہی ہے۔ پھر آپ نے سورۃ مومن رکوع ۶ کی یہ آیت
 تلاوت فرمائی۔ وَقَالَ رَبُّكُمْ اِذْ عُوْنِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ
 سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ اِخْرَيْنَ۔

ترجمہ آیت کا یہ ہے۔ اور فرمایا تمہارے پروردگار نے مجھے پکار دیا میں تمہاری درخواست قبول کر دوں گا
 بے شک جو لوگ میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں وہ عنقریب ذلت کی حالت میں جہنم میں
 داخل ہوں گے۔

دعا میں بندہ اپنی عاجزی اور حاجت مندی کا اقرار کرتا ہے اور سراپا نیاز ہو کر بارگاہ خداوندی میں اپنی
 حاجت پیش کر کے لپچاتا اور لکھا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی دینے والا ہے اور وہی داتا ہے۔ اس کے
 سوا کوئی دینے والا نہیں۔ وہ قادر ہے کریم ہے، جتنا چاہے دے سکتا ہے۔ اس کو کوئی رد کرنے والا نہیں
 ہے وہ بے نیاز ہے اس کو کسی چیز کی حاجت نہیں ہے اور مخلوق سراسر عاجز ہے اور (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں سے جس کے لیے دعا کھول دی گئی (یعنی دعا کی توفیق جسے خوب اچھی طرح ہو گئی) اس کے لیے قبولیت کے دروازے کھول دیئے گئے۔ (ابن ابی شیبہ، عن علیؓ وابن عمرؓ)

دوسری روایت میں ہے کہ اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے گئے (حاکم) ایک اور حدیث میں یوں ہے کہ اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے اور اللہ سے کسی ایسی چیز کا سوال نہیں کیا گیا جو اس کے نزدیک عاقبت کے سوال سے بہتر ہو (ترمذی)

دعا کے سوا کوئی چیز قضا کو رد نہیں کر سکتی اور نیکی کے سوا کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھا سکتی (ترمذی، ابن ماجہ عن سلمان ابن جہان، حاکم، عن ثوبان)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) محتاج ہے جب اپنے اس یقین کے ساتھ قادر قیوم کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلا کر سوال کرتا ہے تو اس کا یہ شغل سراپا عبادت بن جاتا ہے اور یہ دعا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضامندی کا سبب بن جاتی ہے۔ اس کے برعکس جو شخص دعا سے گریز کرتا ہے وہ اپنی حاجت مندی کے اقرار کو خلاف شان سمجھتا ہے چونکہ اس کے طرز عمل میں تکبر ہے اور اپنی بے نیازی کا دعویٰ ہے اس لیے اللہ جل شانہ اس سے ناراض ہو جلتے ہیں اور ایسے لوگوں کے لیے داخل دوزخ ہونے کی وعید ہے جو کہ سورہ مومن کی آیت میں مذکور ہے۔

لہ قضا یعنی تقدیر دو قسم پر ہے مبرم اور معلق۔ مبرم وہ ہے جو بدلے گی نہیں اور معلق وہ ہے جس میں بعض وجوہ سے بدلے جانے کا امکان ہے۔ اس حدیث میں اسی تقدیر معلق کا ذکر ہے۔ تقدیر معلق میں یہ ہوتا ہے کہ اگر فلاں نے ایسا کیا تو ایسا ہو گا۔ مثلاً فلاں شخص پر فلاں مصیبت آئے گی اور دعا کی تو نہیں آئے گی اور فلاں شخص نے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کیا تو اس کی عمر اسی سال ہوگی ورنہ ساٹھ سال ہوگی اور یہ تقدیر معلق فرشتوں کے علم میں رکھی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ شانہ کو چونکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دعا کرے گا یا نہیں اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرے گا یا نہیں؛ اس لیے اس کے علم کے مطابق تقدیر مبرم پر ہی عمل ہوتا ہے۔

حدیث میں جو فرمایا ہے کہ دعا سے قضا رد ہو جاتی ہے اور برے سے عمر بڑھ جاتی ہے۔ یہ قضا معلق کے بارے میں فرمایا ہے جو فرشتوں کے علم سے متعلق ہے بات ذرا باریک ہے کسی اچھے عالم سے سمجھ لیں (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

تقدیر سے ڈرنا (کچھ) فائدہ نہیں دیتا اور دعا اس (بلاء) کے لیے بھی فائدہ دیتی ہے جو نازل ہو چکی اور اس بلاء کے لیے بھی جو ابھی تک نازل نہیں ہوئی اور بے شک ایسا ہوتا ہے کہ بلا نازل ہوتی ہے اور دعا اس سے جا ملتی ہے تو یہ دونوں قیامت تک آپس میں جنگ کرتی رہیں گی (بلا راترنا چاہے گی اور دعا اسے رد کرتی رہے گی)

(حاکم، بزار، طبرانی فی الاوسط عن عائشہؓ)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے نزدیک (عبادات میں) کوئی چیز دعا سے بڑھ کر بزرگ و برتر نہیں ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، عن ابی ہریرہؓ) اور فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوتا ہے۔ (ترمذی، حاکم، عن ابی ہریرہؓ)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) حدیث میں یہ جو فرمایا کہ بر سے عمر بڑھتی ہے اس میں بر سے متعلق نیکی بھی مراد ہو سکتی ہے اور ماں باپ اور دیگر رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کو بھی پرکھا جاتا ہے اس لیے وہ معنی بھی ہو سکتا ہے بلکہ دیگر احادیث کی تصریحات کی وجہ سے دوسرے معنی لینا ہی زیادہ رائج ہے۔

۱۔ جس بلا اور مصیبت کا آنا مقدم ہو چکا ہے وہ ڈرنے اور خوف کھانے سے نہیں ٹل سکتی۔ البتہ دعا کرنے سے وہ بلا دور ہو جاتی ہے۔ دعا ہمیشہ بلا اور مصیبت کے ٹل جانے کا سبب بنتی ہے اور آلام و مصائب سے اس طرح بچاتی اور محفوظ رکھتی ہے جس طرح لڑائی میں سپر تلوار کو رد کرتی ہے۔ جو مصیبت آپھی اس کے دفع کرنے کے لیے اور جو نہیں آئی لیکن آ سکتی ہے اس کے رد کرنے کے لیے دعا لفع دیتی ہے جیسا کہ حدیث شریف میں صاف تصریح موجود ہے۔

۲۔ دعا سے بڑھ کر کوئی چیز بزرگ و برتر نہیں ہے اس لیے کہ دعا سراسر عبادت ہے اور عبادت کا مغز ہے اور وہ اس کی یہ ہے کہ عبادت میں بندہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں اپنی عاجزی اور ذلت پیش کرتا ہے اور یہ بات دعا میں سب سے زیادہ پائی جاتی ہے۔

۳۔ جب کوئی بندہ دعا سے گریز کرتا ہے اور اپنی حاجت مندی کے اقرار کو اپنی شان کے خلاف سمجھتا ہے تو اللہ تعالیٰ شانہ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں کیونکہ بندہ کے اس طرز عمل (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جو اللہ سے دعا نہیں مانگتا۔ اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہو جاتا ہے۔ (ابن ابی شیبہ)

اور فرمایا کہ دعا کرنے سے عاجز نہ بنو۔ کیونکہ دعا کے ہوتے ہرگز کوئی شخص ہلاک نہیں ہوگا (ابن حبان، حاکم عن انسؓ)

اور فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات خوش کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا سختیوں اور بے چینیوں میں قبول کرے۔ اسے چاہیے کہ خوشحالی کے وقت کثرت سے دعا کرے (ترمذی عن ابی ہریرہؓ)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) میں تکبر ہے اور ایک طرح سے اپنے لیے بے نیازی کا دعویٰ ہے (حالانکہ بے نیازی اللہ جل شانہ کی خاص صفت ہے) اس لیے دعا کرنے والے پر اللہ جل شانہ غصہ ہو جاتے ہیں۔

لہٰذا انسان بھلائی اور بہتری کے لیے جتنی تدبیریں کرتا ہے اور دکھ تکلیف سے بچنے کے لیے جتنے طریقے سوچتا ہے ان میں سب سے زیادہ کامیاب اور آسان اور مؤثر طریقہ دعا کرنا ہے۔ اس میں نہ ہلہ کی گئی نہ پھینکڑی نہ ہاتھی گھوڑے جوڑنے پڑیں، نہ ہاتھ پاؤں کی محنت نہ مال کا خرچ۔

بس دل کو حاضر کر کے دعا کرنی پڑتی ہے بغیر اور مالدار صحت مند بیمار، مسافر اور مقیم، دیسی اور پردیسی، بوڑھا اور جوان جمع میں ہو یا کسی ہی تنہائی میں ہر شخص دعا کر سکتا ہے اس لیے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بلاشبہ سب بخیلوں سے بڑھ کر وہ بخیل ہے جو سلام میں بھی بخل کرے اور بلاشبہ سب عاجزوں سے بڑھ کر وہ عاجز ہے جو دعا سے بھی عاجز ہو۔ درحقیقت دعا میں کستی کرنا بڑی محرومی ہے۔ دشمنوں سے نجات کے لیے اور طرح طرح کی مصیبتوں کے دور ہونے کے لیے بہت سی تدبیریں کرتے ہیں مگر دعا نہیں کرتے جو ہر تدبیر سے آسان ہے اور ہر تدبیر سے بڑھ کر مفید ہے۔ یہ سمجھ لیں کہ جائز تدبیروں کے چھوڑنے کی ترغیب نہیں دی جا رہی بلکہ سب سے بڑی تدبیر (یعنی دعا کی طرف متوجہ کرنا مقصود ہے) جہنیا میں بھی نافع ہے اور آخرت میں بھی اجر ثواب لانے والی ہے۔

لہٰذا اس حدیث پاک میں دعا قبول ہونے کا ایک بہت بڑا اثر بتایا ہے اور وہ یہ کہ آرام و راحت اور مال و دولت اور صحت و تندرستی کے زمانہ میں برابر دعا کرتے رہنا چاہیے۔ جو شخص اس پر عمل پیرا ہوگا اس کے لیے اللہ جل شانہ کی طرف سے یہ انعام ہوگا کہ جب کبھی کسی پریشانی میں مبتلا ہوگا یا کسی

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اور فرمایا کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون ہے اور آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ (حاکم عن ابی ہریرہؓ)

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) مصیبت سے دوچار ہو گا یا کسی مرض میں گرفتار ہو گا اور اس وقت دعا کرے گا تو اللہ جل شانہ ضرور اس کی دعا قبول فرمائیں گے۔ اس میں ان لوگوں کو تنبیہ ہے جو تمام راحت اور مال و دولت یا عہدہ کی برتری کی وجہ سے خدا نے پاک کی یاد سے غافل ہو جاتے ہیں اور دعا کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور مصیبت آگھرتی ہے تو دعا کرنی شروع کر دیتے ہیں۔

پھر جب دعا قبول ہونے میں دیر لگتی ہے تو ناامید ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہماری دعا قبول نہیں ہوتی حالانکہ اگر اس وقت کرتے جب خوشی میں مست تھے اور دولت کا گھمٹہ تھا تو ان کا اس زمانہ کا دعا کرنا آج کی دعا مقبول ہونے کا ذریعہ بن جاتا غفلت اور دنیاوی سستی کے سبب اللہ کو بھول جانے کی وجہ سے بہت سخت حاجت مندی کے وقت دعا کی قبولیت سے محروم رہ جاتے ہیں۔

انسان کا ہویہ طرز عمل ہے کہ مصیبت میں اللہ پاک کو بہت یاد کرتا ہے لہذا لمبی چوڑی دعائیں کرتے ہوئے اپنی حاجتیں اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتا ہے اور چین و آرام کے زمانہ میں خدا نے پاک کو بھول جاتا ہے بلکہ ذکر و دعا کے بجائے لغاوت اور سرکشی پر کمر بستہ ہو جاتا ہے یہ طرز عمل نہایت بے غیرتی کا ہے۔ بندہ جس طرح دکھ تکلیف کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے اس طرح آرام و راحت کے زمانہ میں بھی اسی کا محتاج ہے۔

لہذا دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ حق اور انسان دونوں طرح کے دشمنوں کو دفع کر سکتا ہے یہ بھی فرمایا کہ دعا دین کا ستون ہے۔

دوسری حدیث میں نماز کو دین کا ستون بتایا ہے۔ دونوں باتیں درست ہیں کیونکہ نماز دعا پر مشتمل ہوتی ہے نیز ایک عمارت کے کئی ستون ہوتے ہیں۔ دعا آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے۔ کیونکہ دعا میں اللہ تعالیٰ کی ملکیت اور خالقیت کا اور اللہ کے نافع اور ضار ہونے کا اقرار ہوتا ہے۔ اللہ کی وحدانیت کا جب تک دنیا میں اقرار کیا جاتا رہے گا۔ پوری دنیا اور آسمان زمین قائم رہیں گے اور ان میں روشنی بھی رہے گی۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا کچھ ایسے لوگوں پر گزر ہوا جو تکلیف میں مبتلا تھے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال نہیں کرتے تھے (بزاز عن النس) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو بھی کوئی مسلمان کسی سوال کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے چہرہ کو اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا سوال ضرور پورا فرمادیتا ہے یا تو اس کو اسی دنیا میں اس کے سوال کے مطابق عنایت فرمادیتا ہے اور یا اس دعا کو اس کے لیے (آخرت کا) ذخیرہ بنا دیتا ہے۔ (مسند احمد عن ابی ہریرہؓ)

لے عافیت بہت جامع لفظ ہے صحت، تندرستی، سلامتی، آرام، چین، سکون، اطمینان ان سب کو یہ لفظ شامل ہے۔ احادیث شریفہ میں بڑی اہمیت کے ساتھ عافیت کی دعا کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اللہ جل شانہ سے دونوں جہان میں عافیت نصیب ہونے کا سوال کرتے رہنا چاہیے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کون سی دعا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا یہ کہ تو اپنے رب سے دنیا و آخرت میں عافیت اور معافات (یعنی گناہوں سے درگزر) کا سوال کرے۔ وہ دوسرے دن پھر آیا اور وہی سوال کیا کہ یا رسول اللہ کون سی دعا افضل ہے؟ آپ نے پھر وہی پہلا جواب عنایت فرمایا۔ وہ شخص تیسرے دن پھر حاضر خدمت ہوا اور اس نے وہی سوال کیا آپ نے اس کو وہی پہلا جواب دیا اور ارشاد فرمایا کہ جب تجھے دنیا و آخرت میں عافیت اور معافات نصیب ہو گئی تو تو کامیاب ہو گیا (اللہ اس دعا کو معمولی نہ سمجھ دینا) آخرت کی حاجتوں اور ضرورتوں کے پورا ہونے کے لیے اجمالی طور پر جامع دعا کے اعتبار سے یہ دعا سب دعاؤں سے افضل ہے (رداء الترمذی وقال حسن غریب)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا اکثر الد عابا لعافیتہ کر کثرت سے عافیت کی دعا کیا کر۔ (اخرہ الحاکم ص ۲۲۹ جلد اول قال صحیح علی شرط البخاری و اقروہ الذہبی)

لے یہ حدیث مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے مسند احمد سے نقل کی ہے مفصل حدیث جو مشکوٰۃ الصالحین میں مسند احمد سے نقل کی ہے اس میں قدرے تفصیل ہے اور وہ یہ ہے۔ باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بھی کوئی مسلمان کوئی دعا کرتا ہے جس میں گناہ اور قطع رحمی کا سوال نہ ہو تو اللہ جل شانہ اس دعا کی وجہ سے اس کو تین چیزوں میں سے کوئی ایک چیز ضرور عطا فرمادیتے ہیں۔

(۱) یا تو اس کی دعا اسی دنیا میں قبول فرمالیتے ہیں اور اس کا سوال پورا فرمادیتے ہیں یعنی جو مانگتا ہے وہ اسے دیتے ہیں۔

(۲) یا اس کی دعا کو آخرت کے لیے ذخیرہ بنا کر رکھ لیتے ہیں (جس کا ثواب آخرت میں دیں گے) (۳) یاد عا کرنے والے کو اس کی مطلوبہ شے کے برابر (اس طرح عطیہ دیتے ہیں کہ) آنے والی مصیبت کو طال دیتے ہیں۔

یہ سن کر صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس طرح تو ہم بہت زیادہ کمائی کر لیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کے) جواب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عطا اور بخشش اس سے بہت زیادہ ہے (جس قدر تم دعا کرو گے) (شکوۃ المصابیح ص ۱۹۶ عن ابی سعید الخدریؓ)

اس حدیث مبارک میں یہ بتایا ہے کہ اللہ جل شانہ ہر مسلمان کی دعا قبول فرماتے ہیں بشرطیکہ کسی گناہ کی دعا نہ کرے یعنی یہ سوال نہ کرے کہ گناہ کا فلاں کام کرنے میں کامیاب ہو جاؤں اور قطع رحمی کی بھی بددعا نہ کرے اپنے عزیز و اقارب سے اچھے تعلقات رکھنا اور حسن سلوک سے پیش آنے کو صدر رحمی کہتے ہیں اور اس کے خلاف عزیز و اقارب سے تعلقات بڑھانے اور بدسلوکی سے پیش آنے کو قطع رحمی کہتے ہیں قطع رحمی بہت بُری چیز ہے۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے :

”قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہو گا“ (بخاری) قطع رحمی بھی ایک گناہ ہے لیکن اس کی خاص مذمت اور برائی ظاہر کرنے کے لیے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو الگ ذکر فرمایا چونکہ قطع رحمی اللہ جل شانہ کے نزدیک بہت ہی بُری چیز ہے۔ اس لیے قبولیت کی شرط میں یہ بھی فرمایا کہ قطع رحمی کی دعا نہ کرے اور اس کے علاوہ اور بھی کسی گناہ کا سوال نہ کیا ہو تب دعا قبول ہوتی ہے۔

پھر دعا قبول ہونے کا مطلب بتایا کہ قبول ہونے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ جو مانگا وہی مل جائے بلکہ کبھی تو منہ مانگی مراد پوری ہو جاتی ہے اور کبھی یہ ہوتا ہے کہ منہ مانگی مراد پوری نہ ہوئی بلکہ اس پر جو کوئی مصیبت آنے والی تھی وہ ٹل گئی۔ اللہ جل شانہ سے سو روپے کا سوال کیا۔ سو روپے بظاہر (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

نہ ملے لیکن اپنے کسی بچے کو شدید مرض لاحق ہونے والا تھا وہ رک گیا، اس کے علاج میں سو روپے خرچ ہو جاتے، وہ نہ ہوئے، سو روپے بچ گئے اور بچہ مرض سے بھی محفوظ ہو گیا۔

بعض مرتبہ سو روپے کا سوال کرنے کی وجہ سے ہزاروں روپے خرچ ہونے والی مصیبت ٹل جاتی ہے اور یہ بھی ہوتا ہے کہ مثلاً سو روپے کا سوال کیا مگر بظاہر روپے نہ ملے لیکن کسی طرح سے اور کوئی حلال مال مل گیا جس کی قیمت سو روپے سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔

قبولیت دعا کی تیسری صورت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمائی کہ دنیا میں اس کا اثر ظاہر نہیں ہوتا نہ منہ مانگی مراد ملے نہ کوئی مصیبت ملے لیکن اس دعا کو اللہ جل شانہ آخرت میں ثواب کے لیے محفوظ فرما لیتے ہیں۔ جب قیامت کے دن اعمال صالحہ کے بدلے ملیں گے تو جن دعاؤں کا اثر دنیا میں ظاہر نہ ہوا تھا اس وقت ان دعاؤں کے عوض بڑے بڑے انعامات ملیں گے۔

اس موقع پر بندہ کی تمنا ہوگی کہ کاش میری کسی دعا کا اثر دنیا میں ظاہر نہ ہوا ہوتا تو اچھا تھا۔ آج سب کے بدلے بڑے بڑے انعامات سے نوازا جاتا۔ دعا کو آخرت کے لیے ذخیرہ بنا کر رکھ لیتا۔ حقیقت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی مہربانی ہے۔ فانی دنیا دکھ سکھ کے ساتھ کسی طرح گزر جائے گی اور آخرت ہمیشہ رہنے والی ہے اور دائمی ہے وہاں جو کچھ ملے گا بے انتہا ہوگا۔ ۱۲

جَعَلَنَا اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الْمُفْلِحِينَ ۵

ذکر کی فضیلت

(حدیث قدسی ہے کہ) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندہ کے گمان کے ساتھ ہوں جو دھیرے بارے میں گمان رکھتا ہے اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو تنہا یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر جماعت میں اس کو یاد کرتا ہوں۔
(الحديث) (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی ہریرۃ)

لے حدیث قدسی اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل شانہ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں لیکن وہ قرآن مجید میں نہ ہو۔ ۱۲۔

لے اس حدیث میں اول تو یہ فرمایا کہ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے کہ میں بندہ کے گمان کے ساتھ ہوں یعنی وہ میرے بارے میں جو گمان رکھے میں اس کے موافق معاملہ کرتا ہوں۔ لہذا بندوں کو چاہیے کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت و کرم اور مغفرت ہی کی امید رکھیں لیکن ساتھ ہی ڈرتے بھی رہیں کیونکہ ایمان امید و بیم یعنی خوف اور امید کے درمیان ہے۔ پھر یہ فرمایا کہ میں بندہ کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ وہ مجھے تنہا یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو تنہا یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے مجمع میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو ایسے مجمع میں یاد کرتا ہوں جو اس کے مجمع سے بہتر ہے یعنی فرشتوں کے مجمع میں۔

یہاں علماء نے یہ اشکال کیا ہے کہ فرشتوں کو یونین کی جماعت سے کیسے بہتر بتایا حالانکہ یونین فرشتوں سے افضل اور اشراف ہیں۔ پھر اس کے کئی جواب لکھے ہیں ان میں سے ایک جواب یہ ہے کہ فرشتوں کا بہتر ہونا ایک خاص حیثیت سے ہے اور وہ یہ کہ وہ معصوم ہیں ان سے گناہ سرزد نہیں ہوتے۔

دوسرا جواب یوں دیا ہے کہ یہ اکثر افراد کے اعتبار سے ہے۔ کیونکہ فرشتوں کے اکثر افراد انسانوں کے اکثر افراد سے افضل ہیں۔ اگرچہ سارے انبیاء علیہم السلام سارے ہی فرشتوں سے افضل ہیں ان کے علاوہ اور بھی جوابات دیئے گئے ہیں۔

لے لفظ الحدیث دہاں لکھتے ہیں جہاں پوری حدیث بیان نہ کی گئی ہو، موقعہ کے مناسب (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا میں تمہیں سب اعمال سے بہتر عمل نہ بتا دوں جو تمہارے بادشاہ کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ ہے اور تمہارے درجات کو سب سے زیادہ بلند کرنے والا ہے اور جو تمہارے لیے (دنیا میں) سونے اور چاندی کے خرچ کرنے سے بہتر ہے اور نیز تمہارے لیے اس بات سے بہتر ہے کہ (میدان جنگ میں) دشمن سے تمہارا مقابلہ ہو، تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں۔ صحابہؓ نے عرض کیا جی ہاں! ارشاد فرمائیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا عمل اللہ کا ذکر ہے۔

(ترمذی، ابن ماجہ، حاکم، احمد، عن ابی الدرداء)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی مالی صدقہ اللہ کے ذکر سے بہتر نہیں۔

(طبرانی فی الادسط عن ابن عباسؓ)

اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو راستوں میں گشت لگاتے ہوئے اہل ذکر کو دھونڈتے پھرتے ہیں۔ پھر جب وہ کسی جماعت کو اللہ عزوجل کا ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں تو آپس میں ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ اپنے مقصد کی طرف آ جاؤ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے (وہاں جمع ہو جاتے ہیں اور) ان کو اپنے پردوں سے آسمان دنیا تک گھیر لیتے ہیں۔ الحدیث (بخاری، مسلم، ترمذی، عن ابی ہریرہؓ)

سے (بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ضروری حصہ لکھ کر لفظ الحدیث لکھ کر اشارہ کر دیتے ہیں کہ ابھی حدیث باقی ہے اس کو حدیث کی کتاب میں دیکھ کر پوری پڑھ لو۔ حدیث کا آخری حصہ جو مصنف نے چھوڑ دیا وہ یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ بندہ اگر میری طرف ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں اس کی طرف ایک ذراع یعنی ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف ایک ذراع قریب ہوتا ہے تو میں اس کی طرف ایک باع یعنی چار ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میرے پاس چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آ جاتا ہوں (اس سے قرب مکانی مراد نہیں ہے بلکہ رحمت اور لطف و کرم کے ساتھ متوجہ ہونا مراد ہے اور مقصد یہ ہے کہ بندہ جس طرح بھی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کی طرف اس سے زیادہ ہوتی ہے)

لے بقیہ حدیث یہ ہے کہ جب فرشتے جناب باری تعالیٰ کے دربار میں جلتے ہیں تو پروردگار عالم اباقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور جو شخص اپنے رب کو یاد نہیں کرتا اس کی مثال مردہ اور زندہ کی سی ہے (بخاری، مسلم، ابن ابی موسیٰ الاشعریؓ)

ابقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے کہ میرے بندے کیا کہہ رہے ہیں۔ ملائکہ عرض کرتے ہیں آپ کی پاکی اور بڑائی بیان کر رہے ہیں اور آپ کی تعریف کر رہے ہیں۔ آپ کی بزرگی بیان کر رہے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں خدا کی قسم! انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا۔ اللہ رب العزت فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو کیا حال ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ آپ کو دیکھ لیں تو آپ کی بہت زیادہ عبادت کریں اور بہت زیادہ آپ کی بزرگی و پاکی بیان کریں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ آپ سے بہشت مانگتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے بہشت دیکھی ہے؟ ملائکہ عرض کرتے ہیں خدا کی قسم! اسے ہمارے پروردگار انہوں نے بہشت نہیں دیکھی پھر وہ فرماتا ہے۔ اگر وہ بہشت دیکھ لیں تو کیا حال ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ دیکھ لیں تو اسکی بے انتہا حرص کریں اور بہت زیادہ اس کی طلب اور غبت میں لگ جائیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے دوزخ دیکھی ہے؟ ملائکہ عرض کرتے ہیں خدا کی قسم انہوں نے اس کو نہیں دیکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ اس کو دیکھ لیں تو کیا حال ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اگر اس کو دیکھ لیں تو اس سے زیادہ بھاگیں اور خوب زیادہ خوف زدہ ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا۔ اس پر ان میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ فلاں شخص تو ذکر کرنے والوں میں سے نہیں تھا بس وہ تو کسی حاجت کی وجہ سے دہاں بیٹھا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس میٹھنے والا بھی میری بخشش سے محروم نہیں رہے گا۔ اے یعنی خدا کی یاد میں مشغول رہنے والا زندہ ہے اور اس سے غافل ہونے والا مردہ ہے۔ ذاکر کا ظاہر اور باطن نور معرفت سے مزین ہو جاتا ہے اور اس کو حیات جاودانی نصیب ہوتی ہے جو مرنے کے بعد بھی زندہ رہتے ہیں اور عالم برزخ میں امن و چین کی زندگی بسر کرتے ہیں۔

ذاکر کے برعکس وہ لوگ ہیں جن کو دنیا و آخرت کا ہوش نہیں ان کا باطن مردہ اور باقی

حاشیہ (گلے صفحہ پر)

جب کوئی جماعت اللہ کا ذکر کرتی ہے تو فرشتے ان کو گھر لیتے ہیں اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور سکینت ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو ان لوگوں میں یاد فرماتا ہے جو اس کے درباری ہیں۔ (مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، عن ابی سعید)

ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسلام کے شرائع کچھ پر بہت ہو گئے ہیں سب پر عمل کرنا دشوار ہے۔ آپ مجھے ایسی چیز بتا دیجئے جس کو میں خوب اچھی طرح مضبوطی سے پکڑ لوں (یعنی اس میں لگا رہوں) آپ نے فرمایا تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے ترپے۔

(ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ، عن عبد اللہ ابن بسر)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ آخری بات جس پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (میں جلتے وقت) جدا ہوا یہ تھی کہ میں نے عرض کیا (یا رسول اللہ) اللہ کو سب

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) گندہ اور ظاہر مر جھایا ہوا رہتا ہے۔ بظاہر وہ جاندار معلوم ہوتے ہیں مگر بندگی کی لوح سے کور سے اور خالی ہوتے ہیں۔

انسانی صورت اور ڈھانچہ ضروران کے پاس ہوتا ہے مگر ان کی زندگی بے سوا اور بے فائدہ ہوتی ہے جس طرح مردہ کوئی کسب نہیں کرتا اور عملی ترقی کے زمینہ پر نہیں چڑھتا! اسی طرح غیر ذکر کا حال ہے۔

آں را کہ عقل دہمت و تدبیر درائے نیست خوش گفت پردہ دار کہ کس در سرائے نیست

اے سیکھنے سے دل جمعی مراد ہے جس کے سبب دل میں خاص اطمینان ہوتا ہے اور ذکر اللہ کی لذت دل میں محسوس ہوتی ہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ ان مقرب فرشتوں میں (جنہوں نے حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا کرتے وقت کہا تھا کہ آپ ایسے شخص کو پیدا فرمانا چاہتے ہیں جو دنیا میں فتنہ و فساد، شر و خوریزی کرے گا) بطور فخر ذکر فرماتا ہے کہ نفس کی خواہشات اور شیطانی رکاوٹوں اور دیگر علاقوں کے باوجود ہمارے ذکر سے غافل نہیں ہیں۔ ۱۲۔

۲۔ یہاں شرائع اسلام سے فرائض اور واجبات مراد نہیں ہیں بلکہ فضائل کی چیزیں نوافل و مستحبات مراد ہیں۔

بہت ہو جانے کا یہ مطلب ہے کہ تعداد میں یہ چیزیں اس حد کو پہنچ گئی ہیں کہ ان سب کے کرنے سے عاجز

اور قاصر ہوں۔ اگر بعض کو کرتا ہوں تو بعض چھوٹ جاتی ہیں۔ کوئی ایسی چیز (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

سے پیارا عمل کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا (وہ یہ ہے) کہ دنیا سے اس حال میں رخصت ہو کہ تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو۔ (ابن حبان، مسند بزاز، طبرانی فی الکبیر)
حضرت معاذ بن جبلؓ یہ بھی بیان فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے (کچھ) نصیحت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا جتنا ہو سکے تقویٰ کو لازم پکڑے رہو اور ہر پتھر اور ہر درخت کے پاس اللہ کو یاد کرو اور جو کچھ برائی (گناہ) ہو جائے اس کی اللہ کے حضور توبہ کرو۔ پوشیدہ گناہ کی توبہ پوشیدہ طور پر کرو اور ظاہری گناہ کی توبہ ظاہری طور پر کرو۔
(طبرانی فی الکبیر عن معاذؓ)

(بقیہ ماضیہ صفحہ گزشتہ) ارشاد فرمادیں جو بہت زیادہ کام کی ہو۔

اس میں لگے رہنے سے دوسرے حسات اور مستحبات کے چھوٹ جانے کی تلافی ہوتی رہے اور

خیر ہی خیر ہو۔ ۱۲۔

اسی طرح جو فرمایا کہ پوشیدہ گناہ کی توبہ پوشیدہ طور پر کرو اور ظاہر گناہ کی توبہ ظاہری طور پر۔ اس میں دو باتیں بتائی ہیں اول یہ کہ جو گناہ تنہائی میں ہو گیا اس کو بندوں پر ظاہر نہ کرو۔ گناہوں کا ظاہر کرنا بھی گناہ ہے چپ چپاتے پکی پکی توبہ کرو۔ دوسری یہ اہم بات بتائی کہ جو گناہ ظاہر میں ہوا ہو اس کی توبہ ظاہر میں کرو۔ یعنی جن لوگوں کے سامنے گناہ ہوا ہو ان کے سامنے توبہ بھی علی الاعلان کرے اور پکی توبہ دہی ہے اگر کسی نے کوئی کلمہ خلاف شرع لوگوں کے سامنے کہا ہو تو توبہ بھی لوگوں کے سامنے کرے۔ ایسا کرنے سے لوگوں کو بھی اس کی توبہ کا علم ہو جائے گا اور اس سے اچھے مسلمانوں جیسا معاملہ کریں گے اور معلوم ہو گا کہ سچے دل سے توبہ کر رہا ہے کہ لوگوں کے سامنے توبہ کرنے سے نہیں جھجکتا۔ اور اس طرح توبہ کی ایک اہم شرط پوری ہو جائے گی۔ اگر کسی نے اپنی جہالت سے لوگوں کے سامنے یہ کہہ دیا کہ روزہ وہ رکھے جس کے گھرانہ ہو (تو یہ کلمہ کفر ہے۔ کیونکہ اس میں روزہ کی تحقیق ہے اور روزہ کا مذاق ہے) اب اس کی توبہ یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے اعلان کرے کہ میں نے بہت برا کلمہ کہا ہے۔ آپ لوگ گواہ رہیں کہ میں بارگاہ الہی میں توبہ کرتا ہوں۔ اسی طرح اگر کسی مسلمان کی خصوصاً کسی عالم کی بے عزتی کی ہو جو لوگوں کے سامنے ہو تو اس کی معافی بھی ان لوگوں کے سامنے مانگے تاکہ نفی کی اصلاح بھی ہو (باقی ماضیہ صفحہ پر)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی کوئی عمل ایسا نہیں کرتا جو ذکر الہی سے بڑھ کر اللہ کے عذاب سے بچانے والا ہو۔ (طبرانی فی الکبیر، احمد، ابن ابی شیبہ عن معاذ رض)
 صحابہ نے عرض کیا اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا بھی ذکر اللہ کے برابر نہیں؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا بھی اس کے برابر نہیں۔ الا یہ کہ اپنی تلوار سے (دشمن خدا کو) یہاں تک مارے کہ وہ ٹوٹ جائے۔ آپ نے اسے تین بار فرمایا۔
 (طبرانی فی الکبیر، ابن ابی شیبہ، طبرانی فی الادسط، طبرانی فی الصغیر عن معاذ وجابر رض)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اور جن لوگوں کے سامنے بے عزتی کی ہے ان کے سامنے ان کا اکرام اور اعزاز بھی ہو جائے بعض لوگ مجمع میں عزت دار آدمی کو اٹے سیدھے الفاظ کہہ دیتے ہیں یا ڈانٹ دیتے ہیں۔ پھر تنہائی میں معافی مانگتے ہیں ایسی معافی سے اس بے عزتی کی تلافی نہیں ہوتی جو لوگوں کے سامنے کی تھی خوب سمجھ لو۔
 ایک اہم بات اور قابل ذکر ہے وہ یہ کہ بہت سے لوگ بعض گمراہ فرقوں سے متاثر ہو کر ان کے عقائد اور افکار و نظریات کی تبلیغ کرنی شروع کر دیتے ہیں اور ان میں جو صاحب قلم ہوتے ہیں۔ ان گمراہ فرقوں کی حمایت میں مضامین بھی شائع کرتے رہتے ہیں۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہدایت نصیب ہوتی ہے تو گھر میں بیٹھ کر توبہ کر لیتے ہیں ایسی توبہ ناکمل ہے۔ ان لوگوں پر واجب ہے کہ جس جس کو گمراہ لوگوں کی باتوں کی دعوت دے کر گمراہی پر لگایا تھا ان کو بتادیں کہ یہ گمراہی ہے۔ میں گمراہی میں تھا تم کو بھی اس پر لگادیا۔ اب میں نے توبہ کر لی ہے تم بھی توبہ کر لو اور اخبارات یا رسائل میں یا کتابی صورت میں گمراہی کی جو چیزیں شائع کی ہوں ان سب کی ایک ایک کڑی تردید شائع کریں اور توبہ نامہ بھی ان ہی پر چوں میں شائع کریں جن میں گمراہی کے مضامین شائع کئے تھے۔

خلاصہ یہ کہ جو بگاڑ اور فساد پھیلا ہے حتیٰ الوسع اس کی تلافی کریں۔ قرآن مجید میں اَلَّذِیْنَ تَابُوا کے ساتھ جَوَّادٌ صُلَحُوا وَبَتَّيْنُوا فرمایا ہے اس میں اس کو واضح فرمادیا ہے خوب سمجھ لیں۔
 اے دنیا اور آخرت میں اللہ کے عذاب سے بچانے والا ذکر سے بڑھ کر کوئی دوسرا عمل نہیں ہے حتیٰ کہ جہاد فی سبیل اللہ بھی اس کے برابر نہیں۔ اس سے وہ جہاد مراد ہے جس میں اللہ کا ذکر نہ ہو۔ لیکن جس جہاد میں اللہ کے ذکر میں بھی مشغول ہو ظاہر ہے کہ وہ مطلق ذکر کرنے سے افضل و اعلیٰ ہوگا۔ ۱۲۔

اگر ایک آدمی کی گود میں درہم ہوں جن کو وہ تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا محض اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہو تو ذکر کرنے والا ہی افضل ہوگا۔ (طبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ الاشعریؓ)
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم جنت کے باغوں میں گزرو تو جی بھر کر کھاؤ پیو۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! جنت کے باغ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا ذکر کی مجلسیں (ترمذی عن انسؓ)

حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ عنقریب قیامت کے روز لوگوں کو معلوم ہو جائے گا۔ اہل کرم کون ہیں؟ عرض کیا یا رسول اللہ! اہل کرم کون ہیں؟ آپ نے فرمایا مساجد میں ذکر کی مجلسوں میں لگے رہنے والے (ابن حبان طبرانی فی الکبیر ابوالعلیٰ عن ابی سعید الخدریؓ)
 ہر آدمی کے دل میں دو گھر ہیں۔ ایک میں فرشتہ ہے دوسرے میں شیطان ہے جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب ذکر نہیں کرتا تو شیطان اپنی چونچ اس کے دل میں رکھ دیتا ہے اور دوسرے ڈالتا ہے (ابن ابی شیبہ عن عبد اللہ بن شقیقؓ)

اے یعنی جب تم ذکر کرنے والوں کے پاس سے گزرو تو تم بھی ان کے ساتھ ذکر میں شریک ہو جاؤ۔ کیونکہ وہ جنت کے باغوں میں ہیں اور ان باغوں سے الفت رکھنے کی وجہ سے آئندہ بھی جنت کے باغوں میں ہوں گے حدیث میں لفظ فَاذْهَبُوا ہے جس کے معنی ہیں تم چرو یعنی فراخی سے کھاؤ پیو۔ یعنی وہ عمل کرو جو جنت میں میوہ کھانے کا سبب بنے جیسے تسبیح، تحمید، تہلیل۔

دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنت کے باغوں میں گزرو۔ تو چرو حضرت ابو ہریرہؓ نے عرض کیا وہ باغ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا مسجدیں پھر دریافت کیا چرو کیا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر پڑھنا (ترمذی)

اے جب بندہ ذکر میں مشغول ہو تو شیطان کا پیچھے ہٹ جانا اور جب ذکر سے غافل ہو تو دل میں دوسرے ڈانٹا قرآن مجید میں بھی مذکور ہے جو مِنْ شَعَرِ النَّوَسُواسِ الْخَنَاسِ میں ذکر فرمایا ہے۔ اس میں دوسرے ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگی گئی ہے۔ مشکوٰۃ شریف میں بھی اس مضمون کی حدیث موجود ہے (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے جماعت کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی پھر بیٹھا ہوا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہا یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا۔
پھر دو رکعت نماز ادا کی تو اس کو ایک حج اور عمرہ کا پورا پورا ثواب ہوگا (ترمذی عن انس)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشیطان جائئہ علی قلب ابن آدم فاذا ذکر اللہ خنس واذا غفل وسوس (المشکوۃ ص ۱۹۹)

یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شیطان انسان کے دل پر مضبوطی سے جما ہوا ہے پس جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان پیچھے کو ہٹ جاتا ہے اور جب ذکر اللہ سے غافل ہوتا ہے تو دوسرے ڈالنے لگتا ہے۔
علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقاة شرح مشکوۃ میں بحوالہ ابن ابی الدینا والی یعلیٰ و یسعی حضرت انس سے مرفوعاً یوں حدیث نقل کی ہے۔

إِنَّ الشَّيْطَانَ وَاضِعَ خُرْطُومَهُ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ فَإِنْ ذَكَرَ اللَّهَ خَنَسَ وَإِنْ نَسِيَ التَّقَمَّ قَلْبُهُ۔

یعنی شیطان انسان کے دل پر اپنی سونڈھ رکھے ہوئے ہے پس اگر ذکر کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور اگر ذکر کو بھول جاتا ہے تو شیطان اس کے دل کا لقمہ بنا لیتا ہے۔

اس کے بعد علامہ علی قاری نے لکھا ہے کہ بعض عارفین نے اللہ جل شانہ سے سوال کیا کہ شیطان کے دوسرے ڈالنے کی صورت ان کو دکھا دی جائے۔ چنانچہ انہوں نے شیطان کو دیکھا کہ بائیں کانڈھے کی ہڈی کے نیچے گھٹنے کا ٹھہرے ہوئے مچھر کی طرح بیٹھا ہے اور اس کی لمبی سی سونڈھ ہے جسے کھینچ کر دل تک پہنچا دیتا ہے جب انسان ذکر کرتا ہے تو پیچھے ہٹ جاتا ہے اور دوسرے ڈالنے سے رک جاتا ہے اور جب اس کو غافل پاتا ہے تو اپنی سونڈھ کو آگے بڑھا کر اپنی گناہ نگاری والی باتیں دل میں ڈالنے لگتا ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح ص ۵ جلد ۵ طبع ملتان)

اسے یعنی جو شخص فجر کی نماز باجماعت پڑھ کر اسی جگہ طلوع آفتاب تک بیٹھے بیٹھے اللہ کے ذکر میں مشغول ہے پھر جب آفتاب بلند ہو جائے تو دو رکعت نماز پڑھ لے۔ ایسے شخص کو اس عمل پر پورے ایک حج اور پورے ایک عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ اگر اسی جگہ بیٹھا نہ رہا جہاں نماز پڑھی تھی تو ثواب گھٹ جائے گا اس لیے افضل بہتر یہی ہے کہ جہاں نماز پڑھی ہے وہیں بیٹھ کر ذکر کرتا رہے اور پورے ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب لے (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اور طبرانی نے معجم کبیر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں کہ وہ ایک حج اور ایک عمر کا ثواب لے کر لوٹے گا۔
 اور فرمایا کہ غافلوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسے کوئی شخص جہاد سے بھاگنے والوں
 کے درمیان سے صابر ہو کر دشمنوں کے مقابلہ میں، جم جلے (یعنی عام لوگ بھاگ جائیں اور
 ایک شخص ثابت قدم رہ جائے) طبرانی فی الادسط عن ابن مسعودؓ
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کچھ لوگ کسی مجلس میں بیٹھے اور وہاں سے اللہ کا
 ذکر کئے بغیر جدا ہو گئے تو گویا وہ گدھے کی لاش چھوڑ کر اٹھے اور یہ مجلس قیامت کے دن ان کے
 لیے حسرت اور افسوس کا باعث ہوگی۔

(حاکم، البوداؤد، ترمذی، ابن حبان، احمد، نسائی، عن ابی ہریرہؓ)
 اور فرمایا جب کوئی آدمی کسی چلنے کی جگہ میں چلا اور اس گزرنے کے وقت میں، اللہ کا
 ذکر نہ کیا تو (یہ غفلت قیامت کے دن) اس کے لیے حسرت و افسوس کا سبب ہوگی اور جو کوئی اپنے

کے ماشیہ صغیرہ (عالماء جاء فی بعض الروایات من تعد فی مصلوۃ فی آخری ثم جلس فی
 جلسہ و آخری ثم ثبت سر و هذه الروایات المندی فی الترغیب (ص ۲۹۵، ص ۲۹۶ ج ۱)
 لے اللہ جل شانہ کے نزدیک ذکر میں مشغول ہونے والوں کے بڑے درجات ہیں۔

اس حدیث میں فرمایا کہ ذکر کرنے والا غافلوں میں ایسی حیثیت رکھتا ہے جیسے دشمنوں کے مقابلہ میں
 ثابت قدم رہ جانے والا ہو جب کہ اور لوگ بھاگ گئے ہوں بعض دوسری روایات میں یوں بھی ہے کہ غافلوں
 میں اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسے کہ ہر ٹہنی خشک درختوں میں رہ گئی ہو اور جیسے اندھیرے
 میں کوئی چراغ ہو۔ (مشکوۃ المصابیح)

! چونکہ دنیا مردہ ہے اس لیے یہ فرمایا کہ جو لوگ کہیں مل کر بیٹھے اور اس مجلس میں اللہ کا ذکر کیے بغیر اٹھ گئے
 تو وہ مردار کو چھوڑ کر اٹھے۔ اگر اللہ کا ذکر کر لیتے تو ان کی مجلس قیمتی بن جاتی۔ لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا تو
 مردہ کے پاس بیٹھے اور مردہ ہی کے پاس سے اٹھے۔ جب یہ حال اس مجلس کا ہے جس میں گناہ نہ کیا ہو لیکن
 اللہ کا ذکر بھی نہ کیا ہو تو ان مجلسوں کا کیا حال ہوگا جو گناہوں کے لیے منعقد کی گئی ہوں اور جن میں
 گناہ کئے گئے ہوں۔

بستر پر آیا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا تو اس کے لیے یہ ذکر سے غافل رہنا (قیامت کے دن حسرت و افسوس کا باعث ہوگا۔ (نسائی، احمد، ابن حبان عن ابی ہریرہؓ)
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کا نام لے کر آواز دیتا ہے (اور دریافت کرتا ہے) کہ اے فلاں کیا تجھ پر (ایسا شخص) گزرا ہے جس نے اللہ کا ذکر کیا ہو۔ پس اگر (جواب میں) وہ ہاں کہتا ہے تو سوال کرنے والا پہاڑ خوش ہوتا ہے۔
 (الحديث، طبرانی عن ابن مسعودؓ)

۱۔ انسان کے تین حالات میں کھڑا ہونا، بیٹھنا اور لیٹنا۔ تینوں حالتوں میں ذکر کرنا چاہیے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَادْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ

(پھر جب تم اس نماز کو ادا کر چکو تو اللہ تعالیٰ کی یاد میں لگ جاؤ کھڑے بھی اور بیٹھے بھی اور لیٹے بھی۔)

مصنف نے جو حدیث نقل کی ہے اس میں یہ ہے کہ جب کوئی آدمی کسی چلنے کی جگہ میں چلا اور اس نے اللہ کا ذکر نہ کیا تو یہ چلنا جو غفلت والا ہے اس کے لیے قیامت کے دن حسرت و افسوس کا باعث ہوگا اسی طرح جو شخص اپنے بستر پر گیا اور اپنے بستر پر لیٹا اور اللہ کا ذکر نہ کیا تو اس کے لیے یہ غفلت والا لیٹنا بھی قیامت کے دن حسرت و افسوس کا باعث ہوگا۔

دوسری حدیث میں بیٹھنے کا ذکر بھی ہے کہ جو شخص کسی جگہ بیٹھا اور بیٹھنے میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا تو اس کا یہ غفلت والا بیٹھنا قیامت کے دن حسرت و افسوس کا باعث ہوگا (مشکوٰۃ عن ابی داؤد)
 ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے جس میں اللہ کا ذکر نہ کیا اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا تو یہ مجلس ان کے لیے حسرت اور نقصان کا سبب ہوگی۔ پس اگر اللہ چاہے گا تو ان کو عذاب دے گا اور چاہے گا تو مغفرت فرمادے گا۔ (ترمذی)

۲۔ پہاڑوں کو انسانوں کے ذکر سے اس لیے خوشی ہوتی ہے کہ جب تک انسان ذکر کرتے ہیں یہ دنیا قائم ہے اور قیامت رکھتی ہے جس کی وجہ سے زمین و آسمان پہاڑ ہر چیز اپنی اپنی جگہ باقی ہے جب زمین میں کوئی بھی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا تو قیامت قائم ہوگی۔

اور فرمایا کہ اللہ کے عمدہ ترین بندے وہ ہیں جو چاند، سورج، ستاروں اور سیالوں کا دھیان رکھتے ہیں اللہ کے ذکر کے لیے (حاکم عن عبد اللہ بن ابی ادنیٰ) جنتی حضرات کسی چیز پر حسرت نہیں کریں گے مگر اس گھڑی پر جو (دنیا میں) ان پر بغیر خداوندی کے گزر گئی ہوگی (طبرانی فی الکبیر ابن السنی عن معاذ) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ لوگ تم کو دیوانہ مانتے لگیں۔ (ابن حبان، احمد، ابویعلیٰ، ابن سنی، عن ابی سعید الخدری) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحابہ کو) حکم فرمایا کرتے تھے کہ اللہ اکبر سبحان الملک القدوس اور لا الہ الا اللہ کی نگرانی کی جائے (یعنی ان کے دھننے کا خاص خیال رکھا جائے) اور انہیں انگلیوں پر شمار کیا جائے کیونکہ (قیامت کے دن) ان

اللہ جل شانہ نے نمازوں کے اوقات اس طرح مقرر فرمائے ہیں کہ ایک عام آدمی بھی ان کا ادل و پہچان لیتا ہے۔ سورج کے چھپنے اور نکلنے اور ڈھلنے سے نماز کے اوقات متعلق ہیں اور سب سے بڑا ذکر نماز ہے اس لیے ان بندوں کو بہترین بندے بتلایا ہے اوقات ذکر یعنی اوقات نماز پہچانتے کے لیے اور ان کا ادل و آخر جاننے کے لیے چاند، سورج، ستاروں اور سیالوں کی نگرانی کرتے رہتے ہیں یعنی ان کو دیکھتے رہتے ہیں کہ سورج مثلاً ڈھل گیا یا نہیں اور چھپ گیا یا نہیں اور سایہ ایک چند ہوا یا دو چند ہو گیا یا نہ ہو گیا یا ابھی صاف ہے یا سورج نکل کر ایک نیزہ بلند ہوا یا نہیں۔ ان چیزوں کا دھیان رکھنے سے اوقات نماز صحیح طور پر معلوم رہتے ہیں۔

اللہ کے ذکر کے برکات جب قیامت کے دن سامنے آئیں گے تو جنتیوں کو اس وقت پراسوس ہوگا جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا ہوگا۔ کاش اس وقت کو بھی اللہ کے ذکر سے پر کر دیتے جو خالی چلا گیا۔ جنت میں داخل ہو کر کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ لیکن جب کبھی اس وقت کا خیال آجائے گا جو ذکر سے خالی چلا گیا تو اس سے خالی چلے جانے پراسوس کریں گے اگرچہ جنت میں اپنے مجموعی اعمال کی وجہ سے داخل ہو جائیں گے۔ کما فی الترغیب وان دخلوا الجنة للثواب رواہ احمد باسناد صحیح) اس حدیث میں فرمایا کہ اللہ کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ لوگ تم کو دیوانہ مانتے لگیں (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(انگلیوں) سے پوچھا جائے گا اور انہیں گفتگو کی طاقت دے کر بولنے والی بنادی جائیں گی۔ (ابوداؤد، ترمذی، عن یسیرۃ بنت یاسر)
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اے عورتو! سبحان اللہ، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقَدُّوسِ اور لا الہ الا اللہ کہنے سے غافل مت رہو۔
 در نہ رحمت سے بھلا دی جاؤ گی۔ (ابن ابی شیبہ عن یسیر بن یاسر)
 حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدھے ہاتھ کی انگلیوں پر تسبیح شمار کرتے دیکھا ہے (النسائی)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) در حقیقت اللہ ہی سے لوگالینا اور اسی کو مقصدِ زندگی بنالینا سمجھ داری ہے لیکن اہل دنیا کے نزدیک یہ دیوانگی ہے اس دیوانگی پر اہل دنیا کی کردڑوں ہوشیار یاں قربان! دوست دیوانہ کو دیوانہ نہ کہ ایک حدیث میں ہے کہ اس قدر اللہ کا ذکر کرو کہ لوگ تم کو ریاکار کہنے لگیں (کافی الترفیب)
 لہذا تسبیح اور تہلیل اور تکبیر اور تقدیس کو انگلیوں پر پڑھنے کو فرمایا اور یہ فرمایا کہ انگلیوں کو زبان دی جائے گی اور قیامت کے دن وہ بولیں گی اور گواہی دیں گی کہ اس نے ہم کو ذکر میں استعمال کیا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بھی انگلیوں پر ذکر تسبیح کو شمار فرماتے تھے۔ انگلیوں کے علاوہ دوسرے اعضاء بھی گواہی دیں گے جیسا کہ سورۃ
 خمر سجدہ میں فرمایا ہے جَحْشٍ اِذَا مَا جَاءَهُمْ شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَاَنْفُؤُهُمْ بِمَا
 كَانُوا يَعْمَلُونَ (۲۶) اور سورہ نور میں ارشاد ہے: يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَاَيُّهُمْ
 بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۲۶) اور سورہ یس میں ارشاد ہے: اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ اَفْوَاهِهِمْ وَتُخْفِتُ اَنْفُسُهُمْ
 وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (۲۴)

انسان کو چاہیے کہ اپنے اعضاء کو نیک اعمال میں ہی لگائے رکھے تاکہ یہ گھر کے بھیدی اعمال صالحہ ہی کی گواہی دیں اور مخالفانہ گواہی دے کر عذابِ دلائے کا ذریعہ نہ بنیں۔

لہذا یہ حکم تو سب ہی کے لئے ہے ہر مسلمان کو اس پر عمل کرنا چاہیے لیکن عورتوں کو خصوصیت سے اس لیے مخاطب فرمایا کہ ان میں فضولیات اور لالچیں بلکہ غیبت اور گالی گلوچ اور کوسنے پیٹنے کا مشغلہ زیادہ ہوتا ہے ان کو حکم دیا کہ اللہ کے ذکر میں لگی رہو اس سے ثواب بھی خوب زیادہ ہو گا اور لالچیں مشغولیت کا بھی کفارہ ہو گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ نماز فجر سے طلوع آفتاب تک ذکر الہی کرنے والوں کے ساتھ میرا بیٹھا رہنا، حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل کے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے اور البتہ نماز عصر سے غروب آفتاب تک ذکرین کے ساتھ میرا بیٹھنا چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ (ابوداؤد عن انسؓ)

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تنہا چلنے والے سبقت لے گئے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! تنہا چلنے والے کون ہیں؟ (مسلم، ترمذی عن ابی ہریرہؓ) آپ نے فرمایا بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں (مسلم، عن ابی ہریرہؓ)

اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے جواب میں فرمایا کہ اللہ کے ذکر کا شوق رکھنے والے آگے بڑھ گئے کہ ذکر ان کے (گناہوں کے) بوجھ ہلکے کرتا رہتا ہے۔ پس وہ قیامت کے دن (دربار الہی میں گناہوں سے) ہلکے پھلکے ہو کر آئیں گے۔ (ترمذی عن ابی ہریرہؓ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما الصلوٰۃ والسلام کو پانچ چیزوں کا حکم دیا کہ وہ ان پر خود عمل کریں اور بنی اسرائیل سے بھی عمل کرائیں۔ اس کے بعد آپؐ نے پوری حدیث بیان فرمائی اور یہاں تک بیان فرمایا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے (فرمایا۔ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو کیونکہ ذکر کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے پیچھے دشمن دوڑتے ہوئے نکلے اور اس شخص نے ایک مضبوط قلعہ پر پہنچ کر اپنے آپ کو دشمنوں سے بچا لیا۔ اسی طرح بندہ اپنے آپ کو شیطان سے نہیں بچا سکتا۔ مگر یہ کہ ذکر میں لگا رہے (اور ذکر کو اپنی حفاظت کا قلعہ بنا لے)

(ترمذی، ابن حبان، حاکم، عن الحارث الاشعریؓ)

اور فرمایا خدا کی قسم! دنیا میں ایک جماعت اللہ تعالیٰ کو نرم و نازک لبتوں پر یاد کرے گی۔

لے اس مبارک حدیث سے نماز فجر اور نماز عصر کے بعد ذکر میں مشغول ہونے کی خاص فضیلت معلوم ہوئی۔ ان اوقات میں ذکر کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔ ۱۲۰۔

جنہیں اللہ تعالیٰ بلند جنّتوں میں داخل فرمائے گا۔ (ابو یعلیٰ عن ابی سعید الخدریؓ)
 اور فرمایا کہ جو لوگ ہمیشہ اپنی زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رکھتے ہیں۔ وہ بہتے
 ہوئے جنت میں داخل ہوں گے۔ (ابن ابی شیبہ عن ابی الدرداءؓ موقوفاً علیہ)

دُعا کے آداب

آداب دعا میں بعض کو رکنیت کا درجہ حاصل ہے۔ اور بعض کو شرط کا۔ اور ان کے
 علاوہ کچھ ایسی چیزیں ہیں جن کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور کچھ ایسی ہیں جن کے کرنے سے روکا
 گیا ہے ان سب کو یکجا ذکر کیا جاتا ہے۔
 اَدَل : کھانے پینے، پہننے اور کانے میں حرام چیزوں سے پرہیز کرنا (مسلم، ترمذی، عن ابی ہریرہؓ)

لے مال داروں کے لیے کسی بڑی خوشخبری ہے کہ اگر وہ اپنے کو دینی محنتوں میں لگانے سے گھبراتے
 ہیں اور سخت زمین پر نہیں سو سکتے تو نرم بستروں پر لیٹ بیٹھتے بھی جنت کے بلند درجات اللہ تعالیٰ کے
 ذکر کی مشغولیت کی وجہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔ فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ذکر کی کثرت کرتے رہیں۔
 یہ بہت بڑے نفع کی چیز ہے اور جو لوگ دین کے لیے محنتیں اور مجاہدہ کرتے رہتے ہیں اور ساتھ ہی ذکر
 بھی کرتے رہتے ہیں ان کا تو کتنا ہی کیا ہے۔ ان کے درجات تو بہت ہی بلند ہوں گے۔

جَعَلَنَا اللَّهُ مِنْهُمْ۔

اے رکن اس کو کہتے ہیں جس پر کوئی چیز موقوف ہو اور وہ اس میں داخل ہو جیسے نماز میں قیام اور سجدہ اور شرط
 وہ ہے جس پر چیز موقوف ہو لیکن وہ اس چیز سے خارج ہو۔ جیسے نماز کے لیے طہارت کہ وہ نماز کا جز نہیں
 لیکن نماز کا ادا ہونا اس پر موقوف ہے۔

مصنفؒ نے اگرچہ عنوان ”آداب دعا“ کا اختیار کیا ہے لیکن رکن اور شرط کو بھی اسی کے ذیل میں لے
 لیا ہے اور جو چیزیں کرنی چاہئیں (ما سورات) اور جن کو نہ کرنا چاہیے (المنی منیات) ان سب کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے
 دعا کرنے والوں کو چاہیے کہ ان سب کا اہتمام کریں لیکن ان سب میں خصوصیت کے ساتھ اخلاص کا خیال رکھنا
 ضروری ہے کیونکہ وہ رکن ہے اور حلال کھانے پینے اور حلال پہننے کا (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

دوسرے : اخلاص (حاکم)

تیسرے : دعا سے پہلے کچھ نیک عمل کرنا اور سختی کے وقت اپنے نیک عمل کو ذکر کرنا۔
(مسلم، ترمذی، ابوداؤد، عن ابن عمرؓ)

چوتھے : صاف اور پاک ہونا (سنن اربعہ، ابن حبان، حاکم، عن ابی بکر الصدیقؓ)
پانچویں : یاد وضو ہونا۔ (صحاح ستہ، عن ابی موسیٰ الاشعریؓ)

چھٹے : قبلہ رخ ہونا (صحاح ستہ عن عبداللہ بن زید بن عاصم المزنیؓ)
ساتویں : (دعا سے پہلے) نماز پڑھنا۔ (سنن اربعہ، ابن حبان، حاکم عن ابی بکر الصدیقؓ)
آٹھویں : دروازہ بیٹھنا۔ (ابوعوانہ، عن عامر بن خارجہؓ)

نویں : دعا کے اول و آخر اللہ کی حمد و ثناء کرنا (صحاح ستہ عن انسؓ)
دسویں : اسی طرح (یعنی اول و آخر میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا۔
(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم عن فضالہؓ)

گیارہویں : دونوں ہاتھوں کا پھیلانا (ترمذی، حاکم عن ابی الدرداءؓ)
بارہویں : دونوں ہاتھوں کا اکٹھا کرنا (صحاح ستہ عن ابی حمید الساعدیؓ و انسؓ)
ترہویں : ہاتھوں کو مونہ ٹھوں کے برابر اکٹھا کرنا (ابوداؤد، احمد، حاکم عن ابن عباسؓ)
چودھویں : دونوں ہاتھوں کو کھلا رکھنا۔ (یہ حدیث موقوف ہے)

پندرہویں : دعا مانگتے وقت باادب رہنا (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، عن علیؓ)
سولہویں : عاجزی کرنا (ابن ابی شیبہ عن مسلم بن لیارؓ)

سترہویں : فرد تنی اور عاجزی کے ساتھ ذلت و مسکنت کا اظہار کرنا۔

(ترمذی عن الفضل بن عباس رضی اللہ عنہم)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) بھی خصوصی خیال رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کے بغیر دعا قبول نہیں ہوتی حلال مال قبولیت دعا کے لیے شرط ہے ۱۲۔

۱۲۔ الحدیث موقوف علی ابن عباس و ذہل المصنف رمز مولید علی کو نہ موقوف ۱۲۔

اٹھارہویں : دعا کے وقت اپنی نگاہ آسمان کی طرف نہ اٹھائے۔

(مسلم، نسائی، عن ابی ہریرہؓ)

انیسویں : اللہ تعالیٰ سے اس کے اسمائے ذاتی اور صفاتی کا واسطہ دے کر مانگے۔

(ابن حبان، حاکم، عن ابن مسعودؓ)

بیسویں : دعائیں تکلفِ قافیہ بندی سے پرہیز کرنا۔

(بخاری عن ابن عباس رضی اللہ عنہ)

اکیسویں : دعائیں گانے کا طرز اختیار نہ کرے۔ (یہ حدیث موقوف ہے۔)

بائیسویں : انبیاء کرام علیہم السلام کے وسیلہ سے دعا مانگنا۔

(بخاری، بزاز، حاکم، عن عمرؓ)

تیسویں : اللہ کے نیک بندوں کا واسطہ دے کر دعا کرنا (بخاری عن انسؓ)

چوبیسویں : آواز پست کرنا۔ (صحاح ستہ عن ابی موسیٰ الاشعریؓ)

پچیسویں : گناہ کا اعتراف کرنا (صحاح ستہ عن عائشہؓ)

تھبیسویں : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کو اختیار کرنا جو کہ صحیح سندوں سے مروی ہیں۔

کیونکہ آپؐ نے کسی دوسرے کے الفاظ دعا اختیار کرنے کی کوئی حاجت باقی نہیں رکھی۔

(ابوداؤد، نسائی، عن ابی بکر الشقیؓ)

ستائیسویں : جامع دعائیں اختیار کرنا (ابوداؤد عن عائشہؓ)

اٹھائیسویں : اپنی ذات سے دعا کی ابتداء کرے اور اپنے والدین اور مومن بھائیوں کے

لیے دعا کرے (مسلم عن ابی الدرداءؓ و ام سلمہؓ)

انیسویں : اگر امام ہو تو تنہا اپنے لیے دعا نہ کرے۔

(ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، عن ثوبانؓ)

تیسویں : عزم و یقین کے ساتھ دعا مانگے۔ (صحاح ستہ عن ابی ہریرہؓ)

لے مصنف نے یہاں صرف حدیث موقوف ہونے کا اشارہ لکھا ہے کتاب کا نام نہیں لکھا جس کتاب سے لی ہے۔

اکتیسویں: انتہائی رغبت و اشتیاق سے دعا مانگے (ابن حبان، ابوعوانہ عن ابی ہریرہؓ)
 بیسویں: کوشش و محنت سے حضور قلب کے ساتھ تہ دل سے دعا کرے اور اچھی
 امید رکھے۔ (حاکم، عن ابی ہریرہؓ)

تینتیسویں: ایک دعا بار بار مانگے (بخاری، مسلم، عن جریر بن عبد اللہ البجلیؓ)
 جو کم از کم تین بار ہو۔ (ابوداؤد ابن السنی، عن ابوامیۃ المخزومیؓ)
 چونتیسویں: دعائیں اصرار و مبالغہ کرنا (نسائی، حاکم، ابوعوانہ عن عبد اللہ بن جعفرؓ)
 پینتیسویں: گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ کرنا (مسلم و ترمذی، عن ابی ہریرہؓ)
 چھتیسویں: کسی ایسی چیز کی دعا نہ کرے جس کے بارے میں کسی ایک جانب کا فیصلہ ہو چکا
 ہو (جو عادت بد لگتا نہیں ہے) (نسائی عن ابن مسعودؓ)
 سینتیسویں: کسی محال حقیقی کی یا اس طرح کی کسی چیز کا سوال نہ کرے جو عادت محال ہو۔
 (بخاری عن ابن عباسؓ)

اڑتیسویں: رحمت خداوندی کو تنگ نہ کرے۔
 (بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہؓ)
 انتالیسویں: اپنی تمام حاجتیں مانگے (ابن حبان عن انسؓ)
 چالیسویں: دعا کرنے والا اور سننے والا آمین کیس (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابی ہریرہؓ)
 اکتالیسویں: دعا سے فارغ ہونے کے بعد اپنے دونوں ہاتھ منہ پر پھرے۔
 (ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان، ابن ماجہ، حاکم، عن ابن عباسؓ)

اے مطلب یہ ہے کہ جو امور اس طرح طے ہو چکے ہیں جو بدلتے ہی نہیں اور ان کا ایک خاص حالت یا ہیئت پر
 ہونا طے شدہ ہے ان کے خلاف دعا نہ کرے مثلاً عورت مرد بننے کی اور مرد عورت بننے کی دعا نہ کرے۔ اسی طرح
 سے آسمان پر چلے جانے کی یا سو گز اپنا قدم بوجھنے کی دعا نہ کرے۔

اے اللہ کی رحمت کو تنگ نہ کرے یعنی یوں دعا نہ کرے کہ اے اللہ صرف مجھ پر یا میرے دو چار ساتھیوں پر
 یا میرے خاندان پر رحم فرما اور باقی لوگوں پر رحم مت فرما۔

بتالیسویں، جلد بازی نہ کرے۔ یعنی دعا کی قبولیت کا اثر جلد ظاہر نہ ہو تو ناامید نہ ہو اور دعا کرنا چھوڑ نہ دے اور یوں نہ کہے کہ میں نے دعا کی وہ قبول نہ ہوئی۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی ہریرہؓ)

ذکر کے آداب

حضرات علماء کرام نے فرمایا ہے کہ :

- (۱) ذکر کرنے والا جس جگہ ذکر کرے وہ جگہ پاک و صاف ہو اور ان تمام چیزوں سے خالی ہو جو توجہ کو ہٹانے والی ہوں۔
- (۲) اور ذکر کرنے والا (دعا کے آداب میں) ذکر کردہ صفات (مثلاً اخلاص، خشوع و خضوع وغیرہ) سے موصوف ہونا چاہیئے۔
- (۳) اور ذکر کرنے والے کا منہ بائکل پاک و صاف ہو۔ اگر منہ میں کسی چیز کی بو ہو تو مسواک

لے جلد بازی نہ کرے یعنی برابر دعا مانگتا رہے۔ قبولیت میں دیر لگنے سے نہ گھبرائے اور دیر محسوس ہو تو یوں نہ کہے کہ مجھے دعا قبول ہوتی نظر نہیں آتی۔ بہت سے لوگ جہالت کی وجہ سے کہہ اٹھتے ہیں کہ ہم برسوں سے دعا کر رہے ہیں تسبیح کے دانے بھی گھس گئے۔ کوئی اثر ظاہر نہیں ہوا یہ غلط باتیں ہیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تک بندہ گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ کرے اس وقت تک اس کی دعا قبول ہوتی رہتی ہے اور جب تک جلدی نہ چلائے اس وقت تک اس کی دعا قبول ہوتی رہتی ہے (عرض کیا گیا یا رسول اللہ! جلدی پچانے کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا جلدی پچانے کا مطلب یہ ہے کہ بندہ کہتا ہے کہ میں نے دعا کی اور دعا کی، لیکن مجھے قبول ہوتی نظر نہیں آتی۔ یہ کہہ کر وہ دعا کرنے سے، تھک جاتا ہے اور دعا کرنا چھوڑ دیتا ہے (مسلم شریف)

تنبیہ: مصنف نے دعا کے آداب نہایت جامعیت کے ساتھ جمع کر دیئے ہیں لیکن قبولیت کی بہت بڑی شرط سے دہول ہو گیا اور وہ ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہنا اور روایات حدیث سے ثابت ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ دینے کی وجہ سے بھی دعا قبول نہیں ہوتی (کما رواہ اصحاب السنن)

سے دہر کر لے۔
 (۴) اور جس جگہ بیٹھ کر رہا ہو وہاں قبلہ رو ہو کر بیٹھے۔
 (۵) اور عاجزی اور انکساری، سکون و اطمینان اور وقار اور دل کی پوری توجہ کے ساتھ ذکر کے لیے بیٹھے۔

(۶) اور جو بھی ذکر کرے اس کے معنی و مفہوم کو اچھی طرح سمجھے اور ان میں غور کرے۔
 (۷) اور اگر کسی ذکر کے معنی نہ جانتا ہو تو (کسی عالم) سے دریافت کر لے اور سمجھ لے۔
 (۸) اور تعداد زیادہ کرنے کے خیال سے جلد بازی نہ کرے۔ اسی لیے علماء نے کہا ہے کہ ذکر میں لا الہ الا اللہ میں لا کو کھینچے۔

(۹) اور جو بھی ذکر شارع علیہ السلام سے ثابت ہو خواہ واجب ہو خواہ مستحب، جب تک اس کو زبان سے اس طرح ادا نہ کرے کہ خود سن لے اس وقت تک اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔
 (۱۰) اور سب سے زیادہ فضیلت والا ذکر قرآن عظیم ہے بجز اذکار کے جو شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خصوصیت کے ساتھ خاص خاص مواقع کے لیے ثابت ہوں۔ ایسے مواقع میں ان ہی اذکار کو اختیار کرنا چاہیے جو آپؐ نے بتلائے ہوں۔ مثلاً رکوع میں آپؐ نے سبحان ربی العظیم بتلایا ہے اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ۔ لہذا رکوع میں اور سجدہ میں یہی پڑھنا چاہیے اور قرآن نہ پڑھے۔ اسی طرح طواف میں بجائے تلاوت قرآن کے دعا کرنا افضل ہے۔

(۱۱) اور ذکر اللہ کی فضیلت تہلیل (لا الہ الا اللہ) تسبیح (سبحان اللہ) تکبیر (اللہ اکبر) میں منحصر

۱۔ حدیث شریف میں ہے اِنْ يَكُلْ شَيْءٌ سَيِّدًا وَاِنْ سَيِّدًا لِمَجَالِسِ قِبَالَةِ الْقِبْلَةِ (یعنی بلاشبہ ہر چیز کا سردار ہوتا ہے اور مجلسوں کا سردار وہ مجلس ہے جو قبلہ رخ ہو) اخرجه الطبرانی باسناد حسن (تحفۃ الذکرین ۱۲)۔
 ۲۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ذکر قلبی پر ثواب نہیں ملتا بلکہ مطلب یہ ہے کہ جن چیزوں کے پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے ان کا پڑھنا اس وقت معتبر ہوگا جب کہ اس طرح پڑھے کہ کم از کم خود سنے۔ نماز میں قرأت وہی معتبر ہے جو کم خود سنے۔ بتری نازد میں اس کا ناخیال رکھنا لازم ہے دیگر اذکار کو بھی اسی طرح سمجھ لیں ۱۲۔

نہیں ہے بلکہ کسی بھی عمل (قول یا فعل) میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والا اللہ جل شانہ کا ذکر کرنے والا ہے اور وہ عمل ذکر میں شامل ہے۔

(۱۲) علماء نے فرمایا ہے کہ جب بندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول شدہ مختلف اذکار مختلف حالات اور مختلف اوقات میں رات دن صبح و شام پابندی کے ساتھ پڑھتا رہے گا تو کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مردوں اور عورتوں میں شامل ہو جائے گا۔

(۱۳) اور جس شخص کا کوئی وظیفہ رات یا دن کے کسی حصہ میں یا کسی نماز کے بعد یا ان کے علاوہ اور کسی بھی وقت اور حالت میں مقرر ہو (جسے پابندی کے ساتھ پڑھا کرتا ہو) اگر کسی دن وہ چھوٹ جائے تو اس کا تدارک ضرور کر لے اور جس وقت بھی ممکن ہو اس کو پڑھ لے اور پورا کر لے اور اسے بالکل ہی نہ چھوڑے تاکہ پابندی کی عادت برقرار رہے (اللہ اس کی قضا میں سستی نہ کرتے)۔

اے مطلب یہ ہے کہ تلاوت قرآن پاک تبسم و تحمید و تکبیر و تیل و تقدیس اور حضو اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام بھیجنا یہ سب ذکر ہے۔ لیکن ذکر ان چیزوں میں منحصر نہیں ہے ان کے ذریعے جو ذکر ہے وہ ذکر قولی ہے اور ذکر فعلی بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں ہو اور اللہ کی یاد دل میں بسی ہوئی ہو جس کی وجہ سے اللہ کی فراموشی میں لگا رہتا ہو۔ یہ فراموشی فراموشی اور واجبات و مستحبات کے ادا کرنے اور اللہ تعالیٰ کی منہ کی ہوئی چیزوں سے بچنے سے ہوتی ہے لیکن اگر کوئی شخص فعلی ذکر کے ساتھ قولی ذکر میں بھی لگے تو اس کے درجات اور زیادہ بلند ہوں گے۔

۲۔ حضو اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے تقریباً ہر مقام اور ہر حال کی دعائیں منقول ہیں جو زندگی کے ہر شعبہ کو حاوی ہیں۔ یہ دعائیں ابھی چند صفحات کے بعد حصن حصین میں آرہی ہیں ہم نے ان میں سے بہت سی دعاؤں کو علیحدہ بھی اپنی کتاب ”فضائل دعا“ میں جمع کر دیا ہے اور ایک دوسری کتاب میں بھی جمع کیا ہے جس کا نام مسنون دعائیں ہے۔ ان دعاؤں کا اگر اہتمام کیا جائے تو زندگی کا بہت سا وقت اللہ کریم کے ذکر میں گزر جائے گا مصنف اس کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

دُعا کے قبول ہونے کے اوقات

جن اوقات میں دعا قبول ہونے کی زیادہ امید ہے وہ یہ ہیں۔

- (۱) شب قدر (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، حاکم، عن عائشہ رضی)
- (۲) عرفہ کا دن (ترمذی عن عمر بن شعیب رضی)
- (۳) رمضان المبارک کا مہینہ (بزاز، عن عبادہ بن الصامت رضی)
- (۴) شب جمعہ (ترمذی، حاکم، عن ابن عباس رضی)
- (۵) جمعہ کا دن (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم عن ابی ہریرہ رضی)
- (۶) آدھی رات (طبرانی) اور بعض روایات میں رات کا نصف آخر تک (احمد، ابولعلی)
- (۷) پہلی تہائی رات (احمد، ابولعلی)
- (۸) پچھلی تہائی رات (مسند احمد) اور
- (۹) پچھلی تہائی رات کا درمیانی وقت (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، طبرانی، بزاز، عن عمر بن عبسہ رضی)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ۲۔ مطلب یہ ہے کہ جو ذکر کی مقدار مقرر کر رکھی ہو گوشش کرے کہ وہ ناغہ نہ ہو۔ اگر کبھی ناغہ ہو جائے تو پہلی فرصت میں قضا کر کے اس کا تدارک کرے۔ یہ نہ سمجھے کہ چھوٹا تو بس چھوٹ ہی گیا کیونکہ بالکل چھوڑ دینے سے نفی کی عادت بگڑ جائے گی جس سے اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص اپنا اور دپورا یا اس میں سے کچھ چھوڑ کر سو جائے (جسے رات کو پڑھتا ہے) پھر اسے نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان پڑھ لے تو یہ ایسا ہی ہو گا جیسا کہ اس نے رات کو پڑھا (صحیح مسلم)

۳۔ آدھی رات اور آدھی رات کے بعد صبح صادق ہونے تک نماز اور قبولیت دعا کے لیے بہت مبارک وقت ہے جب بھی آنکھ کھل جائے اللہ پاک سے کچھ نہ کچھ ضرور دعا مانگ لیں اور نفلیں پڑھ لیں تو بہت ہی بڑے ثواب کے مستحق ہیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو ہمارا رب تبارک و تعالیٰ آسمان دینا پر تجلّی فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے۔ پس میں اسے دے دوں۔ کوئی ہے جو مغفرت طلب کرے پس میں اس کی مغفرت کر دوں (بخاری و مسلم)

(۱۰) سحر کا وقت (صحاح ستہ عن ابی ہریرہ)

اور ساعت جمعہ ان سب اوقات میں سب سے زیادہ بڑھ کر امید رکھنے کے لائق ہے اور اس کا وقت امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز کے ختم ہونے تک ہے۔
(مسلم، ابوداؤد، عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ)

اے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلاشبہ جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ جس میں کوئی مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرے گا تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کو عطا کرے گا (مشکوٰۃ عن البخاری مسلم)

یہ گھڑی کون سی ہے اس کے بارے میں روایات اور اقوال مختلف ہیں۔ ان میں سے چند روایات اور اقوال مصنف نے یہاں نقل کیے ہیں اور خود ان کی اپنی رائے ہے کہ یہ گھڑی جمعہ کی نماز میں امام کے سورۃ فاتحہ پڑھنے سے لے کر آمین کہنے تک کے درمیان ہے اور سب سے آخر میں علامہ نووی کا قول نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ صحیح اور درست ترین بات وہ ہے جو صحیح مسلم میں حضرت ابو موسیٰ اشعرئیؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ گھڑی امام کے خطبہ کے لیے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز جمعہ ختم ہونے تک ہے چونکہ یہ خود ارشاد نبویؐ ہے اور صحیح سند سے ثابت ہے اس لیے علامہ نوویؒ نے اسی کو صحیح ترین قول قرار دیا۔ اگرچہ ترمذی وغیرہ میں یوں بھی ارشاد نبویؐ نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن جس گھڑی میں قبولیت دعا کی امید کی جائے اس کو عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک تلاش کرو۔ لیکن امام ترمذیؒ نے اس کی تضعیف کی ہے۔ امام نوویؒ نے صحیح مسلم کی روایت کو صحیح السند ہونے کی وجہ سے ترجیح دی ہے جس کے راوی حضرت ابو موسیٰ اشعرئیؓ ہیں۔

واضح رہے کہ خطبہ کے دوران زبان سے کوئی ذکر کرنا یا دعا کرنا جائز نہیں۔ نماز میں درود شریف کے بعد جو دعا کرتے ہیں وہ دعا اسی وقت میں ہو جاتی ہے جو حضرت ابو موسیٰ اشعرئیؓ کی روایت میں بیان ہوا۔ بعض حضرات اکابر کو دیکھا گیا ہے کہ وہ ترمذی کی روایت کے مطابق عمل کرتے تھے اور نماز عصر کے بعد مسجد سے نہیں نکلتے تھے دیں بیٹھے ہوئے غروب آفتاب تک دعا کرتے رہتے تھے۔ فذوق اور شوق اور تڑپ اور طلب کی بات ہے جس سے جتنا ہو سکے اللہ تعالیٰ سے مانگے گراں تو (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اور ایک روایت میں ہے کہ اس کا وقت قیام نماز سے لے کر سلام پھیرنے تک ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، عن عمر بن عوفؓ)
 اور ایک روایت میں اس کا وقت یہ بتایا ہے کہ دعا کرنے والا کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا ہو۔ (بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی ہریرہؓ)
 اور بعض نے کہا ہے کہ یہ ساعت جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک ہے (ترمذی) یہ حدیث موقوف ہے۔

اور بعض نے کہا ہے کہ یہ جمعہ کے دن کی اخیر ساعت ہے۔ (ابوداؤد، نسائی، مرفوعاً عن جابر رضی اللہ عنہ) (موطا امام مالک، ابوداؤد، نسائی، حاکم، موقونا علی عبداللہ بن سلام)
 اور بعض نے کہا ہے کہ یہ گھڑی طلوع فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک ہے۔
 اور بعض نے کہا ہے کہ طلوع صبح صادق سے آفتاب نکلنے کے بعد تک ہے اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ رائے ہے کہ وہ ساعت آفتاب ڈھلنے کے ذرا دیر بعد شروع ہو کر ایک ٹاکہ ڈھلنے تک ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) صحیح معنی میں مانگنے والے ہی نہیں رہے۔

قبولیت دعا کے اوقات میں مصنفؒ نے ماہ پر عرفہ کا دن بتایا ہے یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو جس وقت حجاج کرام احرام باندھے ہوئے عرفات میں حاضر ہوتے ہیں۔ یہ وقت بھی بہت زیادہ مقبولیت کا ہوتا ہے۔ اس میں دعا ہی کرتے رہنا چاہیے۔ مستحب ہے کہ غروب آفتاب تک پورے وقت میں کھڑے ہو کر دعا کرے۔ اگر اتنا زیادہ کھڑا نہ ہو سکے تو جس قدر زیادہ کھڑا ہو سکے اسکا اہتمام کرے! انوس ہے کہ بہت سے لوگ اس مبارک وقت کو کھانے پکانے اور بہت سے لالینی کاموں میں گزار دیتے ہیں۔ بلکہ بہت سے لوگ تو گناہوں میں مصروف رہتے ہیں اور ایک گناہ کبیرہ آج کل یہ رواج پا گیا ہے کہ حجاج کرام پیسے دے دے کر اپنی تصویریں کھینچواتے ہیں اور بعض لوگ ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈر کے ذریعے گانا بھی سنتے ہیں اور بعض طالب دنیا اس مبارک موقع پر غیر اللہ سے سوال کرتے رہتے ہیں جو بہت بڑی محرمی ہے۔ مشکوٰۃ شریف جلد ۱۲ میں ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس موقع پر ایک شخص کو دیکھا کہ لوگوں سے سوال کر رہا ہے۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ آج کے دن اور اس جگہ میں اللہ کو چھوڑ کر دوسروں سے مانگ رہا ہے۔ یہ فرما کر اس کو ایک درہ رسید فرمایا۔ ۱۲۔

مصنفؒ فرماتے ہیں کہ میری رائے میں جس کا مجھے یقین ہے وہ ساعت امام کے نماز جمعہ میں الحمد پڑھنے سے آمین کہنے تک ہے تاکہ جو حدیثیں رسول اللہ علیہ وسلم سے پایہ صحت کو پہنچ چکی ہیں ان میں مطابقت ہو جائے جیسا کہ دوسری جگہ میں نے بیان کیا ہے۔
اور علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ صحیح بلکہ ٹھیک قول جس کے علاوہ دوسرا قول درست نہیں ہے وہ ہے جو صحیح مسلم میں ابو موسیٰ اشعریؓ کی حدیث سے ثابت ہے۔

دُعا کے قبول ہونے کی حالتیں

یعنی جن حالات میں دعا زیادہ لائق قبول ہوتی ہے ان کو بیان کیا جاتا ہے۔

- (۱) جس وقت نماز کے لیے اذان دی جائے۔ (ابوداؤد، حاکم عن سہل بن سعدؓ)
- (۲) اذان اور اقامت کے درمیان کی دعا (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان عن انسؓ)
- (۳) مصیبت و غم زدہ شخص کی دعا (علی الصلوٰۃ اور حمی علی الفلاح کے بعد جب کہ ٹوذن اذان دے رہا ہو۔ (حاکم عن ابی امامہؓ))
- (۴) اور میدان جہاد میں جب صف باندھے ہوئے ہوں (ابن حبان، اطرا، مرفوعاً عن سہل بن سعد موطا امام مالک موقوفاً علی سہل بن سعدؓ)
- (۵) اور جنگ کے وقت (جب مومن دکانفر، ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہوں۔ (ابوداؤد عن سہلؓ))
- (۶) اور فرض نمازوں کے بعد (ترمذی، نسائی، عن ابی امامہؓ)
- (۷) اور سجدہ کی حالت میں (مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابی ہریرہؓ)

لے سجدہ میں دعا کی جائے تو خوب زیادہ قابل قبول ہوتی ہے کیونکہ اس حالت میں بندہ اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے اور ایسا قریب اور کسی وقت حاصل نہیں ہوتا۔ علمائے فرمایا ہے کہ سجدہ میں انسان انتہائی عاجزی اور تذلل اختیار کرتا ہے کیونکہ اشرف الاعضاء یعنی سر کو ارض العنصر یعنی زمین پر رکھ دیتا (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

- (۸) اور تلاوت قرآن شریف کے بعد (ترمذی، عن عمران بن حصینؓ)
 (۹) خصوصاً ختم قرآن کے بعد (طبرانی، مرفوعاً عن عمران بن ابی شیبہ موقوفاً علی ابی لبابہ دجاجة
 رضی اللہ عنہم اور خاص کر قرآن مجید ختم کرنے والے کی دعا (ترمذی، طبرانی عن عمران بن
 حصین رضی اللہ عنہ)

- (۱۰) اور زمزم کا پانی پیتے وقت (حاکم عن ابن عباسؓ)
 (۱۱) میت کے پاس حاضر ہونے کے وقت (مسلم، سنن اربعہ، عن ام سلمہؓ)
 (۱۲) مرغ کی آواز کے وقت (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، عن ابی ہریرہؓ)
 (۱۳) اور مسلمانوں کے جمع ہونے کے وقت۔
 (صحاح ستہ عن ام عطیۃ الانصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔
 (۱۴) اور ذکر کی مجلسوں میں (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
 (۱۵) اور امام کے ولّا الصّالحین کہنے کے وقت۔

- (مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہؓ والی موسیٰؓ)
 (۱۶) اور میت کی آنکھ بند کرتے وقت۔
 (مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا،
 (۱۷) اور نماز کی اقامت کے وقت (طبرانی، ابن مردویہ عن سہلؓ)
 (۱۸) اور بارش ہوتے وقت (ابوداؤد، طبرانی، ابن مردویہ عن سہلؓ)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ہے اپنی ذلت اور عاجزی ظاہر کرنے کے لیے اس کے پاس اس سے بڑھ کر اور کوئی صورت
 نہیں ہے جب سجدہ میں جاتا ہے تو اپنی ذلت اور عاجزی ظاہر کرتے ہوئے خداوند قدس وحدہ لا شریک کی بڑائی اور بڑی
 اور بڑیت کا اقرار کرتا ہے جس کی وجہ سے دعا کو قبولیت کا مقام حاصل ہو جاتا ہے اس موقع پر جو دعا کرے گا اللہ
 ضرور قبول ہوگی واضح رہے کہ یہ دعا نفل نماز میں ہو فرضوں میں نہ ہو اور عربی زبان میں ہو اردو وغیرہ میں نہ ہو جب دعا مانگنا ہو
 نفلوں کی نیت کر کے سجدہ میں دعا مانگ لے۔ امداد الفتاویٰ میں لکھا ہے کہ سجدہ دعا (جو صرف سجدہ ہی ہو) منقول
 نہیں ہے جو سجدہ نماز کا جزو ہو اسی میں دعا کرے ۱۲۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الام میں اس کو مرسل روایت کیا ہے اور فرمایا ہے کہ میں نے نزدیکی باران کے وقت دعا کا قبول ہونا بہت سے علماء سے سنا ہے اور یاد کیا ہے۔

(۱۹) مصنف فرماتے ہیں کہ کعبہ پر نظر پڑتے وقت بھی دعا قبول ہوتی ہے۔
(ترمذی، طبرانی عن ابی ہریرہ)

(۲۰) سورۃ النعام میں جو ایک ساکتہ دو مرتبہ لفظ اللہ آیا ہے ان دونوں کے پنج میں دعا قبول ہونا مجرب ہے۔

مصنف فرماتے ہیں کہ ہم نے بہت سے علماء سے آیت کریمہ میں دونوں اسم جلالہ کے درمیان دعا کی قبولیت کا آزمودہ ہونا سنا ہے اور یاد کیا ہے اور حافظ حدیث عبدالرزاق رستخی نے اپنی تفسیر میں شیخ عماد مقدسی سے اس مقام پر دعا کی قبولیت کی تصریح نقل کی ہے۔

اس لفظ اللہ کو اسم الجلالہ کہتے ہیں۔ سورۃ النعام کی آیت وَإِذَا جَاءَتْهُمْ آيَةٌ قَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ حَتَّىٰ نُؤْتَىٰ مِثْلَ مَا أُوتِيَ رُسُلُ اللَّهِ اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ میں لفظ اللہ اکٹھا دو جگہ آیا ہے۔ ان دونوں لفظ اللہ کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے یعنی پہلے لفظ اللہ پر وقف کر کے دعا کرے۔ پھر دوسرے لفظ اللہ سے قرأت کی ابتداء کرے لیکن دعا مختصر سی ہو اور جامع ہو تاکہ ایک ہی آیت کے درمیان لمبا وقفہ نہ ہو جائے۔

مصنف فرماتے ہیں کہ متعدد اہل اعلم سے یہ بات پہنچی ہے کہ اس جگہ دعا کرنے سے قبول ہوتی ہے اور یہ مجرب ہے۔

لہ والوجتہاد فی الدعاء فی السجود محمول علی النبی قالہ النووی واما عندنا محمول علی النواقل (بذل المجہود)

دُعا قبول ہونے کے مقامات

(یعنی جن مواقع میں دعا قبول ہونے کی زیادہ تر امید کی جاتی ہے۔ اب ان کو بیان کیا جاتا ہے۔

مصنفؒ فرماتے ہیں کہ مواضع شریفہ یعنی متبرک مقامات میں دعا قبول ہوتی ہے اس کے بعد فرماتے ہیں۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک خط میں مگر والوں کو لکھا تھا کہ مکہ مکرمہ میں پندرہ مواقع میں دعا قبول ہوتی ہے۔

(۱) طواف کرتے ہوئے۔

(۲) ملتزم پر چٹ کر لے

لے ملتزم اس جگہ کو کہتے ہیں جو حجر اسود اور کعبہ شریف کے دروازہ کے درمیان ہے۔ عربی میں ملتزم چٹنے کی جگہ کو کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس جگہ چٹ کر دعا کی جاتی ہے اس لیے اس کو ملتزم کہتے ہیں۔ جب وہاں پہنچے اس پر پیشانی لگائے اور کبھی داہنا رخسار اور کبھی بائیں رخسار کعبہ شریف کی دیوار سے لگائے اور ایک ہاتھ کعبہ شریف کے دروازہ کی طرف پھیلا کر دیوار سے لگا دے اور دوسرا ہاتھ حجر اسود کی طرف پھیلا کر دیوار سے لگا دے اور خوب اچھی طرح رد و کر بلک بلک کر دعا مانگے۔ ملتزم پر جو دعا کی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ اس کا بہت تجربہ کیا گیا ہے مصنفؒ فرماتے ہیں کہ اس بارے میں ایک حدیث مسلسل بھی مروی ہے جو ہم تک پہنچی ہے۔

حدیث مسلسل اس کو کہتے ہیں جس کی روایت کے وقت ہر راوی نے کوئی خاص بات کہی ہو یا کسی خاص حالت میں حدیث بیان کی ہو اور سب راوی یا اکثر راوی اس میں مشترک ہوں۔ جو حدیث مسلسل بالذات عند الملتزم مروی ہے جس کا مصنف تذکرہ فرما رہے ہیں۔ اس میں یہ ہے کہ راوی اول حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ملتزم ایسی جگہ ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے۔ جو بھی کوئی بندہ اس جگہ دعا کرے گا اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائے گا۔ اس کے بعد ہر راوی یہ کہتا ہے کہ میں نے ملتزم پر دعا کی جو قبول ہوئی۔

ہمارے شیخ المشائخ شارح سنن البوداؤد مولانا فہیل احمد سہارنپوری ثم ہاجر مدنی (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۳) میزاب کے نیچے کعبہ شریف کی چھت سے پانی بہہ کر نیچے آنے کا جو پرنا ہے
میزاب سے وہ مراد ہے۔ اسے میزاب رحمت بھی کہتے ہیں اور یہ حطیم میں گرتا ہے
اس کے نیچے دعا قبول ہوتی ہے۔

(۴) کعبہ شریف کے اندر۔

(۵) زمزم کے قریب۔

(۶) صفا پر۔

(۷) مردہ پر۔

(۸) صفا مردہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے۔

(۹) مقام ابراہیم کے پیچھے۔

(۱۰) عرفات میں۔

(۱۱) مزدلفہ میں۔

(۱۲) منیٰ میں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) رحمۃ اللہ علیہ کو مولانا عبدالغنی مجدی دہلوی ثم ہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث
مسلسلہ باجابتہ الدعاء عند الملتزمہ کی اجازت تھی حضرت مولانا خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ سے سیدی سندی و
مرشدی شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب دامت برکاتہم کو اس کی اجازت حاصل ہوئی۔ پھر آپ سے ہزاروں افراد نے
اجازت لی۔ یہ حدیث شاہ دلی اللہ صاحب قدس سرہ کے مسلمات کے آخر میں چھپی ہوئی ہے حضرت شیخ الحدیث صاحب
دامت برکاتہم سے جب ہم نے مسلمات پڑھی تو ارشاد فرمایا کہ میں نے بھی بعض اہم امور کے لیے ملزم سے چمٹ کر
دعا کی ہے جو اللہ جل شانہ نے قبول فرمائی ہے۔

فیقر عرض کرتا ہے کہ میں نے بھی بعض اہم امور کے لیے ملزم سے چمٹ کر دعا کی ہے اللہ جل شانہ نے قبول
فرمائی۔ اے مصنف نے لفظ عند زمزم فرمایا جس کا ترجمہ ہے ”زمزم کے پاس“ اس کے دلوں میں ہو سکتے ہیں۔ زمزم کے کنویں
کے قریب اور زمزم کا پانی پیتے وقت پانی پیتے وقت دعا کرنا حضرت ابن عباسؓ سے اور دیگر اکابر سے ثابت ہے جس
کی تفصیل اور دعا کے الفاظ حج کے بیان میں آئیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۱۳، ۱۴، ۱۵) تینوں جمرات کے قریب۔
حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر فرمودہ پندرہ مواقع لکھنے کے بعد المحسن المحصن
کے مصنف علامہ جزیری فرماتے ہیں۔

وان لم يجب الدعاء عند النبي صلى الله عليه وسلم نفى اى
موضع يستجاب۔

”یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک یعنی مواجہ شریف میں کھڑے ہو کر دعا
قبول نہ ہوگی تو پھر کہاں ہوگی؟“

یعنی روضہ اقدس پر جب سلام عرض کرنے کے لیے حاضری دیں تو وہاں اللہ پاک
سے دعا بھی کریں۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں قبولیت دعا کے مواقع کی تعداد
پندرہ میں منحصر نہیں ہے۔ رکن یمانی پر اور رکن یمانی و حجر اسود کے درمیان بھی دعا قبول ہوتی ہے
نیز دار ارقم اور غار ثور اور غار حرا کو بھی ملا علی قاری نے اجابت دعا کے مقامات میں ہی
شمار کرایا ہے۔

لے تینوں جمرات سے وہ مواقع مراد ہیں جہاں حج کے دنوں میں کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ ان تینوں جگہوں میں
ایک ایک مینارہ سبنا دیا گیا ہے اور ان تینوں کو جمرات کہتے ہیں۔

مسجد خیف سے چل کر مکہ منظر کو آگے بڑھیں تو پہلے جمرہ اولیٰ آئے گا۔ اس کے بعد جمرہ وسطیٰ آئے گا اور اس
کے بعد جمرہ آخری آئے گا جسے جمرہ عقبیٰ اور جمرہ کبریٰ بھی کہتے ہیں۔ جمرہ اولیٰ کی رمی کرنے کے بعد وہاں سے
بہٹ کر ذرا سا ٹھہر کر دعا کرے۔

اسی طرح جمرہ وسطیٰ کی رمی کرنے کے بعد آگے بڑھ کر دعا کرے۔ البتہ جمرہ آخری کی رمی کر کے نہ ٹھہرے
بلکہ چلتے ہوئے دعا کرے۔

لے دار ارقم صفا کے قریب ایک مکان ہے اسی میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشرف باسلام ہوئے تھے۔
یہ گھراب راستہ کی توسیع میں آگیا ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ (حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کے مطابق ملتزم پر دعا قبول ہوتی ہے ان کے فرمانے کے علاوہ ملتزم پر دعا قبول ہونے کے بارے میں ایک حدیث مسلسل بھی بطریق اہل مکہ مروی ہے۔

جن حضرات کی دعا خصوصیت کے ساتھ قبول ہوتی ہے

ذیل میں ان حضرات کا تذکرہ کیا جاتا ہے جن کی دعا خصوصیت کے ساتھ قبول ہوتی ہے۔
(۱) بے چین اور مصیبت زدہ مجبور حال (بخاری، مسلم، ابوداؤد، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ)

۱۔ مصنف نے یہاں ان لوگوں کا ذکر فرمایا ہے جن کی دعا ان کے اپنے حالات کے اعتبار سے زیادہ لائق قبول ہوتی ہے ان میں اول مضطر کا ذکر فرمایا ہے۔ مجبور بے بس، بے کس، بے چین، ان سب الفاظ سے مضطر کا مفہوم ادا ہوتا ہے جب انسان ایسی حالت میں ہوتا ہے تو اس کی نظر سیدھی اللہ پر جاتی ہے اور صدق دل سے اللہ کے حضور میں پوری اور سچی امید کے ساتھ دعا کرتا ہے اور یہ یقین کرتا ہے کہ میری بے چینی اور بے قراری اور مصیبت کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دور نہیں کر سکتا! ایسی حالت میں اس کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

مظلوم : اس کے بعد مصنف نے مظلوم کا ذکر فرمایا ہے (جس پر کسی طرح کا ظلم کیا جائے اس کو مظلوم کہتے ہیں اور جو شخص ظلم کرے اس کو ظالم کہا جاتا ہے)

مظلوم بھی ان لوگوں میں سے ہے جن کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ ظالم کے حق میں وہ جو بددعا کرے گا قبول ہوگی۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ مظلوم کی بددعا سبے بچو۔ کیونکہ مظلوم اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ حق والے کا حق نہیں روکتا (جمع الفوائد)

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ مظلوم کی بددعا سبے بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں اور ایک حدیث میں یوں ارشاد فرمایا کہ مظلوم کی بددعا کو اللہ تعالیٰ بادلوں کے اوپر اٹھالیتے ہیں اور اس کے (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۲) مظلوم (جس پر ظلم کیا گیا ہو) صحاح ستہ عن ابن عباس (مسند احمد) مسند بزار اور مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ مظلوم کی دعا یعنی جس پر ظلم کیا گیا ہو اس کی بددعا ظالم کے حق میں ضرور قبول ہوگی (اگرچہ مظلوم بڑا گناہ گار ہی کیوں نہ ہو) (عن ابی ہریرہ) اور صحیح ابن حبان اور مسند احمد میں ہے کہ ظالم کے حق میں مظلوم کی بددعا ضرور قبول ہوگی اگرچہ مظلوم کافر ہی ہو۔ (عن ابی ذرؓ)

لئے آسمان کے دروازے کھول دیتے ہیں اور پروردگار عالم کا ارشاد ہوتا ہے کہ مجھے اپنی عزت کی قسم! ضرور تیری مدد کروں گا۔ اگرچہ کچھ دیر بعد ہو۔ یہ روایات مشکوٰۃ المصابیح میں موجود ہیں۔ اور یہ بھی ضروری نہیں کہ جس مظلوم کی بددعا لگے وہ نیک بندہ ہی ہو یا مسلمان ہی ہو۔ چونکہ مظلوم کے مقبولیت دعا کی وجہ اسکا مظلوم ہونا ہے اس لیے اگرچہ مظلوم فاسق و فاجر ہو بلکہ کافر ہی ہو تب بھی ظالم کے حق میں اس کی بددعا قبول ہوتی ہے۔ اسی بات کو واضح کرنے کے لیے مصنف نے احادیث شریفہ کے الفاظ وان کان فاجراً اور ولو کان کافراً نقل کئے ہیں۔

والد: تیسرے نمبر پر مصنفؒ نے والد کا ذکر کیا ہے۔ والدین کی دعا بھی اولاد کے حق میں تیزی کے ساتھ اثر کرتی ہے۔ ہمیشہ ان کی دعا لیتے رہنا چاہیے۔ ان کی بددعا سے ہمیشہ پرہیز کرتے رہیں۔ اگرچہ ماں باپ محبت اور امتنا کی وجہ سے بددعا نہیں کرتے لیکن بعض مرتبہ اولاد کی جانب سے ماں یا باپ کا دل زیادہ دکھایا جاتا ہے تو بے اختیار ان کے منہ سے بددعا نکل جاتی ہے جو اپنا اثر کر کے چھوڑتی ہے۔

جن لوگوں کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے ان کی فہرست میں مصنف نے ایسے شخص کو بھی شامل کیا ہے جو والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتا ہے۔ جب ماں باپ کی خدمت میں اولاد اپنا جان و مال لگاتے اور خود تکلیف برداشت کر کے ان کو آرام پہنچائے تو ایسی اولاد کے لیے دعائیں شانہ قبولیت پیدا ہو جاتی ہے۔

امام عادل: مصنفؒ نے امام عادل کو بھی ان لوگوں کی فہرست میں لکھا ہے جن کی دعا قبول ہوتی ہے، امامؒ پیشوا کو کہتے ہیں اور عادل انصاف کرنے والے کو جس مسلمان کو امتدادِ اعلیٰ مل جائے اور وہ انصاف کے ساتھ شریعت کے مطابق عوام کو اپنے ساتھ لے کر چلے اسے امام عادل کہا جاتا ہے (باقی حاشیہ لکھے صفحہ پر)

- (۳) والد کی دعا اولاد کے لیے (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہؓ)
- (۴) امام عادل کی دعا (ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، عن ابی ہریرہؓ)
- (۵) نیک آدمی کی دعا (بخاری، مسلم، ابن ماجہ عن ابن عمرؓ)
- (۶) والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا۔ (مسلم عن عمرؓ)
- (۷) مسافر (ابوداؤد، بزاز، ابن ماجہ)
- (۸) روزہ دار جس وقت افطار کرے (ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) امام عادل کی بڑی فضیلت ہے اور فضیلت کی وجہ یہی ہے کہ وہ صاحب اقتدار ہوتے ہوئے ظلم نہیں کرتا اور گناہوں سے بچتا ہے اور اللہ سے ڈرتا ہے۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ قیامت کے دن جب اللہ کے (عرش کے) سایہ کے علاوہ کسی کا سایہ نہ ہوگا (اور لوگ گرمی اور دھوپ کی وجہ سے سخت پریشانی میں ہوں گے) اس وقت حق تعالیٰ شانہ سات آدمیوں کو اپنے سایہ میں جگہ دیں گے۔ ان آدمیوں میں ایک امام عادل بھی ہے۔ امام عادل کی یہ بھی فضیلت ہے کہ وہ جو دعا کرے گا بارگاہ خداوندہ تعالیٰ میں مقبول ہوگی۔

مسافر، مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے مسافر کو بھی ان لوگوں میں شمار فرمایا ہے جن کی دعا قبول ہوتی ہے اور وہ اس کی یہ ہے کہ مسافر گھر بار سے دور ہوتا ہے۔ آرام نہ ملنے کی وجہ سے مجبور اور پریشان ہوتا ہے جب اپنی محبوبی اور حاجت مندی کی وجہ سے دعا کرتا ہے تو اس کی دعا اخلاص بھری ہوتی ہے اور صدق دل سے نکلنے کی وجہ سے ضرور قبول ہو جاتی ہے۔

افطار کے وقت، افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ یہ وقت لمبی بھوک اور پیاس کے بعد کھانے پینے کے لئے نفس کے شدید تقاضے کا ہوتا ہے۔ چونکہ مومن بندہ نے خداوند قدوس کے ایک فریضہ کو انجام دیا ہے اور اس کے خوشنودی کے لیے بھوک پیاس برداشت کی تھی اس لیے اس عظیم الشان عبادت کے خاتمہ پر بندہ کو یہ مقام دیا جاتا ہے کہ اگر وہ اس وقت دعا کرے تو ضرور قبول کی جائے۔ طبیعت کی بے چینی اور کھانے پینے کے لیے نفس کی شدید رغبت کی وجہ سے اکثر لوگ اس وقت دعا کرنا بھول جاتے ہیں۔ اگر افطار سے ایک دو منٹ پہلے خلوص دل کے ساتھ دعا کی جائے تو انشاء اللہ ضرور ہی قبول ہوگی۔ لہذا اس وقت اپنے لئے اور دوسروں کے لیے دنیا و آخرت کی جو حاجت چاہے اللہ پاک سے مانگے (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۹) مسلمان کی دعا اپنے مسلمان بھائی کے لیے اس کے پیٹھ پیچھے۔
(مسلم، ابوداؤد، ابن ابی شیبہ، ابن ابی ہریرہ، ابی سعید)

البقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) مسلمان بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے دعا: اپنے لئے تو دعا کرتے ہی ہیں اس کے ساتھ اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے بھی خصوصی اور عمومی دعا کرنی چاہیے۔ مسلمانوں کے لیے عام طریقہ پر بھی دعا کریں اور اپنے والدین اور دردور و قریب کے رشتہ دار بہن بھائی، چچا، ماموں، خالہ وغیرہ اور ملنے جلنے پاس کے اٹھنے والوں اپنے محسنوں اور استادوں کو خاص طور پر دعائیں یاد رکھنا چاہیے۔ دعا کے لیے کوئی کیے یا نہ کیے دعا کرتے رہیں۔ اس میں اپنا بھی فائدہ ہے اور جس کے لیے دعا کی جائے اس کا بھی فائدہ ہے۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ پیٹھ پیچھے مسلمان بھائی کی دعا قبول ہوتی ہے اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جب وہ اپنے بھائی کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتہ آمین کہتا ہے اور (یہ بھی کہتا ہے کہ بھائی کے حق میں جو تو نے دعا کی ہے) تیرے لئے بھی اس جیسی نعمت اور دولت کی خوشخبری ہے (رواہ مسلم)

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ سب دعاؤں سے بڑھ کر جلد سے جلد قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو غائب کی دعا غائب کے لیے ہو (ترمذی) اور وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ دعا ریاکاری سے بعید ہوتی ہے اور محض خلوص و محبت کی بنیاد پر کی جاتی ہے اور اس میں اخلاص بھی بہت ہوتا ہے چونکہ غائب کے لیے غائب کی دعا بڑی تیزی کے ساتھ قبول ہوتی ہے اس لئے دوسروں سے دعا کی درخواست کرنا بھی مسنون ہے۔

حج عمرہ کرنے والے کی دعا جو شخص حج کے لیے روانہ ہو یا عمرہ کے سفر میں نکلا ہو اس کے دعا قبول ہونے کا وعدہ بھی حدیث شریف میں وارد ہوا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اَلْحُجَّاجُ وَالْعُمَرَاءُ فَاِذَا دَعَوْا اِلٰهَهُمْ اَنْ اَجَابَهُمْ اِنْ اِسْتَعْفَرُوْهُ غُفِرَ لَهُمْ (رواہ ابن ماجہ والنسائی)
”یعنی حج و عمرہ کے مسافر بارگاہِ خداوندی کے خصوصی مہمان ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ سے دعائیں تو قبول فرمائے اور اگر اس سے مغفرت طلب کریں تو ان کی بخشش فرمادے۔“

حج و عمرہ کے لئے جو شخص گھر سے نکلا ہو اللہ پاک کے نزدیک اس کی بڑی فضیلت ہے لیکن انہیں اگر آجکل حج و عمرہ کے مسافر اپنی قدر خود ہی نہیں پہچانتے۔ ایک حج ادا کرتے ہیں اور سفر میں (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

- (۱۰) اور مسلمان کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک کہ ظلم کی یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے یا یوں نہ کہے کریں نے دعا تو کی لیکن قبول نہ ہوئی (مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرہ)
- (۱۱) ایک حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (بلاشبہ ہر رات اور ہر دن اللہ تعالیٰ کے بہت سے آزاد کردہ بندے ہوتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ دوزخ سے آزاد فرما رہا ہے) ان میں سے ہر بندہ کی ایک دعا (ضرر) مقبول ہوتی ہے (مسند احمد عن ابی ہریرہ)
- (۱۲) جامع ابو منصور میں ہے کہ صحیح دعا (یعنی زیادہ قابل قبول) اس شخص کی دعا ہے جو حج کے لیے نکلا ہو۔ واپس ہونے تک اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) بہت سی نمازیں چھوڑ دیتے ہیں۔ نیز ریڑیو اور ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ گانے سنتے ہیں۔ حرم شریف کی حاضری کم سے کم دیتے ہیں۔ بازاروں میں سامان خریدتے پھرتے ہیں اور رطے جھگڑتے بھی خوب ہیں جس کی قرآن شریف میں خصوصی ممانعت وارد ہوئی ہے۔

مریض اور مجاہد کی دعا مصنف نے مستجاب الدعوات لوگوں کی فہرست میں مریض اور مجاہد کو نہیں لکھا حالانکہ احادیث سے ثابت ہے کہ جب تک مریض اچھا نہ ہو اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور جب تک مجاہد واپس نہ ہو اس کی دعا بھی قبول ہوتی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مریض کے پاس جاؤ تو اس سے دعا کے لئے کہو (ابن ماجہ)

جب یمن بیمار ہوتا ہے تو بیماری کی وجہ سے اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور اس کے درجات بلند ہوتے ہیں تندرستی کے نکلنے میں جو نیک کام کرتا تھا ان کا ثواب بھی ملتا ہے نیز اس کی دعا کی حیثیت بھی بڑھ جاتی ہے جو ضرر قبول ہوتی ہے۔ مریض اپنی تکلیف میں اور تو کچھ نہیں کر سکتا ذکر اور دعاؤں میں تو مشغول رہ ہی سکتا ہے جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے نکلا اس کی جہاں اور بہت سی فضیلتیں ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ اس کی دعا بارگاہِ خداوندی میں ضرر مقبول ہوتی ہے۔ چونکہ یہ شخص اللہ کی راہ میں جان و مال کی قربانی دینے کے لیے نکل کھڑا ہوا تو اپنے اخلاص اور صدق نیت کی وجہ سے اس قابل ہو گیا کہ اس کی درخواست رد نہ کی جائے جب مجاہد دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا ضرر قبول فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم

متعدد احادیث میں اسم اعظم کا ذکر آیا ہے اور اسم اعظم کیا ہے؟ اس کے بارے میں بھی متعدد روایات پائی جاتی ہیں۔ اسم اعظم کے بارے میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ شانہ سے دعا کی جاتی ہے تو اللہ قبول فرماتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ سوال کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ شانہ پورا فرمادیتے ہیں۔ مصنف نے یہاں چند روایات ذکر کی ہیں جن میں اسم اعظم کا ذکر ہے (

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بے شک میں ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔

یہ وہی الفاظ ہیں جن کے ذریعے حضرت یونس علیہ السلام نے اللہ کو پکارا اور اس نے ان کی دعا قبول فرما کر اندھیروں سے نجات دی۔ مصنف نے مستدرک حاکم سے یہ روایت نقل کی ہے۔

مستدرک میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بھی کوئی مسلمان جب کبھی کسی بارے میں ان الفاظ کے ذریعہ دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائے گا۔ (قال الحاکم حدیث صحیح الاسناد و اقوالہ الذہبی) اور حاکم نے دوسری روایت اس طرح نقل کی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو اللہ کا اسم اعظم بتا دوں جس کے ذریعہ دعا کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے اور اللہ تعالیٰ سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ پورا فرماتا ہے۔ یہ وہ دعا ہے جس کے ذریعہ یونس علیہ السلام نے اللہ کو تین تاریکیوں میں پکارا۔

لے ایک تاریکی رات کی دوسری سمنہ کی تیسری پھلی کے پیٹ کی اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کی پکار سنی۔ اور ان تاریکیوں سے نجات دی۔

قال اللہ تعالیٰ شانہ فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ اَنْ لَّوَالِهَ الْاَوَّلَ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ فَاَسْرَجْنَا لَكَ مِنَ الْغَمْرِ كُنْ لَكَ مُنْجِي الْمَوْصِيْنِ ۝ (سورۃ انبیاء)

(۳) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ
 أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
 الْوَحْدُ الْقَيُّومُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ
 وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا
 أَحَدٌ

الہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس کا واسطہ
 دے کر کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے
 تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو ایکلا ہے بے نیاز
 ہے جس سے نہ کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا
 ہوا اور نہ ہی کوئی اس کے برابر کا (ہمسرا) ہے۔

مصنف کی ترتیب کے مطابق یہ روایت لمبر ہے اس میں بھی اسم اعظم بتایا ہے
 اس کو مصنف نے بعد السنن اربعہ اور صحیح ابن حبان اور مستدرک حاکم نقل کیا ہے۔ اس
 کے مادی حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ایک شخص کو یہ کلمات کہتے ہوئے سنا۔ اس شخص کے کلمات سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس نے اللہ کے اسم اعظم کے واسطہ
 سے دعا کی ہے جس کے واسطہ سے دعا کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اور اس کے ذریعہ
 سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ عنایت فرمادیتا ہے۔

حافظ ابن حجر فتح الباری میں فرماتے ہیں کہ جن روایات میں اسم اعظم کا ذکر ہے سند کے
 اعتبار سے ان میں سب سے زیادہ راجح وہ روایت ہے جو حضرت بریدہ سے مروی ہے اور ابوداؤد
 ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے اس کی تخریج کی ہے۔ اس روایت کے بعض طرق میں
 لفظ اِنِّیْ اَشْهَدُ اور لفظ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ نہیں ہے جس کو مصنف نے متصلاً ہی نقل کیا
 ہم بھی اس کو ذیل میں مع ترجمہ لکھ رہے ہیں۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ
 اللَّهُ الْوَحْدُ الْقَيُّومُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ
 وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا
 أَحَدٌ

الہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لئے کہ
 تو ہی اللہ ایکلا ہے بے نیاز ہے جس سے
 نہ کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ
 کوئی اس کے برابر (ہمسرا) ہے۔

مصنف نے ان الفاظ کے لئے ابن ابی شیبہ کا حوالہ دیا ہے۔

(۴) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس واسطہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْتَ وَحْدَكَ
لَوْ شَرَيْتُكَ لَكَ الْخَنَانُ الْمَنَّانُ
بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ
يَا قَيُّوْمُ .

سے کہ تیرے ہی لیے سب تعریف ہے تیرے
سوا کوئی معبود نہیں تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک
نہیں ہے (تو) بہت بڑا مہربان ہے بہت زیادہ
احسان کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا تو ہی
(بے مثال) ایجاد کرنے والا ہے اے (عظمت و)
جلال اور اکرام والے اے زندہ لے (سب کو) قائم رکھنے
والے .

مصنف کی ترتیب کے مطابق یہ روایت نمبر ۲ ہے اس میں بھی اسم اعظم بتایا ہے مصنف نے
بحوالہ سنن اربعہ صحیح ابن حبان، مستدرک حاکم، مستدرک ابن ابی شیبہ، اس کو نقل کیا ہے
مصنف نے اشارہ دیا ہے کہ لفظ یا حئی یا قیوم اس کے بعض طرق میں نہیں ہے۔ یہ روایت
حضرت النبی سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا ہوا
تھا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اس شخص نے بعد نماز یہ الفاظ ادا کئے۔
یہ سن کر آنحضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سے اس کے بڑے
نام کے ذریعہ دعا کی ہے کہ جب اس کے ذریعہ اس سے سوال کیا جاتا ہے تو عطا فرما
دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے۔

(۴) وَاللَّهُمَّ اللَّهُ تَاجِدٌ ۚ اللَّهُ
إِلَهُهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۚ

اور تمہارا معبود یگانہ معبود ہے اس کے سوا
کوئی معبود نہیں وہ بڑا ہی رحم کرنے والا
اور بہت ہی مہربان ہے۔

(۵) اَللّٰهُمَّ اَللّٰهُ اَللّٰهُ ۚ اَللّٰهُ ۚ

الف لام میم اس کے سوا کوئی معبود نہیں دہی

الْحَيُّ الْقَيُّومُ

(ہمیشہ) زندہ رہنے والا ہے۔ اور (سب کو) قائم رکھنے والا ہے۔

مصنف کی ترتیب کے مطابق یہ روایت نمبر ۴ ہے۔ اس میں بھی اسم اعظم بتایا ہے اس کو مصنف نے بحوالہ ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور مصنف ابن ابی شیبہ نقل کیا ہے اس کی روایت کرنے والی حضرت اسماء بنت یزید ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ حضور مقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا اسم اعظم ان دونوں آیتوں میں ہے (یہ دونوں آیتیں اوپر لکھی ہیں پہلی آیت سورہ بقرہ کے رکوع ۱۹ کی آخری آیت ہے۔ اور دوسری آیت سورہ آل عمران کے بالکل شروع میں ہے۔)

(۵) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ اللہ کا اسم اعظم ان تینوں سورتوں میں ہے۔
(۱) سورہ بقرہ (۲) سورہ آل عمران (۳) سورہ ظہ۔
قاسم بن عبد الرحمن (جو راوی حدیث ہیں) نے فرمایا کہ میں نے اس حدیث کے تحت اسم اعظم تلاش کیا تو ”الْحَيُّ الْقَيُّومُ“ کو اسم اعظم پایا۔

لے مصنف نے یہ روایت بحوالہ مستدرک حاکم نقل کی ہے جو حضرت ابو امامہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور مقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بے شک اللہ کا اسم اعظم ضرور تین سورتوں میں ہے۔
ادل سورہ بقرہ۔ دوم سورہ آل عمران۔ سوم سورہ ظہ۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد قاسم بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ میں نے تلاش کیا تو معلوم ہوا کہ (تینوں سورتوں میں جو مشترک چیز ہے) وہ ”الْحَيُّ الْقَيُّومُ“ ہے اس سے میں سمجھ گیا کہ اسی کو اسم اعظم بتایا ہے۔
سورہ بقرہ کے اندر آیت الکرسی میں ”اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ“ ہے اور سورہ آل عمران میں ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ“ ہے اور سورہ ظہ میں ”وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ“ ہے۔ (ان میں ”الْحَيُّ الْقَيُّومُ“ مشترک ہے لیکن دعا کرنے والے کو پورے جملے پڑھنے چاہئیں۔)

مصنف نے جو یہ فرمایا کہ میرے نزدیک ”اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ“ اسم اعظم ہے اور اس سے دونوں حدیثوں میں تطبیق ہو جاتی ہے۔ ان کا یہ فرمانا محل نظر ہے کیونکہ دوسری (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

حصن حصین کے مصنف امام جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک اللہ
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ اسم اعظم ہے تاکہ دونوں حدیثیں موافق ہو جائیں اور اس لیے
بھی کہ واحدی کی کتاب الدعائیں یونس بن عبد الاعلیٰ سے اسی طرح مروی ہے۔ واللہ اعلم۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) حدیث میں سورہ طہ کا بھی ذکر ہے اور سورہ طہ میں لفظ الْحَيُّ الْقَيُّومُ سے پہلے اللہ کو
إِلَهٌ إِلَّا هُوَ نہیں ہے۔ ہاں اگر صرف الْحَيُّ الْقَيُّومُ مراد لیا جائے جیسا کہ قاسم بن عبد الرحمن نے فرمایا تو یہ درست
ہے کیونکہ یہ تینوں سورتوں میں مشترک ہے لیکن جمع بین الحدیثیں اس صورت میں بھی نہیں ہوتا اور درحقیقت جمع بین الحدیثیں
کی ضرورت بھی نہیں ہے کیونکہ جن روایات میں جو اسم اعظم بتایا ہے اس کے مطابق عمل کرنا درست ہے ان میں
سے جس کو بھی پڑھ کر دعا کر لے گا انشاء اللہ تعالیٰ اللہ جل شانہ دعا قبول فرمائے گا۔ احادیث میں
کوئی حصر کا کلمہ نہیں ہے تاکہ صرف کسی ایک کو اسم اعظم مانا جاسکے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری میں لکھا ہے کہ ابو جعفر طبری اور ابوالحسن اشعری اور ابوصالح
ابن جہان اور قاضی ابوبکر باقلانی وغیرہم نے فرمایا ہے کہ جن روایات میں لفظ اسم اعظم وارد ہوا ہے ان میں
”اعظم“ اسم تفضیل کے معنی میں نہیں ہے بلکہ اعظم بمعنی عظیم ہے کیونکہ کسی نام کو اسم اعظم کہنے کا یہ مطلب
نہیں ہے کہ کوئی دوسرا نام اس سے اعظم نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے سب نام اعظم ہیں اور یہ معنی لینے سے اعظم
بمعنی عظیم ہو جاتا ہے۔

ان حضرات کا یہ بھی فرمانا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعض اسماء کی تفضیل بعض اسماء پر درست نہیں ہے اور
جن روایات میں لفظ ”اعظم“ وارد ہوا ہے وہ اس اعتبار سے ہے کہ اس اسم کے ذریعہ دعا کرنے والے کو ثواب
بہت زیادہ ملے گا۔

اس کے بعد حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اسم اعظم کے بارے میں چودہ اقوال نقل کئے ہیں۔ ان
میں سے بعض تو ایسے ہیں کہ ان کو اسم اعظم کہنے کے بارے میں کوئی حدیث مروی نہیں ہے بے کشف
یا خواب یا ذاتی رائے سے ان کو اسم اعظم کہ دیا گیا ہے۔

اور بعض کے بارے میں روایات موجود ہیں جن میں سے بعض سند کے اعتبار سے صحیح اور بعض ضعیف
ہیں اور بعض حسن ہیں اور بعض کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

یہ قاسم عبدالرحمن کے بیٹے شام کے رہنے والے ہیں۔ تابعی ہیں۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔ پتھے رادی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ

(یعنی تانوسے نام جن کے ذریعہ ہم کو دعا کرنے کا حکم دیا گیا ہے)
(۱) جو بھی کوئی شخص ان کو خوب اچھی طرح یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔
(بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، حاکم، ابن حبان)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) کہ ان سے اسم اعظم کی تعیین پر استدلال کرنے میں نظر ہے۔
اسم اعظم کے سلسلہ میں علامہ سیوطیؒ کا مستقل رسالہ ہے جس میں انہوں نے "اسم اعظم" کے بارے میں چالیس اقوال جمع کئے ہیں۔ ۱۲۔
لے اسمائے حسنیٰ

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

(۱) وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوهُ بِهَا
وَقَدْ وَالَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِيَّ اسْمَائِهِمْ
سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

(سورۃ اعراف)

اور سورہ بنی اسرائیل میں ارشاد ہے:

(۲) قُلْ اَدْعُوا اللّٰهَ اَوْ اَدْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَا
تَدْعُوا فَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰی ۚ

آپ فرمادیکھئے خواہ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمن کہہ کر
پکارو، جس نام سے بھی پکارو، سو اس کے بہت
سے اچھے اچھے نام ہیں۔

سورۃ حشر کے آخر میں اللہ جل شانہ نے اپنے چند اسماء ذکر فرما کر ارشاد فرمایا ہے:

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ
وہ معبود ہے، پیدا کرنے والا ہے، ٹھیک ٹھیک
(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۲۱) ان ناموں کو جو بھی کوئی شخص محفوظ کر لے گا ضرور جنت میں داخل ہوگا۔ (بخاری)

لَهُ اَلْوَسْمَاءُ الْحُسْنٰی لَا يَسْبَعُ لَهُ مَا
فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ هُوَ الْخَيْرُ
الْحَكِيْمُ ۝

بنانے والا ہے، صورت بنانے والا ہے اس نے
اچھے اچھے نام ہیں اس کے لیے سب چیزیں تسبیح کرتی ہیں جو
آسمانوں اور زمین میں ہیں اور ہی زبردست حکمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کو یاد کرنے اور ان کے ذریعہ سے دعا کرنے کی احادیث شریفہ میں ترغیب دی گئی ہے
اس کے بارے میں بعض روایات میں مَنْ أَحْصَاهَا دَارُهَا ہے اور بعض روایات میں لَوْ يُحْفَظُهَا أَحَدٌ
إِلَّا الْخَوَّيَّا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں کے ایک ہی معنی ہیں۔ جو شخص اسمائے حسنیٰ
کو خوب اچھی طرح ایک ایک کر کے یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔ حدیث کی شرح لکھنے والوں نے مَنْ
أَحْصَاهَا کا مطلب اس کے علاوہ بھی بتایا ہے۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے جامع صغیر میں بحوالہ علیہ الدیار حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حدیث
نقل کی ہے۔

إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مَّا غَيْرُ وَاحِدَةٍ إِنْ شَاءَ وَشَرُّ
يُحِبُّ الْوِشْرَ وَمَنْ عَبَّدَ عُبُودًا بِهَا آتَى وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ .

اس حدیث کا مضمون دہی ہے جو صحیح بخاری کی روایت میں گزر چکا۔ البتہ اس میں یوں زیادہ ہے
کہ جو شخص ان اسماء کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے اس کے لیے جنت واجب ہوگی۔

علامہ حنفی کا حاشیہ جو جامع صغیر پر ہے اس میں یہ عووبہا پر لکھا ہے کہ ای بعد تلووتھا او قبل
ذَلِكَ بَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَوْ تَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنٰی كَذَا وَكَذَا .

یعنی ان اسماء کو پڑھنے کے بعد دعا کرے یا پہلے دعا مانگ لے۔ پھر یوں عرض کرے کہ اے
اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپ کے اسماء حسنیٰ کے ذریعہ آپ کی جناب میں وسیلہ پکڑتا ہوں وہ
اسماء حسنیٰ ہیں۔ ان کے بعد هُوَ اللَّهُ الَّذِي سے آخر تک نالوے اسماء حسنیٰ پڑھ دے جو جمعہ ترجمہ
ہم نے لکھ دیئے ہیں۔

اسماء حسنیٰ بمعنی اسمائے صفیہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

الرَّحْمَنُ	الْزَّحِيمُ	الْمَلِكُ	الْقُدُّوسُ
نہایت ہرمان	بہت رحم والا	بادشاہ	برعیب سے پاک
السَّلَامُ	الْمُؤْمِنُ	الْمُهَيِّمُ	الْعَزِيزُ
ہر آفت سے سلامت رکھنے والا	امن دینے والا	نگہبانی کرتے والا	زبردست
الْجَبَّارُ	الْمُتَكَبِّرُ	الْخَالِقُ	الْبَارِئُ
خرابی کا درست کرنے والا	بہت بڑائی والا	پیدا فرمانے والا	ٹھیک ٹھیک بنانے والا
الْمُصَوِّرُ	الْغَفَّارُ	الْقَهَّاسُ	الْوَهَّابُ
صورت بنانے والا	بہت بخشنے والا	بہت غلبہ والا	بہت دینے والا
الرَّزَّاقُ	الْفَتَّاحُ	الْعَلِيمُ	الْقَابِضُ
بہت روزی دینے والا	بڑا فیصلہ کرنے والا	بہت جانتے والا	روزی وغیرہ تنگ کرنا والا
الْبَاسِطُ	الْخَافِضُ	الرَّافِعُ	الْمُعِزُّ
فراخ کرنے والا	پست کرنے والا	بلند کرنے والا	عزت دینے والا
الْمُذِلُّ	السَّمِيعُ	الْبَصِيرُ	الْحَكَمُ
ذلت دینے والا	سننے والا	دیکھنے والا	اٹل فیصلہ والا
الْعَدْلُ	اللطيفُ	الْخَبِيرُ	الْحَلِيمُ
صیح انصاف کرنے والا	بھیدوں کا جانتے والا	پوری طرح خبر رکھنے والا	بردار
الْعَظِيمُ	الْغَفُورُ	الشَّكُورُ	الْعَلِيُّ
عظمت والا	خوب گناہ بخشنے والا	قدردان بخور سے پرہیز کرنے والا	بلند مرتبے والا
الْكَبِيرُ	الْحَفِيفُ	الْمُقَيِّتُ	الْحَيُّ
بہت بڑا	حفاظت کرنا والا	خوراکیں پیدا فرمانا والا اور سکوچنا	حساب کرنے والا

الْمَجِيبُ دعاؤں کو قبول فرمایا والا	الرَّقِيبُ نگران	الْكَرِيمُ بے مانگے عطا فرمایا والا	الْجَلِيلُ بڑی بزرگی والا
الْمَجِيدُ بڑی بزرگی والا	الْوَدُودُ بڑی محبت والا	الْحَكِيمُ بڑا حکمت والا	الْوَاسِعُ وسعت والا
الْوَكِيلُ کام بنانے والا	الْحَقُّ اپنی سب صفات کے ساتھ ثابت	الشَّهِيدُ حاضر و موجود	الْبَاعِثُ زندہ کر کے قبروں کو اٹھایا والا
الْحَمِيدُ تعریف کا مستحق	الْوَلِيُّ کار ساز	الْمَتِينُ نہایت قوت والا	الْقَوِيُّ قوت والا
الْمُحْيِي زندہ کرنے والا	الْمُعِيدُ دوسری بار پیدا کرنے والا	الْمُبْدِي پہلی بار پیدا کرنے والا	الْمُخْصِي خوب اچھی طرح شمار رکھنے والا
الْوَاحِدُ بالفعل ہر کمال سے متصف	الْقَيُّومُ سب کی ہستی قائم رکھنے والا	الْحَيُّ ہمیشہ زندہ	الْمُتِّبُ موت دینے والا
الْقَادِرُ بہت زیادہ قدرت والا	الْقَسَمُ بے نیاز	الْوَاحِدُ ایک	الْمَسَاحِدُ بزرگی والا
الْأَوَّلُ سب سے اول	الْمُؤَخِّرُ پچھے ہٹانے والا	الْمُقَدِّمُ آگے بڑھانے والا	الْمُقَدِّمُ بہت زیادہ قدرت والا
الْوَالِي پوری کائنات کا مولیٰ	الْبَاطِنُ پوشیدہ	الظَّاهِرُ آشکارا	الْأَخِرُ سب سے آخر
الْمُنْتَقِمُ انتقام لینے والا	الْتَّوَابُ بہت توبہ قبول فرمایا والا	الْبَرُّ بہت بڑا محسن	الْمُعَالِي مخلوق کی صفات سے بالاتر
ذُو الْجَدَلِ وَالْوَكَرَامِ بزرگی اور بخشش والا	مَالِكُ الْمُلْكِ پورے ملک کا مالک	الرَّؤُوفُ بہت شفقت رکھنے والا	الْعَفُوُّ معاف فرمانے والا

الْجَامِعُ	الْفَنَى	الْمُعْنَى	الْعَائِدُ
سب کو جمع کرنے والا	سب سے بے نیاز	دوسروں کو غنی بنانے والا	روکنے والا
النَّافِعُ	النُّورُ	الْهَادِي	الْبَدِيعُ
نفع پہنچانے والا	سب کو روشن کرنے والا	ہدایت دینے والا	بیشمل پیدا فرمانے والا
الْمُقْسِطُ	الضَّآئِرُ	الْبَاقِي	الْوَارِثُ
بڑا انصاف والا	نقصان پہنچانے والا	ہمیشہ رہنے والا	سب کا ہونیکے بعد باقی رہنے والا
الرَّشِيدُ	الصَّبُورُ	حَلَّ جَدَلُهُ	
ہدایت والا	بہت برداشت کرنے والا		

۹۹۔ یہ تینوں نام جو مصنفؒ نے یہاں درج کئے ہیں ان کے حوالے کے لیے سنن ترمذی سنن ابن ماجہ اور مستدرک حاکم اور ابن جہان کا رمز لکھا ہے۔ لیکن روایت ترمذی سے لی ہے جو ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مصنفؒ سنن ابن ماجہ کا حوالہ نہ دیتے تو اچھا تھا۔ کیونکہ اس میں جو روایت ہے اس میں آدمی کے قریب دوسرے اسماء حسنیٰ مذکور ہیں جو ترمذی کی روایت میں نہیں ہیں اور بہت سے وہ اسماء نہیں ہیں جو سنن ترمذی میں موجود ہیں حالانکہ سیاق کلام سے یہی متبادر ہوتا ہے کہ سنن ابن ماجہ میں بھی پوری روایت سنن ترمذی کی روایت کے مطابق یا اس کے قریب ہوگی۔

مصنفؒ سنن ابن ماجہ کی روایت کو مستقل ذکر کر دیتے تو اچھا تھا۔ چونکہ ترمذی کی روایت مذکورہ کے علاوہ دوسرے اسماء حسنیٰ بھی دیگر کتب میں وارد ہوئے ہیں۔ اس لئے محدثین کو اس نے فرمایا ہے کہ اس حدیث کا مقصود یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ صرف تینوں میں مضمحل ہیں بلکہ یہ بتانا مقصود ہے کہ یہ اسماء وہ ہیں جن کا یاد کرنا جنت میں داخل ہونے کا ذریعہ ہے۔

قال الحافظ ابن حجر في فتح الباري فالمراد بالخياران دخول الجنة باحصاءها والخيار بخصر الاسماء.

لیکن اس پر یہ اشکال ہوتا ہے کہ سنن ابن ماجہ کی روایت میں بھی یہی ہے کہ جو شخص ان اسماء حسنیٰ کو یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔

اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ دونوں روایتیں ملانے سے معلوم ہوتا ہے (باقی حاشیہ کے صفحہ پر)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) کہ کوئی سے بھی ننانوے نام یاد کر لے گا تو جنت میں داخل ہوگا۔ لہذا دونوں روایتوں میں کوئی تعارض نہیں۔ البتہ حضرات محدثین کا اس میں اختلاف ہے کہ ننانوے اسماء حسنیٰ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے ارشاد فرمائے یا بعض روایات حدیث نے قرآن مجید کی آیات اور احادیث شریفہ کا جمع کر کے ایک جگہ جمع کر دیا اور پھر حدیث کے ساتھ ملا کر روایت کر دی اور اس طرح سے حدیث میں ان اسماء کا ذکر مدرج ہو گیا۔ لیکن چونکہ ان اسماء میں سے اکثر تو ایسے ہیں جو قرآن مجید و حدیث میں بالتصریح موجود ہیں بعض ایسے ہیں جو آیات و احادیث کے مضامین سے مستفاد ہوتے ہیں اس لیے ان کو یاد کر لینا اور دعا سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے طور پر پڑھ لینا انشاء اللہ قبولیت دعا کا ایک سبب اور وسیلہ ضرور ہے۔

فائدہ: اسمائے حسنیٰ کو بیک وقت پڑھ کر دعا کرنا چاہے تو اد پر جس طرح لکھا ہے۔ **هُوَ** **اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ** مسلسل پڑھتا جائے اور **أَلْصَبُّوسُ** پر ختم کر کے دعا مانگ لے۔ مسلسل پڑھتے وقت ہر اسم کے آخری حرف پر پیش پڑھے اور اس پیش کو بعد والے اسم کے لام ساکن سے ملا دے پچ میں الف کو چھوڑ دے۔ البتہ جن اسماء کے شروع میں حرف ثنیہ ہیں جن میں لام تعریف کا ادغام ہوتا ہے (دہاں پہلے اسم کے پیش کو دوسرے اسم کے اس حرف سے ملائے جو الف لام کے بعد ہے اور حرف ثنیہ جو اسماء حسنیٰ مذکورہ کے شروع میں ہیں یہ ہیں ت، ر، س، ش، ص، ض، ظ، ل، ن پڑھتے پڑھتے جب کسی جگہ سانس ٹوٹنے لگے تو وقف کر دے اور وقف کی صوت میں بعد والے اسم سے نہ ملائے اور اس صورت میں دوسرا اسم آتی سے شروع کرے اور **أَلْمُحْصِي** اور **أَلْمُحْجِي** اور **أَلْوَالِحِ** اور **أَلْمُعَالِي** اور **أَلْمُعْنِي** اور **أَلْهَادِي** اور **أَلْبَاقِي** پر وقف کرے تو یا کو ساکن کرے اور اس سے پہلے والے حرف پر زیر رہے۔

بعض اکابر نے فرمایا ہے کہ اسماء حسنیٰ کو یکجا اکٹھا پڑھے تو ہر اسم کے بعد لفظ **جَلَّ جَلَّ** بڑھاتا جائے۔ اس صورت میں **جَلَّ جَلَّ** کی حد حسب قاعدہ مذکورہ بعد والے اسم سے ملے گی اور جن کلموں کے آخر میں تہی ہے (جن کا ابھی ذکر ہوا ہے) ان کو وقف کے قاعدہ کے مطابق پڑھیں گے۔ ان باتوں کو کسی بڑے عالم یا صاحب فن قاری سے سمجھ لیں۔

اگر کسی ایک نام کا وظیفہ پڑھیں تو شروع میں یا دعا کر پڑھیں اور اس اسم سے الف لام حذف کر دیں مثلاً اس طرح پڑھیں یا رَحْمَنُ یا رَحِيمُ یا مُقَدِّسُ یا سَلَامٌ وغیرہ لیکن لفظ اللہ البقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

چند دیگر اذکار

(جن کے ذریعہ دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے)

اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کے ذریعہ دعا کرنا قبولیت دعا کا وسیلہ اور ذریعہ ہے
ان اسماء کو بیان کرنے کے بعد مصنف رحمۃ اللہ علیہ چند دیگر اذکار و کلمات لکھتے ہیں جن کو
احادیث شریفہ میں مقبولیت دعا کا ذریعہ بتایا ہے۔

(۱) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یا ذا الجلال والاکرام (اے بزرگی اور اکرام والے
کہتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا، تیری دعا کی قبولیت کا فیصلہ کر دیا گیا ہے لہذا تو سوال کر
لے (ترمذی عن معاذ بن)

(۲) فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص یا ارحم الراحمین (اے سب رحم کرنے
والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے) کہتا ہے اس کے لیے اللہ کی طرف سے ایک
فرشتہ مقرر ہے۔ پس جو شخص تین بار یہ کلمہ کہتا ہے تو فرشتہ اس سے کہتا ہے کہ ارحم الراحمین
تیری طرف متوجہ ہے تو جو چاہے طلب کر (حاکم عن ابی امامہؓ)

ایک حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک شخص کے پاس سے گزر ہوا
جو یا ارحم الراحمین کہہ رہا تھا۔ آپ نے اس سے فرمایا تو سوال کر لے، اللہ تعالیٰ نے تیری طرف
نظر اکر (فرمائی ہے)۔ (حاکم عن انس رضی اللہ عنہ)

(۳) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے مین بار جنت کا سوال
کرتا ہے تو جنت کہتی ہے کہ اے اللہ! اس کو جنت میں داخل فرما اور جو شخص دوزخ سے
مین بار پناہ مانگتا ہے تو دوزخ کہتی ہے کہ اے اللہ! اس کو دوزخ سے پناہ میں رکھو۔

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم عن انسؓ)

البقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) کے شروع میں جو الف زبر کے ساتھ ہے (جو قواعد عربیہ کے مطابق ہمزہ

ہے) وہ باقی رہے گا اور لام سے ملے گا۔ ۱۲۰

(۴) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ان پانچ کلمات کے ذریعہ دعا کرے۔ اللہ تعالیٰ سے جو کچھ بھی سوال کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرمائے گا۔
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ. لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
 لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَوْحٌ
 وَلَوْ قُوَّةٌ إِلَّا بِاللَّهِ (طبرانی فی الکبیر و فی الاوسط)

دُعا قبول ہو جانے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو اپنی دعا کی قبولیت کا پتہ چل جائے پس قبولیت کے نتیجہ میں مرض سے شفا پا جائے یا (بخیر دعائیت) سفر سے واپس ہو جائے تو اسے کیا چیز روکتی ہے کہ یہ کلمات کہے۔

سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس
 کی عظمت و جلال کے وسیلہ سے تمام نیک
 کام انجام پاتے ہیں۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَعَثَنِي فِي
 تَتَمُّ الصَّالِحَاتِ
 (حاکم ابن السنی عن عائشہ)

❖

لے ترجمہ: کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا وہ تنہا ہے اس کا کوئی
 شریک نہیں، اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ کوئی معبود نہیں اللہ
 کے سوا اور گناہ سے بچنے اور نیکی پر لگنے کی طاقت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔
 یہ مطلب یہ ہے کہ دعا کی قبولیت کا ظہور ہو جانے پر ان الفاظ سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کرے۔

دُوسری منزل

بروزِ جمعہ

صبح و شام کی دعائیں

ذیل میں وہ دعائیں لکھی جاتی ہیں جو صبح و شام دونوں اوقات میں پڑھنی چاہئیں۔
ان میں اکثر دعائیں وہ ہیں جن میں صبح و شام کے لیے عموماً سب الفاظ ایک ہی ہیں اگر
کسی جگہ کوئی فرق ہے تو اس کو ہم نے واضح کر دیا ہے۔

(۱) فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بندہ ہر صبح و شام تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ
لیا کرے۔

بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ
مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا
فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

اللہ کے نام کے ساتھ ہم نے صبح کی (یا شام کی)
جس کے نام کے ساتھ آسمان اور زمین کی کوئی چیز
نقصان نہیں دے سکتی اور وہ سننے والا جاننے

والا ہے تو اسے کوئی چیز ضرر نہ پہنچائے گی (سنن اربعہ، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ عن عثمان)
(۲) اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ
مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ط

میں اللہ کے پورے کلموں کے واسطے اللہ
تعالیٰ کی پناہ لیتا ہوں اس کی مخلوق کے شر سے۔

صبح و شام مذکورہ بالا کلمات کا پڑھنا طبرانی نے معجم اوسط میں روایت کیا ہے اور معجم
اوسط کی ایک روایت میں اور مسلم اور دارمی اور ابن السنی نے صرف شام کو پڑھنا روایت کیا
ہے اور ترمذی اور دارمی اور ابن السنی نے تین بار پڑھنے کی روایت ذکر کی ہے۔

(۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص صبح کو تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ

لے صبحِ مسلم میں ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) گزشتہ رات مجھے کچھ
نے ڈس لیا۔ آپ نے فرمایا کہ خبردار اگر تو شام کے وقت اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ پڑھ لیتا تو کچھ تجھے
تکلیف نہ دیتا اور جامع ترمذی میں یوں ہے کہ جو شخص شام کو تین بار یہ کلمات پڑھے اسے اس رات
میں کوئی زہریلی چیز تکلیف نہ پہنچائے گی؟ (اداء ابواب الدعوات)

الْعَلِيمُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھ کر (سورہ حشر کی) یہ آخری تین آیات پڑھے۔
 هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ
 الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ
 الرَّحِيمُ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا
 هُوَ الْمَلِكُ الْقَدُّوسُ السَّلَامُ
 الْمُؤْمِنُ الْمُهِيمُنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ
 الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ
 هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ
 لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ يُسَبِّحُ لَهُ
 مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ هُوَ
 الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

وہ اللہ (ایسا ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود
 نہیں وہ غیب کا اور پوشیدہ چیزوں کا جاننے
 والا ہے وہ رحمن و رحیم ہے۔ وہ اللہ ایسا
 ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بادشاہ
 ہے، پاک ہے، سلامتی والا ہے، امن دینے
 والا ہے، نگہبانی کرنے والا ہے، عزیز ہے، جبار
 ہے، خوب بڑائی والا ہے اللہ اس ترک سے
 پاک ہے جو وہ کرتے ہیں، وہ اللہ پیدا کرنے والا ہے
 ٹھیک ٹھیک بنانے والا ہے۔ اس کے اچھے اچھے نام
 ہیں جو بھی چیزیں آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس
 کی تسبیح بیان کرتی ہیں اور وہ زبردست ہے حکمت والا ہے

تو اس کے لئے خداوند تعالیٰ شانہ ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دے گا جو شام تک اس پر رحمت بھیجتے
 رہیں گے اور اگر اس دن مر جائے گا تو شہید مرے گا۔ اور جو شخص شام کو یہ عمل کرے تو اس کے
 لیے خداوند تعالیٰ شانہ ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دے گا جو صبح تک اس پر رحمت بھیجتے رہیں
 گے اور اگر اس رات مر جائے گا تو شہید مرے گا۔

(ترمذی، دارمی، ابن السنی، عن معقل بن یسار)

(۴) فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص صبح شام تین تین مرتبہ قل ہو اللہ احد اور
 سورہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ لے تو یہ ہر چیز سے کافی ہوں گے (یعنی ہر
 ایذا دینے والی چیز سے یہ شخص محفوظ ہو جائے گا)

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن السنی، عن عبد اللہ بن حبیب)

(۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص صبح کو (سورہ روم پارہ ۲۱ کی) یہ تین آیات
 پڑھ لے۔

سو تم اللہ کی پاکی بیان کرو شام کے وقت اور صبح کے وقت اور تمام آسمانوں اور زمین میں اسی کے لیے حمد ہے اور بعد زوال بھی اور ظہر کے وقت بھی وہ جان دار کو بے جان سے اور بے جان کو جان دار سے باہر لاتا ہے اور زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم نکالے جاؤ گے۔

فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَ حِينَ تُصْبِحُونَ ۖ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ ۚ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُمِيتُ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَٰلِكَ تَخْرُجُونَ ۚ

تو اس دن جو درد وغیرہ چھوٹ جائے گا اس کا ثواب پالے گا اور جو شخص شام کو یہ آیات پڑھ لے تو اس رات کو جو (درد وغیرہ) چھوٹ جائے گا اس کا ثواب پالے گا۔
(ابوداؤد، ابن السنی عن ابن عباسؓ)

(۶) صبح و شام آیۃ الکرسی بھی پڑھنا چاہیے (مجم کبیر طبرانی عن ابی بن کعبؓ) اور ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح کو سورۃ مومن (جس کا دوسرا نام سورۃ غافر بھی ہے) کی ابتدائی آیات اور آیۃ الکرسی پڑھ لے تو ان کی وجہ سے شام تک (آفات و کمروہات سے) محفوظ رہے گا۔ اور جو شخص ان کو شام کے وقت پڑھ لے تو صبح تک (آفات و کمروہات سے) محفوظ رہے گا۔

آیۃ الکرسی یہ ہے۔

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ

اللہ ایسا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے عالم کو قائم رکھنے والا ہے نہ اس کو اونگھ بکڑ سکتی ہے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے۔ کون ہے جو اس کی جناب میں بغیر اس کی اجازت کے سفارش کر سکے وہ جانتا ہے ان کے تمام حاضر غائب حالات کو اور اس کی معلومات میں سے کسی بھی چیز کو اپنے احاطہ علمی میں

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَوْ يَوْمُودُ
حَفِظُوهَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ
نہیں لا سکتے مگر جس قدر وہ چاہے اور اس کی کرسی
نے تمام آسمانوں اور زمین کو اپنے اندر لے رکھا ہے
اور ان دونوں کی حفاظت اس پر گراں نہیں ہے اور وہ بلند اور عظیم ہے۔

سورة مومن کی ابتدائی آیات یہ ہیں۔

حَمْدُكَ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ
الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَ
قَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي
الْجَلَالِ الْإِكْرَامِ
تھم۔ یہ کتاب اتاری گئی ہے اللہ کی طرف سے
جو زبردست ہے اور ہر چیز کا جاننے والا ہے
گناہوں کا بخشنے والا ہے اور توبہ قبول کرنے
والا ہے سخت سزا دینے والا ہے صاحب
قدت ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی طرف
جاننا ہے (سورة مومن پارہ ۲۴)

ابن السنی عن ابی ہریرۃ

(۷) یہ دعا بھی صبح شام پڑھیں۔

أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمَلِكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ
لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ اسْأَلْكَ خَيْرَ
مَا فِي هَذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا
بَعْدَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي
هَذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ رَبِّ
أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَلْبِ وَسُوءِ الْكَبِيرِ
رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ
وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ

مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن
ابی شیبہ عن عبد اللہ بن مسعود

ہم نے اور تمام ملک نے اللہ کے لیے صبح کی اور سب
تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اللہ کے سوا کوئی
معبود نہیں وہ (اپنی ذات و صفات میں) یکتا ہے
اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے سارا ملک ہے
اور اسی کے لیے حمد و ثنا اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔
اے میرے رب! جو کچھ اس دن میں (پیش آنے والا)
ہے اور جو کچھ اس کے بعد (پیش) آئے گا میں تجھ
سے اس کی بھلائی اور بہتری مانگتا ہوں اور جو کچھ اس دن
میں اور اس کے بعد پیش آنے والا ہے میں اس کے
شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے میرے رب میں سستی
اور بڑبڑاہٹ کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں اے میرے رب!
میں عذاب جہنم سے اور عذاب قبر سے تیری پناہ
چاہتا ہوں۔

(۸) یہ بھی صبح و شام پڑھیں۔
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَلِّ
 وَالْهَرَمِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ
 الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ.
 مسلم عن عبد الله بن مسعود

اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں کسل مندی سے
 اور ضعف پیری سے اور برے پڑھاپے سے اور دنیا
 کے فتنوں سے اور عذاب قبر سے۔

(۹) اس کو بھی صبح و شام پڑھیں۔

أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمَلِكُ لِلَّهِ رَبِّ
 الْعَالَمِينَ ط اللَّهُمَّ اخْرِسْ
 أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الْيَوْمِ فَتَحَهُ اللَّهُ لِي
 وَنَصْرَهُ وَتَوْسِطَهُ وَبَرَكَتَهُ هُدَاهُ
 وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ وَ
 شَرِّ مَا بَعْدَهُ.
 (ابوداؤد عن ابی مالک)

ہم اور سارا ملک اللہ ہی کے لیے جو رب العالمین
 صبح کے وقت میں داخل ہوئے۔ اے
 اللہ! میں تجھ سے اس روز کی بہتری یعنی اس
 روز کی فتح اور مدد اور اس روز کے نور و برکت
 اور ہدایت کا سوال کرتا ہوں۔ اور ان چیزوں
 کے شر سے جو اس میں ہیں اور اس کے بعد ہوں گی۔
 تیری پناہ چاہتا ہوں۔

فائدہ: اس دعا کو جب شام کو پڑھے تو اس طرح سے پڑھے۔

أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمَلِكُ لِلَّهِ رَبِّ
 الْعَالَمِينَ ط اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
 خَيْرَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ فَتَحَهَا وَ
 نَصْرَهَا وَنُورَهَا وَبَرَكَتَهَا وَ
 هُدَاهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ
 مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا.
 (ابوداؤد عن ابی مالک)

ہم اور سارا ملک اللہ ہی کے لیے جو رب العالمین
 شام کے وقت میں داخل ہوئے۔ اے اللہ
 میں تجھ سے اس رات کی بہتری یعنی اس رات کی
 فتح اور مدد اور اس رات کے نور اور برکت اور
 ہدایت کا سوال کرتا ہوں اور پناہ چاہتا ہوں ان
 چیزوں کے شر سے جو اس رات میں ہیں اور جو
 اس کے بعد ہوں گی۔

(۱۰) صبح و شام یہ بھی پڑھیں۔

اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا اے اللہ! ہم تیری قدرت سے صبح کے وقت

وَبِكَ نَحْيُ وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ
النُّشُورُ.

(سنن اربعہ، ابن حبان، ابو عوانہ،

عن ابی ہریرۃؓ)

(۱۱) یہ دعا بھی صبح شام پڑھیں۔

أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمَلَكُ لِلَّهِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا شَرِيكَ لَهُ لَا
إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ

(مسند بزار ابن السنی عن ابی ہریرۃؓ)

ہم نے اور سارے ملک نے اللہ تعالیٰ کے لئے
صبح کی اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے اس
کے لئے کوئی شریک نہیں۔ اس کے سوا کوئی معبود
نہیں اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔

فائدہ: جب ان دونوں دعاؤں کو شام کو پڑھے تو اَصْبَحَ کی جگہ اَمْسَى اور اُصْبَحْنَا
کی جگہ اَمْسَيْنَا اور وَإِلَيْهِ النُّشُورُ کی جگہ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ پڑھے۔

(۱۲) یہ دعا بھی صبح شام پڑھیں۔

اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ
شَيْءٍ وَمَوْلَانَا أَنْ لَا
إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ
نَفْسِي وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّ
وَأَنْ نَقُتِرَ عَلَى أَلْفِئَةِ سُوءٍ
أَوْ نَجْرُكَ إِلَى مُسْلِمٍ۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم،

ابن ابی شیبہ عن ابی مالکؓ)

اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا فرمانے والے
ہر پوشیدہ اور ظاہر کے جانتے والے ہر چیز کے
پروردگار اور مالک۔ شہادت دیتا ہوں کہ تیرے
سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں تیری پناہ
لیتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر سے
اور اس کے (مکرو فریب کے) جال سے اور اس سے
(پناہ لیتا ہوں) کہ ہم اپنے نفسوں پر کسی برائی کا
ارتکاب کریں یا کسی مسلمان تک کوئی برائی کھینچ کر
لائیں (یعنی تہمت لگائیں)

اس دعا میں خط کشیدہ الفاظ ترمذی نے روایت کئے ہیں۔

(۱۳) یہ دعا بھی صبح شام پڑھیں۔

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اَشْهَدُ لَكَ
وَأَشْهَدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَ
مَلَائِكَتَكَ وَجَمِیعَ خَلْقِكَ بِأَنَّكَ
أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ .
(طبرانی فی الاوسط وترمذی عن السُّنَنِ الرَّضَوِیَّةِ) اور تیرے رسول ہیں ۔

یہ دعا الفاظ کے تھوڑے فرق سے اس طرح بھی مردی ہے ۔

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اَشْهَدُ لَكَ
وَأَشْهَدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَ
مَلَائِكَتَكَ وَجَمِیعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ
أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ
لَا شَرِیْكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ
وَرَسُولُكَ ط

ابوداؤد، ترمذی، نسائی

عن بریدہ رضی اللہ عنہ

فائق : اس کو چار مرتبہ پڑھے ۔

(۱۴) یہ دعا بھی صبح شام پڑھیں ۔

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْعَافِیَةَ فِی
الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی
دِیْنِیْ وَدُنْیَایْ وَآهْلِیْ وَمَالِیْ
اللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِیْ وَامْنِ
رَّؤْعَتِیْ اللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ كَبْیْنٍ

اے اللہ! میں نے صبح کی اس حال میں کہ میں تجھے
اور تیرے حاملین عرش کو اور تیرے تمام فرشتوں
کو اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بناتا ہوں اس بات
پر کہ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں
اور اس بات پر کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے بندے
(طبرانی فی الاوسط وترمذی عن السُّنَنِ الرَّضَوِیَّةِ) اور تیرے رسول ہیں ۔

اے اللہ! میں نے اس حال میں صبح کی کہ میں تجھے
اور تیرے عرش کے اٹھانے والوں کو اور تیرے
فرشتوں کو اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بناتا ہوں
اس بات پر کہ تو ہی اللہ ہے بجز تیرے اور کوئی
عبادت کے لائق نہیں تو (اپنی ذات و صفات
میں) یکند ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور اس بات
پر گواہ بناتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے
بندے ہیں اور تیرے رسول ہیں ۔

اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں خرد
عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے
معافی اور عافیت چاہتا ہوں اپنے دین میں اور
دنیا میں اور اپنے اہل و عیال اور مال میں۔ اے اللہ!
تو میرے عیوب کی پردہ پوشی فرما، اور میرے خوف
اور پریشانی کو امن و امان سے بدل دے۔ اے

يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي
وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ
بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، ابن حبان)

حاکم، ابن ابی شیبہ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

اللہ! تو میری حفاظت فرما۔ میرے آگے سے بھی
اور پیچھے سے بھی اور میرے دائیں سے بھی اور
بائیں سے بھی اور میرے اوپر سے بھی اور میں
تیری عظمت کی پناہ لیتا ہوں اس سے کہ میں
اچانک ہلاکت میں ڈال دیا جاؤں۔ نیچے کی
جانب سے۔

(۱۵) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا
شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن شیبہ

ابن السنی عن ابی عیاشؓ

اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں ہے وہ ایکلا
ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے
سارا ملک ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں
وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے اور وہ خود زندہ
ہے جس کے لیے موت نہیں ہے اور وہی ہر چیز
پر قادر ہے)

ہم اللہ کو رب اور اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو نبی ماننے پر راضی ہیں۔

(۱۶) رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ
دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)
نَبِيًّا۔

فائدہ: یہ حدیث حضرت ابوسلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ مصنف نے اس کے
حوالہ کے لئے مسند احمد سنن اربعہ، طرانی فی البکیر، مستدرک حاکم کا حوالہ دیا ہے اس

لے اس میں زمین میں ڈھنسلے جانے سے اللہ کی پناہ مانگی۔

یہ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص ان کلمات کو صبح کو کہہ لے تو اس کو اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے
ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کے دس گناہ معاف
ہوں گے اور دس درجات بلند ہوں گے اور شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور اگر ان کلمات کو شام
کو کہہ لے تب بھی اس کے لیے یہی نعمات ہیں اور صبح تک شیطان سے محفوظ رہے گا (سنن ابی داؤد)

کے بعض طرق میں بجائے نبیؐ کے لفظ رَسُولٌ وارد ہوا ہے دونوں میں سے جس کو چاہے پڑھے۔ علامہ منذریؒ فرماتے ہیں کہ دونوں کو جمع کر لے یعنی یوں پڑھے وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا رَسُولًا اور بعض کتب احادیث میں رضینا (جمع متکلم کے بجائے رضیت) صیغہ واحد متکلم وارد ہوا ہے۔ مصنف نے یہ روایت ذیل میں ذکر کی ہے۔

رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْوَسْلِ مَدِينًا میں اللہ کو رب اور اسلام کو دین اور محمد وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی ماسنہ پر راضی نَبِيًّا (۲ بار) ہوں،

فائدہ: مصنف نے اس کے لیے مصنف ابن ابی شیبہ اور ابن السنی کا حوالہ دیا ہے ابن السنی نے حضرت ابو سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین بار صبح شام اس کو پڑھے اللہ کے ذمہ ہوگا کہ قیامت کے دن اس کو راضی کرے یعنی اس کو انعام و کرام سے نواز کر راضی و خوش فرما دیں گے۔

(۱۷) اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحَدَّكَ لَوْ شِئْتَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ (ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، ابن السنی، عن عبد اللہ بن غنم) اے اللہ! جو بھی کوئی نعمت مجھے یا تیری کسی بھی مخلوق کو آج صبح ملی ہے وہ تنہا تیری ہی طرف سے ہے تو یکتا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں ہے لہذا تیری ہی سب تعریف ہے اور تیرے ہی لئے سب شکر ہے۔

(۱۸) ذیل میں بھی ہوئی دعا بھی صبح و شام تین بار پڑھنا سنون ہے۔ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اے اللہ تو مجھے جسمانی صحت و عافیت عطا فرما اے اللہ! تو میری قوت سماعت میں عافیت و سلامتی عطا فرما اے اللہ تو میری بینائی میں عافیت

۱۔ اس کی فضیلت یہ ہے کہ جس نے یہ کلمات صبح کو کہے اس نے اس دن کی نعمتوں کا شکر ادا کر دیا اور جس نے شام کو کہے اس نے اس رات کی نعمتوں کا شکر ادا کر دیا (سنن ابوداؤد)

سلامتی عطا فرما۔ یتیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اس کے ساتھ تین باریہ بھی پڑھے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ
وَالْفَقْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
(ابوداؤد نسائی، ابن السنی عن ابی بکرہؓ)

(۱۹) ذیل کی دعا بھی صبح و شام پڑھیں۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ لَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ
يَشَأْ لَمْ يَكُنْ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ
أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ط

ابوداؤد، نسائی، ابن السنی عن بعض

بنات النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

(۲۰) صبح و شام یہ دعا بھی پڑھے۔

أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَ
كَلِمَةِ الْوَحْدَانِ وَعَلَى دِينِ نَبِيِّنَا
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعَلَى مِلَّةِ آبَائِنَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا
مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ط

(احمد، طبرانی فی الکبیر عن عبدالرحمن بن ابی زری)

سنن نسائی میں بھی یہ روایت ہے لیکن اس میں صرف صبح کو پڑھنے کا ذکر ہے۔

(۲۱) یہ دعا بھی صبح و شام پڑھے۔

اے اللہ! میں کفر سے اور فقر سے یتیری پناہ
مانگتا ہوں۔ اے اللہ میں قبر کے عذاب سے
یتیری پناہ مانگتا ہوں۔ یتیرے سوا کوئی لائق عبادت
نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ (ہر برائی سے) پاک ہے اور اسی کے
لیے سب حمد و ثنا ہے اور قوت و طاقت بھی
بس اسی کی ہے وہ جو چاہے گا وہی ہو گا اور
جو نہ چاہے گا وہ نہ ہو گا۔ میں جانتا ہوں کہ
اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور بے شک
اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو اپنے احاطہ علمی
میں لے رکھا ہے۔

ہم نے اسلام کی فطرت پر اور اسلام کے کلمہ اور
اپنے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کے دین پر اور اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام
کی ملت پر صبح کی، وہ ابراہیم جو حق کو اختیار کئے
پہلے تھے اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار تھے اور
مشرکین میں سے نہ تھے۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ اے زندہ اور قائم رکھنے والے تیری رحمت کا واسطہ دے
اَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِيْ كَرَفِيَادِرْسِيْ كَرْتَا هُوْنَ میرے حال کو سنوار دے اور مجھے میرے
نفس کی طرف ہلک چھپکنے کے برابر بھی پس نہ
(نسائی، حاکم، بزار) فرما۔

اس کو امام نسائی نے صبح شام پڑھنے کے لئے روایت کیا ہے اور حاکم بزار نے صرف
صبح کو پڑھنے کی روایت کی ہے۔ راوی حدیث حضرت انسؓ ہیں۔
(۲۲) اور صبح شام یہ بھی پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى
عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ
اَبُوْعُذُ بِكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْعُ
بِدُنِّيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّكَ لَا يَغْفِرُ
الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ۔

اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود
نہیں، تو نے مجھے پیدا فرمایا اور میں تیرا بندہ
ہوں اور تیرے عہد اور تیرے وعدہ پر قائم ہوں
جہاں تک مجھ سے ہو سکے میں تیری نعمت
کا اقرار کرتا ہوں لہذا مجھے بخش دے کیونکہ
گناہوں کو تیرے سوا کوئی نہیں بخش سکتا۔ میں
اپنے کئے ہوئے اعمال بد سے تیری پناہ

بخاری، نسائی، عن شد بن ادس رضی اللہ تعالیٰ عنہ چاہتا ہوں۔

یہ دعا سید الاستغفار ہے۔ روایات میں اس کا صبح و شام اور دن رات میں پڑھنا
وارد ہوا ہے مصنف نے اسی مناسبت سے اولاً صبح شام پھر دن رات کی دعاؤں
میں نقل فرمایا ہے اس کے الفاظ ذرا سے تغیر سے دوسری طرح بھی منقول ہیں جن کو
مصنف علیہ الرحمۃ نے ذیل میں نقل کیا ہے۔

اے مصنف نے ابن السنی کا حوالہ نہیں دیا ہے حالانکہ انہوں نے بھی عمل الیوم واللیلۃ میں اس کی روایت
کی ہے اور لکھا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ صبح شام پڑھنے کے لیے اپنی صاحبزادی
حضرت فاطمہ الزہراءؑ کو تعلیم فرمائے تھے۔ ۱۲۰ عہ اس کا ترجمہ ہلک چھپکنے کی دیر زیادہ قرین قیاس ہے ۱۲ صبح

اللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى
عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ
بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ
اِنَّكَ لَوَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ
(ابوداؤد ابن السني)

اے اللہ! تو میرا رب ہے میرے سوا کوئی معبود
نہیں تو نے مجھے پیدا فرمایا اور میں تیرا بندہ ہوں اور
میرے عہد اور تیرے وعدہ پر قائم ہوں جہاں تک
مجھ سے ہو سکے میں اپنے کئے ہوئے اعمال (بد)
سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور تیری نعمت کا
اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا
ہوں لہذا مجھے بخش دے بے شک گناہوں کو تیرے
سوا کوئی نہیں بخش سکتا۔

(۲۳) اور صبح شام یہ دعا بھی پڑھے۔

اللّٰهُمَّ اَنْتَ اَحَقُّ مِنْ ذِكْرِ وَاَحَقُّ مِنْ عِبَادَةٍ
وَاَنْصُرْ مِنْ اُبْعٰى

اے اللہ! تو ان میں سب سے زیادہ یاد کا مستحق
ہے جن کی یاد کی جاتی ہے اور تو ہی عبادت کا

یہ الفاظ سنن ابوداؤد کتاب الادب میں ہیں اور ابن السنی نے بھی ان کی روایت کی ہے اور سنن ترمذی
میں بھی کتاب الدعوات میں یہ الفاظ منقول ہیں۔ البتہ دوسرے اَبُوْءُ کی جگہ اس میں اَعُوْذُ ہے۔

سنن ابوداؤد ترمذی میں ہے کہ جو شخص ان کلمات کو صبح کو یا شام کو پڑھے گا پھر اسی رات یا اسی دن مر جائے
گا تو ضرور جنتی ہوگا۔ ابوداؤد نے حضرت بریدہؓ سے اور ترمذی نے حضرت شاذانؓ سے روایت کی ہے اور ابن
السنی نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے لیکن اس میں یوں ہے کہ جو شخص اس دن مر جائے گا وہ
شہید ہوگا اور اس رات میں مر جائے گا تو شہید ہوگا۔

صحیح بخاری میں اوائل کتاب الدعوات میں یہی الفاظ نقل کئے گئے ہیں جو مصنفؒ نے بعد میں لکھے ہیں
پھر تین صفحات کے بعد وہ الفاظ نقل کئے ہیں جو مصنفؒ نے پہلے لکھے ہیں اور دونوں جگہ حضرت شاذانؓ
سے روایت کی ہے اور ثواب دونوں جگہ یہی بتایا ہے کہ اس رات یا دن میں مر جائے گا تو جنتی ہوگا۔

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ سید الاستغفار والی حدیث حضرت ابوہریرہؓ، حضرت ابن عمرؓ اور حضرت ابن

مسعود و حضرت ابن ابزی اور حضرت بریدہؓ سے مروی ہے ۱۲۔

وَأَرَأَيْتَ مَنْ مَلَكَ وَأَجُودُ مَنْ
سُئِلَ وَأَرْسَعَ مَنْ أَعْطِيَ أَنْتَ الْمَلِكُ
لَوْ شِئْتَ لَكَ وَالْفَرْدُ لَوْ نِدَّكَ
كُلَّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَكَ
لَنْ تَطَاعَ إِلَّا بِإِذْنِكَ وَلَنْ
تُعْصِيَ إِلَّا بِعِلْمِكَ تَطَاعُ فَنَشْكُرُ
وَتُعْصِي فَتَخْفِرُ أَقْرَبُ شَهِيدٌ وَ
أَذْنِي حَيْضُ حُلَّتْ دُونَ النَّفْسِ
وَأَخَذَتْ بِالنَّوَاصِي وَكَتَبَتْ الْوُثَارَ
وَلَسَعَتْ الْوُجَالَ أَفَلَا تُبْ لَكَ
مُقَضِّيَّةٌ وَالسَّرْعُ عِنْدَكَ عَلَاقِيَّةٌ
الْحَدُولُ مَا أَحْلَلْتَ وَالْحَرَامُ مَا
حَرَمْتَ وَالِدَيْنِ مَا شَرَعْتَ وَالْوُفُؤُ مَا
قَضَيْتَ وَالْخَلْقُ خَلَقْتَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ
وَأَنْتَ اللَّهُ الرَّؤُوفُ الرَّحِيمُ أَسْأَلُكَ
بِزُورِ وَجْهِكَ الَّذِي أَشْرَقَتْ لَهُ السَّمَاوَاتُ
وَالْأَرْضُ وَبِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ وَبِحَقِّ
السَّائِلِينَ عَلَيْكَ أَنْ تَقِيلَنِي فِي هَذِهِ
الْعِيشَةِ وَأَنْ تَجِيرَنِي مِنَ الْمَنَارِ
بِقُدْرَتِكَ .

(طبرانی فی الکبیر و فی کتاب الدعاء عن

ابی امامتہ رضی اللہ عنہ)

مستحق ہے اور جن سے مدد طلب کی جاتی ہے
تو ہی ان میں سب سے بڑھ کر مددگار ہے اور
مالکوں میں تو ہی سب سے بڑھ کر مہربان ہے اور
جن سے سوال کیا جاتا ہے تو ہی ان میں سب سے
بڑھ کر سخی ہے اور جو دینے والے ہیں ان میں تیری
عطا سب سے زیادہ وسیع ہے تو بادشاہ ہے تیرا
کوئی شریک نہیں تو بالکل یکگانہ ہے تجھ جیسا کوئی
نہیں۔ تیرے علاوہ ہر چیز برباد ہونے والی ہے تیرے
اذن کے بغیر تیری فرمانبرداری ہرگز نہیں ہو سکتی تیری
اطاعت کی جاتی ہے تو تو قدرت دانی فرماتا ہے اور
تیری نافرمانی کی جاتی ہے تو بخش دیتا ہے تو
سب سے زیادہ قریب ترین گواہ ہے اور سب
سے زیادہ قریب ترین نگہبان ہے۔ تو لوگوں
کے اور ان کی جانوں کے درمیان حائل ہے (یعنی
سب کی جانیں تیرے ہی تصرف میں ہیں اور مخلوق
کی پیشانی تیرے ہی قبضے میں ہے تو نے اعمال لکھے ہیں
اور اجلیں لکھی ہیں (یعنی زندگیوں کی مدتیں مقرر کی ہیں)
دل تیرے سامنے کھلے ہوئے ہیں اور ہر بھید تیرے
سامنے بالکل عیاں ہے حلال وہ ہے جسے تو نے
حلال قرار دیا اور حرام وہ ہے جسے تو نے حرام قرار
دیا اور حرام وہ ہے جسے تو نے حرام قرار دیا اور صحیح
دین وہی ہے جسے تو نے جاری فرمایا اور حقیقی حکم وہی ہے
جس کا تو نے فیصلہ فرمایا۔ ساری مخلوق تیری ہی مخلوق ہے اور سب بندے تیرے ہی بندے ہیں

اور تو اللہ ہے ہر بان ہے بہت زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔ میں تیری ذات کے اس نور کے وسیلہ سے جس کی وجہ سے تمام آسمان و زمین روشن ہیں اور ہر اس حق کا واسطہ دے کر جو تیرا حق تیری مخلوق پر ہے اور اس حق کا واسطہ دے کر جو سوال کرنے والے کا تجھ پر ہے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو اس صبح میں (یا اس شام میں) میرے گناہ معاف کر دے اور اپنی قدرت سے مجھے دوزخ سے محفوظ فرما دے۔

فائدہ : اس دعا کو اگر صبح کو پڑھے تو اَنْ تَقِيلَنِي کے بعد فی ہذی الغداۃ کہے اور اگر شام کو پڑھے تو فی ہذی العشیۃ کہے۔
(۲۴) صبح شام یہ دعا بھی پڑھے۔

حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہ عرش عظیم کا رب ہے۔
حضرت ابوالدرداءؓ نے بیان فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سات مرتبہ صبح و شام یہ کلمات پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس کے دنیا اور آخرت کے تمام تفکرات کی کفایت فرمائے گا۔ (ابن السنی)

(۲۵) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔
ان کلمات کو صبح و شام دس مرتبہ پڑھے۔ اس کی روایت نسائی اور ابن حبان نے حضرت ابویوب انصاریؓ سے کی ہے اور طبرانی اور ابن السنی نے حضرت ابوہریرہؓ سے کی ہے۔

اے ابن السنی کی کتاب عمل الیوم واللیلۃ میں وَلَهُ الْحَمْدُ کے بعد یحییٰ دیمیت کا اضافہ ہے اور ثواب یہ لکھا ہے کہ جو شخص صبح شام یہ کلمات دس دس مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دے گا اور سو گناہ نامہ اعمال سے مٹا دے گا اور اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس دن اور اس رات میں (آفات اور مکر و ہات سے) محفوظ رہے گا۔

(۲۶) اور صبح شام سو سو مرتبہ یہ بھی پڑھے۔
 سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو بڑا ہے اور اس کی
 (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، حاکم، ابن حبان، تعریف بیان کرتا ہوں۔
 ابو عوانہ عن ابی ہریرۃ)

(۲۷) اور بعض روایات میں ہے کہ صبح و شام سو بار سبحان اللہ اور سو بار الحمد للہ اور سو بار لا الہ الا اللہ اور سو بار اللہ اکبر پڑھے۔ (ترمذی، عن عبد اللہ بن عمرو)

(۲۸) اور صبح شام حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر دس مرتبہ درود پڑھے۔
 (طبرانی فی الکبیر، عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۲۹) اور اگر کوئی شخص تفکرات میں یا قرض میں مبتلا ہے تو وہ صبح و شام یہ دعا پڑھا کرے۔
 اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں فکر مندی سے اور رنج سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بے بس ہو جانے سے اور سستی کے آجانے سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی اور کنجوسی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں قرض کے غلبہ سے اور

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ
 الْهَمِّ وَالْحُزْبِ وَأَعُوذُ بِكَ
 مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ
 مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ
 بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدِّينِ

لے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص صبح و شام سو مرتبہ سبحان اللہ کہے تو وہ ایسا ہے کہ جیسے
 اس نے سو حج کئے اور جو شخص صبح و شام سو مرتبہ الحمد للہ کہے تو وہ ایسا ہے جیسے اس نے سو گھوڑوں پر
 اللہ کی راہ میں مجاہدین کو سوار کیا۔ یعنی جہاد کے لئے سو گھوڑے دیئے۔ یا فرمایا کہ اس نے سو
 مرتبہ جہاد کیا۔

اور جو شخص صبح و شام سو مرتبہ لا الہ الا اللہ کہے تو وہ ایسا ہے جیسے اس نے حضرت اسماعیل
 علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک سو غلام آزاد کئے۔

اور جس نے سو مرتبہ اللہ اکبر کہا تو اس سے اس روز کوئی شخص افضل نہ ہوگا سوائے اس شخص کے

جس نے یہ کلمات اتنی ہی بار یا اس سے زیادہ کہے ہوں (ترمذی، عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ)

وَقَهْرُ الرِّجَالِ

لوگوں کی زور آوری سے .

(ابوداؤد، عن ابی سعید الخدری .

یہاں تک جو دعائیں لکھی گئی ہیں صبح اور شام دونوں وقت پڑھنے کی ہیں۔ مگر اتنا خیال رکھنا چاہیے کہ جس جگہ اَصْبَحُ آیا ہے وہاں اَفْسَلُ (اور جہاں اَصْبَحْنَا آیا ہے وہاں اَفْسَلْنَا) کہیں اور جہاں هَذَا الْيَوْمَ آیا ہے اس کی جگہ هَذِهِ اللَّيْلَةُ کہیں اور جہاں ضمیر مذکر یا اسم اشارہ مذکر ہے اس کی جگہ مؤنث کی ضمیر اور مؤنث کا اسم اشارہ لائیں اور جس دعا کے آخر میں لفظ النُّشُورُ آیا ہے اس کی جگہ لفظ الْمَصِيْرُ پڑھیں۔ (ایسا دعا نمبر ۱ میں ہے) جیسا کہ ہم نے ہر کلمہ کے اوپر (جہاں شام کے وقت کے لیے تبدیلی کرنا ہے) سُرخ کی کے ساتھ لکھ دیا ہے۔

اے حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں تشریف لے گئے وہاں دیکھا کہ ایک انصاری صحابی جن کو ابوامامہ کہا جاتا تھا بیٹھے ہیں آپ نے ان سے فرمایا کہ اے ابوامامہ کیا بات ہے؟ میں تم کو نماز کے وقت کے علاوہ مسجد میں بیٹھا دیکھ رہا ہوں، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) بہت سے تفکرات اور قرضے میرے ذمہ پڑ گئے۔ آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا کلام بتا دوں جسے پڑھو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے تفکرات دور فرما دے گا اور تمہارے قرضے ادا فرما دے گا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ضرور ارشاد فرمائیے اس پر آپ نے ان کو مندرجہ بالا دعا بتائی اور فرمایا کہ اس کو صبح و شام پڑھا کر دو۔ ان صاحب کا بیان ہے کہ میں نے اس پر عمل کیا تو اللہ پاک نے میری فکر مندی دور فرمادی اور قرض بھی ادا فرمادیا۔ (سنن ابی داؤد آخر کتاب الصلوٰۃ)

۱۷ جس زمانہ میں پریس نہیں تھے ہاتھ سے کتابیں لکھی جاتی تھیں۔ اس زمانے میں عموماً پوری کتاب سیاہ روشنائی سے لکھی جاتی تھی اور اس میں بعض ضروری چیزوں کی نشاندہی سرخ روشنائی سے کر دی جاتی تھی مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایسا ہی کیا تھا جس کو اوپر متن میں ذکر فرمایا ہے۔ اس زمانہ میں کتابیں پریس میں چھپتی ہیں۔ دورنگ میں چھپائی تو ہو سکتی ہے لیکن اس کے لیے ہر اس کاغذ کو دو بار مشین میں دینا پڑتا ہے جس میں کسی جگہ دوسرا رنگ لانا پڑتا ہے اس لیے ناشرین اس تکلف (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اور صرف شام کے وقت اس دعا کا اضافہ کیا جائے۔

۱) اَمْسَيْنَا وَ اَمْسَى الْمَلِكُ لِلّٰهِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِي
يُمِيسُكَ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى
الْاَرْضِ الْقَبَاذِ مِنْ شَيْءٍ مَا
خَلَقَ وَ ذَرَعًا وَ بَرَعًا .

(طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر)

اور ٹھیک ٹھیک بنائی ۔

۱) اَصْبَحْنَا وَ اَصْبَحَ الْمَلِكُ لِلّٰهِ
وَ اَنْكَبِرْ يَا عِزُّ الْعِظَمَةِ وَ الْخَلْقِ
وَ الْوَمْرِ وَ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ مَا
يَضَعِي فِيْهِمَا لِلّٰهِ وَ حُدَّةً - اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْ اَوَّلَ هَذَا النَّهَارِ صَلَاحًا
اَوْسَطَهُ فَلَاحًا وَ اٰخِرَهُ نَجَاحًا
اَسْأَلُكَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

(ابن ابی شیبہ عن عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ)

تجھ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں ۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اور تکلیف میں نہیں پڑتے چونکہ یہ احتمال قوی تھا کہ ناظرین سرخ روشنائی والے کلمات تلاش کرتے اس لیے ہم نے پوری صورت حال واضح کر دی ہے ۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں تو کسی طرح کا کوئی تصرف کرنے کی گنجائش نہ تھی ہم نے اپنے ترجمہ اور شرح میں ہر جگہ یہ بات واضح کر دی ہے کہ یہ دعا شام کو پڑھے تو یہ لفظ پڑھے ۔

(۲) صبح کی دعاؤں میں اس کا بھی اضافہ کرے۔

میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں اور آپ کی فرمانبرداری کے لیے مستعد ہوں اور تمام بھلائیاں آپ کے ہاتھ میں ہیں اور آپ ہی کی جانب سے ہیں اور آپ ہی کی جانب لوٹتی ہیں۔ جو کچھ میں نے کہا یا میں نے کوئی قسم کھائی یا کوئی نذر مانی تو آپ کی مشیت سے ہے جو آپ چاہتے ہیں ہوتا ہے اور جو آپ نہیں چاہتے وہ نہیں ہوتا اور آپ کے عطا کئے بغیر کوئی طاقت و قوت نہیں ہے۔ یقیناً آپ ہر شے پر قادر ہیں۔

اے اللہ! جو بھی رحمت کی دعا کروں تو اس دعا کو اس شخص کے لیے کر دیجئے جس پر آپ نے رحمت فرمائی ہو اور اگر میں کسی پر لعنت بھیجوں تو وہ لعنت اس شخص پر ہو جس پر آپ نے لعنت کی ہو دنیا و آخرت میں آپ ہی میرے کارساز ہیں۔ مجھے اسلام کی حالت میں موت دیجئے اور نیک لوگوں کے زمرہ میں مجھے شامل فرما دیجئے۔

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَ
سَعْدَ يَدُكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ وَ
مِنْكَ وَإِلَيْكَ اللَّهُمَّ مَا قُلْتُ
مِنْ قَوْلٍ أَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ
أَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ فَمَشِيتُكَ
بَيْنَ يَدَيَّ ذَلِكَ كُلُّهُ مَا شِئْتَ
كَانَ وَمَا لَمْ تَشَأْ لَا يَكُونُ وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ إِنَّكَ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ط

اللَّهُمَّ مَا صَلَّيْتُ مِنْ صَلَاةٍ
فَعَلَى مَنْ صَلَّيْتُ وَمَا لَعَنْتُ مِنْ
لَعْنٍ فَعَلَى مَنْ لَعَنْتُ أَنْتَ وَلِحَى
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوْفَنِي مُسْلِمًا
وَالْحَقْنِي بِالصَّالِحِينَ .

(ابن السنی، حاکم، احمد، طبرانی، عن

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ)

(۳) نیز صبح کے وقت یہ بھی پڑھے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ
الْقَضَاءِ وَبَرَدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ
وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَشَوْقًا
إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَاءٍ مُضِرَّةٍ
وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ وَأَعُوذُ بِكَ

اے اللہ میں آپ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ آپ جو فیصلہ فرمادیں میں اس پر راضی رہوں۔ اور یہ بھی سوال کرتا ہوں کہ موت کے بعد مجھے اچھی زندگی نصیب ہو اور آپ کے دیدار کی لذت حاصل ہو اور آپ کی ملاقات کا شوق طلب کرتا ہوں جو ضرر

اَنْ اَظْلَمَ اِذَا اُظْلِمَ اَوْ اَعْتَدِي
 اَوْ لَعْنَتِي عَلَيَّ اَوْ اَلْتَبَّ خَطِيئَةً
 اَوْ ذَنْبًا اَوْ تَغْفِرُهُ - اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ
 السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ
 وَالشَّهَادَةِ ذَا الْجَلَالِ
 وَالْاِكْرَامِ يَا نِيَّ اَعْهَدْ اِلَيْكَ
 فِيْ هَذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اَشْهَدُكَ
 وَكَفَى بِكَ شَهِيدًا اِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ
 لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا
 شَرِيْكَ لَكَ - لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ
 الْحَمْدُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
 قَدِيْرٌ وَاَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا
 عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَشْهَدُ اَنْ
 وَعْدَكَ حَقٌّ وَلِقَاءَكَ حَقٌّ وَالنَّارُ
 اَتِيَةٌ اَوْ رَيْبٌ فِيْهَا وَاَنْتَ
 تَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ وَاَنْتَ
 اِنْ تَكُنْ اِلَى الْفَسِي تَكُنْ اِلَى
 ضَعْفٍ وَعَوَسَةٍ وَذَنْبٍ وَخَطِيئَةٍ
 وَاِنِّيْ لَوَاقِعٌ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ
 فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ كُلَّهَا اِنَّكَ لَا
 يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَتَبَّ عَلَيَّ
 اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَابُ الرَّحِيْمُ

پہنچانے والی حالت سے اور گمراہ کر نوالے فتنہ سے
 خالی ہو۔ اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اس
 بات سے کہ ظلم کروں یا ظلم کیا جاؤں یا زیادتی کروں
 یا مجھ پر زیادتی کی جائے یا کسی گناہ یا خطا کا ارتکاب
 کروں جس کی آپ بخشش نہ کریں۔ اے اللہ آسمانوں
 اور زمین کے پیدا فرمانے والے غیب اور شہادت
 کے جاننے والے بزرگی اور اکرام والے میں تجھ سے
 اس زندگی میں عہد کرتا ہوں اور تجھے گواہ بناتا ہوں
 اور تیرا گواہ ہونا کافی ہے کہ میں اس بات کی گواہی دیتا
 ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تنہا ہے تیرا کوئی
 شریک نہیں تیرے ہی لئے ملک ہے اور تیرے
 ہی لیے سب تعریف ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے
 اور گواہی دیتا ہوں میں کہ بلاشبہ حضرت محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں
 اور گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ تیرا وعدہ حق ہے اور
 تیری ملاقات حق ہے اور قیامت حق ہے جس میں
 کوئی شک نہیں اور بے شک تو ان سب کو اٹھائے
 گا جو قبروں میں ہے اور اس میں کوئی شک نہیں
 کہ تو نے اگر مجھے میرے نفس کے حوالہ کر دیا تو کمزوری
 اور بے شرمی اور گناہ کے حوالے فرمائے گا (کیونکہ)
 نفس ان ہی چیزوں کو اختیار کرتا ہے لہذا تو
 مجھے میرے نفس کے حوالے مت فرما اور بیشک تیری
 (حاکم احمد طبرانی فی الکبیر عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہم) ہی رحمت پر بھروسہ رکھتا ہوں لہذا تو میرے سب

گناہ بخش دے ترے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا اور تو میری توبہ قبول فرما،
بے شک تو ہی بہت توبہ قبول فرمانے والا اور بہت رحم فرمانے والا ہے۔

جب آفتاب طلوع ہو تو یہ دعا پڑھے

(۱) الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَنَا
هَذَا الْيَوْمَ وَقَالَ لَنَا فِيهِ عَشْرَاتِنَا
وَلَمْ يُعَذِّبْنَا بِالنَّارِ
سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے آج
کے دن ہمیں معاف رکھا اور ہمیں دوزخ
کے عذاب سے محفوظ رکھا۔

(۲) الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَنَا
هَذَا الْيَوْمَ وَقَالَ لَنَا فِيهِ عَشْرَاتِنَا
وَلَمْ يُعَذِّبْنَا بِالنَّارِ
سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے آج کا
دن ہمیں عطا فرمایا اور ہماری لغزشیں معاف
فرمائیں اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے
محفوظ رکھا۔

(۳) اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے۔

(ترمذی عن السنن طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہ)

(۴) حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا:
”اے ابن آدم! تو دن کے اول وقت میں چار رکعت پڑھے۔ میں ترے لیے
اس دن کے آخر تک کفایت کروں گا (یعنی تیری ضرورتیں پوری کروں گا)“ (ترمذی، ابوداؤد)

۱۔ آخر جہ مسلم ص ۲۴۴ جلد اباب تنزیل القرآن واجتناب الہمز ۱۲۔

۲۔ اوائل کتاب میں جہاں ذکر کی فضیلتیں بیان کی ہیں وہاں آفتاب کے طلوع ہو جانے کے بعد دو رکعت
پڑھنے کی فضیلت بیان ہو چکی ہے۔

(۳) پہلی حدیث میں آفتاب طلوع ہو جانے پر دو رکعتیں پڑھنے کا اور اس حدیث میں چار رکعتیں پڑھنے
کا ذکر ہے جیسا موقعہ ہو دیا چار رکعت پڑھ لے ۱۲۔

نسائی، عن ابی الدرداءؓ

دن کے اوقات میں پڑھنے کی دعائیں

(۱) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اس کو سو مرتبہ پڑھے۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ)

عن ابی ہریرہؓ

اور سند احمد میں ہے کہ اس کو دو سو مرتبہ پڑھے۔ (عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

(۲) سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ
میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں۔

اس کو سو مرتبہ پڑھے۔ (مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرہؓ)

(۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دن میں دس مرتبہ شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک فرشتہ مقرر فرمادیتے ہیں جو شیطان کو اس سے دفع کرتا رہتا ہے (ابو یعلیٰ عن انس رضی اللہ عنہ)

(۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص روزانہ ستائیس مرتبہ یا پچیس مرتبہ

لے اس عنوان کے تحت جو چیزیں لکھی ہیں ان کو دن میں کسی بھی وقت پڑھ لیا جائے تو نضیلت حاصل ہو جائیگی۔
۱۔ صحیح بخاری کتب الدعوات میں ہے کہ جو شخص کسی دن سو مرتبہ مذکورہ بالا کلمات کہے تو اس کو دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے لیے سونکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے سو گناہ معاف ہوں گے اور شام تک اس دن شیطان سے محفوظ رہے گا اور کوئی شخص اس سے بڑھ کر عمل کرنے والا نہ ہو گا سوائے اس شخص کے جو اس سے بڑھ کر عمل کرے۔

۲۔ مثلاً دس مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھے۔

مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے استغفار کرے تو وہ ان لوگوں میں سے ہوگا جن کی دعا قبول کی جاتی ہے اور جن کی وجہ سے زمین والوں کو رزق دیا جاتا ہے پچیس یا ستائیس دونوں میں سے جس کو چاہے اختیار کرے۔ (طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ)

(۵) ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ روزانہ ہزار نیکیاں کما لو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھ لے تو اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی یا اس کے ہزار گناہ معاف ہوں گے۔ (یہ ترجمہ مسلم کی روایت کے مطابق ہے جس میں اَوْ يُحِطُّ ہے اور ترمذی، نسائی، ابن حبان کی روایت میں وَ يُحِطُّ ہے جس کے معنی یہ ہے کہ سو مرتبہ سبحان اللہ کہنے پر ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ہزار گناہ معاف ہوتے ہیں۔)

(عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ)

جب مغرب کی اذان سنے تو یہ دعا پڑھے

(۱) اَللّٰهُمَّ هَذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَ اِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَائِكَ فَاغْفِرْ لِي

اے اللہ! یہ تیری رات کے آنے اور تیرے دن کے جانے کا اور تیرے پکارنے والوں کی آوازوں کا وقت ہے پس تو مجھے بخش دے۔

(ابوداؤد، ترمذی، حاکم عن ام سلمہ)

چوبیس رات کو پڑھی جائیں ان کا بیان

(ان کو رات بھر میں کسی بھی وقت پڑھ لیں)

(۱) اَمَّنَ الرَّسُوْلُ۔ یعنی سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں (اَمَّنَ الرَّسُوْلُ) سے ختم سورہ تک پڑھے۔

اے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں کسی رات میں پڑھ لیں تو وہ اس کے لئے کافی ہوں گی (یعنی یہ آیات اس رات میں دوسرے اور اچھوٹ جانے کی) (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۲) سورۃ قل هو اللہ احد پڑھے۔

(بخاری عن ابی السعید الخدریؓ، مسلم، نسائی، عن ابی الدرداءؓ)

(۳) اور قرآن مجید کی سو آیتیں پڑھنے کی فضیلت بھی وارد ہوئی ہے۔

(حاکم عن ابی ہریرہؓ)

(۴) اور قرآن مجید کی دس آیتیں پڑھنے کی بھی فضیلت ہے (حاکم عن ابی ہریرہؓ)

(۵) اور دس آیتیں سورۃ بقرہ کی اس طرح پڑھے کہ اس کی اول کی چار آیات الْمُفْلِحُونَ تک پڑھے اور آیت الکرسی کے بعد کی دو آیات لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فِي الدِّينِ سے خَالِدُونَ تک پڑھے (دیکھو سورۃ بقرہ رکوع ۲۴) اور تین آیات سورۃ بقرہ کے آخر سے پڑھے۔ یعنی سورۃ بقرہ کا پورا آخری رکوع پڑھے۔ (طبری موقوفاً عن ابن مسعودؓ)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) تلافی کر دیں گی یا یہ مطلب ہے کہ ہر طرح کے شر اور ہزار اور شاہین کے مکر و فریب

سے محفوظ رہ جانے کا سبب بنیں گی۔ (آخر جہ المجامعہ کما ذکر المصنف۔)

۱۔ ایک مرتبہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات صحابہؓ سے فرمایا کیا تم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ روزانہ رات کو ایک تہائی قرآن پڑھ لو۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ سورہ قل ہو اللہ احد تہائی قرآن ہے (رواہ البخاری ولفظ اللہ الواحد الصمد ثلث القرآن کافی حاشیہ البخاری صفحہ ۵۰، جلد ۲)۔

اشارة الى سورة الاخلاص اذ فيها ذكر الالهية والوحدانية والصمدية۔ ۱۲۰۔

۳۶۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور قدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کسی رات میں سو آیات پڑھ لیں وہ غافلوں میں سے نہ لکھا جائے گا اور جس نے کسی رات میں دو سو آیات پڑھ لیں وہ مخلص جلتہ گزرتا ہے لکھا جائے گا اور ایک روایت میں ہے کہ جس نے کسی رات میں دس آیات پڑھ لیں وہ غافلین میں سے نہ لکھا جائے گا (کذا فی الترغیب عن مستدرک الحاکم)

۱۔ ان آیات کے پڑھنے کی فضیلت یہ ہے کہ ان کے پڑھ لینے سے صبح تک شیطان اس گھر میں داخل نہ ہوگا جس میں رات کو یہ آیات پڑھی گئیں۔ قال الشوكاني في تحفة الزاكرين اخرج الطبراني في الكبير كما قال المصنف بحمد الله تعالى وهو من حديث (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۶) سورۃ یٰس پڑھنا۔ (ابن حبان عن جندب بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ)

دن اور رات کی دعائیں

یہاں وہ دعائیں درج کی جا رہی ہیں جن کے رات اور دن میں پڑھنے کی فضیلت وارد ہوئی ہے۔ ان کو دن میں کسی وقت ضرور پڑھ لیں۔

دُعائے سید الاستغفار

(۱) حضرت شاد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سید الاستغفار یوں ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ اے اللہ! تو ہی میرا پروردگار ہے تیرے سوا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال الہیثمی ورجالہ رجال الصحیح الان الشعبی لم یسمع عن ابن مسعود، قیل وهو موقوف علی ابن مسعود رضی اللہ عنہ ولكن له حکم الرفیع لونه لا مجال للاجتہاد فی مثل هذا۔ اھ۔

اے حضرت جندب بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کسی رات میں اللہ کی رضا کے لئے سورۃ یٰس پڑھی اس کی مغفرت کر دی جائے گی مصنف نے اس کے لئے صرف صحیح ابن حبان کا حوالہ لکھا ہے لیکن حافظ سندری نے مالک اور ابن السنی کا بھی اضافہ کیا ہے۔

فائدہ ۵: مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے رات کے پڑھنے کی چیزوں میں خدا جانے کیوں سورۃ واقعہ پڑھنے کا ذکر چھوڑ دیا ہے۔ رات کو سورۃ واقعہ بھی پڑھنا چاہیے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ہر رات کو سورۃ واقعہ پڑھے اسے کبھی فاقہ نہ ہوگا (آخر جہ السنی فی باب ما یستحب ان یقرأ فی الیوم واللیلۃ و عزاء صاحب مشکوٰۃ ص ۱۸۹ الی البیہقی فی شعب الایمان)

خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى
عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ
أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ
أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ
بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ
الذَّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ.

(بخاری، نسائی، عن شاذ بن

اوس رضی اللہ عنہ)

کوئی معبود نہیں تو نے ہی مجھے پیدا فرمایا ہے
اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے وعدہ
اور عہد پر قائم ہوں جتنا مجھ سے ہو سکے میں پناہ
ماگتا ہوں ان تمام کاموں کے شر سے جو میں نے
کئے اور میرے اوپر جو تیری نعمتیں ہیں ان کا اعتراف
کرتا ہوں اور میں اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں
پس تو میرے گناہ کو بخش دے کیونکہ تیرے سوا
کوئی اور گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔

جس نے اس پر یقین رکھتے ہوئے اس کو دن میں پڑھا اور اس دن دنیا سے
رخصت ہو گیا تو وہ اہل جنت میں سے ہو گا اور جس نے اس پر یقین رکھتے ہوئے اس
کو رات میں پڑھا اور اس رات میں دنیا سے رخصت ہو گیا تو وہ جنتیوں میں سے ہو گا۔
(بخاری، نسائی، عن شاذ بن اوس)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے
بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک
نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کے لیے
ملک ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اللہ کے
سوا کوئی معبود نہیں گناہ سے بچنے اور نیکی پر لگنے
کی طاقت اسی کی طرف سے ہے۔

(۱) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.

(نسائی عن ابی ہریرہ)

اس کو دن یا رات میں یا مہینہ میں پڑھا اور اسی دن یا اسی رات یا اسی مہینہ میں مر گیا
تو اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

(۳) ایک روز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا کہ اللہ کا بنی یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے (اُترے ہوئے) کلمات سکھلا دے جنہیں تم ذوق و شوق سے پڑھا کرو اور دن رات میں ان کے ذریعہ دعائیں مانگا کرو۔ وہ کلمات یہ ہیں۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ صِحَّةً فِي
إِيمَانٍ وَإِيمَانًا فِي حُسْنِ خُلُقٍ
وَنَجَاةً يَتَّبِعُهَا فُلُوحٌ وَرَحْمَةً
مِّنْكَ وَعَافِيَةً وَمَغْفِرَةً مِّنْكَ
وَرِضْوَانًا۔

اے اللہ! میں تجھ سے صحت ایمان کے ساتھ
اور ایمان حسن اخلاق کے ساتھ اور ایسی نجات
جس کے پیچھے فلاح ہو، اور تیری رحمت،
عافیت، مغفرت اور تیری خوشنودی
چاہتا ہوں۔

(طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ)

گھر میں داخل ہونے کی دُعا

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ
الْمَوَاجِبِ وَخَيْرَ الْمَخْرُوجِ
بِسْمِ اللَّهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللَّهِ
خَرَجْنَا وَعَلَى اللَّهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا

اے اللہ! میں تجھ سے اندر آنے اور باہر
جانے کی بہتری طلب کرتا ہوں، اللہ کے نام
سے ہم داخل ہوئے اور اللہ کا نام لے کر ہم
نکلے اور خدا پر جو ہمارا پروردگار ہے، بھروسہ کیا،

اس کے بعد اپنے گھر والوں کو سلام کرے (ابوداؤد عن ابی مالک الاشجریؓ)
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ جب انسان اپنے گھر میں داخل ہو کر اللہ کا ذکر کرے اور کھانے کے وقت
بھی اللہ کا ذکر کرے تو شیطان اپنے ساتھیوں سے یوں کہتا ہے کہ یہاں نہ رات
کو رہ سکتے ہو نہ ان لوگوں کے رات کے کھانے میں سے کچھ پاسکتے ہو، اور اگر گھر میں

داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کیا تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ یہاں تمہیں رات کو رہنے کا موقع مل گیا اور اگر کھانے کے وقت (بھی) اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ یہاں تمہیں رات کو رہنے کے ساتھ کھانا بھی مل گیا۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن السنی)

شام کے وقت بچوں کو باہر نکلنے سے روکنے اور رات کو برتنوں کو ڈھانکنے کی ہدایت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب شام کا وقت یعنی رات کا بالکل ابتدائی حصہ ہو تو بچوں کو گھر سے باہر نکلنے سے روکو۔ کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں۔ پھر جب کچھ وقت گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو (یعنی باہر نکلنے کی اجازت دے دو۔ اور ”بسم اللہ“ کہہ کر دروازہ بند کر دو اور بسم اللہ کہہ کر (سوئے وقت) چراغ بجھا دو اور بسم اللہ کہہ کر مشکیزہ کا منہ باندھ دو اور بسم اللہ کہہ کر (کھلے ہوئے) برتن ڈھانک دو۔ اور اگر اس وقت ڈھانکنے کے لیے کچھ نہ ملے تو چوڑا ڈھکی میں برتن پر کچھ رکھ دو۔ (صحاح مستدرک جابر)

اسے مطلب یہ ہے کہ اگر مکمل برتن ڈھانکنے کو سرپوش پلیٹ رکابی وغیرہ نہ ہو تو کوئی لکڑی وغیرہ ہی اس پر رکھ دو جو برتن کے منہ پر چوڑا ڈھکی میں آجائے۔ مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ برتنوں کو ڈھانک دو۔ اور مشکیزوں کا منہ تسمہ سے باندھ دو کیونکہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں دوبارہ نازل ہوتی ہے وہ جس برتن پر گزرتی ہے جو ڈھانکا ہوا نہ ہو اور جس مشکیزہ پر گزرتی ہے جس کا منہ بندھا ہوا نہ ہو اس میں اس دوبارہ کا کچھ حصہ ضرور داخل ہو جاتا ہے۔

مذکورہ بالا حدیث میں ادل تو یہ فرمایا کہ جب رات کا ابتدائی وقت ہو یعنی سورج چھپا ہی ہو اس وقت بچوں کو باہر مت جانے دو کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

سوتے وقت کے آداب اور دعائیں

(۱) جب رات کو سونے کے لیے بستر پر آئے تو با وضو ہو (ابوداؤد عن براء بن عازب رضی اللہ عنہ) اور بعض روایات میں یہ الفاظ میں کرپاکی حاصل کر لے (طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس رضی اللہ عنہ) اور بعض روایات میں یہ الفاظ میں کہ اس طرح وضو کرے جس طرح نماز کے لئے وضو کرتا ہے۔ (صحاح ستہ عن براء بن عازب رضی اللہ عنہ)

(۲) اس کے بعد اپنے بستر پر آئے۔ پھر اسے اپنے کپڑے کے گوشہ سے تین بار جھاڑ دے پھر یہ دعا پڑھے۔

(۳) بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي
وَبِكَ اَرْفَعُهُ اِنْ اَمْسَكْتَ
نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا
فَاَحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ
الصَّالِحِينَ

اے میرے پروردگار میں نے تیرا نام لے کر اپنا
پہلو رکھا اور تیری قدرت سے اس کو اٹھاؤں
گا اگر تو (سوتے میں) میرے نفس کو روک
لے (یعنی) مجھے موت دے دے تو میرے نفس
کو بخش دیجو اور اگر تو اسے زندہ چھوڑ دے تو

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) پھر جب کچھ دیر گزر جائے تو ان کو باہر جانے کی اجازت دے سکتے ہو۔ اس بات پر عمل نہ کرنے سے بچوں کو بعض مرتبہ شدید تکلیف پہنچ جاتی ہے، 'آسیب' جن بھوت کا اثر ہو جاتا ہے۔ پھر فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر دروازے بند کر دو اور شکنجوں کے منہ باندھ دو اور برتنوں کو ڈھانک دو اور ہر موقعہ پر بسم اللہ پڑھو۔

دوسری حدیث میں ہے کہ شیطان بند دروازہ کو نہیں کھولتا جب کہ اللہ کا نام لے کر بند کیا جائے سوتے وقت چراغ بجھانے کا بھی حکم فرمایا جس کی وجہ ایک حدیث میں یہ بتائی ہے کہ شیطان چوہے کو یہ بتا دیتا ہے کہ تو بی کھینچ کر لے جا دو آگ لگنے کا ذریعہ بن جاتا ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ بلاشبہ یہ آگ تمہاری دشمنی ہی ہے جب سونے لگو تو اسے بجھا کر سوؤ تا کہ اس سے تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچے (یہ سب روایات مشکوٰۃ المصابیح میں ہیں دیکھو باب تنطیۃ الادانی)

اپنی قدرت کے ذریعہ اس کی حفاظت کیجیو جس کے ذریعہ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔ (صحاح ستہ، ابن ابی شیبہ، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ) (۳) اور اپنی داہنی کر دٹ پر لیٹے (مسلم، صحاح ستہ، عن ابی ہریرہ) اور داہنے ہاتھ کا تکیہ بنالے یعنی اپنے سر کے نیچے رکھ لے (ابوداؤد، احمد، ابن السنی، اور بعض روایات میں داہنے ہاتھ کو رخسار کے نیچے رکھنا وارد ہوا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

(۵) اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَصَنَعْتُ جَنْبِيَّ اللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِي ذَنْبِيْ وَانْخَسِ اُشْطَانِيْ
وَقُلِّ رَهَانِيْ وَثَقِّلْ مِيزَانِيْ
وَاجْعَلْنِيْ فِي النَّدَى الْوَعْلَى
(ابوداؤد، حاکم، عن ابی الازہر الاناری)
میں نے اللہ کے نام سے اپنا پہلو رکھا اور اسی کے
نام سے اٹھاؤں گا۔ اے اللہ! تو میرے گناہ
معاف فرما دے اور میرے شیطان کو مجھ سے دور
فرما دے اور میری گردن کو ہر ذمہ داری سے عہدہ برآ
فرما دے اور میرے اعمال کی ترازو کا پلہ بھاری
فرما اور مجھے بلند و بالا مجلس والوں میں شامل فرما۔

(۶) یا یہ دعا پڑھے۔

اللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ
عِبَادَكَ
(بزاز و مصنف ابن ابی شیبہ عن حفص) تو اپنے بندوں کو (قبروں سے) اٹھائے گا۔
سنن ابوداؤد اور نسائی اور ترمذی میں ہے کہ اس دعا کو تین بار پڑھے۔

(۷) یا یہ پڑھے۔

بِاسْمِكَ رَبِّيْ فَاغْفِرْ لِيْ
ذَنْبِيْ (مسند احمد عن ابن عمر)
اے میرے رب میں تیرا نام لے کر سوتا ہوں
لہذا تو میرے گناہ معاف فرما دے۔
اور بعض روایات میں یہ دعا اس طرح وارد ہوتی ہے۔

بِاسْمِكَ وَصَنَعْتُ جَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ
(ابن ابی شیبہ عن ابن عمر)
اے رب میرے تیرا نام لے کر میں نے اپنا
پہلو رکھا پس تو مجھے بخش دے۔
(۸) یا یہ دعا پڑھے۔

اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا اے اللہ! میں تیرا نام لے کر مرتا اور جیتا ہوں
 بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی عن حذیفہ
 (۹) نیز سونے سے پہلے سبحان اللہ ۳۲ بار اور الحمد للہ ۳۲ بار اور اللہ اکبر ۳۴ بار پڑھے
 (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، عن علیؓ)

اے یہ تسبیحات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کو سوتے وقت پڑھنے
 کے لیے بتائی تھیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاںگی کام کاج کے پیش نظر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
 سے ایک خادم طلب کرنے کا ارادہ کیا۔ جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو دیاں کچھ لوگوں کو باتوں میں
 مشغول پایا لہذا واپس چلی آئیں۔ دوسرے دن آپ خود ان کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ کل تم کس
 ضرورت سے آئی تھیں۔ آپ نے دو مرتبہ دریا منت فرمایا۔ وہ دونوں مرتبہ خاموش رہیں۔ حضرت علیؓ نے
 عرض کیا یا رسول اللہ! صورت حال میں عرض کرتا ہوں، ان کو چکی پسینی پڑتی ہے جس کی وجہ سے ان کے
 ماتھے میں نشان پڑ گئے ہیں اور شکیزہ بھر کر لاتی ہیں جس کی وجہ سے ان کے سینہ میں نشان پڑ گیا ہے گھر
 میں جھاڑ دیتی ہیں جس سے ان کے کپڑے غبار آلود ہو جاتے ہیں اور باندی کے سینچے آگ جلاتی ہیں
 جس سے ان کے کپڑے کالے ہو جاتے ہیں۔ ہمیں یہ خبر ملی تھی کہ آپ کے پاس کچھ غلام باندی آئے ہیں۔ میں
 نے ان سے کہا کہ آپ سے ایک خادم طلب کریں۔ یہ اسی ضرورت کے پیش نظر حاضر ہوئی تھیں آپ
 نے فرمایا کہ میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتا دوں جو تم نے طلب کیا ہے؟ جب تم (سونے کے لئے) لیٹ
 جاؤ تو ۳۲ بار سبحان اللہ ۳۲ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہو۔ یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے
 (سنن ابی داؤد، باب فی التسخ عند النوم۔)

صحیح مسلم میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض نمازوں کے بعد پڑھنے کے لیے بھی یہ
 چیزیں ان دونوں حضرات کو بتائی تھیں۔ حضرت علیؓ نے اس کی بہت زیادہ پابندی کی حتیٰ کہ جنگ صفین
 کی رات میں بھی ان کو پڑھا۔ فرماتے ہیں کہ میں شروع رات میں بھول گیا۔ رات کے پچھلے حصہ میں یاد آیا
 تو پڑھ لیا (سنن ابوداؤد)۔

بزرگوں نے بتایا ہے کہ سوتے وقت ان تسبیحات کا پڑھنا دن بھر (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۱۰) اور سوتے وقت یہ عمل بھی کرے کہ دونوں ہاتھ ملائے اور قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر ان میں دم کرے پھر جہاں تک ہو سکے انہیں جسم پر پھیرے اور سر اور منہ اور بدن کے سامنے کے حصے سے شروع کرے۔ اس طرح تین مرتبہ کرے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت یہ عمل کرتے تھے۔ (بخاری، نسائی، ابن ابی شیبہ، عن علیؑ)

(۱۱) اور آیت الکرسی بھی پڑھے۔ (بخاری، نسائی، ابن ابی شیبہ، عن علی رضی اللہ عنہ)

(۱۲) اور یہ دعا بھی پڑھے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا
وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَادَانَا فَلَكَ
مِمَّنْ كَوْنٌ كَافٍ لَكَ وَلَوْ مُؤْوَدِي
(مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، عن النبیؐ)

یہ تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے ہمیں
کھلایا اور پلایا اور ہمارے کاموں کی کفایت
فرمائی اور ٹھکانہ دیا۔ پس کتنے ہی ایسے لوگ
میں جن کا نہ کوئی معین و مددگار ہے نہ کوئی ٹھکانہ
دینے والا ہے۔

(۱۳) اور یہ دعا بھی پڑھے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانِي وَ
أَطْعَمَنِي وَسَقَانِي وَالَّذِي مَنَّ
عَلَيَّ وَأَفْضَلَ وَالَّذِي أَعْطَانِي
فَأَجْزَلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ
حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَ
مَلِيكَهُ وَ اِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ اَعُوْذُ بِكَ
مِنَ النَّارِ۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن
حبان، ابوعوانہ، حاکم عن عمر رضی اللہ عنہم)

سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے
میرے سب کاموں کی کفایت فرمائی اور مجھے ٹھکانہ
دیا اور مجھے کھلایا اور پلایا اور مجھ پر احسان فرمایا
اور فضل فرمایا اور مجھے دیا اور خوب دیا ہر
حال میں سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے
اے اللہ! ہر چیز کے پالنے والے اور ہر چیز کے مالک
اور ہر شے کے معبود میں دوزخ سے تیری پناہ چاہتا ہوں

(بقیہ حاشیہ منقرضہ) کی تھکن دور کرنے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ سات کو ان کے پڑھنے کے بعد تھکن دور ہو جانا مجرب ہے۔

(۱۴) اور یہ دعا بھی پڑھے۔

اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ
رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ
لَكَ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ
وَرَسُولُكَ وَالْمَلَكَةُ يَشْهَدُونَ
أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَشَرِّهِ
وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي
سُوءًا أَوْ أَجْزِيَهُ إِلَى مُسْلِمٍ

(احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر)

(۱۵) اور یہ دعا بھی پڑھے۔

اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبُّ
كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكُهُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ
شَرِّ نَفْسِي وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَ
شَرِّهِ

(البوداؤد ترمذی نسائی ابن حبان
حاکم ابن ابی شیبہ عن ابی بکر)

(۱۶) اور یہ دعا بھی پڑھے۔

اللَّهُمَّ خَلَقْتَ لَفْسِي وَأَنْتَ

اے اللہ! آسمان و زمین کے پالنے والے حاضر
غائب کے جاننے والے تو ہی ہر چیز کا رب ہے
میں گواہی دیتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں
تو اپنی ذات و صفات میں یکتا ہے اور
میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور
ملائکہ بھی گواہی دیتے ہیں شیطان سے اور اس کے
شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے
بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ اپنے نفس پر کوئی برائی
کروں یا اسے کسی مسلمان کی طرف پہنچ کر لے جاؤں۔

اے اللہ! آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے
حاضر و غائب کے جاننے والے ہر چیز کے
پروردگار! میں اپنے نفس کی برائی اور شیطان
کے شر اور اس کے شرک سے تیری پناہ مانگتا
ہوں۔

اے اللہ! تو نے ہی میری جان کو پیدا فرمایا ہے۔

لے محدثین نے فرمایا ہے کہ حدیث میں جو شرک ہے اس کو دونوں طرح پڑھا جاسکتا ہے شرک اور شرک اول کے معنی ہیں
اس کے شرک کرنے سے یا شرک کرنے سے اور دوسرے کے معنی ہیں اس کے جال سے یعنی اس کے مکر و فریب سے

تَوَفَّا هَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَجِيَّاهَا إِنْ
أَحْيَيْتَهَا فَأَحْفَظْهَا وَإِنْ أَمَتَهَا
فَاغْفِرْ لَهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
الْعَافِيَةَ.

(مسلم، نسائی، عن عمرؓ)

(۱۷) اور یہ دعا بھی پڑھے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِوَجْهِكَ
الْكَرِيمِ وَكَلِمَاتِكَ الثَّامَةِ مِنْ
شَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ
اللَّهُمَّ أَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ
وَالْمَآثِمَ اللَّهُمَّ لَا يَهْزِمُ جُنْدَكَ
وَلَا يُخْلِفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْقُصُ
ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ
وَبِحَمْدِكَ ط

(ابوداؤد، نسائی، ابن ابی شیبہ، عن علیؓ)

(۱۸) اور تین مرتبہ یہ استغفار بھی پڑھے۔

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا
هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ
إِلَيْهِ.

(۱۹) اور یہ دعا بھی پڑھے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا
شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

تو ہی اسے موت دے گا۔ تیرے ہی لئے اس
کا مرنا جینا ہے۔ اگر تو اسے زندہ رکھے تو اس
کی حفاظت فرما اور اگر تو اسے موت دے تو اسے
بخش دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے عافیت
کا سوال کرتا ہوں۔

اے اللہ! میں ہر اس چیز کی برائی سے جو تیرے
قبضہ قدرت میں ہے۔ تیری کریم ذات اور
تیرے کلمات تامہ کا واسطہ دے کر تجھ سے پناہ
طلب کرتا ہوں، اے اللہ! تو ہی تاوان اور گناہ
کو دور فرماتا ہے۔ اللہ! تیرا شکر شکست
نہیں کھاتا۔ تیرا وعدہ کبھی غلط نہیں ہوتا اور
تیرے قہر سے دولت مندی فائدہ نہیں دے سکتی
تیری ہی ذات پاک ہے اور قابل حمد
ہے۔

میں اللہ سے مغفرت کا طلب گار ہوں جس
کے سوا کوئی معبود نہیں وہ (ہمیشہ ہمیشہ) زندہ
رہنے والا اور قائم رکھنے والا ہے اور میں اسی
کے حضور میں توبہ کرتا ہوں۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے
اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور

الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

(ابن حبان موقوفاً للناسی)

عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

(۲۰) اور لیٹے لیٹے یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ
الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ
رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَاقِ الْحَبِيبِ
وَالنَّبِيِّ وَمَنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْوَحْيِ
وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ
كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اَخَذَ بِنَاصِيَّتِهِ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْوَدَلُ فَلَيْسَ بِكَ
شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ
شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ
فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ
الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ
اَقْصِنَا عَنَّا الدَّيْنَ وَاغْنِنَا مِنَ
الْفَقْرِ.

(مسلم، سنن اربعہ، ابن ابی شیبہ، ابولیلی، عن عائشہ)

(۲۱) اور یہ دعا بھی پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ لِنَفْسِيْ

اللہ کا نام لے کر سوتا ہوں۔ اے اللہ!

إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيَ إِلَيْكَ
وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ
ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً
إِلَيْكَ لَوْ مَلَجَأٌ لَوْ مَنَاجَا مِنْكَ
إِلَّا إِلَيْكَ أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي
أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي
أَرْسَلْتَ.

میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور تیری طرف
اپنا رخ کیا اور تجھی کو اپنا کام سونپا اور میں نے
تیرا ہی سہارا لیا۔ تیری نعمتوں کی رغبت رکھتے
ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے۔ تیرے علاوہ
کوئی پناہ کی جگہ اور جگہ نجات نہیں ہے۔ میں
تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی
ہے اور تیرے رسول کو میں نے مانا جسے تو نے بھیجا ہے

یہ دعا صحاح ستہ میں ہے البتہ لفظ بسم اللہ اس کے اول میں صرف نسائی کی
روایت میں ہے جس کی طرف مصنف نے اشارہ فرمایا۔ یہ دعا حضرت براء بن عازبؓ
سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف
لاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔ اور آپ نے ایک صحابی سے فرمایا کہ اس کو پڑھ کر سو جاؤ
گے، پھر اس رات میں مر جاؤ گے تو دین فطرت پر تمہاری موت آئے گی اور اگر صبح
کو زندہ اٹھو گے تو تمہیں بڑی خیر ملے گی۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ بیداری کے آخری
کلمات ہونے چاہئیں۔ (یعنی اس دعا کو پڑھ کر کسی سے بات نہ کرے)
(۲۲) اور سورۃ قل ۱ یَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ بھی پڑھے (طبرانی فی الکبیر)

پھر اس کو ختم کر کے سو جائے

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حاکم، حاکم، ابن ابی شیبہ، عن فروة بن نوفل)
(۲۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ سونے سے پہلے مسبحات پڑھتے
تھے اور فرماتے تھے کہ ان میں ایک ایسی آیت ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے (ابوداؤد،

اے حضرت فروہ بن نوفل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی چیز
بتلائیے جسے میں اپنے بستر پر پہنچ کر پڑھا کر دوں۔ آپ نے فرمایا قل یا ایہا الکافرین پڑھا کر دیکھو کہ اس میں شرک
سے بیزاری ہے۔ (مشکوٰۃ عن الترمذی و ابی داؤد والداری)

ترمذی، نسائی عن العریاض بن ساریہؓ،

اور مُسْتَحَات یہ سورتیں ہیں۔ سورۃ حدید، سورۃ حشر، سورۃ صف، سورۃ جمعہ، سورۃ

لقابن اور سورۃ اعلیٰ (نسائی عن معاویہ بن صالحؓ، وہو موقوف۔

(۲۴) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک سورۃ الم

سجدہ اور سورۃ ملک نہ پڑھ لیتے تھے۔ (نسائی، ترمذی، ابن ابی شیبہ، حاکم عن جابرؓ)

(۲۵) نیز اس وقت تک آپ نہ سوتے تھے جب تک سورۃ بنی اسرائیل اور سورۃ زمر

نہ پڑھ لیتے تھے (ترمذی، نسائی، حاکم عن عائشہؓ)

(۲۶) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی سمجھ دار آدمی سورۃ بقرہ کی تین آیات

پڑھنے سے پہلے سو جائے۔ یہ حدیث موقوف ہے اور صحیح ہے۔

(۲۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تو نے بستر پر اپنا پہلو رکھا اور سورۃ

فاتحہ اور سورۃ اخلاص پڑھ لی تو موت کے علاوہ ہر چیز سے امن میں ہو گیا۔

(بزاز عن انسؓ)

(۲۸) اور فرمایا کہ جو شخص اپنے بستر پر ٹھکانہ پکڑے پھر اللہ تعالیٰ کی کتاب سے کوئی

سورت پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسی کے پاس ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو ہر تکلیف دہ چیز سے

اس کے بیدار ہونے تک اس کی حفاظت کرتا ہے خواہ وہ کسی وقت بھی نیند سے

بیدار ہو (احمد عن شداد بن اوس رضی اللہ عنہ)

(۲۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انسان سونے کے لیے بستر پر آتا ہے

تو فوراً فرشتہ اور شیطان اس کے پاس آتے ہیں۔ فرشتہ کہتا ہے اپنی بیداری والے

وقت کو بھلائی پر ختم کر اور شیطان کہتا ہے اسے برائی پر ختم کر۔

لے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے صرف یہ بتایا ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے کسی کتاب کا حوالہ نہیں دیا

علامہ نووی کتاب الاذکار میں فرماتے ہیں کہ اس کی روایت حافظ ابوبکر بن داؤد نے کی ہے اور

اسکی سند صحیح ہے جو علی شریط البخاری مسلم ہے۔

پھر اگر وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے سویا تو فرشتہ بات بھراس کی حفاظت کرتا ہے
بقیہ حدیث (النشار اللہ تعالیٰ) آئندہ آئے گی۔ (نسائی، ابن حبان، حاکم، ابوالعلی عن جابرؓ)

خواب کے آداب اور دعائیں

(۳۰) جب خواب میں محبوب چیز دیکھے تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور اس کو

بیان کر دے، (بخاری، مسلم، نسائی، عن ابی سعیدؓ)

اور دوست کے علاوہ کسی سے بیان نہ کرے۔ (بخاری، مسلم، عن ابی قتادہؓ)

(۳۱) اور جب خواب میں ناپسندیدہ یعنی ناگوار اور بُری بات دیکھے تو ہتھکا کر دے۔

(بخاری، مسلم، عن ابی قتادہؓ)

یا کھوک دے (مسلم، عن ابی قتادہؓ)

یا اس طرح ہتھکا کرے کہ منہ کی ہوا کے ساتھ کھوک کے کچھ ذرات نکل جائیں۔

(صحاح ستہ، عن ابی قتادہؓ)

(۳۲) اور شیطان اور اس خواب کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگے۔

(صحاح ستہ، عن ابی سعیدؓ)

اور یہ عمل یعنی پناہ مانگنے کا کام تین بار کرے۔

(صحاح ستہ، عن ابی سعیدؓ)

(۳۳) اور کسی سے اس خواب کا تذکرہ نہ کرے (بخاری، مسلم، ابی داؤد، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی سعیدؓ)

اس حدیث کا بقیہ سوکرا ٹھٹھنے کی وہ دعا ہے جو متن میں چند سطروں کے بعد آ رہی ہے یعنی الحمد للہ الذی رد الی نفسی الخ
تھ کیونکہ جب دوست اسے سنے گا تو اچھی تعبیر دے گا اور دشمن ایسی تعبیر دے گا جو بُری ہوگی اور عموماً پہلی
تعبیر کے موافق ہو جاتا ہے۔

لے مثلاً یہ الفاظ پڑھے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الرَّؤْيَا۔

ترجمہ: میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے اور اس خواب کے شر سے اس کو تین بار کہے۔

ایسا عمل کرنے سے انشاء اللہ وہ خواب نقصان نہ دے گا (صحاح ستہ عن ابی قتادہ)
 (۲۴) اور جس کو ٹپ پر ہے اس کو بدل دے (مسلم عن جابر)
 (۲۵) یا اٹھ کر نماز پڑھنے لگے۔ (بخاری عن ابی ہریرہ)

خواب میں ڈر جانے اور گھبراہٹ ہو جانے اور نیند اُچٹ ہو جانے کی دعائیں

جس وقت خواب میں ڈرے یا گھبرائے یا نیند اُچٹ ہو جائے تو یہ دعا پڑھے۔

(۱) اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ
 مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ
 عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ
 وَأَنْ يَحْضُرُونِ .

اللہ کے پورے کلمات کے واسطے سے میں اللہ
 کے غضب سے اور اس کے عذاب سے اور اس کے
 بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے دوسوں سے
 اور میرے پاس ان کے آنے سے پناہ چاہتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کی عادت تھی کہ اپنے سمجھ دار بچوں کو تو
 یہ دعا سکھا دیتے تھے اور نا سمجھ بچوں کے لئے اس کو کاغذ پر لکھ کر ان کی گردن میں ڈال
 دیتے تھے۔ (البوداؤد، ترمذی، نسائی، حاکم، عن عبداللہ بن عمرو بن عاص)

(۲) اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ
 الَّتِي لَا يَجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ
 مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ
 وَمَا يَخْرُجُ فِيهَا وَمِنْ شَرِّ مَا
 ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا
 وَمِنْ شَرِّ فِتْنِ اللَّيْلِ وَفِتْنِ
 النَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ
 اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ الْوَطَارِقِ

میں اللہ کے پورے کلمات کی جن سے نہ نیک
 تجاوز کر سکتا ہے نہ بد، پناہ مانگتا ہوں اس
 چیز کی برائی سے جو آسمان سے اترتی ہے
 اور جو آسمان پر چڑھتی ہے اور اس چیز کی
 برائی سے جو زمین کے اندر پیدا ہوتی ہے اور
 جو اس سے نکلتی ہے اور رات اور دن
 کے فتنوں کی برائی سے اور رات اور دن
 میں آنے والوں کے شر سے سوائے اس کے

بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ ط
آنے والے کے جو خیر کے ساتھ آئے اے عمن۔
(طبرانی فی الکبیر، عن خالد بن الولید)

بے خوابی ہو تو یہ پڑھے

(۱) اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ الْبَیْعِ
وَمَا اَظْلَتُ وَرَبَّ الْاَرْضِیْنَ وَمَا
اَقْلَتُ وَرَبَّ الشَّیْطٰنِیْنَ وَ مَا
اَضَلَّتْ کُنْ لِّیْ جَارًا مِنْ شَرِّ
خَلْقِكَ اَجْمَعِیْنَ اَنْ یَفْرُقَ عَلَیَّ
اَحَدًا مِنْهُمْ اَوْ اَنْ یُعْطِیْ عَذْرًا
جَارُکَ وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ ۔
(طبرانی فی الاوسط، ابن ابی شیبہ
عن خالد بن الولید)

اے اللہ! ساتوں آسمانوں اور ہر اس مخلوق کے
پروردگار جس پر وہ سات آسمان سایہ نگین ہیں
اور ساتوں زمینوں اور ہر اس مخلوق کے پروردگار
جس کو وہ زمینیں اٹھائے ہوئے ہیں اور تمام
شیطانوں اور ان لوگوں کے پروردگار جن کو شیاطین
نے گمراہ کیا ہے تو اپنی تمام مخلوق کے شر سے میرا
محافظ اور پناہ دینے والا بن جا، تاکہ ان میں سے
کوئی مجھ پر ظلم و زیادتی نہ کرے۔ یہ پناہ دیا ہوا
(شخص) ہی غالب اور محفوظ رہتا ہے اور
یہ انام بابرکت ہے۔

(۲) اَللّٰهُمَّ غَارَتْ اَنجُومُکَ وَ
هَدَّیْتَ الْعِیُونَ وَ اَنَّثْتَ حَیَّ قِیُومُکَ
لَوْ تَاخُذُکَ سَاعَةٌ وَّلَا نَوْمُکَ
یَا حَیُّ یَا قِیُومُ اِهْدِیْ لَیْلِیْ وَ اِنِّمَ
عَیْنِیْ ط (ابن السی، ابن زید بن ثابت رض)

اے اللہ! ستارے دور چلے گئے اور آنکھوں
نے آرام لیا اور تو زندہ ہے قائم رکھنے والا
ہے۔ تجھے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند آتی ہے
اے زندہ اور قائم رکھنے والے اس رات
کو مجھے آرام دے اور میری آنکھوں کو سلا دے۔

جب سو کر اٹھے تو یہ دعا پڑھے

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ رَدَّ اِلَیَّ
نَفْسِیْ وَلَمْ یُشْہَا فِیْ مَنَا مِہَا

سب تعریف اللہ سے لیے جس نے میری جان
واپس لوٹا دی اور مجھے سوتے میں موت نہ دی

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُمْسِكُ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا
وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ
أَحَدٍ مَنْ بَعْدِهِ إِنَّهُ كَانَ جَلِيماً
غَفُوراً الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
يُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى
الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِنَّ اللَّهَ
بِالنَّاسِ لَرؤُوفٌ رَحِيمٌ

(نسائی، ابن جبان، حاکم ابویعلیٰ، عن جابر بن عبد اللہ عنہ)
(۲) الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُحْيِي الْمَوْتَى
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
(حاکم عن جابر)

(۳) الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا
بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ
(بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ابی شیبہ عن حذیفہ)
(۴) لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ لَا شَرِيكَ
لَكَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَسْتَغْفِرُكَ لِيْ ذَنْبِيْ وَأَسْأَلُكَ
رَحْمَتَكَ اللَّهُمَّ زِدْنِيْ عِلْماً
وَلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِيْ
وَهَبْ لِيْ مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً
إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن جبان، حاکم عن عائشہ)

سب تعریف ہے اللہ کے لئے جس نے آسمان
وزمین کو جگہ سے ہٹ جانے سے روک رکھا
ہے۔ اگر اس کی مشیت سے وہ اپنی جگہ سے ہٹ
جائیں تو اس سے سوا کوئی نہیں جو ان کو روکے
بے شک وہ بہت برباد اور بڑا ہی درگزر کرنے
والا ہے۔ سب تعریف ہے اللہ کے لئے جو آسمان
کو اپنی بلا اجازت زمین پر گرنے سے روکے ہوئے
ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ
آدمیوں پر بڑی شفقت رکھنے والا بہت مہربان ہے
سب تعریف ہے اللہ کے لئے جو مردوں کو
جلاتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس
نے ہمیں مارنے کے بعد جلایا اور اسی کی طرف
اکٹھ کر جانا ہے۔

اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیرا کوئی
شریک نہیں تیری ہی ذات پاک ہے۔ اے اللہ
میں تجھ سے اپنے گناہ کی مغفرت چاہتا ہوں اور
تیری رحمت طلب کرتا ہوں اے میرے پروردگار
مجھے اور زیادہ علم نصیب فرما اور مجھے راہِ راست
پر لانے کے بعد میرے دل کو کچی والا نہ بنا اور
مجھے اپنے پاس سے رحمت عطا فرما۔ کچھ شک
نہیں کہ تو بڑا دینے والا ہے۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو ایک ہے غالب
ہے وہی آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور
ان چیزوں کا رب ہے جو آسمان اور زمین کے
درمیان میں ہیں اور وہ زبردست اور بڑا مغفرت
فرمانے والا ہے۔

۱۰ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے رات
کو جاگے اور یہ پڑھے۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے
اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک
ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر
قدرت رکھتا ہے۔

سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے اللہ ہی کی
ذات پاک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں
اللہ سب سے بڑا ہے۔ گناہ سے بچنے کی
اور نیکی پر لگنے کی طاقت و قوت اللہ تعالیٰ ہی
کی طرف سے ہے۔

اس کے بعد اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ کہے یا یوں فرمایا کہ مذکورہ کلمات پڑھ کر دعا کرے
تو اس کی دعا قبول ہوگی اور اگر وضو کیا اور دو رکعت نماز ادا کی تو اس کی نماز قبول ہوگی۔
(بخاری، سنن اربعہ عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ)

۱۱ جب رات کو کسی وقت آنکھ کھلے اور حرکت کرتے ہوئے دس مرتبہ بسم اللہ اور دس
مرتبہ اَمَنْتُ بِاللّٰهِ وَاُكْفِرْتُ بِالْغُلُوْثِ کہے۔

۱۲ میں اللہ پر ایمان لایا اور میں نے ان طاقتوں کا انکار کیا جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے سرکشی کرنے والی ہیں۔

تو جو شخص اس پر عمل کرے گا وہ ہر اس چیز سے محفوظ رہے گا جس سے ڈرتا ہے اور کوئی گناہ آئندہ رات کا اسی طرح کا موقعہ آنے تک اسے ہلاک نہ کر سکے گا۔

(طبرانی فی الاوسط، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ)

(۸) جب رات کو اپنے بستر سے اٹھے اور پھر دوبارہ بستر پر جائے تو اپنی ننگی کے کنارے سے تین بار اسے جھار دے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے پیچھے بستر پر کیا چیز آکر گزر گئی۔ اور حیب لیٹے تو یوں کہے۔

اے اللہ! میں نے میرا نام لے کر اپنا پہلو رکھا اور تیری ہی مدد سے اس کو اٹھاؤں گا۔ اگر تو (سوتے میں) میری جان روک لے تو اس پر رحم فرما اور اگر واپس لوٹا دے تو اس کی ایسی حفاظت فرما جیسی تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔

بِسْمِكَ اللَّهُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِي
وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمَسَتْ لَفْسِي
فَارْحَمْهَا وَإِنْ رَدَدْتَهَا فَاحْفَظْهَا
بِمَا تَحْفَظُ بِهِ أَحَدًا مِنْ
عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ط

(ترمذی، ابن السنی، عن ابی ہریرہ)

پاخانہ میں آنے جانے کی دعائیں

پس جب تہجد کے لئے کھڑا ہو لیس۔

اگر پاخانہ میں داخل ہونے لگو تو۔

(۱) (پاخانہ سے باہر ہی) بسم اللہ کہئے۔ (ابن ابی شیبہ، ابن السنی، عن علی رضی اللہ عنہ)

اے جب بھی پاخانہ میں آئے جائے یہ دعائیں پڑھے۔ تہجد کے وقت کا ذکر مصنف کے کلام میں اتفاقاً طور پر آگیا ہے۔ ۱۲۰

۱۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جنات کی آنکھوں اور انسانوں کی شرم کی جگہوں کے درمیان یہ چیز آرٹن جاتی ہے کہ جب ان میں سے کوئی شخص بیت الخلا میں داخل ہونے لگے تو بسم اللہ کہے (سنن ترمذی، قبیل البواب الزکوة)

(۲) اور یہ دعا پڑھے۔
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبۡثِۃِ وَ الْخَبَاۤئِثِۃِ
 اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث
 جنوں سے مرد ہوں یا عورت۔

(صحاح ستہ ابن ابی شیبہ، عن السنن)

(۳) اور جب پاخانہ سے نکلے تو یہ کہے۔
 غُضُّ اَنْتَ (ابن حبان، سنن اربعہ، ابن ابی شیبہ، عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

(۴) اور یہ دعا پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ
 عَنِّی الْوَدۡیَ وَ عَاۤفَاۤفِی (نسائی، ابن اسنی)
 سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے
 مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی اور مجھے
 آرام دیا۔
 عن ابی ذرٍّ و عند ابن ابی شیبہ موقوف علیہ

وضو کی دعائیں

۱، جب وضو کرے تو "بسم اللہ" پڑھے۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ، عن ابی ہریرہ عن سعید بن زید)

(۲) پھر یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَ وَسِّعْ
 لِیْ فِیْ دَارِیْ وَ بَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ
 اے اللہ! تو میرے گناہ بخش دے اور
 میرے گھر میں وسعت دے اور میرے
 رزق میں برکت دے۔
 (نسائی، ابن السنی عن ابی موسیٰ)

اور جب وضو سے فارغ ہو تو آسمان کی طرف نظر اٹھاتے اور یہ پڑھے۔

اے سنن ابوداؤد میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان پاخانوں میں شیاطین موجود رہتے ہیں
 لہذا جب تم میں سے کوئی شخص پاخانہ میں جانے لگے تو یوں کہے: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبۡثِۃِ وَ الْخَبَاۤئِثِۃِ ۱۲
 اے اللہ! میں تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔

(البوداؤد، نسائی، عن عقبہ)

(۲) أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود
نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔

(مسلم، البوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن شیبہ، ابن سنی، عن عمرؓ)

اس کو تین بار پڑھے۔ (ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، ابن سنی، عن عمرؓ)

اور سنن ترمذی میں اس کلمہ کے ساتھ یہ دعا بھی مروی ہے۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ
وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ ط
اے اللہ! تو مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں
اور خوب پاکی حاصل کرنے والوں میں
شامل فرما دے۔ (ترمذی عن عمرؓ)

وضو کے بعد ذیل کی دعا پڑھنا بھی مروی ہے۔

(۳) سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ
میں گواہی دیتا ہوں اے اللہ کہ تیرے سوا
کوئی معبود نہیں میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں
اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

(طبرانی فی الاوسط عن ابی سعید الخدریؓ)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے وضو کیا اور یہ دعا پڑھی۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ
أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ
اے اللہ تو پاک ہے اور میں تیری حمد بیان
کرتا ہوں میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور
تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

تو یہ الفاظ اس کے لیے ایک پرچہ پر لکھ کر مہر لگا دی جاتی ہے جو قیامت تک
لگی رہے گی اور اس دن سے پہلے توڑی نہیں جائے گی۔

(طبرانی فی الاوسط عن ابی سعید الخدریؓ)

نماز تہجد کی فضیلت اور دعائیں

- (۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرض نماز کے بعد افضل وہ نماز ہے جو رات کے درمیان پڑھی جائے۔
- (۲) اور ایک حدیث میں ہے کہ نماز فرض کے علاوہ آدمی کی بہترین نماز وہ ہے جو اپنے گھر میں پڑھے (بخاری، مسلم، عن زید بن ثابتؓ)
- (۳) رات کی نماز دو رکعت ہے (بخاری و مسلم عن ابن عمرؓ) اور مسند احمد کی روایت میں ہے کہ رات اور دن کی نماز دو رکعت ہے۔
- (۴) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد کے لئے اٹھتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اے اللہ تیرے ہی لئے سب تعریف ہے تو ہی
آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے ان
سب کا سنبھالنے والا ہے اور اے اللہ تیرے
ہی لئے سب تعریف ہے اور تو ہی آسمانوں کا
اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے ان سب کا
بادشاہ ہے اور اے اللہ تیرے ہی لئے سب
تعریف ہے تو ہی آسمانوں اور زمین کا اور جو
کچھ ان میں ہے سب کا روشن کرنے والا ہے
اور تیرے ہی لئے سب تعریف ہے۔ تو حق ہے
تیرا وعدہ حق ہے تجھ سے ملنا برحق ہے تیرا
فرمان برحق ہے جنت حق ہے دوزخ حق ہے اور
سارے انبیاء علیہم السلام حق ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ
وسلم حق ہیں اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ!

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيُّمُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ
وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَ لَكَ
الْحَمْدُ اَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَ لَكَ
الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَ وَعْدُكَ
الْحَقُّ وَ لِقَاءُكَ حَقٌّ وَ قَوْلُكَ حَقٌّ
وَ الْجَنَّةُ حَقٌّ وَ النَّارُ حَقٌّ وَ النَّبِيُّونَ
حَقٌّ وَ مُحَمَّدٌ حَقٌّ وَ السَّاعَةُ حَقٌّ
اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَ بِكَ اَمَنْتُ
وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْكَ اَنْتَبْتُ
وَ بِكَ خَاصَمْتُ وَ اِلَيْكَ حَاكَمْتُ

أَنْتَ رَبُّنَا وَإِنَّكَ الْمَبْدُوءُ فَأَغْفِرْ لِي
مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا
أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ
أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ
الْمُؤَخِّرُ أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ .

صحاح ستہ ابو عوانہ عن ابن عباسؓ

میں نے تیرے آگے گردن جھکا دی اور تجھ پر
ایمان لایا اور تجھی پر بھروسہ کیا اور میں تیری طرف جو
ہوا اور تیری ہی طاقت اور بل بوتہ پر جھک کر کرتا ہوں
اور تیری ہی طرف فریاد کرتا ہوں تو ہی ہمارا پروردگار
ہے اور تیرے ہی پاس ہمیں لوٹ کر جانا ہے لہذا
تو مجھے بخش دے جو کچھ میں نے پہلے کیا اور جو کچھ
بعد میں کیا اور جو کچھ پوشیدہ کیا اور جو کچھ

اعلانہ کیا اور اس کو بھی بخش دے جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے بڑھنے
والا ہے اور تو ہی سچے بھٹانے والا ہے۔ تو ہی میرا معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں
اور گناہ سے بچنے کی اور نیکی پر لگنے کی طاقت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔
اور اس موقع پر یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

(۵) سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ط
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ط
(ترمذی عن ربیعہ بن کعب الاسلمیؓ)

(۶) اور یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ .

ابوداؤد، نسائی، عن ربیعہ بن کعب الاسلمیؓ

پاک ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے
میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور اس کی حمد بیان
کرتا ہوں۔

(۷) بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پچھلی تنہائی رات باقی رہ جانے پر اٹھ کر بیٹھتے تو آسمان کی
طرف دیکھتے اور سورۃ آل عمران کی آخری دس آیتیں اِنْ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
سے ختم سورۃ تک پڑھتے۔ پھر کھڑے ہوتے، وضو فرماتے اور مسواک کرتے۔ پھر (بشمول
وتر) گیارہ رکعت نماز پڑھتے پھر جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ فجر کی اذان دے دیتے
تو آپ دو رکعت (سنت فجر) پڑھتے اور (مجددیں) تشریف لے جاتے، پھر نماز فجر ادا

فرماتے (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابن عباسؓ)
(۸) اور کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو (بشمول وتر) تیرہ رکعت نماز پڑھتے
ان میں پانچ رکعت وتر کی پڑھتے تھے جن میں آخری رکعت کے سوا کسی رکعت میں نہیں
بیٹھتے تھے۔ (بخاری، مسلم، عن عائشہؓ)

(۹) اور کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعت پڑھتے تھے (جن میں) ایک
رکعت وتر پڑھتے تھے (بخاری، مسلم، عن عائشہؓ)

اور جب آپ نماز تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو

(۱۰) دس بار اللہ اکبر اور دس بار الحمد للہ اور دس بار سبحان اللہ اور دس بار
استغفر اللہ کہتے تھے۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، ابن حبان،
عن عائشہؓ)

(۱۱) اور یہ بھی پڑھتے تھے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَا ذُنُوبِي
وَعَاْفِنِي۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، عن عائشہؓ) مجھے عافیت دے۔

صحیح ابن حبان میں ہے کہ مذکورہ بالا دعا بھی دس بار پڑھتے تھے۔

(عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

(۱۲) اور یہ دعا بھی پڑھتے تھے۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ

مقام کی تنگی سے۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، عن عائشہؓ)

لے وتروں کی تعداد کے بارے میں آئندہ حاشیہ ملاحظہ فرمائیے

صحیح ابن حبان میں ہے کہ مذکورہ بالا دعا کو بھی دس بار پڑھتے تھے۔

اور جب آپ نماز تہجد شروع فرماتے

تو یہ دعا پڑھتے تھے :

(۱) اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِیْلَ وَ
مِکَائِیْلَ وَ اِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ
السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ عَالِمَ الْغِیْبِ
وَ الشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَیْنَ
عِبَادِكَ فِیْمَا کَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ
اِهْدِنِیْ لِمَا اخْتَلَفَ فِیْهِ مِنْ
الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّکَ تَهْدِیْ مَنْ
تَشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔

(مسلم، سنن اربعہ، ابن حبان، عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

وتر نماز پڑھنے کا طریقہ

(۱) اور جب تین رکعت نماز وتر پڑھے تو پہلی رکعت میں سورت بَیِّنَاتِ اسْمِ رَبِّکَ
الْوَعْدِ پڑھے اور دوسری رکعت میں قُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ اور تیسری میں
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، ابن اسنی،
عن کعب بن مالک)

اور تیسری رکعت میں قل هو اللہ احد کے بعد معوذتین (سورہ قل أعوذ برب الفلق
اور سورہ قل أعوذ برب الناس) پڑھنا بھی مروی ہے۔ (ابوداؤد، احمد، ابن ماجہ، ترمذی،
ابن حبان، عن عائشہ)

(۲) اور وتر کی پہلی رکعت پر سلام پھیر کر تیسری رکعت کو علیحدہ کر دے۔ اس طرح سلام

کر کے کہ) لوگ سن لیں (احمد)

(۳) یاد درمیان میں سلام نہ پھرے (بلکہ) ان تینوں رکعتوں کے آخر ہی میں سلام پھرے
(ابن سنی عن عبد الرحمن بن ابی ہریرہ)

(۴) یا ایک وتر پڑھے (بخاری) مسلم عن عائشہ و ابن عمر

(۵) یا پانچ یا سات رکعت وتر پڑھے (دارقطنی، بیہقی، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

(۶) یا نو یا گیارہ یا اس سے بھی زیادہ پڑھے (بیہقی، عن ابی ہریرہ)

اسے نماز وتر پڑھنے کے بہت سے طریقے احادیث شریفہ میں وارد ہوئے ہیں اسی وجہ سے حضرات ائمہ مجتہدین میں اختلاف ہوا ہے۔ حنفیہ کی تحقیق یہ ہے کہ پہلے وتر کی رکعتوں کی تعداد طے شدہ نہیں تھی کئی بیشی کا اختیار تھا مگر طاق ہونا ضروری تھا۔ بعد میں تین رکعت پڑھنا متعین ہو گیا۔ حنفیہ کے نزدیک رکوع سے پہلے وتروں میں دعائوت ہمیشہ بارہ یعنی پڑھی جاتی ہے۔ ان کا مذہب ہے کہ دوسری رکعت میں تشهد پڑھ کر اٹھ جائے اور آخر میں تیسری رکعت پر سلام پھرے۔

جن روایات میں ایک رکعت نماز وتر پڑھنا وارد ہوا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے سے جو نماز نفل کی نیت باندھ رکھی تھی اس میں ایک رکعت اور ملا کر تینوں رکعتوں کو وتر بنالیا۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ تین رکعت نماز وتر اس طرح پڑھتے تھے کہ دو رکعت پر سلام پھر کر کھڑے ہو جاتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تین رکعت نماز وتر اس طرح پڑھتے تھے کہ درمیان میں سلام نہیں پھیرتے تھے۔ حضرت حسن بصری سے عرض کیا گیا کہ ابن عمر وتروں کی دو رکعتوں پر سلام پھرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ ان کے باپ حضرت عمرؓ تینوں رکعت ایک ہی سلام سے پڑھتے تھے اور وہ ابن عمر سے زیادہ فقیہہ تھے۔

حنفیہ جس طرح نماز وتر پڑھتے ہیں حافظ ابن حزم نے المحلی میں اس کو بھی صحیح بتایا ہے اور شوافع کےاں بھی تین رکعت نماز وتر حنفیہ کے مذہب کے مطابق صحیح ہو جاتی ہے بلکہ علامہ نووی نے شرح المذہب میں لکھا ہے کہ جب کوئی شخص وتروں کی نماز پڑھ جائے تو اس کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ حنفیہ کے مذہب کے مطابق تین رکعت پڑھائے۔ جو لوگ حنفیہ کے مطابق وتر پڑھنے کو غیر ثابت کہتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔

وتروں کی تیسری رکعت میں قنوت پڑھنا

اور وتروں کی تیسری رکعت میں رکوع سے سر اٹھا کر دعائے قنوت پڑھئے۔
(مسند رک، حاکم، عن الحسن بن علی)

(۱) ایک قنوت یہ ہے۔

اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ
وَعَارِضِي فِيمَنْ عَارِضْتَ وَتَوَلَّيْ
فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيْمَا
أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ
إِنَّكَ تَقْضِي وَلَوْ قَضَيْتَ عَلَيْكَ
إِنَّهُ لَا يَنْزِلُ مَنْ ذَاكَ لَا يُعْزِزُ
مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ
لَسْتَ غَفُورٌ وَنُورٌ إِلَيْكَ وَصَلَّى
اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

اے اللہ! جن لوگوں کو تو نے ہدایت دی ہے ان
(کے زمرہ میں) تو مجھے بھی ہدایت دے اور جن لوگوں
کو تو نے عافیت دی ہے ان (کے زمرہ) میں
(دینا و آخرت کی) مجھے بھی عافیت دے اور جن لوگوں
کا تو دلی (کار ساز) بنا ہے ان (کے زمرہ) میں تو میرا بھی
دلی (کار ساز) بن جا اور جو کچھ تو نے مجھے عطا فرمایا
ہے اس میں مجھے برکت دے اور جو تو نے میرے لئے
مقدر کیا ہے اس کے شر سے مجھے بچا اس لئے کہ
بے شک میرا حکم (اسب پر) چلتا ہے اور میرے اوپر

کسی کا حکم نہیں چلتا۔ جس کا تو دلی (مددگار بن گیا وہ کبھی ذلیل نہ ہو گا اور جس کو تو نے اپنا دشمن قرار دے
دیا وہ کبھی عزت نہیں پاتا۔ تو ہی برکت والا ہے اے ہمارے پروردگار! اور تو ہی اسب سے
بلند و برتر ہے ہم تجھ سے اپنے گناہوں کی مغفرت مانگتے ہیں اور میرے سامنے توبہ کرتے
ہیں اور اللہ رحمت نازل فرمائے ہمارے نبی پر۔

(۲) اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِينَ اے اللہ! تو ہماری اور تمام مومن مردوں اور مومن

لے شوافع کا یہی مذہب ہے کہ رکوع سے سر اٹھا کر قومہ میں قنوت وتر پڑھی جائے جس طرح قنوت نازل پڑھی
جاتی ہے۔ صنفیہ کے نزدیک وتروں میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھی جاتی ہے جس کے دلائل ان کی کتب میں
لکھے ہیں۔ ۱۲ سنن اربعہ، ابن جہان، حاکم، ابن ابی شیبہ۔ ۱۲

وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ
وَأَلْفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَأَصْلَحَ ذَاتَ
بَيْنِهِمْ وَأَنْصَرَهُمْ عَلَى عَدُوِّكَ
وَعَدُوِّهِمْ اللَّهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ
الَّذِينَ يَصَدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ وَ
يَكْذِبُونَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُونَ
أَوْلِيَاءَكَ اللَّهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ
كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ وَ
أَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِي لَا
تَرْدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ط

عورتوں اور تمام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں
کی مغفرت فرمادے اور ان کے دلوں میں باہمی
محبت و الفت پیدا کر دے اور ان کے باہمی تعلقات
درست فرمادے اور اپنے اور ان کے دشمنوں پر ان کی مدد
فرما۔ اے اللہ! ان کافروں پر جو تیرے راستے سے
رد کرتے ہیں اور تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں
اور تیرے دوستوں (مسلمانوں) سے لڑتے ہیں ان پر
تو لعنت فرما۔ اے اللہ! تو ان کے درمیان
بھوٹ ڈال دے اور ان کے قدموں کو ڈگڑگا
دے اور ان پر تو اپنا وہ عذاب نازل فرما جسے تو مجرم
قوموں سے روکتا ہی نہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ
وَنَسْتُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَلَا نَكْفُرُكَ
نَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ بِسْمِ
اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ
إِيَّاكَ نُعْبُدُ وَإِلَيْكَ نُسْجُدُ
وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ وَنَخْشَى
عَذَابَكَ الْجِدِّ وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ
إِنَّ عَذَابَكَ الْجِدِّ بِالْكَفَّارِ لَمُحِيٌّ
(ابن ابی شیبہ موقوفہ علی ابن مسعودؓ سنن ابی
موقوفہ علی عمرؓ)

شرع اللہ کے نام سے جو نہایت رحم کرنے والا
ہے اور بہت مہربان ہے اے اللہ! ہم تجھ سے
مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے بخشش چاہتے ہیں
اور تیری تعریف کرتے ہیں اور تیری ناشکری سے
بچتے ہیں۔ ہم اس شخص کو چھوڑتے ہیں اور ترک
کرتے ہیں جو تیری نافرمانی کرے گا۔ شرع اللہ کے
نام سے جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم کرنے والا
ہے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور
تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور
تیری ہی طرف دوڑتے ہیں اور جھپٹتے ہیں اور
آپ کے یقینی عذاب سے ڈرتے ہیں آپ کی رحمت

کے امیدوار ہیں بلاشبہ آپ کا یقینی عذاب کفار کو پہنچنے والا ہے۔

اور جب وتروں کا سلام پھیرے

(۱) تو تین بار پڑھے
سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ط

میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو بادشاہ
ہے بہت زیادہ پاک ہے۔

تیسری بار آواز بلند کرے اور الْقُدُّوس کی دال کو دراز کرے۔

(نسائی، ابی داؤد، ابن ابی شیبہ، دارقطنی، عن ابی بن کعبؓ)

اور بعض روایات میں مذکورہ بالا دعائیں رَبِّ الْمَلَوِشِكَةِ وَالرُّؤُوسِ ط کے الفاظ
بھی وارد ہوئے ہیں (دارقطنی)

(۲) اور وتروں کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اے اللہ! آپ کی رضا کے واسطے سے آپ کی
ناراضگی سے اور آپ کی معافی کے واسطے سے
آپ کی سزا سے میں پناہ چاہتا ہوں اور آپ
کی بھیجی ہوئی مصیبتوں اور عذابوں سے آپ کی
پناہ چاہتا ہوں۔ میں آپ کی ایسی تعریف نہیں کر
سکتا جیسی خود آپ نے اپنی تعریف فرمائی۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ
سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ عِقُوبَتِكَ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَوْ أَحْصَيْتُ ثَنَاءً
عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَيَّ
نَفْسِكَ ط (سنن اربعہ طبرانی فی الادسط ابن
ابی شیبہ عن علیؓ)

فجر کی سنتوں میں قرأت اور بعد کی دعا

(۱) اور جو فجر کی سنتیں پڑھے تو پہلی رکعت میں سورۃ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور دوسری
رکعت میں سورۃ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھے۔

(مسلم، ابن حبان، عن ابی ہریرہؓ)

اور مسلم کی ایک روایت میں فجر کی سنتوں کی قرأت کے بارے میں یوں بھی
وارد ہوا ہے کہ پہلی رکعت میں (سورۃ بقرہ کے سولہویں رکوع میں)

آیت قُولُوا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ سے لے کر وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ تک پڑھے اور دوسری رکعت میں سورہ آل عمران (کے ساتویں رکوع) کی آیت قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سے بِنَا مُسْلِمُونَ تک (مسلم عن ابن عباسؓ) (۲) فجر کی سنتوں سے فارغ ہو کر بیٹھے بیٹھے تین بار یہ پڑھے۔
 اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِئِلَ وَمِيكَائِلَ اے اللہ! جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل و اسرافیل و مُحَمَّدًا و النَّبِیَّ اور محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رب! میں

لے پوری آیت یوں ہے :
 قُولُوا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَا اُنْزِلَ اِلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَاٰیْمُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَا اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نَفَرَقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ط
 تم کہو ہم اللہ پر اور ان چیزوں پر ایمان لائے جو ہماری جانب نازل کی گئی ہیں اور ان چیزوں پر جو ابراہیمؑ و اسمعیلؑ و اسحاقؑ و ائیموسیؑ و عیسیٰؑ اور انبیاء کو اپنے پروردگار کی جانب سے دی گئیں۔ ہم ان میں سے کسی میں تفریق نہیں کرتے اور ہم تو صرف اسی کے تابعدار ہیں۔

لے پوری آیت یوں ہے :
 قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَیْنِنَا وَبَیْنَكُمْ اَنْ لَا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نَشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاَنْ تَوَفَّقُوْا فَنَقُولَ اَشْهَدُ وَاِبٰنَا مُسْلِمُونَ ۔
 آپ فرماد دیجئے لے اہل کتاب ایک ایسی بات کی جانب آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مساوی ہے وہ یہ کہ اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کریں اور نہ اس کے ساتھ ذرہ برابر شرک کریں اور نہ ہم اللہ کے علاوہ ایک دوسرے کو رب بنائیں اگر وہ انکار کر دیں تو تم کہہ دو گواہ ہو جاؤ ہم اللہ کے تابعدار ہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِكَ اَگ سے تیری پناہ مانگتا ہوں،
مِنَ النَّارِ.

(حاکم، ابن سنی، سنن کبریٰ، بیہقی، عن اسامہ بن عمیر
پھر اپنی داہنی کر دٹ پر لیٹ جائے یہ (ابوداؤد، ترمذی، عن ابی ہریرہ)

گھر سے باہر جانے کی دُعا

(۱) اور جب اپنے گھر سے نکلے تو یہ پڑھا کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ۔ میں اللہ کے نام سے نکلتا ہوں۔ میں نے اللہ
پر بھروسہ کیا۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، حاکم، عن ام سلمہ)

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ
نُّزَلَ اَوْ نُزَلَ اَوْ نُضَلَّ اَوْ نُظْلِمَ
اَوْ يُظْلَمَ عَلَيْنَا اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ
عَلَيْنَا۔ اے اللہ! ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں اس بات
سے کہ ہمارے قدم ڈگکھائیں یا کوئی ہمارے
قدم ڈگکھا دے یا ہم بے راہ ہو جائیں یا ہم ظلم کریں یا
ہم پر کوئی ظلم کرے یا ہم جہالت کا کام کریں یا ہمارے

(سنن اربعہ، حاکم، ابن سنی، عن ام سلمہ) ساتھ کوئی جہالت کا برتاؤ کرے۔

لے حضرات شوافع اس حدیث پر عمل کرتے ہیں اور فجر کی سنتوں کے بعد راسالیٹ جاتے ہیں۔ حنفیہ
کے نزدیک یہ لیٹنا شب بیداری کی تھکان کے باعث تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی لیٹ جاتے
تھے اور دوسروں کو بھی لیٹنے کا حکم فرمایا۔ اس کی تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ آپ ہمیشہ اس پر عمل
نہیں کرتے تھے۔ جیسا کہ صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

اِذَا صَلَّيْتُ رَكَعَتِي الْفَجْرِ فَاِنْ كُنْتُ
مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثْتُ نَفْسِي وَارِثًا ضَاطِحًا
جب آپ صبح کی دو سنتیں پڑھ لیتے تو اگر میں
جاگتی ہوتی تو مجھ سے بات فرماتے ورنہ
لیٹ جاتے۔

یہ لیٹنا آرام کی خاطر تھا کوئی مستقل سنت نہ تھی۔

(۳) بِسْمِ اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الشُّكْلُونُ عَلَى اللَّهِ .
 حاکم، ابن ماجہ، ابن سنی، عن ابی ہریرۃ (۳)
 بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ
 لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ .
 (۴) ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن جہان، ابن سنی عن النبی (۴)
 میں اللہ کے نام سے (نکلتا ہوں) طاقت و قوت
 اللہ تعالیٰ ہی کی مدد سے ہے (اور) اللہ تعالیٰ
 ہی پر (ہمارا) بھروسہ ہے .
 میں اللہ کے نام کے ساتھ نکلتا، میں نے اللہ تعالیٰ
 پر بھروسہ کیا۔ طاقت و قوت اللہ ہی کی طرف
 سے ہے .

(۵) حضرت ام سلمہؓ بیان فرماتی ہیں کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر سے نکلتے
 تو آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ ضرور پڑھتے .

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ
 أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَ
 أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلِمَ أَوْ أَجْهَلَ
 أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ .
 (ابوداؤد، ابن ماجہ، عن ام سلمہؓ)
 اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات
 سے کہ میں بھٹک جاؤں یا بھٹکا دیا جاؤں یا
 لغزش کھاؤں یا پھسلا یا جاؤں یا ظلم کروں یا
 مظلوم بنوں یا جہالت برتوں یا میرے ساتھ
 جہالت برتی جائے .

نماز فجر کے لئے گھر سے نکلے

تو راستہ میں یہ پڑھے .

اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي
 بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي
 نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ
 شِمَالِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ
 لِي نُورًا ط .
 اے اللہ! میرے دل میں میری بینائی اور
 شنوائی میں نور کر دے اور میری داہنی اور
 بائیں طرف نور کر دے اور میرے پیچھے نور
 کر دے اور میرے لئے نور مقرر کر دے .

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، عن ابن عباسؓ)

وَفِي عَصْبِي نُورًا وَفِي لَحْيِي
 اور میرے پھٹوں میں اور میرے گوشت میں

نُورًا وَفِي دَمِي نُورًا وَفِي
شَعْرِي نُورًا وَفِي بَشْرِي نُورًا۔

اور میرے خون میں اور میرے بالوں میں اور
میری کھال میں نور کر دے۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، عن ابن عباسؓ)

وَفِي لِسَانِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي
نَفْسِي نُورًا وَاعْظِمْ لِي نُورًا

اور میری زبان میں نور کر دے اور میری
جان میں نور کر دے اور مجھے نور عظیم عطا فرماتا۔

(مسلم عن ابن عباسؓ)

وَاجْعَلْنِي نُورًا

”اور مجھے نور مجسم بنا دے“

(نسائی، حاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہم)

(۲) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَ
فِي لِسَانِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي
نُورًا وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا وَاجْعَلْ
فِي خَلْفِي نُورًا وَ مِنْ اَمَامِي نُورًا
وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُورًا وَ مِنْ
تَحْتِي نُورًا اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْنِي نُورًا۔

اے اللہ میرے دل میں اور میری زبان
میں نور کر دے اور میری شنوائی اور
بینائی میں نور کر دے اور میرے پیچھے اور
میرے آگے اور میرے اوپر اور میرے
نیچے نور کر دے اور مجھے نور عطا فرما دے

(مسلم، ابوداؤد، نسائی، عن ابن عباس رضی اللہ عنہ)

مسجد میں داخل ہونے کی دعائیں

(۱) جب مسجد میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ وَ بِوَجْهِهِ
الْكَرِيمِ وَ سُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

میں عظمت والے اللہ کی اور اس کی کریم ذات
کی اور اس کی لازوال سلطنت کی پناہ لیتا
ہوں شیطان مردود سے۔

(ابوداؤد عن عبد اللہ بن عامرؓ)

(۲) اور جب مسجد میں داخل ہو تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے (ابوداؤد)

نسائی، ابن ماجہ، ابن جبان، حاکم، ابن کسنی عن ابی ہریرہؓ

۱۲ اور یہ پڑھے :

اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
اے اللہ! میرے لیے تو اپنی رحمت کے دروازے
کھول دے۔

اسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن
جبان، حاکم، ابن کسنی عن ابی ہریرہؓ

۱۳ یا یہ پڑھے :

اللَّهُمَّ افْتَحْ لَنَا أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
سَهْلًا لَنَا أَبْوَابَ رِزْقِكَ .
اے اللہ! ہمارے لیے تو اپنی رحمت کے
دروازے کھول اور ہم پر اپنے رزق کے دروازے
آسان فرما۔

ابن ماجہ، ابو عوانہ، عن ابی حمیدؓ

۱۴ یا یہ پڑھے :

بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامِ عَلَى رَسُولِ
وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ .
میں اللہ کا نام لے کر داخل ہوتا ہوں اور اللہ
کے رسول پر سلام ہو اور میں رسول اللہ کی سنت
پر قائم ہوں۔

ابن ماجہ، ترمذی، ابن ابی شیبہ، ابن خزیمہ، ابن خلیفہ، ابن
مکریؓ

۱۵ یا یہ درود پڑھے :

صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى
مُحَمَّدٍ (ابن خزیمہ، ابن خلیفہ، ابن
مکریؓ)

اے اللہ! درود بھیج محمدؐ پر اور آل محمدؑ پر
(صلی اللہ علیہ وسلم)

۱۶ پھر یہ دعا پڑھے :

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ
لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ .
اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما دے
اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

(ابن ماجہ، ترمذی، ابن ابی شیبہ، ابن خزیمہ، ابن خلیفہ، ابن
مکریؓ)

مسجد میں داخل ہو کر یہ پڑھے

السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ
سلام ہو ہم پر اور اللہ کے یکجہ بندوں

اللہ الصالحین ط پر (حاکم موقوفہ علی ابن عباسؓ)

مسجد سے نکلنے کی دعا

(۱) جب مسجد سے نکلے تو حضور بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے اور یہ پڑھے۔

اللَّهُمَّ اَعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ اے اللہ مجھے شیطان مردود سے محفوظ فرما۔

الرحيم ط۔ (نسائی، ابن ماجہ، حاکم، ابن جہان، ابن السنی، عن ابی ہریرہؓ)

لفظ (الرحيم) صرف ابن ماجہ کی روایت میں زائد ہے۔

(۲) یا یہ پڑھے۔

اللَّهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال

(مسلم، ابوداؤد، نسائی، عن ابی ہریرہؓ) کرتا ہوں۔

(۳) یا یہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامِ عَلٰی میں اللہ کا نام لے کر نکلتا ہوں اور سلام

ہو اللہ کے رسول پر۔

رَسُولِ اللّٰهِ ط

ابن ابی شیبہ، ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ عن فاطمۃ الکبریٰؓ

(۴) یا اس طرح درود پڑھے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اے اللہ! درود بھیج محمدؐ پر اور آل محمدؑ پر۔

(صلی اللہ علیہ وسلم)

الْمُحَمَّدِ ط (ابن خزیمہ عن فاطمۃ الکبریٰؓ)

اس کے بعد یہ پڑھے :

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ اے اللہ! میرے گناہوں کی مغفرت فرما اور

میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ

(ابن ابی شیبہ، ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، عن فاطمۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا)

تختہ المسجد

اور مسجد میں داخل ہو کر نہ بیٹھے یہاں تک کہ دو رکعت پڑھ لے (بخاری، مسلم عن قتادہؓ)

اور جب کسی کی آواز سنے جو مسجد میں کوئی گم شدہ چیز تلاش کر رہا ہو تو اسے خطاب کر کے یوں کہہ دے۔

وَرَدَّهَا اللَّهُ عَلَيْكَ يَا بَنِي
مَسَاجِدَ لَكَ ثُبْنٌ لِهَذَا ۱

اللہ تعالیٰ تیری گم شدہ چیز تجھ پر واپس نہ کرے

(یہ بدو عا اس لئے ہے کہ) بے شک مسجدیں اس

کام کے لئے نہیں بنائی گئی ہیں کہ ان میں گم شدہ

چیزوں کی تلاشی کا اعلان کیا جائے۔

(مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ

عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

اور اگر کسی کو مسجد میں بچتا یا خریدتا ہوا دیکھے تو اسے خطاب کر کے یوں کہے،

وَأَرْبَحَ اللَّهُ تِجَارَتَكَ ۲

اللہ کرے تیری تجارت میں نفع نہ ہو۔

ترمذی، نسائی، حاکم، ابن حبان، عن ابی ہریرہؓ۔

تیسری منزل

بروز سنچر

اذان کا بیان

اذان کا طریقہ

(۱) اذان کے انیس کلمے مشہور ہیں۔ (سنن اربعہ، احمد، ابن خزیمہ عن ابی مخذومہ رضی اللہ عنہ)

اے حضرات حنفیہ کے نزدیک اذان کے پندرہ کلمات ہیں اور حنفیہ کے نزدیک جو اذان معمول رہے وہ ہو بہو اسی طرح ہے جس طرح حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کو خواب میں بتائی گئی تھی پھر اسی اذان کو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں برابر سرفراہ حضرات بڑھتے رہے جیسا کہ صحیح روایات سے ثابت ہے۔

حضرات شافعیہ کے نزدیک اذان کے انیس کلمات ہیں کیونکہ ان کے نزدیک شہادتیں **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ** دو، دو مرتبہ کہہ کر پھر واپس ہو اور ان دونوں کو دوبارہ دو مرتبہ کہے۔ محدثین کی اصطلاح میں اس کو ترجیع کہتے ہیں۔ اس کے راوی حضرت ابو مخذومہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح اذان سکھائی۔

حضرت ابو مخذومہ رضی اللہ عنہ مکہ معظمہ کے مؤذن تھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی ان کو وہاں مؤذن مقرر فرمایا۔ وہ ہمیشہ ترجیع کے ساتھ اذان دیتے تھے، حنفیہ شافعیہ دونوں کے پاس دلائل ہیں۔ راجح مرجوح کا فرق ہے۔ حضرات حنفیہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کو ترجیع دیتے ہیں اور حضرات شافعیہ حضرت ابو مخذومہ کی اذان کو ترجیع دیتے ہیں۔ والبسط فی شرح الحدیث۔ جناب مصنف رحمۃ اللہ علیہ چونکہ شافعی مذہب میں اس لیے انہوں نے صرف اپنے امام کے مذہب کا ذکر کر کے چھوڑ دیا یہ ساری بحث اذان فجر کے علاوہ دوسری اذانوں میں ہے، اذان فجر میں چونکہ دو مرتبہ **الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ** مزید کہا جاتا ہے اس لیے شوافع کے نزدیک فجر کی اذان کے کلمات اکیس اور حنفیہ کے نزدیک سترہ ہیں۔

(۲) اور صبح کی اذان میں الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ (نماز نیند سے بہتر ہے) دو مرتبہ (حی علی الفلاح) کے بعد زیادہ کیا جائے (ابوداؤد، دارقطنی، ابن خزیمہ عن انس)

اذان کا جواب دینے کی فضیلت اور اس کا طریقہ

(۳) اور جب مؤذن سے اذان کے کلمات سنے تو جس طرح وہ کہے اسی طرح کہتا جائے (صحاح ستہ، ابن سنی عن ابی سعید الخدریؓ)

اور حی علی الصَّلَاةِ وَحی علی الفلاح کے جواب میں لَوْ حَوْلٌ وَلَوْ قُوَّةٌ اَللّٰهُمَّ (بخاری، مسلم عن معاویہؓ)

(۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اس کو دل سے کہے (یعنی اذان کے جواب میں جو چیزیں ہیں ان کا دل سے عقیدہ رکھتے ہوئے زبان سے ادا کرے) یہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی، عن عمر رضی اللہ عنہ)

(۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے مؤذن کی آواز سن کر یہ کہا: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود لَوْ شَرِیْتُ لَهٗ وَاَنْ مُحَمَّدًا نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور

اے اذان کا جواب دینا سنت ہے اور بعض علماء نے واجب بھی کہا ہے۔ احتیاط اسی میں ہے کہ اذان کا جواب ضرور دے اگر تلاوت کر رہا ہو تو تلاوت روک کر جواب دے۔ اذان کا جواب دے کر اگر اذان کے بعد کی دعا پڑھ کر پھر تلاوت شروع کر دے۔

حی علی الصَّلَاةِ اور حی علی الفلاح کے جواب میں لَوْ حَوْلٌ وَلَوْ قُوَّةٌ اَللّٰهُمَّ کے اور باقی الفاظ کے جواب میں وہی الفاظ کہے جو مؤذن سے سنے۔ یہ احادیث سے ثابت ہے البتہ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں الگ سے کوئی خاص کلمات کہنا ثابت نہیں ہے قولوا مثل ما یقول (اسی طرح کہے) جیسے مؤذن کہے) کا تقاضا یہ ہے کہ جواب دینے والا بھی الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہے اور اس سے اپنے نفس کو خطاب کرے) اور حنفیہ شافعیہ کی کتابوں میں جو یہ لکھا ہے کہ اس کے جواب میں صَدَقْتَ دہرت کہے اس کی کوئی اصل نہیں ۱۷۔

عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيَتْ بِاللَّهِ
رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَ
بِالْإِسْلَامِ دِينًا .
یہ گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں راضی ہوں
اللہ کو رب ماننے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول
ماننے پر اور اسلام کو دین ماننے پر۔

تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے (مسلم سنن اربعہ، ابن سنی عن سعد)
(۶) اور ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص اسی طرح کہتا جائے جس طرح کہ مؤذن کے اور
اسی طرح (توحید و رسالت کی) گواہی دے جس طرح مؤذن نے دی تو اس کے لیے
جنت ہے۔ (ابو یعلیٰ عن السُّنِّ)

(۷) اور ایک حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب مؤذن کی آواز سنتے
تھے تو فرماتے تھے: اَنَا وَ اَنَا۔ میں بھی یہی گواہی دیتا ہوں، میں بھی یہی گواہی دیتا ہوں۔
(ابوداؤد، ابن حبان، حاکم عن عائشہ)

(۸) اذان کا جواب دینے کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اس کے بعد
اللہ تعالیٰ سے آپ کے لیے وسیلہ طلب کرے۔
(مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن سنی، عن عبد اللہ بن عمرو)

وسیلہ کی دعا ان الفاظ میں کرے۔

اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ
الَّتَامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ
اِتِّمَحَمْدًا اَوْ سَيِّئَةً
وَالْفَضِيلَةَ وَالْبَعَثَةُ مَقَامًا
اے اللہ! اس پوری پکار کے رب اور
قائم ہونے والی نماز کے رب حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما (جو جنت کا ایک
درجہ ہے) اور ان کو فضیلت عطا فرما اور ان کو مقام

لے فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے صرف ایک ہی بندہ کو ملے گا
اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ ایک بندہ میں ہی ہوں پس جو میرے لیے اللہ سے وسیلہ کا سوال کرے اس کے لیے
میری شفاعت واجب ہوگی (مسلم عن عبد اللہ بن عمرو)

مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ إِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْمِيعَادَ
 محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا
 ہے بے شک تو وعدہ خلاف نہیں ہے۔

بخاری، سنن اربعہ، ابن حبان، اذہیقی نے (سنن کبیر میں) وَعَدْتَهُ تک اس دعا
 کے الفاظ روایت فرمائے ہیں اور اس کے بعد کے الفاظ یعنی إِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْمِيعَادَ
 بیہقی نے سنن کبیر میں زائد کیے ہیں۔ (حدیث کے راوی حضرت جابر بن عبد اللہ
 ہیں)

(۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اذان کی آواز سنے اور مؤذن تکبیر
 کے تو یہ بھی تکبیر کہے اور أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ
 کہے۔ پھر یہ دعا پڑھے جو ذیل میں لکھی ہے تو قیامت کے دن اسکے لیے شفاعت واجب ہوگی۔
 اللَّهُمَّ اعْطِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ
 اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما
 وَالْفَضِيلَةَ وَاجْعَلْهُ فِي الْأَعْلَى
 اور فضیلت عطا فرما اور ان کو بلند درجات
 دَرَجَتَهُ وَفِي الْمُسْتَطَفِينَ مُجَلَّنَةً
 والوں میں شامل فرما اور ان کی محبت ان لوگوں
 وَفِي الْمُقَرَّبِينَ ذِكْرَهُ
 میں کر دے جو تیرے برگزیدہ بندے ہیں اور ان کا
 ذکر ان لوگوں میں کر دے جو تیرے مقرب ہیں۔

(۱۰) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص مؤذن کی آواز سنتے دنت یہ کہے :
 اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ
 اے اللہ اس قائم ہونے والی پکار اور نفع
 الْقَائِمَةِ وَالصَّلَاةِ النَّافِعَةِ
 دینے والی نماز کے رب حضرت محمد صلی اللہ علیہ
 صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآرَضَ عَنِّي
 وسلم پر رحمت نازل فرما اور تو مجھ سے راضی ہو
 رِضًا لَوْ تَسَخَّطُ بَعْدَهُ
 جا ایسا راضی ہونا کہ اس کے بعد تو مجھ سے
 ناراض نہ ہو۔

تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا۔ (احمد، طبرانی فی الاوسط عن جابرؓ)

لہ ان الفاظ سے جو زائد الفاظ ہیں مثلاً والدُّجَّةُ الرُّبُوعَةُ وغیرہ احادیث سے ثابت نہیں ہیں ۱۲۰

(۱۱) حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص کو کوئی بے چینی یا سختی پیش آجائے پھر وہ اس وقت کا دھیان کرے جس وقت مؤذن اذان دینے لگے۔ پس جب اللہ اکبر کہے تو یہ بھی اللہ اکبر کہے اور جب وہ توحید و رسالت کی گواہی کے الفاظ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے تو یہ بھی کہے اور جب مؤذن حَتّٰی عَلَی الصَّلٰوة کہے تو یہ بھی حَتّٰی عَلَی الصَّلٰوة کہے اور جب مؤذن حَتّٰی الْفَلَاح کہے تو یہ بھی حَتّٰی عَلَی الْفَلَاح کہے۔ اس کے بعد یہ پڑھے۔

اللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ
الصَّادِقَةُ الْمُسْتَجَابَةُ لَهَا دَعْوَةُ
الْحَقِّ وَكَلِمَةُ التَّقْوَى اَحْيِنَا
عَلَيْهَا وَاَمِتْنَا عَلَيْهَا وَاَبْعَثْنَا
عَلَيْهَا وَاَجْعَلْنَا مِنْ خَيْرِ
اَهْلِهَا اَحْيَاءَ وَاَمْوَاتًا۔

اے اللہ! سچی اور مقبول دعوتِ حق کے رب
جو حق کی دعوت ہے اور تقویٰ کے کلمہ پر مشتمل ہے
ہمیں اسی پر زندہ رکھ اور اسی پر موت دینا اور
اسی پر ہم کو اٹھانا اور ہمیں اس کے بہترین ماننے
والوں میں شامل فرمانا زندگی میں بھی اور موت
کی حالت میں بھی۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کرے (حاکم ابن سنی، عن ابی امامہ)
(۱۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں
کی (یعنی ضرور قبول ہوتی ہے) (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، ابویعلیٰ عن النسائی)
لہذا تم اس موقع پر دعا کیا کرو (ابو العلیٰ عن النسائی) سنن ترمذی میں ہے کہ پس اللہ تعالیٰ
سے دنیا و آخرت کی عافیت کا سوال کرو۔

اقامت کا بیان

۱) اور اقامت اس طرح سے ہے۔ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَا
اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَتّٰی عَلَی الصَّلٰوة حَتّٰی
عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اللّٰهُ اَكْبَرُ
اللّٰهُ اَكْبَرُ قَوْلًا لِّلّٰهِ الْاَلَلُ۔

(۲) یا اقامت اذان کی طرح پڑھی جائے مگر اس میں ترجیح نہ ہو اور حتیٰ علی الصلح کے بعد قَامَتِ الصَّلَاةُ طَقْدُ قَامَتِ الصَّلَاةُ کا اضافہ کیا جائے۔
 احمد سنن اربعہ ابن خزیمہ عن ابی مخدرہ (۱)

تکبیر تحریمہ کے بعد کی دعائیں

اور جب فرض نماز کے لیے کھڑا ہو تو تکبیر کے بعد یہ پڑھے۔

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ
 السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ خَنِيفًا مَّا
 وَ مَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ اِنَّ
 صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي
 لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ

میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کیا جس نے
 آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا اس حال میں کہ میں
 باطل سے ہٹ کر حق کی طرف مائل ہونے والا ہوں،
 فرمانبردار ہوں اور شرکوں میں سے نہیں ہوں بیشک
 میری نماز اور میری قربانیاں اور میری زندگی میری موت

اے روایات کے اختلاف کی وجہ سے ائمہ کرام میں بھی اختلاف ہو گیا۔ حضرات شوافع کے نزدیک اقامت کے گیارہ
 کلمات ہیں جن کو مصنفؒ نے پہلے نمبر میں بیان کیا یعنی سب کلمات ایک مرتبہ ہیں اور طَقْدُ قَامَتِ الصَّلَاةُ دو
 مرتبہ ہے اور حضرات حنفیہ کے نزدیک اقامت میں سترہ کلمات ہیں۔ ان کے نزدیک تکبیر یا سبکی اذان کی طرح ہے القہر تکبیر
 ہی حتیٰ علی الصلح کے بعد طَقْدُ قَامَتِ الصَّلَاةُ دو مرتبہ زیادہ ہے اسی کو مصنفؒ نے دوسرے نمبر پر ان الفاظ میں نقل
 کیا ہے کہ اقامت اذان کی طرح ہے مگر اس میں ترجیح نہیں ہے (جو شوافع کے نزدیک اذان میں ہے) اور دو مرتبہ
 طَقْدُ قَامَتِ الصَّلَاةُ زائد ہے مصنفؒ نے حدیث کی کتابوں سے دونوں طرح کی اقامت کے حوالے لکھ دیئے ہیں۔ دلائل
 دونوں طرف ہیں راجح مرجوح کا فرق ہے ہر فرق اپنے مسلک کی وجہ ترجیح بیان کرتا ہے۔ والبسط فی الشرح ۱۲۔
 تکبیر تحریمہ اور حورۃ فاتحہ کے درمیان بہت سی دعائیں پڑھنا ثابت ہے جو مصنفؒ نے جمع فرمائی ہیں ان میں سے جو دعائیں
 پڑھ لے سنت ادا ہو جائے گی البتہ اتنا خیال ہے کہ جب امام ہو تو لمبی دعا نہ پڑھے جو مقتدیوں کے لیے شاق ہو حنفیہ
 کی کتابوں میں بھی انک اللهم پڑھنا مکھا ہے اور بعض وجوہ سے اس کو پڑھنے کو ترجیح دی گئی ہے ۱۲۔
 لفظ مُسْلِمًا ابن حبان کی روایت میں زیادہ ہے۔

وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ
 الْمُسْلِمِينَ .
 اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا
 أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ
 ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَوَفْتُ بِذَنْبِي
 فَاعْفُ رُحْمَتِي دُنُو رُبِّي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا
 يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي
 إِلَى حَسَنِ الْخُلُقِ لَا يَهْدِي
 إِلَّا حُسْنُهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي
 سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا
 إِلَّا أَنْتَ كَلِّبْكَ وَسَعْدِكَ وَالْخَيْرُ
 كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ
 إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِيَّاكَ تَبَارَكْتَ
 وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ
 إِلَيْكَ .

(مسلم، سنن اربعہ، ابن حبان،

طبرانی، عن علی رضی اللہ عنہ)

مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں .

(۲) اور چاہے تو یہ پڑھے .

اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ
 كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ
 وَالْمَغْرِبِ . اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ
 بِالْمَاءِ وَالسَّلْجِ وَالْبَرَدِ .

اللہ ہی کے لئے ہے جو سب جہانوں کا پروردگار
 ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے
 اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں . اے اللہ تو بادشاہ
 ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو میرا رب ہے
 اور میں تیرا بندہ ہوں . میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور
 اپنے گناہوں کا اقرار کیا . پس تو میرے سب گناہوں
 کو بخش دے بیشک گناہوں کو تیرے سوا کوئی نہیں
 بخش سکتا اور تو مجھے سب سے اچھے اخلاق کی ہدایت
 دے . تیرے سوا کوئی سب سے اچھے اخلاق کی ہدایت
 نہیں دے سکتا اور تو مجھ سے برے اخلاق کو پھر دے
 (یعنی ان کو مجھ تک نہ آنے دے) برے اخلاق کو
 تیرے علاوہ کوئی مجھ سے نہیں پھیر سکتا . میں حاضر
 ہوں اور تعمیل ارشاد کے لئے موجود ہوں اور پوری
 خیر تیرے ہی قبضہ قدرت میں ہے اور برائی تیری
 طرف منسوب نہیں ہے . میں تیری ہی قدرت اور
 طاقت کی وجہ سے موجود ہوں تیری ہی طرف متوجہ
 ہوتا ہوں تو بابرکت ہے اور برتر ہے . میں کچھ سے

اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان
 دوری کر دے جیسے تو نے پورب اور پچم
 کے درمیان دوری رکھی ہے . اے اللہ میرے
 گناہوں کو پانی سے اور برف سے اور دلوں سے

(بخاری مسلم، ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ابن ہریرہ) سے دھودے۔

(۲) اور چاہے تو یہ پڑھے،

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَوْلَا اللَّهُ غَيْرُكَ تَعْرِيفُ بِيَانِ كِرْتَا هَوْنِ اَدْرِیْتَرِیْ شَانِ بَرْتَدْبَالَا
(ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ حاکم طبرانی فی البکیرین ہے ادریترے علاوہ کوئی معبود نہیں۔

عائشہ رضی اللہ عنہا موقوفاً علی عمرہ)

(۴) یا یہ پڑھے۔

اللہ سب سے بڑا ہے بہت بڑا ہے اور سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے خوب زیادہ تعریف اور میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں صبح شام۔

اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا أَحْمَدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا (مسلم ترمذی نسائی عن ابن عمر)

(۵) یا یہ پڑھے۔

سب تعریف اللہ کے لئے ہے خوب زیادہ تعریف، پاکیزہ تعریف، بابرکت تعریف۔

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدٌ أَكْثَرُ أَطْيَبًا مُبَارَكًا فِيهِ ط

(مسلم ابوداؤد نسائی نے اس کی روایت کی ہے۔ البتہ فیہ کا لفظ صحیح مسلم میں نہیں ہے۔ باقی دونوں کتابوں میں ہے)

(۶) یا یہ پڑھے،

اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری فرما دے جیسا کہ تو نے دوری فرمائی ہے پورب اور کھیم کے درمیان اور کچھے خطاؤں سے ایسا صاف کر دے جیسا تو نے کپڑے کو میل سے صاف فرمایا۔

اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ ذَنْبِي كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَتَقْنِي مِنْ خَطِيئَتِي كَمَا تَقْنِي الثَّوْبَ مِنَ الدَّنَسِ (طبرانی فی البکیرین عن سمرہ بن جندب)

لے مصنف کے رموز کا یہی مطلب نکلتا ہے لیکن لفظ فیہ مسلم ج ۱ ص ۲۱۹ میں موجود ہے ۱۲۰۔

نفل نماز میں تکبیر تحریمہ کے بعد

یہ پڑھے :

- (۱) اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا (تین بار)
 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا (تین بار) سُبْحَانَ
 اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا (تین بار) اَعُوْذُ
 بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ
 نَّفْسِهِ وَّنَفْسِهِ وَهَمَزٍ
 (ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم ابن ابی
 شیبہ سنن کبریٰ للبیہقی عن جیز بن مسلم)
- اللہ سب سے بڑا ہے بہت بڑا ہے (تین بار)
 سب تعریف اللہ کے لئے بہت زیادہ تعریف
 (تین بار) میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں صبح شام
 (تین بار) پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی شیطان مُرد
 سے شیطان کے تکبر سے اور اس کے جادو سے اور
 اس کے دوسرے سے۔

(۲) یا یہ پڑھے۔

- سُبْحَانَ ذِي الْمَلَكُوتِ وَالْجَبُّوْتِ
 وَاِكْبَرِيَّاءِ وَالْعَظْمَةِ
 (طبرانی فی الاوسط عن حذیفہ رضی اللہ عنہ)
- میں پاکی بیان کرتا ہوں حکومت اور غلبہ اور
 بڑائی اور عظمت والے کی۔

آمین کہنے کی فضیلت

- (۱) اور جب امام غیر المغضوب علیہم ولوالضّالّین کہے تو مقتدی آمین کہے۔
 اللہ اس کی دعا قبول فرمائے گا، کیونکہ آمین خود دعا ہے، اس کا معنی یہ ہے کہ خود سورۃ فاتحہ
 پڑھنے والے نے یا امام نے سورۃ فاتحہ کے ذیل میں جو دعا کی اسے اللہ اسے قبول فرما۔
 (مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، عن ابو موسیٰ الاشعریؓ)
- (۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب امام آمین کہے تو مقتدی بھی آمین کہے
 کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو جائے گی اس کے پچھلے گناہ معاف
 ہو جائیں گے (بخاری، مسلم، عن ابی ہریرہؓ)

(۳) اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہی تو آواز دراز فرمائی ۔

(احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ابی شیبہ عن وائل بن حجر)

اور بعض روایات میں یہ الفاظ ہیں کہ آواز کو بلند کیا ۔ (ابوداؤد عن وائل)

اور ایک حدیث میں یوں ہے کہ جب آپ آمین فرماتے تو صف اول کے جو

آدمی آپ سے قریب ہوتے اسے سن لیتے تھے (ابوداؤد ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

ابن ماجہ نے اس روایت میں یہ الفاظ بھی زیادہ کئے ہیں کہ اس آواز کی وجہ سے مسجد گونج

جاتی تھی ۔ اور بعض روایات میں تین بار آمین کہنا مردی ہے (طبرانی فی الکبیر عن وائل بن حجر)

لیکن یہ روایت شاذ ہے ۔ ائمہ کرام نے اس پر عمل نہیں کیا ۔

(۴) اور بعض روایات میں ہے کہ جب دلائل الصالحین کہا تو رب اغفر لی آمین

کہا ۔ (طبرانی فی الکبیر عن وائل)

۱۔ حضرات شوافع کے نزدیک جہری نمازوں میں امام کے دلائل الصالحین ختم کرنے کے بعد امام کو اور مقتدیوں

کو آمین زور سے کہنا چاہیے اور حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ اس موقع پر دونوں (یعنی امام اور مقتدی) آہستہ

آمین کہیں ۔ حدیث کی شرح کہنے والے علماء نے اس جگہ بہت لمبی بحث کی ہے ۔ کیونکہ ایک ہی راوی کی روایت

میں آہستہ آمین کہنے کے الفاظ بھی ہیں اور زور سے آمین کہنے کے الفاظ بھی ہیں ۔ کسی نے زور سے آمین کہنے والی

روایت کو ترجیح دی ہے ۔ حنفیہ کا طریقہ یہ ہے کہ روایت کے اختلاف کے موقع پر اس روایت کو ترجیح دیتے

ہیں ۔ جو اذنی بالقرآن ہو ۔ چونکہ قرآن مجید میں ارشاد ہے اذعوا ربکم تضرعاً وخفیۃً (اور تم اپنے

پروردگار سے دعا کیا کر اپنی ذلت ظاہر کر کے اور چپکے چپکے) چونکہ آمین بھی دعا ہے اس لئے بوجہ

قرآن مجید آمین بھی آہستہ ہونی چاہیے ۔ یہی ابن ماجہ کی روایت جس میں آمین سے مسجد گونج جانے

کا ذکر ہے ۔ سو اس کی سند میں ایک راوی ابو عبد اللہ مجہول ہے اور دوسرا راوی بشر بن رافع جو

نہ صرف یہ کہ ضعیف ہے بلکہ بعض ائمہ حدیث نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے کہ وہ موضوعاً

کی روایت کرتا ہے ۔ لہذا یہ روایت حجت نہیں ہو سکتی ۔

رکوع میں پڑھنے کی دعائیں

(۱) اور جب رکوع کرے تو یہ دعا پڑھے۔

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ط

(مسلم سنن اربعہ ابن حبان، حاکم، بزاز عن حذیفہ) والا ہے۔

اس کو تین بار کہنا چاہیے (بزاز عن ابن مسعود) اور یہ عدد کم سے کم ہے (ابوداؤد عن ابن مسعود)

(۲) اور چاہے تو رکوع میں یہ دعا پڑھے۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي۔

میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں اے اللہ جو ہمارا
رب ہے اور تیری تعریف بیان کرتا ہوں اے
اللہ تو مجھے بخش دے۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن عائشہ)

(۳) یا تین بار یہ پڑھے۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُ وَبِحَمْدِكَ

احمد طبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ الاشعری

میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی
تعریف بیان کرتا ہوں۔

(۴) یا یہ پڑھے۔

اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ
وَلَكَ اسَلَمْتُ خَشَعْتُ لَكَ
سَمْعِي وَبَصَرِي وَمَتْنِي وَعَظْمِي
وَعَصَبِي۔

اے اللہ! میں نے تیرے ہی لئے رکوع کیا اور
میں تجھ پر ایمان لایا اور میں تجھ سے
تیرے حضور میں میرے۔ کان اور میری آنکھیں
اور مرا گودا اور میری ہڈیاں اور میرے پھٹے
جھکے گئے۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی عن علی رضی)

(۵) یا یہ پڑھے۔

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْعَالَمِينَ وَ

بہت پاک ہے۔ بہت پاکیزہ ہے فرشتوں
کا اور روح کا رب۔

الرُّؤُوسِ (مسلم، ابوداؤد، نسائی عن عائشہ)

(۶) یا یہ پڑھے۔

رَكَعَ لَكَ سَوَادِي وَخِيَالِي وَ
 اَمِنْ بِكَ فَوَادِي اَبُو عَمْرٍو بِنِعْمَتِكَ
 عَلَى هَذِهِ يَدَايِ وَمَا جَنَيْتُ عَلَى
 نَفْسِي اِذَا زَعَن ابْنِ مَسْعُودٍ

یترے لئے میری ذات اور میرا خیال جھک گیا اور
 تجھ پر میرا دل ایمان لایا میں تیری نعمت کا اقرار
 کرتا ہوں جو مجھ پر ہے یہ میرے دونوں ہاتھ
 میں اور جو کچھ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے وہ
 بھی تجھے معلوم ہے۔

(۷) یا یہ پڑھے :

سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ
 وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ -
 (ابوداؤد، نسائی، عن عون بن مالک)

پاک ہے جو غلبہ اور حکومت اور کبریا، اور
 عظمت والا ہے۔

قومہ میں پڑھنے کی دعائیں

(۱) اور جب رکوع سے اٹھے تو یہ پڑھے

سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ .
 (مسلم، سنن اربعہ، طبرانی فی الکبیر عن حذیفہ)

اس کی اللہ نے سُن لی جس نے اس کی
 تعریف کی۔

اور یہ بھی کہے :

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ -

اے اللہ! اے ہمارے رب یترے ہی
 لئے سب تعریف ہے۔

بعض روایات میں رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ہے (بخاری، مسلم) اور بعض روایات میں
 رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بھی آیا ہے۔ (بخاری)

(۲) اور بعض روایات میں یہ لفظ بھی آئے ہیں۔

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا
 كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ .

اے ہمارے رب یترے ہی لئے سب تعریف
 ہے بہت زیادہ تعریف ہے پاکیزہ برکت
 الی تعریف۔

(بخاری، ابوداؤد، نسائی، عن رفاعہ)

اور بعض روایات میں یہ الفاظ آئے ہیں۔

اے اللہ! تیرے لیے سب تعریف ہے ایسی تعریف
جو تمام آسمانوں اور زمین کو بھر دے اور اس
کے بعد ان سب چیزوں کو بھر دے جس کو تو
چاہتا ہے اے اللہ! مجھے پاک کر دے برف
سے اور ادلوں سے اور ٹھنڈے پانی سے اور اے
اللہ! مجھے پاک کر دے گناہوں سے خطاؤں
سے جس طرح صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑا
میل سے۔

اے اللہ! تیرے ہی لیے سب تعریف ہے ایسی
تعریف جو تمام آسمانوں اور زمین کو بھر دے اور
اس کے بعد ان سب چیزوں کو بھر دے جن کو تو
چاہتا ہے تو ثنا اور بزرگی والا ہے۔ بندہ جو بھی
تعریف کرے تو اس کا سب سے زیادہ مستحق ہے
اور ہم سب تیرے بندے ہیں تو جو کچھ دے اس کا
کوئی رد کرنے والا نہیں اور جو کچھ تو رد کر لے اس کا
کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت والے کو تیری گنت
سے اس کی دولت نہیں بچا سکتی۔

اے اللہ! تیرے ہی لیے سب تعریف ہے ایسی تعریف
جو تمام آسمانوں اور زمین کو بھر دے اور اس کے

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلَّ السَّمَوَاتِ
مِلَّ الْاَرْضِ وَمِلَّ مَا شِئْتَ
مِنْ شَيْءٍ اَبَدًا۔ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ فِى
مِثْلَجِ الْبَرْدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ
اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ فِى مِنَ الذُّنُوبِ
الْخَطَا يَا كَمَا يَنْقَى الثَّوْبُ
بِالْبَيَضِ مِنَ الْوَسْخِ رَسْمُ الْبُودَاوْدِ تَرْغَمِ
عَنْ مَاجِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَدْنَى (م)

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلَّ
السَّمَوَاتِ وَمِلَّ الْاَرْضِ وَمِلَّ مَا
شِئْنَا وَمِلَّ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ
اَبَدًا اَهْلُ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ
بِقَالَ الْعَبْدِ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ
وَمَا لِيْ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَوْ مَعْطَى
وَمَا مَنَعْتَ وَلَوْ مَنَعْتَ ذَا الْجَدِّ
بِكَ الْجَدُّ ط

رَسْمُ الْبُودَاوْدِ لِنَسَائِ عَنْ ابْنِ سَعْدٍ الْخَدْرِيِّ (م)
اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلَّ
السَّمَوَاتِ وَمِلَّ الْاَرْضِ وَمِلَّ مَا

ہر رکوع سے اکٹھے کر قوم میں پڑھنے کے لئے کئی طرح کے الفاظ احادیث میں وارد ہوئے ہیں ان میں سے ہر
ایک کا پڑھنا درست ہے۔ البتہ ایسی دعا امام ہونے کی صورت میں نہ پڑھے جو مقتدیوں پر شاق گزرے۔ اگر اپنی
نماز پڑھ رہا ہو تو اختیار ہے کہ اپنی نماز دراز کرے۔ ۱۲۔

سُبْحَانَكَ يَا مَنْ لَا يَمُوتُ مِنْ شَيْءٍ
بَعْدَ أَهْلِ الثَّنَاءِ وَأَهْلِ الْكِبَرِيَاءِ
وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ
وَلَوْ نَفَعَ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ط

لعداوت پر بہ پیروں کو بھر دے جن کو تو چاہے تو بڑائی
اور بزرگی والا ہے اور جو کچھ تو دے اس کا کوئی
روکنے والا نہیں اور کسی دولت والے کو تیری گرفت
سے اس کی دولت نہیں بچا سکتی۔

سجدہ کی دعائیں

اور جب سجدہ میں جائے تو نیچے کھٹی ہوئی دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھے۔
(۱) سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى
مسلم سنن اربعہ، بزاز ابن جہان، حاکم عن ضلیفہ
میں اپنے رب کی پاکی بیان کرتا ہوں جو بہت
بلند و بالا ہے۔
اس کو تین بار پڑھنا چاہیے (بزاز عن ابن مسعود) اور یہ عدد کم سے کم ہے۔
(ابوداؤد عن ابن مسعود)

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ
مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَا فَاتِكَ مِنْ
عَقُوْبَتِكَ وَاعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَوْ
اُخْصِنِ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا
اَتْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ ۔
(مسلم سنن اربعہ، نسائی عن عائشہ)
اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبَدَعْتُ
اَمْنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ
وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَصُوْرَهُ
فَاَحْسَنَ صُوْرَةً وَشَقَّ سَمْعَهُ
وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللهُ اَحْسَنُ
الْخَالِقِيْنَ ط

اے اللہ! میں آپ کی رضامندی کے طفیل آپ
کی ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں اور آپ کے
عاقبت فرمانے کے واسطے سے آپ کے غلبہ سے
پناہ چاہتا ہوں اور میں آپ کے واسطے سے آپ
کی پناہ چاہتا ہوں۔ میں آپ کی وہ تعریف نہیں
کر سکتا جو آپ نے خود اپنی تعریف فرمائی۔
اے اللہ! میں نے تیرے لئے سجدہ کیا اور میں تجھ
ہی پر ایمان لایا اور میں نے تیری ہی فرمانبرداری
کی۔ میرے چہرہ نے اس ذات پات کے لئے سجدہ
کیا جس نے اسے پیدا کیا اور جس نے اس کی تصویر
بنائی اور اچھی تصویر بنائی اور اس میں ناک اور
کان پھاڑ کر نکال دیئے بابرکت ہے۔ اللہ تعالیٰ

(مسلم) ابو داؤد، نسائی، علی

(۴) نَحْسَعُ سَمْعِي وَبَصَرِي وَذِمِّي
وَلَحْمِي وَعَظْمِي وَعَصَبِي وَمَا

اسْتَقَلْتُ بِهِ قَدْ مَنَى لِلَّهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ (نسائی، ابن حبان، عن جابر)

(۵) مَبْنُوحٌ قَدْ وَضَّ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ
وَالرُّوحِ (مسلم، ابو داؤد، نسائی، عائشہ)

(۶) سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ
بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ

عن عائشہ رضی اللہ عنہا

(۷) اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ
وَدِقَّةَ رَجُلَةٍ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ
وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّتَهُ

(مسلم، ابو داؤد، عن ابی ہریرہ)

(۸) اللَّهُمَّ سَجَدَ لَكَ سَوَادِي
وَحَيَاتِي وَبِكَ أَمِنَ قَوْلِي وَأَبْوَعُ
بِعَمَلِكَ عَلَيَّ وَهَذَا مَا جَنَيْتُ عَلَى
نَفْسِي يَا عَظِيمُ يَا عَظِيمُ اغْفِرْ لِي
وَأَسْأَلُكَ لَوْ غُفِرَ الذُّنُوبُ الْعَظِيمَةُ
إِلَّا الرَّبَّ الْعَظِيمُ (حاکم عن ابن مسعود)

(۹) سُبْحَانَ ذِي الْمُنْدَلِ
وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ
وَالْجَبَرُوتِ سُبْحَانَ الْحَيِّ

صورت بننے والوں میں سب سے اچھا بنایا والا۔
میرے کان، میری آنکھیں، میرا خون، میرا گوشت
میری ہڈیاں، میرے پھٹے اور وہ چیز جس کو
میرے پاؤں اٹھاتے ہوئے ہیں سب پروردگار
عالم کے آگے جھکے ہوئے ہیں۔

پاک ہے بہت پاکیزہ ہے فرشتوں اور روح
کا رب۔

ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں اے اللہ! جو
ہمارا رب ہے اور ہم تیری تعریف کرتے ہیں۔

اے اللہ! میرے سب گناہ بخش دے چھوٹے
بھی اور بڑے بھی پہلے بھی اور پچھلے بھی ظاہر
بھی اور چھپے ہوئے بھی۔

اے اللہ! تیرے لیے میری ذات نے میرے
خیال نے سجدہ کیا اور تجھ پر میرا دل ایمان لایا۔
میں تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں جو مجھ پر ہے
اور یہ میرا ظلم ہے جو میں نے اپنے نفس پر کیا۔
اے عظیم اے عظیم! میری مغفرت فرما کیونکہ بڑے
گناہوں کو رب عظیم ہی بخش سکتا ہے۔

پاک ہے ملک والا اور حکومت والا پاک ہے
عزت و غلبہ والا پاک ہے وہ ذات جو زندہ ہے
جسے موت نہیں آئے گی۔ اے اللہ! میں آپ کی

الَّذِي لَوِيمُوتٌ طَاعُوذُ بِعَفْوِكَ
مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِرِضَاكَ
مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ
جَلٍّ وَجَهْلِكَ.

(حاکم، عن عمر)

(۱۰) رَبِّ اعْطِ نَفْسِي تَقْوِيَهَا وَ
زَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا
أَنْتَ وَلِيِّهَا وَمَوْلَاهَا اللَّهُمَّ
اغْفِرْ لِي مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ

(ابن ابی شیبہ)

عن عائشہ رضی اللہ عنہا

(۱۱) اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا
وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي
بَصَرِي نُورًا وَاجْعَلْ أَمْرِي نُورًا
وَاجْعَلْ خَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ
تَحْتِي نُورًا وَأَعْظِمْ لِي نُورًا

معافی کے واسطے سے آپ کے عذاب سے
چاہتا ہوں اور آپ کی رضا کے واسطے سے
ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں اور میں آپ کا
دے کر آپ سے پناہ چاہتا ہوں۔ آپ کی
بزرگ برتر ہے۔

اے رب! میرے نفس کو اس کی پرہیزگاری اور
فرما اور اسے پاک صاف کر دے تو اس کے پاک
صاف کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے
تو اس کا کارساز ہے اور اس کا مولیٰ ہے اے
میرے سب گناہ بخش دے جو میں نے پوشیدہ
پر کئے اور جو اعلانیہ طور پر کئے۔

اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے اور میری
سننے کی قوت میں نور کر دے اور میری بینائی میں
نور کر دے اور میرے آگے نور کر دے اور میرے
پچھے نور کر دے اور میرے نیچے نور کر دے اور
میرے لئے بڑا نور مقرر فرما دے۔

اے سجدہ میں پڑھنے کے لئے بہت سے اذکار وارد ہوئے ہیں ان میں سے جس کسی کو بھی پڑھ لے درست ہے
لیکن افضل یہ ہے کہ رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھے۔ کیونکہ اس پر عمل کرنے
سے حکم قرآنی پر عمل ہو جاتا ہے۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ
الْعَظِيمِ نازل ہوئی تو حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اپنے رکوع میں کر لو۔ پھر جب سَبِّحْ
اسْمِ رَبِّكَ الْاَعْلٰی نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا اس کو اپنے سجدہ میں کر لو (ابوداؤد) حضرات حنفیہ
کا اسی پر عمل ہے۔ ۱۲۰

سجدہ تلاوت میں پڑھنے کی دعائیں

اور تلاوت قرآن کے سجدہ میں یہ پڑھئے۔

(۱) سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَ
صَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ
بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ۔

(نسائی، ابوداؤد، ترمذی، حاکم عن عائشہؓ) بخشی۔

سنن ابی داؤد میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ اس کو کئی بار پڑھے۔

حاکم کی روایت میں مذکورہ دعائیں الفاظ ذیل کا بھی اضافہ ہے۔

فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ خدا بڑا ہی بابرکت ہے جو صورت بنانے والوں

میں سب سے بہتر بنانے والا ہے۔

(۲) اللَّهُمَّ اَلْتَبُّ لِي عِنْدَكَ بِهَا
اَجْرًا وَضَعْتُ عَنِّي بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا
لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقْبَلْهَا مِنِّي
كَمَا تَقْبَلُهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ۔
(ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم
عن ابن عباس رضی اللہ عنہم)

اے اللہ! اس سجدہ کی وجہ سے میرے لیے
اپنے پاس سے ثواب لکھ دے اور اس کے سبب
سے مجھ سے گناہوں کا بوجھ دور فرما دے اور اس
کو اپنے پاس میرے لئے ذخیرہ بنا دے اور اس کو
مجھ سے قبول فرمائے جس طرح اس کو تو نے اپنے
بندہ داؤد سے قبول فرمایا تھا۔

(۳) فرمایا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ جس کسی شخص نے اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے
(زمین پر) پیشانی رکھی اور سجدہ میں تین بار "يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ" (اے میرے رب میری مغفرت
فرمادے) کہا تو وہ اس حالت میں سر اٹھائے گا کہ اس کی مغفرت ہو چکی ہوگی۔
(ابن ابی شیبہ موقوفاً)

لہٰذا اگرچہ دعائیں کبھی میں سجدہ تلاوت میں ان کا پڑھنا ثابت ہے اور سبحان ربی الاعلیٰ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

دونوں سجدوں کے درمیان پڑھنے کی دعا

اور جب دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھے تو یہ دعا پڑھے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَ
عَافِنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي
وَاجْبُرْنِي وَارْقُعْنِي .
اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور
مجھے عافیت دے اور مجھے ہدایت پر رکھ اور
مجھے رزق عطا فرما اور میری شکستگی کو جوڑ دے

(ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم، بیہقی، فی سنن البیہق اور مجھے بلند فرما۔

روایات میں اس دعا کے بعض الفاظ میں کمی بیشی ہے جو اوپر متن میں ظاہر کر دی
گئی۔ ہم نے عوام کی آسانی کے لیے سب کو یکجا نقل کر کے سامنے ترجمہ لکھ دیا ہے۔

قنوت کا بیان

اور فجر کی نماز میں قنوت پڑھے (بزاز، حاکم عن انسؓ ابن ابی شیبہ موقوفاً علی عمرؓ)
اور تمام نمازوں میں امام قنوت نازلہ پڑھے۔ اگر کوئی مصیبت نازل ہو جائے تو آخری رکعت
میں جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمْدَهُ کہے تو قنوت پڑھے اور جو لوگ اس کے پیچھے ہوں آمین کہیں۔

اے حضرت امام شافعیؒ کے نزدیک روزانہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھنا سنون ہے۔ حنفیہ کے نزدیک سنون نہیں
ان کی تحقیق یہ ہے کہ روایات حدیث میں فجر کی نماز میں جو قنوت وارد ہوئی ہے وہ قنوت نازلہ ہے روزانہ نماز فجر کا
جزو نہیں ہے کوئی مصیبت نازل ہو شلاً دشمنوں سے جنگ ہو رہی ہو تو ایسے موقع پر اپنے لیے دعا اور دشمنوں کے
لئے بددعا کرنے کے لئے قنوت پڑھنا سنون ہے۔ اس کو قنوت نازلہ (یعنی مصیبت کے وقت کی دعا) کہتے ہیں
اور یہ نماز فجر میں رکوع سے کھڑے ہو کر قمر میں پڑھی جاتی ہے۔ امام قنوت کے الفاظ پڑھے اور مقتدی امام
کی دعا پڑھتا آہستہ آمین کہیں۔ شوافع کے نزدیک قنوت نازلہ پانچوں نمازوں میں پڑھی جاتی ہے۔ حنفیہ
کے نزدیک قنوت نازلہ نماز فجر میں پڑھی جاتی ہے اور عشاء و مغرب میں پڑھنے کی بھی روایت

تشہد کا بیان

اور جب تشہد کے لئے بیٹھے تو یہ پڑھے۔

قولی عبادتیں اور بدنی اور مالی عبادتیں سب اللہ ہی کے لئے ہیں سلام آپ پر اسے بنی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں، سلام ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

(۱) اَلشَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ
وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ
اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ
بَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى
عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ اَشْهَدُ
اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

(صحاح ستہ عن ابن مسعود والبیہقی فی السنن الکبیر عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

(۲) یا یہ پڑھے۔

زبانی مبارک عبادتیں اور بدنی و مالی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ سلام آپ پر اسے بنی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

اَلشَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ
الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ
السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ
الصَّالِحِينَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

مسلم، سنن اربعہ، ابن حبان، عن ابن عباسؓ

۰۳ یا یہ پڑھے۔

تمام قولی پاکیزہ عبادتیں اور فعلی عبادتیں اللہ

اَلشَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ

لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. (مسلم)
ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی ہوشب الاشعری

(۴) یا یہ پڑھیے :

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ
وَالْمُنَاسِكَاتُ لِلَّهِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ
التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ
وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ
أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ
بَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ
عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.
(نسائی، ابن ماجہ، حاکم عن جابر)

(۵) یا یہ پڑھیے :

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ الزَّكَاةُ لِلَّهِ
الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ
عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ

ہی کے لئے ہیں۔ سلام آپ پر اسے نبی اور اس
کی رحمت اور اس کی برکتیں، سلام ہم پر اور اللہ
کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس
کا کوئی شریک نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے
رسول میں۔

تمام قولی پاکیزہ اور فعلی عبادتیں اور ملک اللہ
ہی کے لیے ہیں۔ میں اللہ کے نام سے اور اللہ
(کی مدد) کے ساتھ شروع کرتا ہوں، تمام قولی اور
فعلی اور مالی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں۔ سلام آپ
پر اسے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں
سلام ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی
دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور
گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس
کے بندے اور رسول ہیں۔

سب قولی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ سب
اچھے اخلاق و اعمال اللہ ہی کے لیے ہیں پاکیزہ
مال عبادتیں اور فعلی عبادتیں اللہ ہی کے لئے
ہیں۔ سلام ہو آپ پر اسے اللہ کے نبی اور اس کی

عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ
أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ .
(حاکم و موطا مالک، موقوفاً علی عمرہ)

(۶) یا یہ پڑھ

بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ خَيْرُ الْأَسْمَاءِ
التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ
لِلَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَخَدَّةٌ لَوْ شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا
وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ
فِيهَا السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي - (طبرانی
فی الکبیر والاوسط)

عن ابن الزبیر رضی اللہ عنہما۔

برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر
میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا اور
گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے
بندے اور اس کے رسول ہیں۔

شرح کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور لفظ اللہ سے
جو سب ناموں سے بہتر ہے۔ تمام قولی عبادتیں
اور پاکیزہ مالی عبادتیں اور فعلی عبادتیں اللہ ہی
کے لئے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا
کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں
اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ حضرت محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول
ہیں اور ان کو حق کے ساتھ بھیجا خوشخبری دینے والا
اور ڈرانے والا بنا کر اور بلاشبہ قیامت آنے والی ہے
جس میں کوئی شک نہیں۔ سلام ہو آپ پر اے اللہ کے
نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم
پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، اے اللہ! میری
معفرت فرما اور مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ۔

لہذا تشہد کے الفاظ مختلف صحابہ سے مروی ہیں جن میں سے بہت سے اوپر کتاب میں منقول ہیں جو تشہد بھی پڑھ
لیا جائے نماز درست ہو جائے گی اور واجب ادا ہو جائے گا۔ حنفیہ کے نزدیک بچہ و جود (جو شرح حدیث
میں مذکور ہیں) تشہد ابن مسعود پڑھنا افضل ہے جس کو مصنف نے اول نمبر پر رکھا ہے۔

درود شریف کا بیان

التحیات کے بعد درود شریف پڑھنا مسنون ہے جس کے الفاظ احادیث شریفہ میں کئی طرح سے وارد ہوئے ہیں جو ذیل میں لکھے ہیں جو لسا چاہے پڑھے۔

۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
خَبِيْرٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ خَبِيْرٌ مَّجِيْدٌ۔
(صحاح ستہ عن کعب بن عجرہ)

اے اللہ! درود بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ
تو نے درود بھیجا ابراہیم پر۔ بے شک تو
تعریف کا مستحق ہے۔ بزرگی والا ہے۔ اے اللہ
برکت نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ تو نے
برکت نازل فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر
بے شک تو تعریف کا مستحق ہے بزرگی والا
ہے۔

۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ خَبِيْرٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ خَبِيْرٌ مَّجِيْدٌ۔
(بخاری، مسلم، نسائی عن کعب بن عجرہ)

اے اللہ درود بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ
تو نے درود بھیجا ابراہیم پر بے شک تو تعریف
کا مستحق ہے بزرگی والا ہے اے اللہ برکت
نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ تو نے
برکت نازل فرمائی ابراہیم پر بے شک تو
تعریف کا مستحق ہے بزرگی والا ہے۔

۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ خَبِيْرٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ خَبِيْرٌ مَّجِيْدٌ۔
(بخاری، مسلم، نسائی عن کعب بن عجرہ)

اے اللہ! درود بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ
تو نے درود بھیجا ابراہیم پر بے شک تو تعریف کا
مستحق ہے بزرگی والا ہے۔

۴) اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ بِهَذَا الْيَاقُ فِي كِتَابِ الدُّنْيَا۔

مستحق ہے بزرگی والا ہے اسے اللہ برکت نازل
فرما محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ تو نے برکت نازل
فرمائی ابراہیم پر بے شک تو تعریف کا مستحق ہے
بزرگی والا ہے ۔

اِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ . اَللّٰهُمَّ بَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ط

بخاری، نسائی عن کعب بن عجرہ

(۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى
اَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى
اِبْرٰهِيْمَ وَبَارَكْتَ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَعَلٰى اَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا
بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ط

اے اللہ! درود بھیج محمد پر اور آپ کی بیویوں پر اور
آپ کی اولاد پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا ابراہیم پر اور
برکت نازل فرما محمد پر اور آپ کی بیویوں پر اور آپ
کی اولاد پر جیسا کہ تو نے نازل فرمائی آل ابراہیم پر بیشک
تو تعریف کا مستحق ہے بزرگی والا ہے ۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی حمید الساعدی

روایات میں اس درود کے الفاظ میں کچھ کمی بیشی ہے جس کی طرف مصنف نے حسب
عادت رموز سے اشارہ فرمایا۔ ہم نے عوام کی آسانی کے لئے یکجا لکھ کر ترجمہ کر دیا ہے

اے اللہ درود بھیج محمد پر جو تیرے بندے اور
رسول ہیں جیسا کہ تو نے درود بھیجا ابراہیم کی آل
پر اور برکت نازل فرما حضرت محمد پر اور محمد کی
آل پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی آل
ابراہیم پر ۔

(۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ
اِبْرٰهِيْمَ وَبَارَكْتَ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ ط

بخاری، نسائی، ابن ماجہ عن ابی سعید الخدری

اے اللہ درود بھیج محمد پر جیسا کہ تو نے درود
بھیجا ابراہیم پر اور برکت نازل فرما محمد پر اور محمد کی

(۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَبَارَكْتَ
عَلٰى

مُحَمَّدٌ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ
آل پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم پر
اور آل ابراہیم پر۔

(بخاری، عن ابی سعید الخدری)

(۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی
آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی
آلِ اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰی آلِ اِبْرٰهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ ط

اے اللہ! درود بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ
تو نے درود بھیجا ابراہیم کی آل پر اور برکت
نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ تو نے برکت
نازل فرمائی آل ابراہیم پر، سب جہانوں میں
بے شک تو تعریف کا مستحق ہے بزرگی والا ہے۔

(مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، عن ابی مسعود الانصاری)

(۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ
الْوَحْيِيِّ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
النَّبِيِّ الْوَحْيِيِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ ط

اے اللہ درود بھیج محمد پر جو نبی اُمی ہیں اور آل
محمد پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا ابراہیم پر اور
برکت نازل فرما حضرت محمد پر جو نبی اُمی ہیں جیسا کہ
تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم پر، بے شک
تو تعریف کا مستحق ہے بزرگی والا۔

(نسائی، عن ابی مسعود الانصاری)

(۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی
آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ قَبْلَ بَارَكْتَ
عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ ط

اے اللہ درود بھیج حضرت محمد پر اور آل محمد پر
جیسا کہ تو نے درود بھیجا اور برکت نازل
فرمائی ابراہیم پر۔ بے شک تو تعریف کا مستحق
اور بزرگی والا ہے۔

(ابراز عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

(۱۰) حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں سامنے آکر بیٹھ گیا۔ ہم بھی اس وقت آپ کی خدمت میں موجود تھے۔ اس نے
عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہم نے تو یہ تو پہچان لیا کہ آپ پر سلام کس طرح بھیجیں۔ اب ارشاد

فرمائیے کہ جب ہم اپنی نماز میں آپ پر درود بھیجنے لگیں تو کس طرح بھیجیں؟ اللہ آپ پر درود بھیجے۔

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ اس کی بات سن کر آپ خاموش ہو گئے (اور آپ کی خاموشی اتنی لمبی ہوئی کہ ہم نے محسوس کیا کہ اس نے نامناسب یا بے وقت سوال کیا ہے) یہاں تک کہ ہمیں یہ بات پسند ہوئی کہ یہ سوال نہ کرتا تو اچھا تھا (مستدرک حاکم) پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مجھ پر درود بھیجو تو یوں کہو۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَوْقَى وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَوْقَى وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ط (ابن حبان، حاکم، احمد، عن ابی مسعود الانصاری)

اے اللہ درود بھیج حضرت محمدؐ پر جو نبی اُمّی ہیں اور محمدؐ کی آل پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا ابراہیمؑ پر اور ابراہیمؑ کی آل پر اور برکت نازل فرما حضرت محمدؐ پر جو نبی اُمّی ہیں اور محمدؐ کی آل پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیمؑ پر اور ابراہیمؑ کی آل پر، بے شک تو تعریف کا مستحق ہے بزرگی والا ہے۔

(۱۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کو اس بات کی خوشی ہو کہ ہمارے اہل بیت پر درود بھیجتے ہوئے بھرپور پیمانہ کے ذریعے ثواب حاصل کرے تو یوں پڑھے :

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَوْقَى وَأَزْوَاجِهِ أَهْلَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ط (ابو داؤد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمدؐ پر جو نبی اُمّی ہیں اور آپ کی بیویوں پر جو مومنوں کی مائیں ہیں اور آپ کی اولاد پر اور اہل بیت پر جس طرح تو نے رحمت بھیجی آل ابراہیمؑ پر، بے شک تو تعریف کا مستحق بزرگی والا ہے۔

(حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۱۲) حضرت روفیع بن ثابت نے بیان فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا اور یوں دعا کی۔

اللَّهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ
عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۝
اے اللہ! محمدؐ کو قیامت کے دن اپنے
نزدیک مقرب مقام عطا فرمائیے۔

(بزاز طبرانی فی الکبیر، طبرانی فی الاوسط)

تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی۔

درود شریف کے بعد کی دعائیں

درود شریف کے بعد جو دعا پسندیدہ ہو اسے اختیار کرے اور دعا کرے۔

(بخاری عن ابن مسعودؓ)

اور پناہ مانگے چاہے تو نیچے کی لکھی ہوئی دعاؤں میں سے کوئی سی دعا مانگے۔ ان میں مغفرت وغیرہ کا بھی سوال ہے اور بہت سی چیزوں سے بھی پناہ مانگی گئی ہے۔

(۱) اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ
جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ
فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ
شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ ۝
اے اللہ! میں آپ کی پناہ لیتا ہوں
جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور
زندگی اور موت کے فتنہ سے اور مسیح
دجال کے فتنہ سے۔

(مسلم، سنن اربعہ، ابن حبان عن ابی ہریرہؓ)

(۲) اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ
اے اللہ! میں آپ کی پناہ لیتا ہوں قبر کے
عذاب سے اور آپ کی پناہ لیتا ہوں مسیح دجال کے

لے، نماز کی سنت ادا ہو جائے گی۔ عام طور سے وہ درود معروف و مشہور ہے جس کو مصنفؒ نے پہلے نمبر پر لکھا ہے اس میں بہت جامعیت ہے اور سند کے اعتبار سے بھی صحیح تر ہے۔

فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اللَّهُمَّ
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، عن عائشہ)

(۳) اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا
أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ
وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ
مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

(مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، عن علیؓ)

(۴) اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا
كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ
فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً قَرِيبًا عِنْدَكَ
وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

(بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی بکر الصديقؓ)

فتنہ سے اور آپ کی پناہ لیتا ہوں زندگی اور
موت کے فتنہ سے اے اللہ! میں آپ کی پناہ
لیتا ہوں گناہ گاری سے اور تادان سے۔

اے اللہ! میرے وہ سب گناہ بخش دے جو
میں نے پہلے کئے اور جو بعد میں کئے اور جو میں نے
چھپا کر کئے اور ظاہر میں کئے اور جو کچھ میں نے
زیادتی کی اور جن گناہوں کو تو مجھ سے زیادہ
ہے ان کو بھی بخش دے تو ہی آگے بڑھانے
والا ہے اور تو ہی سچھے ہٹانے والا ہے ترے
سوا کوئی معبود نہیں۔

اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا بہت
زیادہ ظلم، اور گناہ کو نہیں بخشا مگر تو ہی، لہذا
تو مجھے بخش دے۔ ایسی بخشش جو ترے پاس
سے ہو اور مجھ پر رحم فرما۔ بے شک تو ہی
بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

۱۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی دعا سکھا دیجیے جو میں اپنی نماز میں مانگا کروں
اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا سکھائی (مشکوٰۃ المصابیح ص ۸۵ بحوالہ بخاری و مسلم) دیکھو کسی عبرت
کی بات ہے پڑھی ہے نماز اور کہہ رہے ہیں کہ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اس اقرار کے ساتھ مغفرت
اور رحمت کی دعا کی جا رہی ہے۔ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ کوئی شخص کتنا ہی بڑا مخلص ہو اور کسی ہی توجہ
اور اخلاص سے عبادت کرے اللہ کی بارگاہ کے شایان شان عبادت نہیں ہو سکتی۔ لہذا عبادت کے آخر میں
استغفار ہونا چاہیے جس سے کوتاہی کی کچھ نہ کچھ (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ یَا اللّٰهُ
الْوَحْدَ الْقَمَدُ الَّذِیْ لَمْ
یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ
کُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ
اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ
(ابوداؤد، نسائی، حاکم، عن یحییٰ بن اسمعیل)

(۶) اَللّٰهُمَّ حَاسِبِیْ حِسَابًا یَسِیْرًا
(حاکم عن عائشہ)

(۷) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ
عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ
فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الَّذِیْ یَجَالِیْ وَاَعُوْذُ بِکَ
مِنْ فِتْنَةِ الْمَحِیَا وَالْمَمَاتِ ط
(مسلم عن ابن عباس)

(۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ
الْخَیْرِ کُلِّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا
لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ

اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ
تو ایک ہے تو بے نیاز ہے جس نے کسی کو
نہیں جنا اور جو کسی سے نہیں جنا گیا اور اس
کا کوئی بھی ہمسر نہیں تو میرے گناہ معاف فرما
دے بے شک تو بخشنے والا اور رحم فرماتے
والا ہے۔

اے اللہ! مجھ سے آسان حساب کیجیو۔

اے اللہ بے شک میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں
جہنم کے عذاب سے اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں
قبر کے عذاب سے اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں
مسیح دجال کے فتنہ سے اور آپ کی پناہ چاہتا
ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

اے اللہ! میں آپ سے ہر طرح کی خیر کا سوال
کرتا ہوں جس کو جانتا ہوں اور جس کو نہیں جانتا
اے اللہ! میں آپ سے ہر اس خیر کا سوال کرتا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) تلا فی ہوتی رہے خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سلام کے بعد تین بار استغفار کرتے تھے اس بات
کو خوب سمجھ لینا چاہیے اور کسی کو عبادت پر گھنٹہ نہ ہونا چاہیے۔

لے دجال کے لیے حدیث شریف میں مسیح کا لفظ آیا ہے۔ حدیث کے شارحین نے اس کے دو مطلب بتائے ہیں۔
ایک یہ کہ وہ کانا ہوگا اس لیے اس کو مسیح کہا گیا فاما مسیح یعنی المسوح ای مسوح العین اور دوسرا مطلب یہ بتایا کہ وہ مکہ
اور مدینہ کے علاوہ دنیا بھر کے شہروں میں گھومے گا اس لیے اس کو مسیح کہا گیا فاما مسیح من المشاۃ فیکون الفیل یعنی انعام

مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ بِهِ عِبَادُكَ
الصَّالِحُونَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ
مَا أَعَادَ مِنْهُ عِبَادُكَ الصَّالِحُونَ
رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي
الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ
رَبَّنَا إِنَّا أَمَتَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا
وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا وَآتِنَا
مَا وَعَدْتَنَا عَلَى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا
يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ
(ابن ابی شیبہ موقوفاً علی عبد اللہ)

ہوں جس کا آپ کے نیک بندوں نے سوال کیا
اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں ہر اس چیز کی برائی سے
جس سے آپ کے نیک بندوں نے پناہ چاہی
اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی دے
اور آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کے
عذاب سے بچا اے ہمارے رب ہم ایمان لائے
پس ہمارے گناہوں کو معاف فرما دے اور ہمیں
دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اے ہمارے رب ہم کو
عطا فرما جو آپ نے وعدہ فرمایا اپنے رسولوں
کی زبانی اور نہ رسوا فرما ہم کو قیامت کے دن بیشک
آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔

اور جب نماز کے لئے بیٹھے تو درود شریف کے بعد اس طرح سے سید الاستغفار پڑھے
(۹) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا
عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ
اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ
بِدَنْ كُنِّيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّكَ لَا تَغْفِرُ
لِلدَّائِيْ اِلَّا اَنْتَ
(بزاز عن بریدہ)

اے اللہ! تو میرا رب ہے میرے سوا کوئی معبود
نہیں تو نے مجھے پیدا فرمایا اور میں تیرا بندہ ہوں
اور تیرے عہد پر اور تیرے وعدہ پر قائم ہوں جہاں
تک مجھ سے ہو سکے میں نے جو گناہ کئے ان کے
شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں میں تیری نعمتوں کا
اقرار کرتا ہوں لہذا مجھے بخش دے کیونکہ تیرے
علاوہ کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔

فائدہ ۵: سید الاستغفار کی بہت فضیلت ہے۔ صبح شام
اور رات دن کی دعاؤں میں بھی گزر چکی ہے۔

سلام پھیرنے کے بعد پڑھنے کی دعاؤں کا بیان

اور پھر جب سلام پھیرے تو نیچے لکھی ہوئی دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھے۔

(۱) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَوْ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُغْطِي لِمَا مَنَعْتَ وَلَا نَفْعَ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے اسے اللہ جو تو معص ذمے اس کا کوئی رد کرنے والا نہیں اور جو تو روکے اس کا کوئی دینے والا نہیں اور نہیں افع دیتا ہے کسی مال دے کو مال دار ہونا تیری پکڑ کے مقابلہ میں۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، بزاز، طبرانی فی الکبیر ابن سنی عن المغیرہ بن شعبہ)

(۲) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز

تین بار پڑھے (بخاری، نسائی، المغیرہ بن شعبہ) پر قادر ہے۔

(۳) یا یوں کرے کہ ایک بار اوپر لکھا ہوا کلمہ پڑھے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا يَاكَ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ (مسلم، ابوداؤد، نسائی)

گناہ سے بچانے کی قوت اور نیکی کی طاقت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا اور ہم نہیں عبادت کرتے مگر اسی کی اسی کی سب نعمتیں ہیں اور اسی کے لئے سب فضل ہے اور اسی کے لئے سب اچھی تعریف ہے کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا ہم اسی کے لیے دین کو خالص کرنے والے ہیں اگرچہ کافروں کو ناگوار ہو۔

ابن ابی شیبہ عن عبد اللہ بن الزبیر

(۴۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز (فرض) سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ استغفار کرتے (یعنی استغفر اللہ) پڑھتے اور یہ دعا پڑھتے۔

اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ
السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْإِكْرَامِ ط۔

اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور کچھ ہی سے
سلامتی مل سکتی ہے تو بابرکت ہے اے
بزرگی اور اکرام والے۔

(مسلم و سنن اربعہ و ابن سنی و عن ثوبان و طبرانی فی ابکیہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہم)
(۵) اور فرض نماز کے بعد سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ اور اللَّهُ أَكْبَرُ تینیس
(۳۳) تینیس (۲۲) مرتبہ پڑھے (بخاری، مسلم، نسائی عن ابی ہریرہ ۲)

(۶) اور بعض روایات میں ان تینوں کا گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھنا آیا ہے اس طرح سے
ان کا مجموعہ کل ۲۲ مرتبہ ہوگا۔ (مسلم عن ابی ہریرہ)

(۷) اور بعض روایات میں ان تینوں کا دس دس مرتبہ پڑھنا آیا ہے اس طرح سے ان کا
مجموعہ تیس (۳۰) ہوگا (بخاری عن ابی ہریرہ)

(۸) اور ایک طریقہ ان کے پڑھنے کا یہ ہے کہ ان تینوں کو ۲۲، ۲۲ مرتبہ پڑھے (اس
طرح سے کل ۹۹ ہو جائیں گے) اور سو کا عدد پورا کرنے کے لئے ایک بار یہ پڑھے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا
شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس
کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے
اور اسی کے لئے سب تعریف ہے اور وہ

(مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابی ہریرہ) ہر چیز پر قادر ہے۔

اس پر عمل کرنے سے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اگرچہ سمندروں کے
جھاگوں کے برابر ہوں۔

(۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آگے پیچھے آنے والی چند چیزیں ہیں ہر فرض
نماز کے بعد ان کا کہنے والا محرم نہیں ہوگا (اور وہ چیزیں یہ ہیں) سُبْحَانَ اللَّهِ

۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ۳۲ بار اور اللہ اَکْبَرُ ۳۴ بار (مسلم، ترمذی، نسائی عن کعب بن (۱۰) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد سو مرتبہ سبحان اللہ اور سو مرتبہ اللہ اکبر اور سو مرتبہ لا الہ الا اللہ اور سو مرتبہ الحمد للہ کہے تو اس کے گناہ مٹا ہو جائیں گے۔ اگرچہ سمندوں کے جھاگوں سے زیادہ ہوں۔

(نسائی عن زید بن ثابتؓ)

(۱۱) یا اس طرح کرے کہ ان چاروں کو پچیس پچیس مرتبہ کہے۔

(نسائی، ابن حبان، حاکم، عن زید بن ثابتؓ)

(۱۲) یا یوں کرے کہ سبحان اللہ ۳۲ بار اور الحمد للہ ۳۲ بار اور اللہ اکبر ۳۴ بار کہے اور لا الہ الا اللہ دس مرتبہ پڑھے (ترمذی، نسائی عن ابن عباسؓ)

(۱۳) یا یوں کرے کہ ان تینوں کو ۲۲، ۲۲ مرتبہ پڑھے اور دس مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھے۔

(نسائی عن ابن عباسؓ)

(۱۴) یا یوں کرے کہ ان تینوں کو سو، سو مرتبہ کہے اور ان کے ساتھ کَوَلِّ اللہِ اللہَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَوْ حَوْلَیْ وَلَوْ قُوَّةً اِلَّا بِاللّٰہِ۔ پڑھے۔ اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یہ عمل کرے تو یہ چیزیں اس کے گناہوں کو مٹا دیں گی۔ اگرچہ سمند کے جھاگوں کے برابر ہوں۔ (مسند احمد، عن ابی ذرؓ)

(۱۵) اور ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی بھی پڑھنا چاہیے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھ لیا کرے۔ اس کو جنت میں جانے سے صرف اس کی موت ہی روکے ہوئے ہے (یعنی اس کے جنت میں داخل ہونے میں صرف

مرنے ہی کی دیر ہے)۔ (نسائی، ابن حبان، ابن السنی، عن ابی امامۃ الباہلیؓ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھ لینے سے دوسری نماز تک اللہ کی حفاظت میں رہے گا (طبرانی فی الکبیر، عن الحسن بن علیؓ)

(۱۶) اور ہر فرض نماز کے بعد مسوذتین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس

بھی پڑھ لیا کرے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، حاکم، ابن السنی عن عقبہ بن عامرؓ)

(۱۷) اور فرض نماز کے بعد نیچے لکھی ہوئی دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ اے اللہ! میں آپ کی پناہ لیتا ہوں بزدلی سے
 وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اور آپ کی پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ پہنچا
 اُرَدَّ اِلِیَّ الْعُمُرُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ دیا جاؤں نکمی عمر تک اور آپ کی پناہ لیتا ہوں
 فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ دُنْیَا کے فتنہ سے اور آپ کی پناہ لیتا ہوں قبر
 عَذَابِ الْقَبْرِ کے عذاب سے۔

(بخاری، ترمذی، نسائی عن سعد)

(۱۸) اور نیچے کی لکھی ہوئی دعا بھی فرض نماز کے بعد پڑھنا ثابت ہے۔
 رَبِّ قِنِّیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ اے میرے رب مجھے اپنے عذاب سے بچانا جس
 عِبَادَکَ (مسلم، سنن اربعہ، عن براہ بن عازب) دن تو اپنے بندوں کو قبروں سے اٹھائیگا۔
 اور بعض روایات میں تَبْعَثُ کی جگہ تَجْمَعُ ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے میرے رب
 مجھے اپنے عذاب سے بچانا جس دن تو اپنے بندوں کو جمع فرمائے گا۔

(۱۹) اور فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔
 اَللّٰهُمَّ اَغْفِرْ لِّیْ وَاَرْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ اے اللہ! میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور
 وَارْزُقْنِیْ (ابوعوانہ بن سعد) مجھ کو ہدایت پر ثابت قدم رکھ اور مجھے رزق عطا فرما۔
 (۲۰) اور فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِائِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ اے اللہ! جبریل اور میکائیل اور اسرافیل کے
 وَاِسْرَافِیْلَ اَعِزَّنِیْ مِنْ حَرِّ النَّارِ پروردگار مجھے دوزخ کی گرمی سے اور قبر کے
 وَعَذَابِ الْقَبْرِ عذاب سے پناہ دیجئے۔

(طبرانی فی الاوسط عن عائشہ)

(۲۱) اور فرض نماز کے بعد دعائے ذیل پڑھنا بھی ثابت ہے۔
 اَللّٰهُمَّ اَغْفِرْ لِّیْ مَا قَدْ مَتَّ وَمَا اَخْرَجْتَ وَمَا اَعْلَنْتَ وَمَا اَسْرَرْتَ اے اللہ! میرے وہ سب گناہ معاف فرما دے
 جو میں نے پہلے کئے اور جو بعد میں کئے اور جو میں

وَمَا أَشْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَغْلَمُ بِهِ
مِنِّي أَنْتَ الْمَقْدِمُ وَأَنْتَ
الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ -

(ابوداؤد، مسلم، ترمذی)

ابن حبان عن علیؑ

بنے پوشیدہ طور پر کہے اور جو ظاہر طور پر کہے اور میں
نے جو بھی زیادتی کی اور میرے گناہ جو آپ مجھ سے
زیادہ جانتے ہیں ان سب کی مغفرت فرمادے تو
ہی آگے بڑھانے والا ہے تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے
ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(۲۲) اور فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ
وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ -

(ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، حاکم، ابن السنی، عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۲۳) فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا
شَهِيدٌ أَنَّكَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا
شَرِيكَ لَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ
شَيْءٍ أَنَا شَهِيدٌ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ
اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا شَهِيدٌ
أَنَّ الْعِبَادَ كُلَّهُمْ أَخَوَةٌ، اللَّهُمَّ
رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اجْعَلْنِي

اے اللہ! جو ہمارا رب ہے اور ہر چیز کا رب
ہے میں اس بات کا گواہ ہوں کہ تو رب ہے تو
تنہا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! جو
ہمارا رب ہے اور ہر چیز کا رب ہے میں اس بات کا
گواہ ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے
بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ جو ہمارا رب ہے
اور ہر چیز کا رب ہے میں اس بات کا گواہ ہوں
کہ سب بندے بھائی بھائی ہیں۔ اے اللہ!

اے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا
اور فرمایا کہ اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بھی آپ سے محبت
کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا بس تو کسی نماز کے بعد یہ دعا کرنا مت چھوڑو۔ اللَّهُمَّ أَعِنِّي (آخر تک) قال
فی مشکوٰۃ رواہ احمد ابوداؤد والنسائی الا ان اباداد ودم نکرت قال معاذ وانا احبک ۱۲۔

جو ہمارا رب ہے اور ہر چیز کا رب ہے مجھے
اپنے لئے مخلص بنادے اور میرے اہل عیال
کو بھی مخلص بنادے۔ ہر گھڑی میں دنیا میں اور
آخرت میں اے بزرگی اور اکرام والے سن لے اور
قبول فرما اللہ سب سے بڑا ہے بہت بڑا ہے
اللہ مجھے کافی ہے اور بہترین کار ساز ہے اللہ
سب سے بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے۔

مُخْلِصًا لَكَ وَأَهْلِي فِي كُلِّ سَاعَةٍ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ذَا الْجَدُولِ
وَالْأَكْرَامِ اسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اللَّهُ
أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَ
لَعَمْرُكَ كَيْدُ اللَّهِ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ
نسائی، ابن داؤد، ابن سنی
عن زید بن ارقم

(۲۴) اور فرض نماز کے بعد یہ دعا بھی پڑھنا ثابت ہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ
وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ
اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں کفر سے
اور فقر سے اور عذاب قبر سے۔

(نسائی، حاکم، ابن ابی شیبہ، ابن سنی، عن ابی بکرہ)

(۲۵) اور فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اے اللہ! میرے دین کو درست فرما دے جسے
آپ نے میرے کاموں میں سب سے زیادہ مضبوطی
سے پکڑنے کی چیز بنائی ہے اور درست فرما دے
میری دنیا کو جس میں تو نے میری روزی مقرر فرمائی
ہے۔ اے اللہ! میں آپ کی رضا کا واسطہ دے کر
آپ کی ناراضگی سے پناہ لیتا ہوں اور آپ کی معافی کا
واسطہ دے کر آپ کے انتقام سے پناہ چاہتا ہوں۔
جو کچھ آپ ہیں اس کا کوئی منع کرنے والا نہیں
اور جو کچھ آپ روکیں اس کا کوئی دینے والا نہیں
اور جو آپ فیصلہ فرمائیں اس کا کوئی رد کرنے والا
نہیں اور کسی مال والے کو اس کا مال آپ

اللَّهُمَّ أَصْلَحْ لِي دِينِي الَّذِي
جَعَلْتَهُ عِصْمَةً أَمْرِي وَأَصْلَحْ لِي
دُنْيَايَ الَّتِي جَعَلْتَ فِيهَا مَعَاشِي
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ
سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ
لَقْمَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا
مَنْعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مَنَعَ لِمَا
مَنْعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا
يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

(نسائی، ابن حبان عن مسلم بن الحارث)

کی گرفت سے نہیں بچا سکتا۔

(۲۶) اور فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اے اللہ! میرے سب گناہ معاف فرما دے خطا سے ہوئے ہوں یا جان کر اور مجھے اچھے اعمال اچھے اخلاق کی توہی ہدایت دے سکتا ہے اور برے اعمال اور برے اخلاق سے صرف توہی بچا سکتا ہے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَعَمْدِي
اللَّهُمَّ اهْدِنِي صَالِحَ الْأَعْمَالِ
وَالْأَخْلَاقِ لَوْ يَهْدِي صَالِحُهَا
وَلَوْ يَصْرِفُ سَيِّئُهَا إِلَّا أَنْتَ -
(بزار عن ابن عمر)

(۲۷) اور فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے اور مہلک دجال کے شر سے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ
النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ
فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ
شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ ط

(۲۸) اور فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اے اللہ! میری سب خطائیں اور سب گناہ معاف فرما دے اور مجھے بلند فرما دے اور مجھے زندگی دے اور مجھے رزق عطا فرما اور مجھے اچھے اعمال اور اچھے اخلاق کی ہدایت دے بیشک اچھے اخلاق کی صرف توہی ہدایت دے سکتا ہے اور برے اعمال اور برے اخلاق سے توہی بچا سکتا

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ وَذُنُوبِي
كُلَّهَا اللَّهُمَّ احْشِنِي وَأَخِيصِنِي
وَارْزُقْنِي وَاهْدِنِي صَالِحَ
الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ إِنَّكَ لَوِيَهْدِي
صَالِحُهَا وَلَوْ يَصْرِفُ سَيِّئُهَا
إِلَّا أَنْتَ -

(حاکم، طبرانی، فی الکبیر، ابن السنی عن ابی امامہؓ)

(۲۹) اور فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اے اللہ! میرے لئے میرا دین سنوار دے اور میرے گھر کو وسیع فرما اور میرے

اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي وَوَسِّعْ لِي
فِي دَارِي وَبَارِكْ لِي فِي رِزْقِي -

(۱) احمد طبرانی، فی الکبیر، ابوالعلیٰ، عن ابی موسیٰ (۱) رزق میں برکت عطا فرما۔

(۲۰) اور فرض نماز کے بعد یہ آیات پڑھنا بھی ثابت ہیں۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا
يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
(ابو یعلیٰ، ابن سنی، عن ابی سعید الخدری)

ہم پاکی بیان کرتے ہیں تیرے رب کی عزت والے
رب کی اس چیز سے جو یہ لوگ اس کے بارے
میں شریک باتیں بیان کرتے ہیں اور سلام ہو تمام
پیغمبروں پر اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے
جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

(۲۱) اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے اور نماز سے فارغ ہوتے تو اپنے سر مبارک
پر ذہنا ہاتھ رکھتے اور یہ پڑھتے تھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ - اللَّهُمَّ أَنْهَبْ
عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ ط

میں نے اللہ کے نام کے ساتھ نماز ختم کی، جس
کے سوا کوئی معبود نہیں (اور) جو رحمن و رحیم
ہے۔ اے اللہ! تو مجھ سے فکر اور رنج کو

(بزاز، طبرانی فی الاوسط، ابن سنی، عن انس) دور فرما دے۔

نماز فجر کے بعد پڑھنے کے لئے

(۱) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ نماز فجر سے فارغ ہونے کے بعد اسی طرح بحالت تشدد بیٹھے ہوئے بات کرنے
سے پہلے جو شخص دس مرتبہ پڑھے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُخَيَّرُ
يُمِيتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا
کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور
اسی کے لئے سب تعریف ہے اسی کے ہاتھ
خیر ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ

ہر چیز پر قادر ہے۔

تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اس کے دس درجے بلند کر دیئے جائیں گے اور اس پورے دن کے اندر ہر ناگوار چیز سے محفوظ رہے گا اور یہ کلمات شیطان سے بچانے کے لئے پہرہ داری کا کام دیں گے اور شرک کے علاوہ کوئی گناہ اسے ہلاک نہ کر سکے گا۔

(یہ حدیث سنن ترمذی کتاب الدعوات میں ہے۔ امام ترمذی نے اس کو حسن اور صحیح کہا ہے۔ سنن ترمذی میں بیدہ الخیر نہیں ہے۔ وہ سنن نسائی میں ہے جس کی طرف مصنف نے اشارہ کیا ہے۔ یہ روایت دوسرے صحابہ سے بھی مروی ہے اور بعض روایات میں صبح کے ساتھ مغرب کا بھی ذکر ہے جیسا کہ حصن حصین میں بھی آگے آ رہا ہے مصنف نے اس جگہ اس روایت کے لئے ترمذی، نسائی، طبرانی فی الاوسط، ابن السنی کا حوالہ دیا ہے۔ امام منذری نے روایت کرنے والوں میں حضرت ابو یوسف، انصاری، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابو الدرداء وغیرہ کے اسمائے گرامی بھی لکھے ہیں۔ فضائل روایت میں تقریباً یکساں وارد ہوئے ہیں اور بعض دیگر فضائل بھی درج کئے ہیں۔

اور بعض روایات میں اس کو سو مرتبہ پڑھنا بھی وارد ہوا ہے (طبرانی فی الاوسط و ابن السنی عن ابی امامہؓ)

(۲) اور نماز فجر کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ رِزْقًا طَیْبًا
 وَ عَلِمَانًا فِعَاوًا عَمَلًا مُّقْبَلًا
 اے اللہ! میں آپ سے پاکیزہ رزق کا اور
 علم نافع کا اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔
 (طبرانی فی الصغیر و ابن سنی عن ام سلمہؓ)

نماز مغرب اور فجر کے بعد پڑھنے کے لئے

(۱) حضرت عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز مغرب اور نماز صبح کے بعد پاؤں موڑے ہوئے (یعنی جس طرح تشہد میں بیٹھا ہے اسی طرح بیٹھے بیٹھے) دس مرتبہ یہ پڑھے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَ
يُمِيتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ تنہا ہے اس
کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور
اسی کے لئے سب تعریف ہے وہ مارتا ہے وہی
زندہ کرتا ہے اسی کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ
ہر چیز پر قادر ہے۔

تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ ہر مرتبہ کے بدلے دس نیکیاں لکھ دے گا اور اس کے دس گناہ
اعمال نامہ سے مٹا دے گا اور اس کے دس درجات بلند فرما دے گا۔ اور یہ کلمات اس
کے لئے ہر ناگوار چیز سے حفاظت کا سبب بن جائیں گے اور شیطان مردود سے بچاتے
ہیں گے اور شرک کے علاوہ کوئی گناہ اسے ہلاک نہیں کر سکے گا اور لوگوں میں عمل کے اعتبار سے
سب سے زیادہ افضل ہوگا۔ (الایہ کر کوئی عمل میں اس سے بڑھ جائے اور جو کچھ اس نے کہا
اس سے زیادہ کہے) (رواہ احمد عن عبد الرحمن بن غنم وهو مختلف
فی صحبتہ ورواہ الترمذی والنسائی وابن حبان والطبرانی فی الکبیر
کما عزی الیہم المصنف۔)

(۲۱) حضرت مسلم بیہمی رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نقل فرمایا ہے
کہ نماز مغرب سے فارغ ہو کر کسی سے بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ یہ کہہ لو۔
اے اللہ! مجھے دوزخ سے محفوظ رکھو۔

اللَّهُمَّ اجْزِنِي مِنَ النَّارِ
جب تم اس کو کہہ لو گے اور پھر اسی رات کو تمہاری موت آجائے گی تو دوزخ سے محفوظ ہو
جاؤ گے اور اگر اس دعا کو سات مرتبہ نماز فجر کے بعد کسی سے بات کہے بغیر کہہ لو گے اور اسی
دن مر جاؤ گے تو دوزخ سے محفوظ رہو گے۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن حبان)

چاشت کی نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھ

اللَّهُمَّ بِكَ أَصَاوِلُ وَأُخَاوِلُ وَبِكَ
أَصَاوِلُ وَبِكَ أَقَاتِلُ

اے اللہ! میں تجھ ہی سے اپنے مقاصد
کی کامیابی طلب کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے دشمنوں

(ابن سنی عن صہیبؓ) پر حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے جہاد کرتا ہوں۔

دلیمہ وغیرہ کی دعوت قبول کرنا

(۱) اور جب کھانے کے لئے بلایا جائے تو دعوت قبول کرے لیے

(مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی عن ابی ہریرہؓ)

(۲) خاص کر دلیمہ کی دعوت قبول کرنے کا زیادہ اہتمام کرے۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن عوانہ عن ابن عمرؓ)

(۳) اگر روزہ دار ہو تو (کھانے سے معذرت کر کے صاحب دعوت کے گھر میں برکت

لے جب کوئی مسلمان دعوت دے تو اس کے اسلامی اخوت کے حقوق میں سے ہے کہ اس کی دعوت قبول کی جائے خواہ کھانے کے لئے دعوت دے یا کسی اور جائزہ کام کے لئے بلائے البتہ گناہ کی دعوت قبول کرنا گناہ ہے بہت سے لوگ دوستی میں گناہوں کے کاموں میں شریک ہو جاتے ہیں یہ حلال نہیں ہے اور نہ یہ اسلامی اخوت میں سے ہے۔ اگر دلیمہ کی دعوت ہو اس کو قبول کرنے کی زیادہ اہمیت ہے حدیث شریف میں ہے کہ جسے دلیمہ کے لئے بلایا جائے اسے چاہیے کہ آجائے (بخاری و مسلم) اور ایک حدیث میں یوں ہے کہ جسے (کھانے کے لئے) بلایا گیا اور اس نے قبول نہ کیا تو اس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی (اور ساتھ ہی یوں فرمایا) کہ جو شخص بغیر بلائے داخل ہوا وہ چور بن کر داخل ہوا اور لیٹر ابن کزکلا (ابوداؤد) اور جس جگہ گناہوں میں شرکت کرنی پڑے وہاں شریک نہ ہو اگر پہلے سے علم ہو کہ جس جگہ بلایا ہے وہاں مثلاً گانا بجانا تصویر کشی ہوگی تو وہاں نہ جائے اور اگر وہاں جا کر معلوم ہو گیا کہ گناہوں کا انتظام ہے تو جو شخص مقتدی ہے مثلاً عالم، حافظ، قاری وغیرہ جس کا لوگ اتباع کرتے ہیں یا جسکے عمل کی نہ پکڑتے ہوں وہ واپس چلا آئے اور اگر کسی عام شخص کے ساتھ ایسا واقعہ پیش آئے کہ جانے کے بعد منکرات کا پتہ چلے تو بڑے سے دل کے ساتھ کھانا کھالے لیکن تصویر ہرگز نہ کھینچو اسے اور جہاں تک ممکن ہو گناہوں کے کام سے رکے اور اگر خاص دسترخوان پر ہی منکرات اور فواحش ہوں تو عام آدمی بھی واپس چلا آئے اور کھانا نہ کھائے کتب فقہ میں ایسا ہی لکھا ہوا ہے۔

برکت کے لئے نماز پڑھ دے۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، عن ابن عمرؓ)
اور گھروالوں کے لئے دعا کر دے اور برکت کی دعا مانگے۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ، ابوعوانہ عن ابن عمرؓ)

افطار کی دعائیں

(۱) اور جب افطار کر چکے تو یہ پڑھے۔

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَأَبْثَلَتِ الْعُرُوقُ
وَتَبَّتْ الْجُرُانُ شَاءَ اللَّهُ.
پیارا چلی گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور انشا اللہ
ثواب ثابت ہو گیا۔

(ابوداؤد، نسائی، حاکم، عن ابن عمرؓ)

(۲) جب افطار کرنے لگے تو یہ پڑھے :

اے جس کو دعوت دی اگر وہ روزہ دار ہے تو صاحب خانہ کی دلداری کے لئے چلا جائے اور کھانے کے بجائے
اس کے گھر میں کم از کم دو رکعت نماز پڑھ دے اور برکت کی دعا کر دے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کے گھر یہاں
تشریف لے گئے انہوں نے آپ کی خدمت میں کھجوریں اور گھی پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کھجوریں ان کے برتن میں
اور گھی اس کے شیکڑے میں دالیں کر دو کیونکہ میں روزہ دار ہوں۔ اس کے بعد آپ نے گھر کے ایک کونہ میں فرضوں
کے علاوہ دو رکعت نماز پڑھی اور ان کے گھر کے لوگوں کے لئے دعا فرمائی (بخاری وغیرہ) بعض حالات میں جب کہ
میزبان امر کرے اور اس کا دل ٹوٹنے لگے تو نفل روزہ توڑ دینے کی اجازت ہے لیکن بعد میں قضا
رکھنا واجب ہے۔

اے مصنف نے افطار کی مشہور دعا :

اللَّهُمَّ لَكَ صُومْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ
اے اللہ! میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تیرے
ہی رزق پر روزہ کھولا۔

نہیں کبھی خدا جانے کیسے بھول ہو گیا یہ دعا اور اللہم اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْخَمْرَ افطار کرتے وقت اور ذَهَبَ الظَّمَأُ
افطار کرنے کے بعد ہونی چاہیے جیسا کہ سیاق دعا سے ظاہر ہو رہا ہے کیونکہ (باقی حاشیہ لکھے صفحہ پر)

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ
وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ اَنْ تُغْفِرَ لِیْ
ذُنُوْبِیْ۔
اے اللہ! میں تیری اس رحمت کے واسطے
سوال کرتا ہوں جو ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے
کہ تو میرے گناہ معاف فرمادے۔

(حاکم ابن ماجہ، ابن سی، موقوفاً علی ابن عمرؓ)

(۳) اگر کسی کے یہاں افطار کرے تو ان کو یہ دعا دے۔
اَفْطَرَعِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَکَلْ
طَعَامَکُمْ اَوْ بُعَارَ وَاَصَلَّتْ
عَلَیْکُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ۔
تمہارے پاس روزہ دار افطار کریں اور نیک
بندے تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تم پر رحمت
بھیجیں۔

(ابن ماجہ، ابن حبان، عن عبد اللہ بن الزبیرؓ)

کھانے کے آداب اور دعائیں

۱۔ جب کھانا سامنے آئے تو بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کر دے اور سیدھے ہاتھ سے کھائے
اور اپنے پاس سے کھائے (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن عمر بن ابی سلمہؓ)
یعنی سالن وغیرہ جو برتن میں ہو اس میں بیچ میں ہاتھ نہ ڈالے اور ہر طرف ہاتھ نہ پھیرے
بلکہ اپنے سامنے اور اپنے قریب سے کھائے جس کھانے پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) جب کوئی روزہ دار پانی پی لے تب ہی یہ کہا جائے گا کہ رگیں تر ہو گئیں۔ دعا اللّٰهُمَّ
لَکَ صُمْتُ حدیث میں اسی قدر ہے جتنی اوپر نقل کی گئی۔ اس سے زیادہ الفاظ جو عوام میں مشہور ہیں کسی نے
امانہ کر دیا ہے یہ دعا امام ابو داؤد نے کتاب المراسیل میں روایت کی ہے۔ وَهُوَ مُرْسَلٌ معاذ بن زہرہؓ
لے یہ ایک جگہ سے اور اپنی طرف سے کھانے کا حکم اس وقت ہے جبکہ برتن میں ایک ہی قسم کی چیز ہو اور اگر
برتن میں مختلف قسم کی چیزیں ہوں مثلاً کئی قسم کی کھجوریں ہوں یا کچھ کھجوریں کچھ بادام ہوں یا کوئی دوسری چیزیں ہوں
تو پھر یہ جائز ہے کہ برتن میں جس جگہ چاہے ہاتھ ڈالے اور جو چیز چاہے کھائے۔ حضرت عکرمش بن ذویبؓ
نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا (دیکھو مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۶۸-۳۶۹)

شیطان اس میں سے اپنے کھانے کا موقعہ لگا لیتا ہے (مسلم، ابوداؤد، نسائی عن حذیفہ بن الیمان)
حضرت وحشی بن حرب نے بیان فرمایا کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کھاتے ہیں اور
سیر نہیں ہوتے آپ نے فرمایا شاید تم علیحدہ علیحدہ کھاتے ہو گے؛ صحابہ نے عرض کیا جی ہاں! سو تھا
اسی طرح ہے۔ آپ نے فرمایا بسم اللہ پڑھ کر اور سب مل کر کھایا کرو اس میں تمہارے لیے
برکت ہوگی (ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زہری بکری کے بارہ میں جو ایک یہودیہ نے آپ کو
ہدیہ دی تھی صحابہ سے فرمایا کہ بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ۔ پھر سب نے کھایا اور کسی کو بھی کچھ
نقصان نہ پہنچا (حاکم عن ابی سعید الخدری)

(۲) اور اس حدیث میں جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے
ابوالہثمؓ کے مکان پر جانے اور تروتازہ چھوہارے اور گوشت کھانے اور ٹھنڈا پانی پینے کا ذکر ہے
آپ کا یہ ارشاد مذکور ہے کہ یقیناً یہ وہی نعمت ہے جس کے متعلق تم سے قیامت کے روز پوچھا
جائے گا۔ جب یہ بات صحابہ کرام کو بھاری معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا جب تمہیں ایسی چیز یعنی
نعمت خداوندی ملے، اور تم کھانا شروع کرو تو یوں کہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰهِ ط
میں نے اللہ کے نام سے اور اللہ کی برکت پر
کھانا شروع کیا۔

اور جب تم سیر ہو جاؤ تو یوں پڑھو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَ اَشْبَعُنَا
سب تعریفیں خدا ہی کے لیے ہیں جس نے ہمارا
وَ اَزَوَانَا وَاَلْعَمَ عَلَيْنَا وَاَفْضَلَ۔
پیٹ بھرا اور ہمیں سیراب کیا اور ہمیں انعام دیا

اور بہت دیا۔

اس پر عمل کرنے سے اس نعمت کا بدلہ ہو جائے گا (یعنی شکر یہ کے قائم مقام ہوگا)

(حاکم عن ابی ہریرہؓ)

(۳) اگر شروع میں بسم اللہ کہنا بھول جائے تو یاد آنے پر یہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ
میں نے اس کے اول و آخر میں اللہ کا نام لیا

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم عن عائشہؓ)

(۴) اور اگر کسی جذامی یا آفت زدہ مریض کے ساتھ کھائے تو یہ کہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوْكَلًا
میں اللہ کے نام کے ساتھ اس پر اعتماد اور
بھروسہ کرتے ہوئے کھاتا ہوں۔

ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم ابن سنی عن جابرؓ

جب کھانے سے فارغ ہو تو یہ دعا پڑھے

(۱) الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا

طَيِّبًا مَبَارَكًا فَيَسِّرْ لِيْ

مَوْدِعَ وَلَا مُسْتَغْنِي عَنْهُ رَبَّنَا

(بخاری)

سب تعریف اللہ کے لیے ایسی تعریف جو بہت

ہو اور پاکیزہ ہو اور بابرکت ہو۔ اے ہمارے

رب! ہم اس کھانے کو کافی سمجھ کر یا بالکل بخت

کر کے یا اس سے غیر محتاج ہو کر نہیں اٹھا رہے ہیں

امام بخاری نے مذکورہ دعا کتاب الاطعمہ میں لکھی ہے اور حدیث یوں ہے کہ جب

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا دسترخوان اٹھایا جاتا تھا اس وقت آپ یہ دعا پڑھتے تھے

(سنن ابوداؤد) کتاب الاطعمہ و سنن ترمذی ابواب الدعوات میں بھی اسی طرح ہے اور سنن ابن ماجہ میں

ہے کہ جب کھانا اٹھایا جاتا تھا تو یہ دعا پڑھتے تھے لیکن مصنف نے اس کو کھانے سے فارغ

ہونے کی دعاؤں میں لکھ دیا ہے چونکہ کھانے کے بعد ہی دسترخوان اٹھایا جاتا ہے اس لئے

مصنف نے اس فرق کا خیال نہیں فرمایا :

(۲) الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانَا

وَأَرْوَأْنَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَكْفُوسٍ

(بخاری عن ابی امامہؓ)

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہماری

ضرورتوں کی کفایت فرمائی اور ہمیں سیراب کیا وہ

خود کافی کیا ہوا نہیں (کیونکہ ہر وقت اس کے نام

کی ضرورت ہے) اور ہم اس کی ناشکری نہیں کرتے۔

لے آفت زدہ یعنی وہ بیمار جو ایسے مرض میں مبتلا ہو جس سے دوسرا شخص گھن کرے جیسے جذام، برص، پتہ دق اور دمہ وغیرہ۔

یہ دعا بھی امام بخاری نے کتاب الاطعمہ میں روایت کی ہے اور اس میں یوں ہے کہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے وقت کبھی یوں فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے تو اس کو پڑھتے اور کبھی یوں فرماتے کہ جب دسترخوان اٹھایا جانے لگتا تو آپ اس کو پڑھتے۔

(۳) اور نیچے لکھی ہوئی دعا بھی کھانے کے بعد پڑھنا ثابت ہے۔
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا سب تعریفیں خدا کے لیے ہیں جس نے ہمیں
 وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ط کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا۔

(سنن اربعہ، ابن سنی عن ابی سعید الخدری)

(۴) اور کھانے سے فارغ ہو کر ذیل کی دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَ وَسَقَى سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے کھلایا
 وَسَوَّغَهُ وَجَعَلَهُ مَخْرَجًا پلایا اور آسانی سے گلے سے اتارا اور اس کے
 ابوداؤد، نسائی، ابن حبان عن ابی ایوب الانصاری) نکلنے کا راستہ بنایا۔

۵۔ اور کھانے سے فارغ ہو کر ذیل کی دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا سب تعریفیں خدا ہی کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ
 الطَّعَامَ وَزَرَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ کھانا کھلایا اور مجھے نصیب کیا بغیر میری قوت
 مِنِّي وَلَوْ قُوَّةً ط اور کوشش کے۔

(ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن سنی عن معاذ بن انس)

کھانے کے بعد اس کے پڑھ لینے سے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔
 (ابوداؤد، ترمذی، وغیرہما)

(۶) اور جب کھانا کھا چکے تو یہ پڑھے۔
 اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَدَفْنِيهِ وَأَطْعَمَنَا اے اللہ! تو اس میں ہمیں برکت عطا فرما اور
 خَيْرًا مِّنْهُ اس سے بہتر نصیب فرما۔

(ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن ابن عباس)

(۷) اور جب دودھ پیئے تو یہ پڑھے :

اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ اے اللہ! تو اس میں ہمیں برکت دے اور (ابوداؤد ترمذی، ابن ماجہ عن ابن عباسؓ) کو اور زیادہ نصیب فرما۔

(۸) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس بندہ سے راضی ہوتا ہے کہ جب وہ کوئی نعم کھائے تو اس پر خدا کی حمد کرے اور جب کوئی گھونٹ پیئے تو اس پر خدا کی حمد کرے (مسلم، ترمذی، نسائی، ابن کسبی، عن انسؓ)

اور جب کھانے کے بعد ہاتھ دھونے

(۱) تو یہ دعا پڑھے :

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ مَنْ عَلَيْنَا فُهِدَ اَنَا وَاطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكُلَّ بِلَادٍ حَسَنٍ اَسْلَدَنَا الْحَمْدُ لِلَّهِ غَيْرَ مُوَدَّ سِعْدًا مُكَافَاً وَلَا مُكْفُورٍ وَلَا مُسْتَفْنً عَنِ الْحَمْدِ لِلَّهِ الَّذِي اطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ وَسَقَى مِنَ الشَّرَابِ وَكَسَى مِنَ الْعُرَى وَهَدَى مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَ مِنَ الْعُمَى وَفَضَّلَ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلاً الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ط

(نسائی، ابن حبان، حاکم،

عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

سب تعریف اللہ کے لیے جو کھلاتا ہے اور جسے کھلایا نہیں جاتا اس نے ہم پر احسان فرمایا پس ہمیں ہدایت دی اور کھلایا اور پلایا اور ہر اچھی تعریف سے نوازا۔ سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس کی تعریف رخصت نہیں کی جاسکتی (کیونکہ وہ ہر وقت لائق تعریف ہے) اور نہ اس کی نعمتوں کا بدلہ دیا جاسکتا ہے اور نہ اس کی ناشکری کی جاسکتی ہے اور نہ اس کی طرف سے بے پرواہی برتی جاسکتی ہے۔ سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے کھانے کی چیزیں کھلائی اور پینے کی چیزیں پلایں اور برکتی کے بعد کپڑا پہنایا اور گرمی کے بعد ہدایت دی اور ناپسند کرنے کے بجائے مینا، عطا فرمائی اور بہت سی مخلوق پر فضیلت دی سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

(کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے ہوئے پڑھنے کی دوسری دعا۔
 اے اللہ! تو نے ہی ہمیں کھانے سے سیر کیا اور
 پینے کی چیزوں سے سیر کیا۔ پس تو ہی اس کو
 ہمارے لیے خوشگوار بنادے اور تو نے ہی ہمیں
 رزق دیا اور بہت دیا اور اچھا دیا۔ پس تو اس میں
 ہمارے لئے اور زیادتی فرما۔

اللَّهُمَّ اشْبَعْتَ وَأَرْوَيْتَ
 هَنِينًا وَرَزَقْتَنَا فَاكْثُرَتْ
 طَبَّتْ فِرْدُنَا.
 (ابن ابی شیبہ)
 (موقوفاً علی سعید بن جبیر رضی)

س کے یہاں کھانا کھائے اسکے لیے یوں دعا کرے

اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ
 اے اللہ! ان کے رزق میں برکت دے اور
 ان کو بخش دے اور ان پر رحم فرما۔
 غُفِرَ لَهُمْ وَارْحَمَهُمْ
 (مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ابی شیبہ عن عبد اللہ بن بسر رضی)
 اللَّهُمَّ اطْعِمْ مَنْ اطْعَمَنِي وَاسْقِ
 اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا تو اسے کھلا
 اور جس نے مجھے پلایا تو اسے پلا۔
 مَنْ سَقَانِي (مسلم عن المقداد)

کپڑے پہننے کی دعا

اور جب کوئی کپڑا پہنے تو یہ پڑھے۔

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میرے
 والد کے یہاں تشریف لائے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا اور کھجوروں اور دودھ
 سے بنایا ہوا میٹھا پیش کیا پھر خشک کھجوریں پیش کی گئیں چنانچہ آپ کھاتے رہے اور گھٹلیاں اپنی دو
 انگلیوں انگوٹھے کی پاس والی انگلی اویچ کی انگلی کے درمیان پشت پر جمع فرماتے رہے۔ پھر کوئی اور چیز
 پہننے کی لائی گئی سو آپ نے وہ نوش فرمائی۔ میرے والد نے آپ کی سواری کی نگام پکڑے ہوئے عرض کیا
 ہمارے لئے دعا فرمائیے۔ اس پر آپ نے یہ دعا کی ۱۲۰

۱۲۰ أخرجه مسلم عن المقداد في باب أكرام الضيف وفضل إيثارة جلد ۲ ص ۱۸۴ و في الحديث قصته ۱۲۰

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِہٖ وَ
 خَيْرِ مَا هُوَ لَہٗ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
 شَرِّہٖ وَ شَرِّ مَا هُوَ لَہٗ ۔
 (ابن السنی عن ابی سعید الخدریؓ)

اے اللہ! میں آپ سے اس کپڑے کی بھلائی کا
 یہ جس مقصد کے لئے ہے اس کی بھلائی کا سوال
 ہوں اور اس کی برائی سے اور یہ جس مقصد کے
 لئے ہے اس کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں ۔

نیا کپڑا پہننے کی دعائیں

(۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ
 وسلم جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اسکا نام لے کر فرماتے کہ اللہ نے مجھے یہ عنایت فرمایا، عمامہ ہوتا
 یا کمرہ ہوتا یا چادر ہوتی یا اس کے علاوہ اور کوئی کپڑا ہوتا۔ اس کے بعد نیچے لکھی ہوئی دعا
 پڑھتے ۔

اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْہٖ
 اَسْأَلُكَ خَيْرَہٗ وَ خَيْرَ مَا صَنَعَ
 لَہٗ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّہٖ وَ شَرِّ
 مَا صَنَعَ لَہٗ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن
 حبان، حاکم، عن ابی سعید الخدریؓ)

اے اللہ! تیرے ہی لئے سب تعریف ہے جیسا
 نے یہ کپڑا مجھے پہنایا میں تجھ سے اس کی بھلائی کا
 اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کے لئے
 بنایا گیا ہے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس کی برائی
 سے اور اس چیز کی برائی سے جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے

۳۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص
 نیا کپڑا پہن کر یہ دعا کرے ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ
 عَوْرَتِیْ وَ اَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ ۔

سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے مجھے کپڑا پہن
 جس سے میں اپنی شرم کی چیز چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی
 میں اس کے ذریعہ خوبصورتی حاصل کرتا ہوں ۔

اور پھر رائے کپڑے کو صدقہ کر دے تو زندگی میں اور مرنے کے بعد خدا کی حفاظت اور خدا کے چھپانے
 لے ہذا الدعاء وما بعدہ ما خوذ من حدیث واحد رواہ ابوسعید الخدریؓ ولما لم یذکر
 السنی فی روایتہ الثوب الجدید جعلہ المصنف فی ما اذا لبس الثوب مطلقاً قدیمًا کان
 اوجدید ۱۲۱۔

میں رہے گا۔ (یعنی خدا سے مصیبتوں سے محفوظ رکھے گا اور اس کے گناہوں کو پوشیدہ رکھے گا) (ترمذی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، حاکم، عن عمرؓ)

کپڑا پہننے کی ایک اور دعا

(۴) حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کپڑے پہن کر یہ دعا پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا
وَدَزَقْنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ
وَلَا قُوَّةَ .
سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے یہ
کپڑا مجھے پہنایا اور نصیب کیا ہے بغیر میری
کوشش اور قوت کے .

تو اس کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم)
لفظ وَمَا تَاَخَّرَ (جس میں پچھلے گناہوں کا ذکر ہے) صرف سنن ابوداؤد میں ہے

جب کسی مسلمان کو نیا کپڑا پہننے دیکھے تو یہ دعا پڑھے

(۱) تَبْلِيْ وَتُخْلِفُ اللّٰهُ .
(اللہ تمہاری عمر میں ترقی دے تاکہ) تم اس کپڑے

(ابوداؤد، ابن ابی شیبہ، عن ابی الدرداءؓ)
کو پرانا کرو اور اس کے بعد خدا تم کو اور کپڑا
دے۔

(۲) اَبْلٍ وَاَخْلِقُ ثُمَّ اَبْلٍ وَاَخْلِقُ
ثُمَّ اَبْلٍ وَاَخْلِقُ .
پرانا کرنا اور بھڑانا نصیب ہو پھر پرانا کرنا
اور پھر بھڑانا نصیب ہو، پھر پرانا کرنا اور

(بخاری، ابوداؤد، عن ام خالدہؓ)
بھڑانا نصیب ہو۔

جب کپڑا اتارنے لگے

تو بسم اللہ پڑھ کر اتارے۔ بسم اللہ شیطان کی آنکھوں کے لئے پردہ بن جائے گی۔
(ابن ابی شیبہ، ابن سنی، عن انس رضی اللہ عنہ)

پہو تھی منزل

بروز الوار

نماز استخاره

(۱) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو (اہم) کاموں میں اس طرح استخارہ تعلیم فرماتے تھے جس طرح قرآن کی آیت سکھاتے تھے۔

آپ فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی شخص اہم کام کا ارادہ کرے تو فرضوں کے علاوہ دو رکعت نماز پڑھے پھر دعائیں یوں کہے۔

<p>اے اللہ میں تیرے علم کے ذریعہ تجھ سے خیر مانگتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں اور تیرے بڑے فضل کا تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ بلاشبہ تجھے قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کا خوب جاننے والا ہے اور اے اللہ! اگر تیرے علم میں میرے لئے یہ کام میری دنیا اور آخرت میں بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مقدّر فرما اور اسے میرے لئے آسان فرما۔ پھر میرے لئے اس میں برکت فرما اور اگر تیرے علم میں میرے لئے یہ کام میری دنیا و آخرت میں شر (اور بُرا) ہے تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے دور فرما اور میرے لئے خیر مقدّر فرما۔ جہاں کہیں بھی ہو پھر اس پر مجھے راضی فرما۔</p>	<p>اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدُرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَتِي أَوْ أَعَجِلْ أَمْرِي وَاجْعَلْهُ لِي قَائِدًا دَعَا لِي وَلَيْسَ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَتِي أَوْ أَعَجِلْ أَمْرِي وَاجْعَلْهُ لِي ضَرَفًا عَنِّي وَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ .</p>
---	---

لے دونوں جگہ عبارت پر یکسر کھینچی ہوتی ہے جب اس پر پہنچے تو اپنے کا دھیان کرے ۱۲۰۔

ثُمَّ أَرْضَنِي بِهِ -

بخاری، سنن اربعہ عن جابر بن عبد اللہ انصاری (

اور بعض روایات میں اَنَّ هَذَا الْأَمْرَ كَعَدِيهِ الْفَاطِ آتے ہیں۔

(۲) اِنْ كَانَ خَيْرًا لِّي فِي دِينِي وَ
مَعَادِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أُمُورِي
فَقَدْ رَزَقَنِي وَيَسْرُهُ لِي وَبَارِكُ لِي
فِيهِ وَإِنْ كَانَ شَرًّا لِّي فِي دِينِي
وَمَعَادِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ
أُمُورِي فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي
عَنْهُ وَقَدْ رَزَقَنِي الْخَيْرَ وَرَضَنِي
بِهِ -

اگر یہ کام میرے دین میں اور موت کے بعد والی
زندگی میں اور اس زندگی میں اور انجام کار کے
اعتبار سے بہتر ہو تو اس کو میرے لئے مقدّر فرما
اور میرے لئے آسان فرما اور میرے لئے اس میں
برکت عطا فرما اور اگر یہ کام میرے دین میں اور
موت کے بعد والی زندگی اور اس زندگی میں اور
انجام کار کے اعتبار سے برا ہو تو اس کو مجھ سے
اور مجھ کو اس سے دور فرما دے اور میرے لئے

(ابن حبان، ابن ابی شیبہ، عن جابر)

خیر مقدّر فرما دے اور مجھے اس پر راضی فرما دے۔

(۳) اور بعض روایات میں اَنَّ هَذَا الْأَمْرَ كَعَدِيهِ الْفَاطِ آتے ہیں۔

خَيْرًا لِّي فِي دِينِي وَخَيْرًا لِّي فِي
مَعِيشَتِي وَخَيْرًا لِّي فِي عَاقِبَةِ
أُمُورِي فَاقْدِرْهُ لِي وَبَارِكْ لِي
فِيهِ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ خَيْرًا لِّي
فَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كَانَ
وَرَضَنِي بِقَدْرِكَ -

اے اللہ! یہ کام میرے لئے اگر میرے دین میں
اور دنیا کی زندگی میں بہتر ہو اور انجام کے اعتبار
سے اچھا ہو تو اس کو میرے لئے مقدّر فرما اور
مجھے اس میں برکت دے اور اگر اس کے علاوہ
میرے لئے بہتر ہو تو میرے لئے خیر مقدّر فرما جہاں
بھی ہو اور مجھے اپنی تقدیر پر راضی فرما۔

(ابن حبان، عن ابی ہریرہ)

(۴) اور بعض روایات میں یہ الفاظ آتے ہیں۔

خَيْرًا لِّي فِي دِينِي وَمَعِيشَتِي وَعَاقِبَةِ
أُمُورِي فَاقْدِرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي
وَإِنْ كَانَ كَذَا أَوْ كَذَا اشْرَأْ لِي فِي

اگر یہ کام میرے لئے میرے دین میں اور میری
زندگی میں اور انجام کے اعتبار سے بہتر ہو تو
اس کو میرے لئے مقدّر فرما اور اگر یہ کام میرے دین

دِیْنِی وَ مَعِیْشَتِیْ وَ عَاقِبَةُ اَمْرِیْ
فَاَصْرِفْهُ عَنِّیْ ثُمَّ اَقْدِرْ لِیْ
الْخَیْرَ اَیْنَمَا كَانَ لَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ .

(ابن حبان عن ابی سعید)

(۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ
وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ لَہ

میں اور میری زندگی میں اور انجام کے اعتبار سے
میرے لئے برا ہو تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو
اس سے دور فرما اور پھر میرے لئے خیر مقدر فرما
جہاں بھی ہو اور برائی سے بچنے اور نیکی پر لگنے کی
طاقت صرف اللہ کی طرف سے ہے۔

اے اللہ! میں آپ سے خیر طلب کرتا ہوں
آپ کے علم کے ساتھ اور قدرت طلب کرتا ہوں
آپ کی قدرت کے ساتھ۔

اور تیرے فضل اور تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں
کیونکہ تیرے سوا ان دونوں کا کوئی مالک نہیں کیونکہ
تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو قادر ہے
میں قادر نہیں ہوں اور تو غیبیوں کا جانتے والا ہے
اے اللہ! اگر یہ کام بہتر ہے میرے لئے میرے
دین میں اور میری دنیا میں اور انجام کے اعتبار سے
اچھا ہو تو اس کو موافق فرما اور آسان فرما اور اگر
میرے لئے اس کے علاوہ (دوسری چیز) بہتر
ہو تو مجھے خیر کی توفیق عطا فرما جہاں کہیں بھی ہو۔

وَ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَ رَحْمَتِكَ
فَاِنَّهَا بَیْدٌ لَّكَ لَا یَمْلِكُهَا اَحَدٌ سِوَاكَ
فَاِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَ تَقْدِرُ
وَلَا اَقْدِرُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوبِ
اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هَذَا الْاَمْرُ خَیْرًا
لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ فِیْ دُنْیَایْ وَ عَاقِبَةِ
اَمْرِیْ تَوْفِیْقْہُ وَ سَهْلْہُ وَ اِنْ
كَانَ غَیْرَ ذٰلِكَ خَیْرًا لِّیْ تَوْفِیْقْہُ لِلْخَیْرِ
حَیْثُ كَانَ (بزاز عن عبد اللہ بن مسعود)

استخارہ برائے نکاح

اگر نکاح کے بارے میں استخارہ کرنا ہو تو جہاں پیغام دیا ہے اس کو پوشیدہ رکھے

لہ ما بین القوسین زوناہ من مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۱۰۰ التکمیل و للروایت قال الہیثمی
رواہ البزاز باسانید و الطبرانی فی الثلوثة و اکثر اسانید البزاز حسنة

اور اچھی طرح وضو کر کے (دو یا چار رکعت) جو بمقدور میں ہو نماز پڑھے۔ اس کے بعد اللہ کی تعریف اور اس کی عظمت و بزرگی بیان کرے۔ پھر اللہ پاک کی بارگاہ میں یوں عرض کرے۔
 اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَدًا قَدِيرًا وَ
 تَعْلَمُ وَلَدًا عَظِيمًا وَأَنْتَ عَزِيزٌ
 الْغُيُوبِ فَإِنْ رَأَيْتَ أَنَّ فِي
 رُفُوْنَةٍ وَلَيْسَتْ بِهَا بِاسْمِهَا خَيْرًا
 لِي فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَالْآخِرَةِ
 فَاقْدِرْ لَهَا لِي وَإِنْ كَانَ غَيْرُهَا
 خَيْرًا مِنْهَا لِي فِي دِينِي وَالْآخِرَةِ
 فَاقْدِرْ لَهَا لِي۔

اے اللہ تجھے قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا ہوں اور تو غیبوں کا خوب جاننے والا ہے پس اگر تو جانتا ہے کہ فلاں عورت (یہاں اس کا نام لیوے) میرے لیے دین و دنیا اور آخرت کے اعتبار سے بہتر ہے تو اسے میرے لیے مقدر فرما دے اور اگر اس کے علاوہ (کوئی دوسری عورت) میرے دین اور آخرت کے لیے بہتر ہو تو اسی کو میرے لیے مقدر فرما۔

ابن حبان، حاکم عن ابی ایوب الانصاری

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان کی نیک نجاتی میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے خیر کا سوال کرے اور اس کی بد نجاتی میں سے یہ بات بھی ہے کہ اللہ سے خیر طلب کرنے کی دعا چھوڑ دے۔ (حاکم، ترمذی)

خطبہ بوقت نکاح

۱۔ جب کسی کا نکاح پڑھا جائے تو یہ خطبہ پڑھے۔
 الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَ
 نَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ ذَرِّ
 أَنْفُسَانَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا۔

سب تعریف اللہ کے لیے ہے ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور اس کی مدد چاہتے ہیں اور اس سے مغفرت چاہتے ہیں اور ہم اللہ کی پناہ چاہتے

لے بریکٹ میں جو عبارت ہے اس کی جگہ اس عورت کا نام لے جس کے لئے پیغام بھیجا ہو ۱۲۰

مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ
يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا
رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ
وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ
مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا
اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْوَنَحَامُ
إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ
وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا
قَوْلًا سَدِيدًا يُضِلِّكُمْ نَكْمٌ آخِرًا سَكْمٌ
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ
اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا
عَظِيمًا

سنن اربعہ، حاکم، ابو عوانہ،
عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ،

میں اپنے نفسوں کے شر سے اور اپنے اعمال کی
برائیوں سے جسے اللہ ہدایت دے اس کا کوئی
گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے اس
کا کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور میں گواہی دیتا
ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے
اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول
ہیں۔ اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے
تم کو ایک جان سے پیدا فرمایا اور اس جان سے اس کا
جوڑا پیدا فرمایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور
عورتیں پھیل گئیں اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے
نام سے ایک دوسرے سے مطالبہ کیا کرتے ہو اور
قربت سے بھی ڈرو۔ بالیقین اللہ تعالیٰ تم سب پر
نگران ہے اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا
کہ ڈرنے کا حق ہے اور بحجۃ اسلام کے اور کسی حالت پر
جان مت دینا۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور
راستی کی بات کہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو قبول کرے
گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور جو شخص اللہ
اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا سو وہ بڑی
کامیابی کو پہنچے گا۔

سنن ابوداؤد میں خطبہ بالامین عبیدہ ورسولہ کے بعد یہ الفاظ زائد ہیں۔

اُرسلہ بالحق بشیرا ونذیرا
مبین یدکی الساعة من یطیع اللہ
جنہیں آپ نے حق دے کر بھیجا ہے اور جو
لوگوں کو قیامت سے قبل خوشخبری سنائے والے

وَرَسُولُهُ فَقَدْ رَسَدَ وَمَنْ
يَنْصِهِمَا فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّ الْإِ
نْفُسَ وَلَا يَضُرُّ اللَّهَ شَيْئًا ط
(البوداؤد عن ابن مسعود)

وَلَسَّالُ اللَّهِ أَنْ يَجْعَلَنَا مِمَّنْ
يُطِيعُهُ وَيُطِيعُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهُ وَيَجْتَنِبُ سَخَطَهُ
فَأِنَّمَا نَحْنُ بِهِ وَلَهُ ط
(البوداؤد موقوفاً)

اور ڈرنے والے میں جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے
رسول کی اس نے ہدایت پائی اور جس نے خدا و رسول
کی نافرمانی کی وہ اپنے آپ ہی کو نقصان پہنچاتا
ہے اور اللہ کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتا۔
ہم اللہ سے اس کا سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں
ان لوگوں میں داخل فرمائے جو اللہ اور اس کے
رسول کی اطاعت کرتے ہیں اور اس کی رضامندی
کا اتباع کرتے ہیں اور اس کی نافرمانی سے
بچتے ہیں کیونکہ اس کی ذات سے ہمارا وجود قائم ہے
اور ہم اسی کے لئے ہیں۔

دو لہا کو یوں مبارکبادی دے

(۱) بَارَكَ اللَّهُ لَكَ۔

(۲) بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ
وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ ط

اللہ تجھے برکت عطا فرمائے۔
اللہ تجھے برکت دے اور تم دونوں پر برکت نازل
کرے اور تم دونوں کا خوب بٹاوا کرے۔

(ستن اربعہ ابن حبان، حاکم عن ابی ہریرہ)

فَتَبَارَكَ اللَّهُ عَلَيْكَ۔ پس اللہ تجھے برکت دے۔

(بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حضرت علیؓ اور فاطمہؓ کی شادی کا مبارک واقعہ

جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کا نکاح حضرت
فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے کر دیا تو رخصتی کرنے کے بعد رات کو آپ ان کے گھر کثیف
لے گئے اور حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کہ پانی لاؤ۔ پس وہ کھڑی ہوئیں اور ایک لکڑی کے

پیالہ کے پاس گئیں جو گھر میں موجود تھا اور اس میں پانی لائیں۔ آپ نے اس پیالہ کو لے لیا اور اس میں کھلی کی۔ پھر ان سے فرمایا کہ آگے آؤ۔ وہ آگے آئیں۔ پھر آپ نے وہ پانی ان کے سینے اور سر پر چھڑکا اور پھر یہ دعا مانگی۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعِيذُكَ هَابِكُ وَذُرِّيَّتُهَا
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

اے اللہ! میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان
مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔
پھر فرمایا کہ پیٹھ پھرو۔ انہوں نے پیٹھ پھری تو آپ نے ان کے دونوں مونڈھوں
کے درمیان پانی ڈالا اور فرمایا۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعِيذُكَ هَابِكُ وَ
ذُرِّيَّتُهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

اس کے بعد پھر فرمایا کہ پانی لاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آپ کا مقصد
سمجھ گیا۔ لہذا میں کھڑا ہوا اور پیالہ میں پانی بھرا اور آپ کی خدمت میں حاضر کر دیا۔ آپ
نے اس میں سے پانی لیا اور اس میں کھلی کی۔ پھر فرمایا کہ آگے بڑھو۔ چنانچہ میں آگے بڑھا
اور آپ نے میرے سر پر اور سینہ پر پانی ڈالا۔ پھر یہ دعا مانگی۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعِيذُكَ هَابِكُ وَذُرِّيَّتُكَ
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

اے اللہ! میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان
مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔
پھر فرمایا کہ پیٹھ پھرو۔ میں نے پیٹھ پھری۔ آپ نے میرے دونوں مونڈھوں کے
درمیان پانی ڈالا اور یوں دعا کی۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعِيذُكَ هَابِكُ وَذُرِّيَّتُكَ
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

اے اللہ! میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان
مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔

جب کسی عورت کو نکاح کر کے گھر میں لائے یا کوئی
غلام خرید کر لائے تو اسکی پیشانی کو پکڑ کر یہ دعا پڑھے

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِهَا اے اللہ! میں تجھ سے اسکی بھلائی اور اسکے عادات و اخلاق
و خَیْرِ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اسکے شر اور اسکے اخلاق و عادات
کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(البوداؤد نسائی، ابویعلیٰ، عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ۵)

اگر چالور خریدے

تو اس کی کمر کی اٹھی ہوئی جگہ کو پکڑ کر مذکور بالا دعا پڑھے۔

(البوداؤد نسائی، ابن ماجہ، ابویعلیٰ، حاکم، عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ۵)

اور جب کوئی غلام خریدے

تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی دعا پڑھتے تھے۔

اللّٰهُمَّ بَارِكْ لِّیْ فِیْهِ وَاجْعَلْهُ طَوْنِلَ الْعَمْرِ کَثِیْرًا لِّرِزْقِ اے اللہ! مجھے اس میں برکت دے اور اس
کو لمبی عمر والا اور زیادہ رزق والا بنادے۔

ابن ابی شیبہ، موقوفاً علی ابن مسعود رضی اللہ عنہ

جب بیوی سے ہم بستری کا ارادہ کرے تو یہ پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا
الشَّیْطَانَ وَ جَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا میں اللہ کا نام لے کر یہ کام کرتا ہوں، اے اللہ
ہمیں شیطان سے بچا اور جو اولاد تو ہم کو دے اس سے (بھی) شیطان کو دور رکھ۔

اس دعا کو پڑھ لینے کے بعد اس وقت کی ہم بستری سے جو اولاد پیدا ہوگی شیطان اسے کبھی ضرر نہ پہنچا سکے گا (بخاری و مسلم) اس کو ضرور پڑھنا چاہیے۔ کیونکہ ہم بستری کے وقت اللہ کا نام نہ لینے سے شیطان کا نطفہ بھی مرد کے نطفہ کے ساتھ اندر چلا جاتا ہے۔
(کذا فی حاشیۃ الحصن)

جب منی نکلے تو دل میں پڑھے

(۲) اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِئْمًا
رَزَقْتَنِيْ نَصِيْبًا
اے اللہ! جو اولاد تو مجھ کو دے اس میں شیطان کا کچھ حصہ نہ کر۔
(ابن ابی شیبہ موقوفاً علی ابن مسعودؓ)

بچے کے کان میں اذان دینا

اور جب نو مولود بچہ پاس لایا جائے تو اس کے داہنے کان میں اذان دے۔
(ابوداؤد، ترمذی عن ابی رافعؓ)

(بعض روایات میں بچے کے بائیں کان میں اقامت پڑھنا وارد ہوا ہے اور یہی معمول ہے کہ داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت پڑھی جاتی ہے)

تہنیک و تبریک

اور نو مولود بچہ کو گود میں رکھ کر اپنے منہ میں چھو مارہ لے کر چبائے پھر بچے کے منہ میں تھوک دے اور اس کے تالو میں مل دے اور اس کے لئے برکت کی دعا کرے اس کو تہنیک و تبریک کہتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب بچے لائے جاتے تھے تو آپ اسی طرح کرتے تھے۔

(مسلم عن عائشہؓ)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو ان کی والدہ حضرت اسماء بنت ابی بکر

رضی اللہ عنہا ان کو آپ کے پاس لے گئیں تو آپ نے یہی عمل فرمایا (بخاری و مسلم عن اسماء)

بچہ کا تعویذ

بچہ کو شیطان سے اور زہریلی چیز سے بچانے کے لئے نیچے لکھی ہوئی دعا پڑھا کرے۔

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ
شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَ
مِنْ شَرِّ كُلِّ عَيْنٍ لَوَّامَةٍ ط
میں تیرے لیے اللہ کے پورے کلموں کے
واسطے سے ہر شیطان اور زہریلے جانور اور ضرر
پہنچانے والی آنکھ سے پناہ چاہتا ہوں۔

(بخاری، سنن اربعہ، بزار عن ابن عباسؓ)

اور جب بچہ بولنے لگے

تو اس کو پہلے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سکھائے (ابن سنی عن عمرو بن شعيبؓ)
اور جب بنی عبد المطلب کا کوئی بچہ بولنے لگتا تھا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
اس کو یہ آیت سکھاتے تھے یہ

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمَلِكِ
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذَّلِيلِ وَكِبْرُهُ تَكْبِيرًا (ابن السنی عن عمرو بن شعيبؓ)
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز پڑھوانے کے لیے بچہ کی مار پیٹ کر دو۔
جب سات سال کا ہو جائے، اور اس کا بستر علیحدہ کر دو جب وہ نو سال کا ہو جائے۔

یہ حصن حصین کے نسخوں میں اَعُوذُ ہے لیکن روایات میں اُعِيذُ ہے جبکہ ترجمہ یہ ہے کہ میں تجھے
اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔ اے یہ سورہ بنی اسرائیل کی آیت ہے۔ ترجمہ یہ ہے۔

”اور آپ فرمادیجئے کہ سب تعریف اس کے لیے ہے جس نے نہ کسی کو اپنی اولاد بنایا اور نہ ملک میں اس

کا کوئی شریک ہے اور نہ عجز سے کوئی اس کا مددگار ہے اور تو اللہ کی بڑائی بیان کر اچھی طرح سے“

اور اسکا نکاح کر د جب سترہ سال کا ہو جائے۔ جب یہ کام کر چکے تو اس کو اپنے سامنے بٹھا کر یہ کہے۔

لَا جَعَلَكَ اللَّهُ عَلَى فِتْنَةٍ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ۔
اللہ تجھے میرے لئے فتنہ نہ بنائے نہ دنیا میں نہ آخرت میں۔

(ابن سنی عن انس رضی اللہ عنہ)

سفر کے آداب اور دعائیں

اور جب سفر کو روانہ ہوئے لگے تو مصافحہ کرے اور مقیم یعنی مسافر کو رخصت کرنے والا یہ پڑھے۔

أَسْتَودِعُكَ اللَّهُ دِينَكَ وَ
مَالَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ۔
اللہ کے سپرد کرتا ہوں تیرا دین اور تیری امانتداری کی صفت اور تیرے عمل کا انجام۔
(نسائی، ابوداؤد، ترمذی، حاکم، ابن حبان عن ابی ہریرہؓ)

اور مسافروں سے یوں کہے :

أَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ
میں آپ کو سلام کرتا ہوں (نسائی)

(۲) اور مسافر رخصت کرنے والے کو یہ دعا دے۔

أَسْتَودِعُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا
تُخَيَّبُ وَدَائِعُهُ۔
تم کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کی حفاظت میں دی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتیں۔

(ابن سنی، طبرانی، عن ابی ہریرہؓ)

ابن سنی کی ایک روایت میں لَا تُخَيَّبُ کی جگہ لَا يُضَيِّعُ وَدَائِعُهُ ہے۔

(۳) اور جو شخص یوں کہے کہ میں سفر کو جانا چاہتا ہوں مجھے وصیت کیجئے۔ تو اسے یہ وصیت کیجئے۔

عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالشَّكْرِ
اللہ کے ڈر کو اور ہر بندہ پر تکبیر لازم رکھو۔
(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہؓ)

پھر جب وہ روانہ ہو جائے تو اس کو یہ دعا دے۔

اللَّهُمَّ اطْوِلْهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ
عَلَيْهِ السَّفَرَ۔
اے اللہ! اس کا سفر آسانی سے طے کر دے
اور اس کا سفر اس پر آسان فرما دے۔

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی ہریرہؓ)

ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا سفر کا ارادہ ہے مجھے کچھ (دعا کا) تحفہ دیجئے
تو آپؐ نے یہ دعائیں دیں۔

زَادَكَ اللَّهُ التَّقْوَى وَغَفَرَ
ذَنْبَكَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ
مَا كُنْتَ (ترمذی، حاکم، عن انسؓ)
خدا پرہیزگاری کو تیرے سفر کا سامان بنائے
اور تیرے گناہ بخش دے اور جہاں تو جلتے وہاں
تیرے لئے خیر آسان کر دے۔

اور بعض روایات میں دعا کے یہ الفاظ ہیں۔

جَعَلَ اللَّهُ التَّقْوَى زَادَكَ وَغَفَرَ
ذَنْبَكَ وَوَحَّاهُ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ
مَا تَوَجَّهْتَ۔
خدا تجھے تقویٰ نصیب کرے اور تیرے گناہ
بخش دے اور تیرے لئے خیر آسان کر دے
جہاں بھی تو جائے۔

امیر لشکر کو ہدایت

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو امیر لشکر بناتے تو اس کو خصوصاً اور
اس کے تمام ساتھیوں کو عموماً اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی نصیحت فرماتے۔ پھر یہ دعا
فرماتے۔

۱) اُغْزُوا بِسْمِ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ وَلَا تَغْلُوا
وَلَا تَغْدُرُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيْدًا
(مسلم، سنن اربعہ، عن بریدہ بن الحبیب الاسلمیؓ)
اللہ کے راستہ میں اللہ کے نام سے جہاد کرو
اور جو شخص اللہ کا انکار کرے اس سے جنگ
کرو اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو اور عہد شکنی
نہ کرو اور کسی کے ناک، کان وغیرہ نہ کاٹو اور
کسی بچہ کو قتل نہ کرو۔

اور بعض روایات میں اس موقعہ کی ہدایت کے یہ الفاظ آئے ہیں۔

(۲) اِنْطَلِقُوا بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ
عَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ لَا تَقْتُلُوْا
شَيْخًا فَانِيًا وَ لَا طِفْلًا وَ لَا صَغِيْرًا
وَ لَا امْرَاَةً وَ لَا تَغْلُوْا وَ ضَمُّوْا
غَنَائِمَكُمْ وَ اَصْلِحُوْا وَ اَحْسِنُوْا
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ .

(ابوداؤد عن انس)

اللہ کے نام سے اور اللہ کی مدد کے ساتھ اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر روانہ ہو
جاؤ اور کسی بوڑھے ناکارہ آدمی کو اور بچے اور
عورت کو قتل مت کرو اور مال غنیمت میں خیانت
نہ کرو اور غنیمتیں جمع کرو اور آپس کے معاملات
درست رکھو اور احسان کرو۔ بے شک اللہ
تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

امیر لشکر کے ساتھ (کچھ دور) چلتے۔ پھر فرماتے چلو اللہ کے نام پر۔ اس کے بعد

یہ دعا دیتے۔

اَللّٰهُمَّ اَعِنْهُمْ . اے اللہ! ان کی مدد فرما۔

(حاکم، عن ابن عباس رضی اللہ عنہ)

جب سفر کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے

(۱) اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصُوْلُ وَ بِكَ
اَحْوَالُ وَ بِكَ اَسِيْنُوْ . اے اللہ! میں تیری ہی مدد سے (دشمنوں پر)
حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے ان کے

(بزار، احمد، عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) دفع کرنے کی تدبیر کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے چلتا ہوں

اگر دشمن وغیرہ کا خوف ہو

تو پوری سورۃ لایلف قریش پڑھے۔ اس کا پڑھنا ہر بڑی چیز سے محفوظ ہو جانے
کا سبب ہے بعض اکابر کا ارشاد ہے کہ یہ مجرب ہے۔

لے مصنف نے اس کا کوئی حوالہ نہیں دیا۔

جب رکاب یا پائیدان میں قدم رکھے تو

(۱) بسم اللہ کہے اور جب جانور کی پشت یا سیٹ پر بیٹھ جائے تو الحمد للہ کہے۔ پھر یہ آیت پڑھے۔

سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا
وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا
إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ

اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے قبضہ
میں دے دیا اور اس کی قدرت کے بغیر ہم اسے
قبضہ میں کرنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم کو اپنے رب
کی طرف جانا ہے۔

اس کے بعد تین بار الحمد للہ اور تین بار اللہ اکبر اور ایک بار لا الہ الا اللہ کہے۔ پھر یہ دعا پڑھے۔

سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي
فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ
إِلَّا أَنْتَ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی،
ابن حبان، احمد، حاکم عن علی بن)

اے خدا میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں بیشک
میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے
کیونکہ صرف تو ہی گناہ بخشتا ہے۔

(۲) اور بعض روایات میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کی پشت پر سیدھا
بیٹھ کر تین بار اللہ اکبر کہا اور سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا اپوری آیت مقررین تک
پڑھی۔ پھر یہ دعا کی۔

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا
الْبِرَّ وَالتَّقْوَىٰ وَمِنَ الْعَمَلِ مَا
تَرْضَىٰ۔ اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا
هَذَا وَاطْوِعْنَا بَعْدَهُ اللَّهُمَّ
أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيقَةُ
فِي الْإِهْلِ اللَّهُمَّ رَاحَتُنَا

اے اللہ! ہم تجھ سے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری
کا سوال کرتے ہیں اور ان اعمال کا سوال کرتے
ہیں جن سے آپ راضی ہوں۔ اے اللہ
ہمارے اس سفر کو ہم پر آسان فرما دے اور اس کا
راستہ جلدی جلدی کر دے۔ اے اللہ! تو سفر میں
ہمارا ساتھی ہے اور ہمارے پیچھے گھر بار کا کارساز ہے اے اللہ!

أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَ
 كَابَةِ الْمُنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ
 فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ

میں تیری پناہ چاہتا ہوں سفر کی مشقت سے
 اور بُری حالت کے دیکھنے سے اور گھر بار میں
 بُری واپسی سے۔

اور جب سفر سے واپس ہوتے تب بھی اس دعا کو پڑھتے اور ان کلمات کا
 اضافہ فرماتے۔

أَتُبُّونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ
 لِرَبِّنَا حَامِدُونَ

ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں
 اللہ کی بندگی کرنے والے ہیں اپنے رب کی
 (مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن عمر) حمد کرنے والے ہیں۔

(۳) اور بعض روایات میں ہے کہ جب سفر کے لیے روانہ ہونے لگتے تو انگلی اٹھا کر یہ
 دعا پڑھتے۔

اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ
 وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ
 أَصْحَبْنَا بِمُصْحِكَ وَأَقْلَبْنَا بِمَمْنِكَ
 اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا الْفَدْحَ وَهَوَاتِ
 عَلَيْنَا السَّفَرَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
 مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَابَةِ الْمُنْقَلَبِ
 اے اللہ! تو ہی سفر میں ہمارا ساتھی ہے
 اور تو ہی ہمارے گھر بار میں محافظ ہے اے اللہ
 تو اپنی بھلائی کو (اس سفر میں) ہمیں واپس لا
 اے اللہ! تو زمین (راستہ) کو ہمارے لیے سیکڑ
 دے اور سفر کو ہمارے لیے آسان فرما دے
 اے اللہ! سفر کی سختیوں سے اور تکلیف دہ
 واپسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

ترمذی، نسائی، ابن ہریرہ

(۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی اونٹ ایسا نہیں ہے جس کے گویاں کی بلندی
 پر شیطان نہ ہو۔ جب تم اس پر سوار ہو تو اللہ کا نام لو جیسے تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے
 پھر اسے اپنی خدمت کے لئے استعمال میں لاؤ۔ کیونکہ اللہ عزوجل ہی سوار کراتا ہے۔
 (احمد، طبرانی، عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص)

جب سفر کرنے لگے تو ان چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگے

(۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
وَعُثَاةِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ
وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكُوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ
وَسُوْءِ الْمُنْظَرِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ

اے اللہ! میں آپ کی پناہ لیتا ہوں سفر کی مشقت
سے اور واپسی کی تکلیف سے اور خوبی کے بعد
برائی کی طرف لوٹنے سے اور مظلوم کی بددعا
سے اور مال میں اور اہل و عیال میں برا منظر
دیکھنے سے۔

(مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن عبد اللہ بن مسرج)

(۶) اور سفر کو روانہ ہوتے وقت یہ دعا بھی مروی ہے۔

اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ غَايَتِيْ خَيْرًا وَ مَغْفِرَةً
مِّنْكَ وَ رِضْوَانًا بِیْدِكَ الْخَيْرُ
اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ
اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ
فِی الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا
السَّفَرَ وَاَطْوِلْنَا الْاَرْضَ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعُثَاةِ السَّفَرِ
وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ

اے اللہ! میں آپ سے ایسا ذریعہ مانگتا ہوں
جو خیر کو پہنچائے اور آپ کی مغفرت اور رضامندی
کا سوال کرتا ہوں۔ تمام بھلائی آپ کے دست
قدرت میں ہے بلاشبہ آپ ہر شے پر قادر ہیں اے
اللہ! آپ سفر میں میرے ساتھی اور میرے اہل و عیال
میں میرے کارساز ہیں۔ اے اللہ! ہمارے لیے
سفر آسان فرما اور ہمارے لیے زمین پیٹ دیجئے
اللہ! میں سفر کی مشقت اور بُری واپسی سے

آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔ ابویعلیٰ، ابن سنی عن برادر بن عازب رضی اللہ عنہ

(۷) سفر کو روانہ ہونے کے وقت پڑھنے کی ایک دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ
وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا
فِی سَفَرِنَا وَاخْلُقْنَا فِیْ اَهْلِنَا

اے اللہ! تو ہی سفر میں ہمارا ساتھی ہے اور
تو ہی گھر بار میں ہمارا کارساز ہے۔ اے اللہ تو
ساتھی رہ ہمارے سفر میں اور نگران رہ ہمارے
گھر بار میں۔

ترمذی، نسائی، عبد اللہ بن مسرج

اُترتے چڑھتے تکبیر و تسبیح

(۸) جب کسی گھاٹی پر چڑھے تو اللہ اکبر کہے اور نیچے اترے تو سبحان اللہ کہے۔

(بخاری، نسائی، ابوداؤد، عن جابرؓ)

(۹) ایک حدیث میں ہے کہ جب کسی وادی پر چڑھے تو لا اِلهَ اِلَّا اللهُ اور اللہ اکبر کہے۔

اگر سواری کا پاؤں پھسل جائے

(۱۰) تو بسم اللہ کہے۔ (نسائی، حاکم، احمد، طبرانی فی الکبیر عن اسامہ بن عمیرؓ)

اور جب سمندر کا سفر کرے

(۱) تو ڈوبنے سے محفوظ رہنے کے لئے یہ دونوں آیتیں پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرِبَهَا (آخر تک جو سورۃ ہود) کی آیت ہے اور وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ (آخر تک جو سورۃ زمر میں ہے) طبرانی فی الکبیر ابو یعلیٰ، ابن سنی عن الحسن بن علیؓ

۱۔ ایک سیڈنٹ ہو جائے تب بھی بسم اللہ کہے۔

۲۔ دونوں آیتیں مع ترجمہ ذیل میں درج ہیں۔

(۱) بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرِبَهَا وَمَوْسِلَهَا اِنَّ رَحْمٰتِیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

(۲) وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالَّذِیْنَ جَمِیْعًا قَبَضَتْہُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیَّاتٌ بَیْمِیْنِہٖ مُّبْحَاثَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرَکُوْنَ۔

اللہ تعالیٰ کے نام سے اس کا چلنا اور بھڑکنا بیشک میرا پروردگار ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔

اور کافروں نے خدا کو نہ پہچانا جیسا کہ اسے پہچانا چاہیے حالانکہ قیامت کے دن ساری زمین اس کے قبضہ میں ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے وہ پاک ہے اور اس عقیدہ سے برتر ہے جو شرک لوگ شرکیہ عقیدے رکھتے ہیں۔

جب جانور بھاگ جائے

(۱) تو یوں آواز دے۔

أَعِينُونِي يَا عِبَادَ اللَّهِ رَحِمَكُمُ اللَّهُ اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اللہ تم پر رحم کرے۔

لفظ رَحِمَكُمُ اللَّهُ ابن ابی شیبہ میں زیادہ ہے جو ابن عباسؓ پر موقوف ہے۔

(۲) بعض روایات میں یوں ہے کہ جب مدد کا ارادہ کرے (خواہ کسی قسم کی مدد کی ضرورت ہو) تو یوں پکارے۔

يَا عِبَادَ اللَّهِ أَعِينُونِي يَا عِبَادَ اللَّهِ اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔

طبرانی فی الکبیر عن زید بن علیؓ

اور اس کا تجربہ کیا گیا ہے (جب کبھی حیرانی کے موقعہ پر کسی نے اس طرح کی آواز

اے یہ ندا ان لوگوں کو ہے جو وہاں موجود ہوں جن کا علم مسافر کو نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ اپنے سب بندوں کو جانتا ہے بمعجم طبرانی میں ایک روایت ہے کہ بلاشبہ اللہ کے کچھ فرشتے زمین میں گشت کرتے ہیں جو اعمال لکھنے والے فرشتوں کے علاوہ ہیں۔ درختوں کے جو پتے گرتے ہیں ان کو لکھتے ہیں۔ پس جب تم میں سے کسی کو بیابان سرزمین میں کوئی تکلیف پہنچ جائے تو اس طرح آواز دے يَا عِبَادَ اللَّهِ أَعِينُونِي (یعنی اے اللہ کے بندو میری مدد کرو) حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ یہ ندا ان فرشتوں کو ہے جو وہاں موجود ہوتے ہیں اور ندائے غیب نہیں ہے پس ادلیار اللہ یا اموات کو ندا دینے کے جواز پر جو لوگ اس سے استدلال کرتے ہیں وہ غلط ہے۔

وعن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله مَلَكَةٌ فِي الْوَسْطِ سَوِي الْحَفْظَةِ يَكْتُبُونَ مَا يَسْقُطُ مِنْ وَرَقِ الشَّجَرِ فَاِذَا اَصَابَ اَحَدُكُمْ عَرَجَةٌ بَارِضٌ فَلَوْةٌ فَلْيُنَادِ اَعِينُوا عِبَادَ اللَّهِ (رواہ الطبرانی و رجالہ ثقات (مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۱۳۲) ۱۲

لگائی تو اللہ کا کوئی بندہ ضرور ظاہر ہو گیا (طبرانی فی الکبیر)

اور جب بلند جگہ پر چڑھے تو یہ پڑھے

اللَّهُمَّ لَكَ الشُّكْرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ
وَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى كُلِّ حَالٍ ط

اے اللہ تو ہی ہر بلندی سے اونچا ہے اور ہر حال میں تیرا شکر ہے۔

(احمد، ابویعلیٰ، ابن اسنی، عن انس)

جب وہ بستی نظر آئے جس میں جاننا ہے تو یہ پڑھے

اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَمَا
أَظْلَمْنَ وَرَبَّ الْأَرْضَيْنِ السَّبْعِ
وَمَا أَقْلَمْنَ وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا
أَضَلَّنَ وَرَبَّ الرِّيَاسِ وَمَا ذَرَيْنِ
فَاِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ الْقَرْيَةِ وَ
خَيْرَ أَهْلِهَا وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا
وَشَرِّ أَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا .

نسائی، ابن حبان، حاکم،

عن صہیب رضی اللہ عنہ

اے اللہ! جو ساتوں آسمانوں اور ان سب چیزوں کا رب ہے جو آسمانوں کے نیچے ہیں اور جو ساتوں زمینوں کا اور ان سب چیزوں کا رب ہے جو ان کے اوپر ہیں اور جو شیطانوں کا اور ان سب کا رب ہے جن کو شیطانوں نے گمراہ کیا ہے اور جو ہواؤں کا اور ان چیزوں کا رب ہے جنہیں ہواؤں نے اڑایا ہے سو ہم تجھ سے اس آبادی کی اور اس کے باشندوں کی خیر کا سوال کرتے ہیں اور اس کے شر سے اور اس کی آبادی کے شر سے اور ان چیزوں کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں جو اس کے اندر ہیں۔

(۲) اور بعض روایات میں اس موقعہ کے لئے یہ الفاظ آتے ہیں۔

أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا
وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا
وَشَرِّ مَا فِيْهَا .

میں تجھ سے اس بستی کی اور جو اس میں ہے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور یہ بستی اور جو اس میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(طبرانی عن بابہ بن ابی رفاعہ بن المنذر الانصاری)

جب اس شہر یا بستی میں داخل ہونے لگے تو تین بار پڑھے

۱. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ

اے اللہ! تو اس میں ہمیں برکت دے۔

پھر یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَّاہَا وَحَبِیْبَنَا
اِلٰی اَہْلِہَا وَحَبِیْبٍ صَالِحٍ اَہْلِہَا
اَلْبَیْنَا۔

اے اللہ! تو ہمیں اس کے میوے نصیب فرما اور
یہاں کے باشندوں کے دلوں میں ہماری محبت اور
یہاں کے نیک لوگوں کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا فرما۔

جب کسی منزل یا ریلوے اسٹیشن یا موٹر سینڈ پر اترے

(۱) تو یہ پڑھے۔

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ
مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ط۔

اللہ کے پورے کلمات کے واسطے سے اللہ کی
پناہ چاہتا ہوں اس کی مخلوق کے شر سے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کسی منزل پر اتر کر مذکورہ بالا کلمات پڑھ لے
تو وہاں سے روانہ ہونے تک اسے کوئی چیز ضرر نہ دے گی (اسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، احمد
طبرانی فی الکبیر، ابن ابی شیبہ، عن خول بنت حکیم)

سفر میں شام، ہو اور رات آجائے تو یہ پڑھے

(۱) یَا اَرْضُ رَیِّیْ وَرَبُّکِ اللّٰهُ
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّکِ وَشَرِّ مَا
خَلَقَ فِیْکِ وَشَرِّ مَا یَدُبُّ عَلَیْکِ
وَاعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَّاَسْوَدٍ
وَمِنْ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ
شَرِّ سَائِیِسِی الْبَلَدِ وَمِنْ

اے زمین میرا اور تیرا رب اللہ ہے میں اللہ کی پناہ
چاہتا ہوں تیرے شر سے اور ان چیزوں کے شر سے
جو تجھ میں پیدا کی گئیں اور جو تجھ پر چلتی ہیں اور
اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیر سے اور اژدہ سے
اور سانپ اور بچھو سے اور اس شہر کے رہنے والوں
کے شر سے اور باپ کے

وَالِدٌ وَمَا وَلَدَ (نسائی، حاکم عن عمرؓ) اور اولاد کے شر سے۔

سفر میں جب سحر کا وقت ہو تو یہ پڑھے

(۲) سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللَّهِ وَ
نِعْمَتِهِ وَحُسْنِ بَلَاؤِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا
صَاحِبِنَا وَافْضَلْ عَلَيْنَا عَائِلًا
بِاللَّهِ مِنَ النَّاسِ ط۔
(مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابی ہریرہؓ)

سننے والے نے (ہم سے) اللہ کی تعریف بیان
کرنا سنا اور اس کی نعمت کا اور ہم کو اچھے حال میں رکھنے
کا اقرار جو ہم نے کیا وہ بھی سنا۔ اے ہمارے رب
تو ہمارے ساتھ رہ اور ہم پر فضل فرما یہ دعا کرتے
ہوئے دوزخ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

سفر میں اچھا حال رہنے کا عمل

(۲) حضرت جمیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جمیر! کیا
تمہیں یہ بات پسند ہے کہ سفر میں نکلو تو اپنے سب ساتھیوں سے بڑھ کر اچھے حال میں رہو اور
سب سے زیادہ تمہارے پاس زاد راہ رہے۔ حضرت جمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں
نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں ضرور یہ چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا
کہ تم یہ پانچ سورتیں سفر میں پڑھا کرو۔ (۱) قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ (۲) اِذَا جَاءَ نُصْرُ اللَّهِ
(۳) قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (۴) قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (۵) قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ
ہر سورت بسم اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے شروع کی جائے اور قل اعوذ برب الناس
کے ختم پر بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی جائے۔ (اس طرح بسم اللہ چھ مرتبہ ہو جائے گی)۔
حضرت جمیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں غنی اور زیادہ مال والا تھا جب سفر میں نکلتا
تھا تو اپنے ساتھیوں میں سب سے زیادہ بد حال ہو جاتا تھا اور میرا زاد راہ بھی سب سے
کم ہو جاتا تھا۔ جب سے میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں ان سورتوں کے
پڑھنے کا علم حاصل کیا ہے برابر ان کو سفر میں پڑھتا ہوں اور سفر سے واپس آنے تک اپنے
ساتھیوں میں سب سے زیادہ اچھے حال میں رہتا ہوں اور میرا زاد راہ بھی سب سے

زیادہ رہتا ہے۔ (ابو لعلی عن جیسر)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو سوار اپنے سفر میں دنیاوی باتوں سے دل ہٹا کر اللہ کی طرف دھیان رکھے اور اس کی یاد میں لگا رہے تو اس کے ساتھ فرشتہ رہتا ہے اور جو شخص (واہیات) شعروں میں یا کسی اور (بے ہودہ) شغل میں لگا رہتا ہے تو اس کے پیچھے شیطان لگا رہتا ہے۔ (طبرانی فی الکبیر عن عقبہ بن عامر)

حج کی دعائیں اور احکام و آداب

جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بیدار میں اونٹنی پر اچھی طرح سوار ہو گئے تو اللہ کی حمد بیان کی اور پاکی بیان کی اور اس کی بڑائی بیان کی (یعنی الحمد للہ اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہا)

حج کا تلبیہ

(۱) پھر جب احرام باندھنے کا ارادہ فرمایا تو تلبیہ پڑھا (جو اس طرح ہے)

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ط لَبَّيْكَ لَا
شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ط إِنَّ الْحَمْدَ
وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ
لَكَ ط (صحاح ستہ عن ابن عمر و کذا رواه مسلم
عن جابر فی قصۃ حجة الوداع)

(۲) تلبیہ کے الفاظ اس طرح بھی مروی ہیں۔

لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَ سَعْدَ نِيكَ ط وَالْخَيْرُ
بِيَدَيْكَ ط لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ
إِلَيْكَ ط وَالْعَمَلُ لَبَّيْكَ ط
(مسلم سنن اربعہ، موقوفاً علی ابن عمر)
تلبیہ کے یہ الفاظ بھی مروی ہیں۔

حاضر ہوں میں حاضر ہوں اور تیری فرمانبرداری
کے لیے تیار ہوں اور خیر تیرے ہی ہاتھ میں ہے میں
حاضر ہوں اور تیری ہی جانب (میری رغبت ہے اور
دیر) عمل بھی تیرے ہی لئے ہے میں حاضر ہوں۔

لَيْتَكَ إِلَهَ الْحَقِّ لَيْتَكَ ط
 میں حاضر ہوں اے حق کے معبود، میں حاضر ہوں۔
 (نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، عن ابی ہریرہؓ)

تلبیہ کے بعد کی دعا

تلبیہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا اور اس کی رضا مندی کا سوال کرے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ دوزخ سے آزاد فرمادے۔ (طبرانی فی الکبیر عن خزیمہ بن ثابتؓ)

طواف کی دعائیں

(۱) جب حجر اسود پر آئے تو اللہ اکبر کہے (بخاری عن ابن عباسؓ)
 (۲) اور رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ پڑھے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ
 فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ
 النَّارِ ط
 اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی خیر و برکت
 دے اور آخرت میں بھی خیر و برکت دے اور ہمیں
 دوزخ کے عذاب سے بچا۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ عن عبداللہ بن صائبؓ)

اور اسی مذکورہ بالا دعا کو حجر اسود اور حطیم کے درمیان پڑھے۔ اور بعض روایات میں ہے
 کہ اس کو طواف کے درمیان پڑھے۔ (حاکم، ابن ابی شیبہ، موقوفاً علی عبداللہ بن صائبؓ)

(۳) اور دوران طواف یہ پڑھے۔

اللَّهُمَّ قِنْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي
 اے اللہ! جو تو نے مجھے روزی عطا فرمائی اس پر

نے عربی میں کہنا چاہیے تو یوں کہے۔
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عُفْرَانَكَ وَ
 رِضْوَانَكَ اللَّهُمَّ اغْتِنِنِي مِنْ
 النَّارِ۔
 اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری
 مغفرت کا اور تیری رضا کا اے اللہ تو مجھے
 جہنم کی آگ سے آزاد فرمادے۔

وَبَارِكْ لِي فِيهِ وَاخْلُفْ عَلَيَّ
كُلَّ غَائِبَةٍ لِي بِخَيْرٍ ط

(حاکم، موقوفنا علی ابن عباسؓ)

عند ابن ابی شیبہؓ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (ابن ابی شیبہ علی ابن عمرؓ)

تو مجھے قناعت دے اور اس میں میرے لیے برکت
بھی دے اور جو چیز میری نظر دل سے غائب ہے
(اہل و عیال، وغیرہ) تو خیر کے ساتھ میرے پیچھے
ان کی حفاظت فرما۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا

کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اسی

کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

طواف کی رکعتیں

جب طواف سے فارغ ہو جائے تو مقام ابراہیم کی طرف بڑھے اور وَاَتَّخِذُهَا
مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى (اور بنا لو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ) پڑھے اور مقام ابراہیم
کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان کر لے اور دو رکعتیں پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۃ قل
يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور دوسری رکعت میں قل هو الله أحد پڑھے (یہ دو رکعتیں ہر
طواف کے بعد پڑھنا واجب ہیں۔ مقام ابراہیم کے قریب پڑھنا افضل ہے۔ اگر وہاں
جگہ نہ ملے تو حرم میں کسی بھی جگہ پڑھ لے۔ اگر طواف کرتے ہی اسی وقت موقع نہ ملے تو بعد
میں پڑھ لے۔ اگر اسی وقت نہ پڑھیں تو معاف نہ ہوں گی۔

صفا مروہ کی سعی

طواف کے بعد (اگر صفا مروہ کی سعی بھی کرنا ہے خواہ طواف قدوم کے بعد کرے خواہ
طواف زیارت کے بعد یا عمرہ کے طواف کے بعد کرے تو طواف سے فارغ ہو کر صفا کو
جانے کے لئے پھر حجر اسود پر آئے اور اس پر استلام کرے اس کے بعد مسجد حرام کے دروازہ
سے صفا کی طرف کو نکلے جب صفا سے قریب ہو جائے تو یہ پڑھے۔

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ۔
بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

میں اسی سے ابتدا کرتا ہوں جس کے ذکر سے اللہ نے ابتدا فرمائی۔ اس کے بعد صفا پر چڑھ جائے یہاں تک کہ بیت اللہ نظر آجائے۔ پھر قبلہ رخ ہو کر کھڑا ہو اور اللہ کی توحید اور اسکی بڑائی بیان کر۔

(۱) پھر یہ پڑھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا نَجْوَى لَهُ وَهُوَ الْغَنِيُّ
وَعْدَهُ لَا نَفْصِرُ عَبْدًا وَلَا نُنْجِ الْأَوْخَرَاءَ وَحْدَهُ لَا

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے وہ ایک ہے اسکا کوئی شریک نہیں ہے اسی کا تمام ملک ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے وہی جلاتا ہے اور وہی موت دیتا ہے وہی ہر چیز پر قادر ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بیکتا ہے اس نے اپنے وعدہ کو پورا کر دیا اور اپنے بندہ کی مدد فرمائی اور تنہا کافروں کے لشکر کو شکست دی۔

اس کے بعد دعا کرے اور تین بار اس عمل کو کرے۔

اس کے بعد مروہ کی طرف چلنے کے لئے اترے۔ چلتے چلتے جب نشیب کی جگہ میں آئے تو دوڑ کر چلے حتیٰ کہ جب نشیب سے گزر کر اوپر کو چڑھے تو اپنی رفتار پر چلے یہاں تک

۱۔ زمانہ قدیم میں صفا اور مروہ کے درمیان نشیب تھا اس میں دوڑ کر چلتے تھے اس لئے پرانی کتابوں میں نشیب یعنی نیچی جگہ میں گزرنے کا ذکر ہے اب وہاں نشیب تو نہیں ہے لیکن اتنی جگہ میں مردوں کے لئے دوڑ کر جانا اب بھی سنوں ہے بطور نشانی کے ستونوں کو ہرے رنگ سے رنگ دیا گیا ہے۔ صفا سے مروہ کو جاتے ہوئے اور مروہ سے صفا کو آتے ہوئے ہرے ستونوں کے درمیان دوڑنا چاہیے غنیۃ المنار میں لکھا ہے کہ صفا سے آتے ہوئے جب نشان چھٹا تھا کہ فاصلہ پر رہ جائے تو دوڑنا شروع کر دے اسی طرح مروہ سے آتے ہوئے بھی خیال رکھے اس کی وجہ بھی لکھی ہے۔

کہ جب مردہ پر پہنچ جائے تو اسی طرح عمل کرے جس طرح صفا پر کیا (مسلم) ابو داؤد و ترمذی
ابن ماجہ، ابو عوانہ عن جابر رضی

(۲) اور بعض روایات میں ہے کہ حضرت ابن عمر صفا پر چڑھے تو تین بار اللہ اکبر کہا اور
اس کے بعد یہ کہا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ كَيْفَ هُوَ لَا يَأْتِيهِ الْفَتْحُ وَلَا الْكَلْبُ وَلَا يَمُوتُ وَلَا يَنَامُ
لَهُ لَمْ يَلَمْ يَلَمْ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔
اسی طرح سات مرتبہ ایسا کرنے سے اکیس مرتبہ تکبیر یعنی اللہ اکبر اور تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ
اللہ وحدہ لا شریک لہ انہی تعداد سات مرتبہ ہوگی۔ اور اس کے درمیان دعا کرتا
رہے اور اللہ سے مانگتا رہے اس کے بعد مردہ کی طرف چلتے کے لئے اترے۔ پھر جب
چلتے چلتے مردہ پر چڑھ جائے تو وہاں ایسا ہی کرے جیسا صفا پر کیا تھا۔ یہاں تک کہ فارغ ہو
جائے (ابو عوانہ، مؤطا، ابن شیبہ، موقوفنا علی ابن عمر رضی)

(۳) اور صفا پر یہ دعا پڑھے:
اللَّهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ وَإِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْمِيعَادَ وَ
إِنِّي أَسْأَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِي لِلدُّسُودِ أَنْ تَنْزِعَهُ مِنِّي حَتَّى تَتَوَفَّانِي
وَأَنَا مُسْلِمٌ۔
(مؤطا موقوفنا عن ابن عمر رضی)

اے اللہ بے شک تو نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھ
سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا اور
بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا اور میں تجھ سے
سوال کرتا ہوں کہ جیسے تو نے مجھے اسلام کی دولت
سے نوازا ہے اسی طرح مجھے اس سے محروم بھی
نہ کیجو یہاں تک کہ مجھے مسلمان ہی اٹھالے۔

(۴) اور صفا اور مردہ کے درمیان یہ دعا پڑھے۔
رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ إِنَّكَ أَنْتَ
الْوَعْدُ الْوَكْرَمُ ط
(موقوفنا ابن ابی شیبہ عن ابن مسعود رضی)

اے میرے رب تو مجھے بخش دے اور رحم فرما
بے شک تو ہی سب پر غالب اور سب سے زیادہ
کرم کرنے والا ہے۔

عرفات میں پڑھنے کی چیزیں

اور حجب عرفات کی طرف روانہ ہو تو تلبیہ اور تکبیر پڑھتا ہوا چلے۔

(مسلم، ابوداؤد، عن ابن عمرؓ)

(۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور بہتر کلمات جو میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے کہے وہ یہ ہیں۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اسی کا سب ملک ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۲) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عرفات میں میری اور مجھ سے پہلے نبیوں کی

سب سے زیادہ دعا یہ ہے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا اللَّهُمَّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاعْوِذْ بِكَ مِنْ الضَّلَالَةِ وَالضَّلَالَةِ وَالضَّلَالَةِ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهْبُتُ بِهِ الرِّيَّاحُ (ابن ابی شیبہ عن علیؓ)

کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ میرے دل میں نور کر دے اور میرے کانوں میں نور کر دے اور میری آنکھوں میں نور کر دے۔ اے اللہ! میرا سینا کھول دے اور میرے کاموں کو آسان فرما دے اور میں سینہ کے دوسووں اور کاموں کی بد نظمی اور قبر کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں اس چیز کے شر سے جو رات میں داخل ہوتی ہے اور اس کے شر سے جو دن میں داخل ہوتی ہے اور اس کے شر سے جسے ہوا میں لے کر چلتی ہیں۔

(۲) اور عرفات میں تلبیہ پڑھنا سنت ہے (نسائی، حاکم، ابن عباسؓ)
 (۳) اور ایک حدیث سے وقوف عرفات کے وقت یہ پڑھنا ثابت ہے۔ لہذا اس کو پڑھیے۔

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ
 اے اللہ میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں۔

اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اِنَّمَا الْخَيْرُ خَيْرُ الْاٰخِرَةِ۔
 بھلائی صرف آخرت ہی کی بھلائی ہے۔

(طبرانی فی الاوسط عن ابن عباسؓ)

(۵) اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جب نماز عصر سے فاسخ ہو کر عرفات میں وقوف فرمایا تو ہاتھ اٹھا کر یہ پڑھا۔

اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ اللَّهُ
 اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ اللَّهُ أَكْبَرُ
 وَلِلَّهِ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
 لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
 اللَّهُمَّ اهْدِنِي بِالْهُدَى
 وَلَقِّنِي بِالتَّقْوَى وَاعْظُرْنِي
 فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولَى

اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لئے سب
 تعریف ہے اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کیلئے
 سب تعریف ہے اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی
 کے لئے سب تعریف ہے اللہ کے سوا کوئی معبود
 نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے
 ملک ہے اور اسی کے لئے سب تعریف ہے اے اللہ
 مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ اور تقویٰ کے ذریعہ
 مجھے پاک صاف کر دے اور مجھے دنیا اور آخرت میں بخش دے۔

اس کے بعد ہاتھ چھوڑ دے۔ پھر اتنی دیر خاموش رہے جتنی دیر کوئی شخص سورۃ فاتحہ

پڑھے۔ پھر دوبارہ ہاتھ اٹھائے اور وہی عمل کرے جو پہلے کیا تھا۔

(ابن ابی شیبہ موقوفاً علی ابن عمرؓ)

وقوف مزدلفہ اور جمرہ عقبی کی رمی

اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس ہوئے اور مزدلفہ میں تشریف

لائے تو وہاں مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر طلوع فجر تک آپ لیٹ گئے۔ پھر جب صبح صادق ظاہر ہو گئی تو نماز فجر ادا فرمائی۔ اس کے بعد ایک اونٹنی پر سوار ہو کر مشعر حرام میں تشریف لائے (یہ منزل لفظ میں ایک پہاڑ ہے) جسے جبل قزح کہتے ہیں۔ اس کے قریب آپ نے وقوف فرمایا (اس جگہ آج کل مسجد بنی ہوئی ہے) یہاں پہنچ کر آپ نے قبلہ کی طرف رخ کیا اور دعائیں اور اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ اور لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ میں مشغول رہے اور خوب اچھی طرح روشنی ہونے تک برابر وقوف فرمایا۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابوعوانہ عن جابرؓ)

پھر آفتاب طلوع ہونے سے تھوڑی دیر پہلے منیٰ کے لئے روانہ ہو گئے یہاں تک کہ حجرہ کبریٰ تک پہنچے جسے حجرہ عقبہ بھی کہتے ہیں آپ نے حجرہ عقبہ کی رمی فرمائی اور حجرہ عقبہ کی رمی (شروع) کرنے تک برابر تلبیہ پڑھتے رہے (صحاح ستہ عن ابن عباسؓ)

رمی جمار کا بیان

جب رمی جمار کا ارادہ کرے (تو اس کے لئے ذیل کے لکھے ہوئے طریقے پر عمل کرے) جب حجرہ دینا یعنی پہلے حجرہ پر کنکری مارنا شروع کرے تو سات کنکریاں مارے، ہر کنکری کے بعد اللہ اکبر کہے (بخاری، نسائی عن ابن عمرؓ) اور ایک روایت میں یوں ہے کہ ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہے۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ عن جابرؓ)

لے اس موقع پر روایات مختلف ہیں ایک حدیث میں ہے لَمْ يَزَلْ يُبَلِّغُ حَتَّىٰ بَلَغَ الْجَمْرَةَ اور دوسری روایت میں یوں ہے لَمْ يَزَلْ يُبَلِّغُ حَتَّىٰ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقِبَةِ۔ ان روایتوں کی وجہ سے ائمہ مجتہدین میں بھی اختلاف ہو گیا۔ حضرت امام احمد کا مذہب یہ ہے کہ دسویں تاریخ کو حجرہ عقبہ سے فارغ ہونے تک تلبیہ پڑھی جائے اور امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ اور حضرت امام شافعیؒ کا مذہب یہ ہے کہ حجرہ عقبہ کی رمی شروع کرنے سے پہلے پہلے تلبیہ ختم کر دے (دیکھو صحیح مسلم شرح نووی ص ۴۱۵ جلد اول)

پھر جمرہ کو چھوڑ کر آگے بڑھے اور نرم زمین میں پہنچ کر قبلہ رخ ہو کر دیر تک کھڑا رہے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دعا کرے۔ اس کے بعد جمرہ وسطیٰ کی رمی اس طرح کرے جس طرح ادلیٰ کی رمی کی۔ پھر بائیں جانب چل کر نرم زمین میں پہنچے اور قبلہ رخ ہو کر کھڑا ہو جائے اور دیر تک کھڑا رہے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دعا کرتا رہے پھر وادی کے نیچے حصے سے جمرہ عقبیٰ کی رمی کرے اور اس کے پاس نہ کھڑے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ وادی کے درمیان داخل ہو جائے۔ یہاں تک کہ جب فارغ ہو جائے تو یہ دعا کرے۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا۔ (ابن ابی شیبہ موقوفاً علی ابن عمرؓ) کو معاف فرما۔

اور تمام جمرات کے قریب دعا کرے اور اس موقعہ کی کوئی دعا معین اور مخصوص نہیں ہے (ابن ابی شیبہ از حسن بصریؒ)

قربانی کا طریقہ اور دعائیں

اور جب قربانی کرنے لگے تو بسم اللہ اللہ اکبر کے اور اس کے گلے کی چوڑائی پر ٹانگ رکھ کر ذبح کرے (صحاح ستہ عن السنن)

(۱) اور قربانی کے وقت یہ دعا پڑھے۔

اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي وَمِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُلًا الْبُودَاؤُدِ

اے اللہ! قبول فرما مجھ سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی جانب سے۔

عن عائشہؓ

اے پہلے دنا کبھی نرم زمین تھی اس لیے کتابوں میں ذکر آتا ہے اب دنا کہیں نرم زمین نہیں ہے۔ جمرہ اولیٰ د جمرہ وسطیٰ کی رمی کرنے کے بعد بھوڑا سا آگے بڑھ کر دنا کے لیکن جمرہ عقبیٰ کی رمی کے بعد دنا نہ کھڑے چلتے ہوئے دعا کرے۔ پہلے دنا کبھی نشیب تھا جسے بطن وادی سے تعبیر کیا ہے اب دنا نشیب نہیں ہے ۱۲۔

ثم عند مسلم وابی داؤد وثم صنعی بہ اختصار المصنف الدعاء۔

اس کے بعد ذبح کر دے ۔

(۲) اور قربانی سے پہلے یہ دعا بھی ثابت ہے ۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهَیْ لِلَّذِیْ فُطِرَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَلٰی مِلَّةِ
اِبْرٰهیمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ
اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَاىَ
وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا
شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَ
اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ؕ اَللّٰهُمَّ
مِنْکَ وَلَکَ ۔

میں نے اس ذات کی طرف اپنا رخ مٹا جس
نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اس حال میں کہ
ابراہیم صلیف کے دین پر ہوں اور مشرکوں میں سے
نہیں ہوں بیشک میری نماز اور میری عبادت
اور میرا مرنا اور جینا سب اللہ کے لیے ہے جو
رب العالمین ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور
مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں فرمانبرداروں میں
سے ہوں ۔ اے اللہ! یہ قربانی تیری توفیق سے

ہے اور میرے ہی لیے ہے ۔

اس کے بعد بسم اللہ واللہ اکبر پڑھ کر ذبح کرے ۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، حاکم عن جابرؓ)

(۳) اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کھڑی ہو جاؤ اور
اپنی قربانی کے پاس حاضر ہو جاؤ۔ کیونکہ اس کے خون کے پہلے قطرہ کے گرنے کے وقت تمہارا
ہر گناہ معاف ہو جائے گا جو تم نے کیا ہے اور (قربانی کے وقت) یہ پڑھو ۔

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَاىَ
وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا
شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَ
اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۔

بے شک میری نماز اور میری عبادت اور میرا مرنا
اور جینا سب اللہ کے لیے ہے جو رب العالمین
ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم
دیا گیا ہے اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں ۔

حضرت عمرانؓ نے عرض کیا ۔ یا رسول اللہ! کیا یہ ثواب خصوصی طور پر آپ کے لیے
اور آپ کے اہل بیت کے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا (ہمارے لیے مخصوص نہیں ہے) بلکہ
عام مسلمانوں کے لیے (بھی) ہے ۔

(حاکم، عن عمران بن حصینؓ)

اونٹ کی قربانی کا طریقہ

(۴) اگر اونٹ کی قربانی کرنا ہو تو اس کو کھڑا کرے پھر تین بار اللہ اکبر کہے اور اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ (اے اللہ! یہ قربانی تیری طرف سے ملی ہے تیرے ہی لئے ہے) پڑھے اور اس کے بعد بسم اللہ پڑھ کر نحر کر دے یعنی کھڑے ہی کھڑے اس کے سینہ اور حلقوم کے درمیان برچھا مار دے جس سے وہ سب رگیں کٹ جاتیں جن کا ذبح میں کٹنا ضروری ہے اونٹ میں نحر اور گائے بکری میں ذبح سنت ہے۔

اور اگر عقیقہ کا جانور ہو

تو اس کو اسی طرح ذبح کر دے جیسے قربانی کا جانور ذبح کیا جاتا ہے۔

(حاکم موقوفاً علی ابن عباسؓ)

اور عقیقہ کے جانور پر ذبح کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھے جیسے قربانی کے جانور پر پڑھی جاتی ہے اور یوں کہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ عَقِيقَةً فُلُوْن (ابن ابی شیبہ موقوفاً)

کعبہ میں داخل ہونے کے اعمال و اذکار

اور جب کعبہ شریف میں داخل ہو تو اس کے کونوں میں اللہ اکبر کہے۔

(بخاری، ابوداؤد، عن ابن عباسؓ)

اور ایک روایت میں مَنْ وَ اَيَّاهُ كَالْفِظِ ہے یعنی اس کے گوشوں میں اللہ اکبر کہے (ابوداؤد عن ابن عباسؓ) اور اس کے تمام کونوں میں دعا کرے۔ پھر جب باہر آئے تو کعبہ شریف کے

لے اونٹ کی قربانی کے طریقہ کا اور عقیقہ کے جانور کے ذبح کرنے کا حوالہ مشترک ہے۔

اللہ کے نام کے ساتھ ذبح کرتا ہوں۔ یہ فلاں کا عقیقہ ہے فلاں کی جگہ اس بچہ یا بچی کا نام ہے جس کا عقیقہ

سامنے دو رکعت نماز پڑھے (مسلم، نسائی، عن اسامہ بن زید)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اسامہ اور حضرت عثمان بن طلحہ الحبشی (کعبہ کے کنجی بردار) اور حضرت بلال بن رباح کعبہ شریف میں داخل ہوئے اور دروازہ بند کر لیا اور اس میں دیر تک کھڑے رہے۔

راوی کہتے ہیں کہ جب آپ باہر تشریف لائے تو میں نے حضرت بلالؓ سے دریافت کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ شریف کے اندر کیا کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپ نے ایک ستون اپنے بائیں طرف کیا اور دو ستون اپنے دائیں طرف اور تین ستون اپنے پیچھے کئے پھر آپ نے نماز پڑھی اور اس وقت بیت اللہ کی چھت چھ ستونوں پر قائم تھی۔

(بخاری، مسلم، عن ابن عمرؓ)

اور ایک روایت کے الفاظ اس طرح ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا جنہوں نے دروازہ بند کر لیا اور اس وقت بیت اللہ چھ ستونوں پر بنا ہوا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہو کر آگے بڑھتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ جب ان دونوں ستونوں کے درمیان پہنچ گئے جو کعبہ شریف کے دروازہ کے قریب تھے تو آپ تشریف فرما ہو گئے اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور اللہ سے سوال کیا اور مغفرت مانگی۔ پھر آپ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ جب آپ اس جگہ تشریف لے آئے جو کعبہ شریف کے پچھواڑے کے مقابلہ میں اندر کی جانب ہے تو آپ نے اپنا چہرہ اور رخسار اس پر رکھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور اللہ سے سوال کیا اور مغفرت مانگی۔ پھر آپ کعبہ شریف کے ہر کونے میں تشریف لے گئے اور تکبیر و تہلیل، تسبیح اور اللہ کی حمد و ثناء اور اللہ سے سوال اور استغفار سے ہر کونے کا استقبال کیا۔ پھر آپ باہر تشریف لائے اور کعبہ کو رخ کر کے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر تشریف لے گئے (نسائی عن اسامہ)

آب زمزم پینے کے آداب اور دعا

(۱) اور جب آب زمزم پئے تو کعبہ کی طرف رخ کر کے اور بسم اللہ پڑھ کر تین سانس میں خوب

پیٹ بھر کر پئے اور جب پی چکے تو الحمد للہ کہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ہم مسلمانوں اور منافقوں کے درمیان نشانی (اور فرق) یہ ہے کہ منافق لوگ آب زمزم پیٹ بھر کر نہیں پیتے اور ہم خوب پیٹ بھر کر پیتے ہیں۔

ابن ماجہ، حاکم، عن ابن عباسؓ

(۲) دوسری حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آب زمزم جس مقصد کے لئے پیا جائے اسی مقصد کے لئے مفید ہوتا ہے۔ اگر تم اس کو دکھ بیماری سے شفا کے لئے پیو گے تو اللہ تمہیں شفا دے گا اور اگر تم کسی دشمن یا آفت و مصیبت سے پناہ لینے کے لئے پیو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو اس سے پناہ دے گا اور اگر تم اپنی پیاس بجھانے کے لئے پیو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری پیاس بجھا دے گا۔

(۳) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ جب آب زمزم پیتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا
وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِمَّنْ
كَلَدَ آعِد (حاکم عن ابن عباسؓ)

اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والے علم اور
کشادہ رزق کا سوال کرتا ہوں اور ہر مرض سے
شفا یاب ہونے کا سوال کرتا ہوں۔

(۴) اور جب حضرت عبداللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ بیزمزم پر آئے اور زمزم سے پینے کے لئے

پانی طلب کیا تو قبلہ رخ ہو کر یوں کہا کہ اے اللہ بلاشبہ ابن ابی الموال نے ہم سے بیان کیا ہے اور ان سے محمد بن المنکدر نے بیان کیا ہے اور ان سے حضرت جابرؓ نے بیان کیا ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زمزم کا پانی ہر اس مقصد کے پورا ہونے کا ذریعہ ہے جس کے لئے پیا جائے اور میں قیامت کے دن کی پیاس سے محفوظ رہنے کے لئے پیتا ہوں، اس کے بعد انہوں نے آب زمزم نوش فرمایا۔

مصنف فرماتے ہیں کہ یہ سند صحیح ہے اور حضرت عبداللہ ابن المبارک سے روایت

لے مصنف نے اس روایت کا کوئی حوالہ نہیں دیا۔ حافظ منذری نے التزیب والترہیب میں یہ حدیث نقل کی ہے اور اخیر میں کہا ہے رواہ احمد باسناد صحیح والبیہقی (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کرنے والے راوی سید بن سعید ہیں جو ثقہ ہیں۔ ان سے امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے اور ابن ابی اللؤلؤ بھی ثقہ ہیں۔ ان سے امام بخاری نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے لہذا حدیث صحیح ہے۔ والحمد للہ۔

سفر جہاد اور دشمن سے مقابلہ کی دعائیں

(۱) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضِدِيْ وَنَصِيْرِيْ اے اللہ! تو میرا معادون اور میرا مددگار ہے
بِكَ اَحْوَلُ وَبِكَ اَصْوَلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ۔ تیری مدد سے تیز کرتا ہوں اور تیری مدد سے
حملہ کرتا ہوں اور تیری مدد سے جنگ کرتا ہوں۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، ابن ابی شیبہ، ابوعوانہ عن النسائی والی مجلہ ۱۲)

(۲) رَبِّ بِكَ اُقَاتِلُ وَبِكَ اَصَادِلُ اے میرے رب میں تیری ہی مدد سے جنگ
کرتا ہوں اور تیری مدد سے حملہ کرتا ہوں اور گناہ سے

بچنے اور نیکی پر لگنے کی طاقت تیری ہی طرف سے

(نسائی عن صہیب)

(۳) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضِدِيْ وَاَنْتَ نَاصِرِيْ ہے۔ اے اللہ! تو میرا معادون اور میرا مددگار ہے۔
وَبِكَ اُقَاتِلُ۔ اور تیری مدد سے جنگ کرتا ہوں۔

(ابن عوانہ، عن النسائی)

جب دشمن سے جنگ کرنے کا ارادہ ہو

تو امام المسلمین انتظار کرے یہاں تک کہ جب سورج ڈھل جائے تو وہ کھڑا ہو اور اسلامی لشکر سے یوں خطاب کرے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) وقال غریب من حدیث ابن ابی الموال عن ابن المنکدر تفرد سید عن

ابن البارک من هذا الوجه عند اتھنی وروی احمد ابن ماجہ المرفوع منہ عن عبد اللہ ابن

المومل انه سمع ابا النضر یقول سمعت جابر بن عبد اللہ یقول فذکرہ وھذا اسناد حسن ۱۲۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ
وَسَلُّوا لِلَّهِ الْعَافِيَةَ فَاذَا
لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا
أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلِّ الشَّوْكِطِ
اے لوگو! دشمن سے ملنے کا ارادہ نہ کرو اور اللہ سے عافیت کا سوال کرو۔ پھر جب
(حالات ایسے ہو جائیں کہ) لڑنا ہی پرے سے تو جھم
کر مقابلہ کرو اور یہ بات جان لو کہ جنت تلواروں
کے سایوں کے نیچے ہے۔

(۱) اس کے بعد یوں دعا کرے۔

اللَّهُمَّ مَنِّزِلَ الْكِتَابِ وَمُخْرِجِ
السَّحَابِ وَهَازِمِ الْأَوْخَزَابِ أَهْزِمْهُمْ
وَانصُرْنَا عَلَيْهِمْ
اے اللہ! کتاب کے نازل فرمانے والے اور بادل
کو جاری فرمانے والے اور جماعتوں کو شکست دینے
والے ان دشمنوں کو شکست دے اور ان کے
مقابلہ میں ہماری مدد فرما۔

(۲) اور اس موقع کی دعا کے یہ الفاظ بھی وارد ہوئے۔

اللَّهُمَّ مَنِّزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعِ الْحِسَابِ
أَهْزِمْ الْأَوْخَزَابَ اللَّهُمَّ أَهْزِمْهُمْ
وَزَلِّزْهُمْ
اے اللہ! کتاب کے نازل فرمانے والے جلدی
حساب فرمانے والے دشمنوں کی جماعتوں کو شکست
دے۔ اے اللہ! ان کو شکست دے اور ان کے
قدم ڈگمگا دے۔

(بخاری و مسلم عن عبد اللہ بن ادنیٰ)

جب دشمن کی آبادی کے قریب پہنچ جائے

تویوں کے اللہ اکبر و خیریت خیریت کے بعد اس شہر کا نام لے
جس میں داخل ہو رہا ہے۔ اس کے بعد یہ پڑھے۔

إِنَّا إِذَا شَرَرْنَا لِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ بَعْشُكَ جَبْ هَمْ كَسَى قَوْمِ كِي سِرْزِينَ مِي اَرْتِ

اے حضور! اے صلی اللہ علیہ وسلم جب خیر فتح کرنے کے لئے تشریف لے گئے تو اس کے قریب پہنچ کر یوں
فرمایا اللہ اکبر و خیریت خیریت اِنَّا إِذَا شَرَرْنَا لِحِ

صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ۔ ہیں تو بری ہے صبح ان لوگوں کو جو ڈر لے جا

(بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، السنن) چکے ہیں۔
صحیح مسلم کی روایت میں اس کو تین بار پڑھنے کا ذکر ہے۔

جب دشمنوں کا خوف ہو تو یہ پڑھے

اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي مَخْرُوسِهِمْ اے اللہ! ہم تجھے ان دشمنوں کے سینوں میں
وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِمْ (تصرف کرنے والا) بناتے ہیں اور ان کی شرارتوں
(ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، ماہم عن ابی سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔
موسیٰ الاشعری)

اگر دشمن گھیر لیں تو یہ دعا پڑھے

اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَامِنْ رُوعَاتِنَا (مسند، بزاز، احمد، ابن سید)
اے اللہ! ہماری آبرو کی حفاظت فرما اور
خوف ہٹا کر ہمیں امن سے رکھ۔

اگر کوئی زخم ہو جائے

تو بسم اللہ کہے (نسائی عن جابر بن طلحہ)

دشمن کے شکست کھانے کے بعد

امام المسلمین اپنے چچے مسلمانوں کی صفیں بنائے اور یہ پڑھے۔

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ لَوْ قَابَضْتَ لِمَا بَسَطْتَ وَلَوْ بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ وَلَوْ هَادِيَ لِمَنْ أَضَلَّتْ وَلَوْ مُضِلٌّ لِمَنْ هَدَيْتْ وَلَوْ مُعْطًى لِمَا مَنَعْتَ وَلَوْ مَانِعٌ
اے اللہ! سب تعریف تیرے ہی لئے ہے
جسے تو زیادہ عطا فرمائے اس کا کوئی کم کرنے
والا نہیں اور جس کو تو روک لے اس کا کوئی
دینے والا نہیں اور جسے تو گمراہ کرے اس کا
کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور جسے تو ہدایت دے

لَمَّا أُعْطِيتَ وَلَوْ مُقَرَّبَ لِمَا
بَاعَدَتْ وَلَوْ مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبَتْ
اَللّٰهُمَّ اَبْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ
بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ
وَرِزْقِكَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ
النَّعِيْمَ الْمُقَيِّمَ الَّذِیْ لَا
يَحُولُ وَلَا یُزُولُ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْاَمْنَ
یَوْمَ الْخَوْفِ۔

اس کا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے تو بے
اس کا کوئی دینے والا نہیں اور جو تو دے اس
کا کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو دور کر دے
اس کا کوئی قریب کرنے والا نہیں اور جسے تو قریب
کرے اس کا کوئی دور کرنے والا نہیں۔ اے
اللہ! ہم پر اپنی برکتیں اور اپنی رحمت اور اپنا
فضل اور اپنا رزق پھیلا دے۔ اے اللہ!
میں آپ سے دائمی نعمت کا سوال کرتا ہوں
جو نہ ہٹے اور نہ زائل ہو۔ اے اللہ! میں خوف
کے دن امن کا سوال کرتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ عَازِدٌ اِلَيْكَ مِنْ شَرِّ مَا
اُعْطَيْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَنَا
اَللّٰهُمَّ حَبِّبِ اِلَيْنَا الْوَيْمَانَ
وَزَيِّنْهُ فِیْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا
الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ
فَاَجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِیْنَ اَللّٰهُمَّ
تَوَقَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَالْحَقُّنَا بِالصَّالِحِیْنَ
غَیْرَ خَرَابِیَا وَلَا مَقْتُوْبِیْنَ
اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكُفْرَةَ الَّذِیْنَ
یَكْذِبُوْنَ رُسُلَكَ وَیَصُدُّوْنَ
عَنْ سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ عَلَیْهِمْ
رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِیْن
(نسائی، ابن حبان، حاکم)

اے اللہ! میں ان چیزوں کے شر سے آپ کی پناہ
چاہتا ہوں جو آپ نے ہمیں عنایت فرمائی ہے اور
ان چیزوں کے شر سے جو آپ نے ہمیں عنایت نہیں
فرمائی ہیں۔ اے اللہ! ہمارے لیے ایمان محبوب کر
دے اور اے ہمارے دلوں میں مہین کر دے اور
کفر اور فسوق اور گنہگاری کو ہمارے نزدیک بہت
بری چیز بنادے اور ہم کو ہدایت یافتہ لوگوں میں
سے کر دے۔ اے اللہ! ہم کو اسلام کی حالت میں
موت دے اور نیکوں میں شامل فرما دے اے اللہ!
اس حال میں کہ ہم نہ رسول ہوں اور نہ فتنہ میں پڑے
ہوں اے اللہ! تو کافروں پر لعنت فرما جو تیرے
رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے راستے سے
روکتے ہیں اور ان کے اوپر آفت اور عذاب ڈال

دے۔ اے حق کے معبود قبول فرما۔

عن رفاعۃ بن رافع

نومسلم کو یہ دعا سکھائیں

اے اللہ! میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم
فرما اور مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ اور
مجھے رزق عطا فرما۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي
وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي.
(ابوعوانہ، عن طارق بن اشیم)

سفر سے واپسی کی دعائیں

جب سفر سے واپس ہو تو ہر بلند جگہ پر تین مرتبہ تکبیر کہے اور اس کے بعد یہ پڑھے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
تَأْتِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ
سَائِحُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ وَنُصَدِّقُ
اللَّهَ وَعُودَهُ وَنُصَرِّعُ عَبْدَهُ
وَهَؤُلَاءِ الْوُحَرَاءُ وَحْدَهُ .

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی
شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے
حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم واپس ہونے
والے ہیں۔ توبہ کرنے والے ہیں۔ عبادت کرنے
والے ہیں۔ سجدہ کرنے والے ہیں۔ زمین میں سفر
کرنے والے ہیں۔ اپنے رب کی تعریف کرنے
والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دیا اور اپنے
بندہ کی مدد فرمائی اور تمام مخالف جماعتوں کو
اسی نے تنہا شکست دی۔

۱۔ یہ حدیث صحیح مسلم جلد ۲ ص ۳۲۵ میں بھی موجود ہے خدا جلنے مصنف نے اس کا حوالہ کیوں نہیں
دیا۔ ابوماہک اشجعی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تھا تو حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نماز سکھاتے تھے۔ پھر حکم فرماتے تھے کہ ان کلمات کے ذریعے دعا کیا کرے۔
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي الْخَطِيئَةَ ۱۲۔

سفر سے واپس ہو کر جب اپنے شہر میں داخل ہو گئے

(۱) توبہ پڑھے :

اَبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّہِمَا
حَامِدُوْنَ ۔
ہم واپس ہونے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں
عبادت کرنے والے ہیں اپنے رب کی تعریف
کرنے والے ہیں۔
بخاری، مسلم، نسائی عن ابن عباس ()
اس کو برابر پڑھتا رہے حتیٰ کہ اپنے شہر میں داخل ہو۔

سفر سے واپس ہو کر جب گھر میں داخل ہو

(۱) توبہ پڑھے :

تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّہِمَا اَوْبًا لَوِیْغَادِرُ
عَلَيْنَا حَوْبًا ۔
ہم توبہ کرتے ہیں۔ ہم توبہ کرتے ہیں اپنے رب
کے حضور میں رجوع کرتے ہیں ایسی توبہ اور رجوع
جو ہمارے اوپر کوئی گناہ نہ چھوڑے۔
احمد، طبرانی فی الکبیر، ابن السنی، عن ابن عباس ()
(۲) اَوْبًا اَوْبًا لِرَبِّہِمَا تَوْبًا لَوِیْغَادِرُ
عَلَيْنَا حَوْبًا ۔
میں واپس آیا ہوں، میں واپس آیا ہوں اپنے
رب کے سامنے ایسی توبہ کرتا ہوں جو ہم پر کوئی
گناہ نہ چھوڑے۔
ابن باز، البیہقی عن ابن عباس ()

غم اور بے چینی کی دعائیں

رنج اور غم اور تفکرات اور بے چینی دور کرنے کے لئے مندرجہ ذیل دعاؤں میں
سے کوئی دعا پڑھے :

اَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ
الْحَكِيْمُ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ
الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا جو عظیم ہے اور
حکیم ہے کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا جو عرش عظیم
کا رب ہے کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا جو

رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ
الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ط

آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور جو عرش
کا رب ہے، کریم ہے۔

(بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن ابن عباسؓ)

(۲) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ
الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَرَبُّ
الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ
الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ط

کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا جو حلیم و کریم ہے
کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا جو عرش عظیم کا
رب ہے۔ کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا
جو آسمانوں کا اور زمین کا اور عرش کا رب
ہے، کریم ہے۔

(بخاری عن ابن عباس رضی اللہ عنہ)

(۳) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْعَظِيمُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
(ابو عوانہ عن ابن عباس)

کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا جو حلیم اور
عظیم ہے، کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا جو
عرش عظیم کا رب ہے۔

اس کے بعد دعا کرے۔

(۴) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ
الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ ط

کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا جو حلیم اور کریم
ہے۔ میں اللہ کی بیان کرتا ہوں اور اللہ
بابرکت ہے جو عرش عظیم کا رب ہے
اور سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔

آخری الفاظ یعنی الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ط نسائی، ابن حبان اور مستدرک میں ہیں۔

(۵) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ
سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّنْعِ
وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ ارْحِنِي
أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ ط

کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا جو حلیم اور کریم ہے۔
اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو ساتوں آسمانوں کا
ہے اور عرش عظیم کا رب ہے سب تعریف اللہ ہی کے
لیے ہے جو رب العالمین ہے۔ اے اللہ میں آپ کی
پناہ لیتا ہوں آپ کے بندوں کے شر سے۔

یہ دعا صحیح سند سے ثابت ہے۔ ابن ابی عاصم نے "کتاب الدعاء" میں درج کی ہے۔
(۶) حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ط اللہ ہمیں کافی ہے اور بہترین کارساز ہے
بخاری، ترمذی، نسائی، عن ابن عباس (

(۷) حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ (بخاری) اللہ مجھے کافی ہے اور بہترین کارساز ہے
(۸) اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي لَا أَشْرِكُ بِهِ اللہ! اللہ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی
شیئاً ط (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) بھی چیز کو شریک نہیں کرتا۔
ابن ابی شیبہ، (طبرانی فی الاوسط)

کتاب الدعاء طبرانی میں ہے کہ اس کو تین بار پڑھیں۔ اور صحیح ابن حبان میں دوبار پڑھنے
کی روایت بھی ہے۔

(۹) تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ الَّذِي لَا
يَمُوتُ وَانْحَمِدْ لِلَّهِ الَّذِي
لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ
شَرِيكٌ فِي الْمَلَكُوتِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ
وَلِيٌّ مِنَ الذَّلِيلِ وَكِبْرُهُ تَكْبِيرًا ط
(حاکم عن ابی ہریرہ)

(۱۰) اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلَا
تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ
وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا
أَنْتَ .

(ابوداؤد، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، ابن ابی شیبہ، عن ابی بکرہ)

اس دعا کے آخر میں لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ابوداؤد، ابن حبان، ابن ابی شیبہ اور

لہ تین بار پڑھنے والی روایت میں لفظ اللہ ایک بار ہے۔

ابن السنی کی روایت میں ہے۔

(۱۱) یَا حَتِّیٰ یَا قَیُّوْمُ بِبَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ ط (حاکم ابن سنن، عن السنن) اسے زندہ اور قائم رکھنے والے تیری ہی رحمت کے واسطے سے فریاد کرتا ہوں۔

(۱۲) اور سجدہ میں پڑے ہوئے بار بار یہ پڑھے۔

یَا حَتِّیٰ یَا قَیُّوْمُ (نسائی، حاکم عن علیؑ) اسے زندہ اسے قائم رکھنے والے۔

(۱۳) لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تیری پاکی بیان کرتا

إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ط ہوں، بے شک میں ظلم کرنے والوں میں سے

ابن سنن عن سعد بن ابی وقاصؓ ہوں۔

جو بھی کوئی مسلمان کبھی کسی بھی ضرورت کے وقت مذکورہ الفاظ کے ذریعے اللہ سے

دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائے گا (ترمذی، نسائی، حاکم، احمد، بزار، ابوالعلیٰ، عن سعدؓ)

فائدہ: ہر قسم کی پریشانی، غم اور بے چینی اور ہر مشکل دور کرنے کے لیے مذکورہ بالا

عناوین کا پڑھنا احادیث شریفہ میں وارد ہوا ہے اور ان میں سے بعض چیزیں قرآن مجید میں بھی آتی ہیں۔ چنانچہ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ اور حضرت یونس علیہ السلام کی دعا:

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ط قرآن مجید میں بھی مذکور ہے

ہر مومن مرد اور عورت ہمیشہ اپنے رب سے لو لگاتے رہے۔ دل میں اس کی یاد لباسائے

اور زبان کو ہمیشہ اس کے ذکر سے ترکھے مومن بندے فکر، غم اور بے چینی میں مذکورہ دعاؤں

کو نہ صرف زبان سے پڑھتے ہیں بلکہ ان کے معانی پر بھی غور کرتے ہیں اور جن حقائق

کی طرف ان دعاؤں میں رہبری کی ہے بار بار ان کا مراقبہ کرتے ہیں اور ان کو دل میں

لباساتے ہیں۔ ان دعاؤں کے الفاظ کا پڑھنا اور معانی پر غور کرنا دکھ، درد غم اور بے چینی

حضرت یونس علیہ السلام کو جب پھلی نکل گئی تو انہوں نے دہاں کی تارکیوں میں ان کلمات کے ذریعے اللہ کو پکارا

اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور مصیبت سے نجات دی جیسا کہ سورۃ انبیاء میں مذکور ہے

کے دور ہونے کے لیے اکبر ہے ۔

لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ بے حسنی میں صرف ظاہری تدابیر اختیار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ۔ حالانکہ اللہ کی یاد اور ماثورہ ادعیہ و اذکار کا پڑھنا سب سے بڑی تدبیر ہے ۔

حضرت یونس علیہ السلام کے پاس اللہ کی یاد کے علاوہ کیا تھا؟ جب ان کو مچھلی نے نکل لیا تو دریا کی گہرائی کی تاریکی اور مچھلی کے پیٹ کی تاریکی اور رات کی تاریکی میں صرف اللہ کو پکارا ۔ اللہ پاک نے ان کو ان تاریکیوں سے نجات دی ۔ ہر مومن مرد و عورت کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ ہی کی طرف متوجہ ہو جانا چاہیئے ۔



پانچویں منزل

○
(بروز پیر)

○

فکر اور رنج دور کرنے کے لیے یہ پڑھے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی کوئی بندہ فکر اور رنج پہنچنے پر یہ کلمات کہے۔

(۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ
عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَّتِكَ نَا صِیَّتِیْ
بِیْدِیْ لَكَ مَا ضَیَّ فِیْ حُكْمِكَ عَدْلٌ
فِیْ قَضَائِكَ اَسْأَلُكَ بِکُلِّ اِسْمٍ
هُوَ لَكَ سَمِیٌّ بِہٖ نَفْسُكَ اَوْ
اَسْرَلْتَهُ فِیْ کِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهُ
اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَوْ اَسْأَلُكَ
بِہٖ فِیْ عِلْمِ الْغِیْبِ عِنْدَکَ اَنْ
تَجْعَلَ الْقُرْآنَ الْعَظِیْمَ رِیْسَ
قَلْبِیْ وَنُورَ بَصَرِیْ وَجِدْوً حَزَنِیْ
وَذَهَابَ هَمِّیْ۔

اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندہ کا بیٹا ہوں اور تیری بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشا تیرے قبضہ قدرت میں ہے تیرا فیصلہ جو میرے بارے میں ہے وہ نافذ ہے تیری قضا میرے بارے میں سراسر اعدل ہے۔ تیرے ہر اس نام کے واسطے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جو اپنا نام تو نے خود رکھا، جو نام تو نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا یا اپنی کسی مخلوق کو سکھایا جسے تو نے اپنے علم غیب میں اپنے نزدیک محفوظ فرمایا۔ یہ سوال کرتا ہوں کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار بنادے اور میری آنکھوں کا نور بنادے اور میرے رنج کے دور ہونے اور میرے فکر و غم کے چلے جانے کا ذریعہ بنادے۔

تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کا فکر دور فرمادے گا اور اس کے رنج کو خوشی سے بدل دے گا (ابن حبان حاکم، احمد ابوالعلیٰ، بزاز، ابن ابی شیبہ، طبرانی، فی الکبیر، عن عبداللہ بن مسعود)۔
(۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھے یہ اس کے لئے ننانوے مرضوں کی دوا ہوگی جن میں سب سے پہل غم ہے۔

(حاکم، طبرانی، فی الکبیر، عن ابی ہریرۃ)

(مطلب یہ ہے کہ یہ کلمہ ننانوے مرضوں کی دوا ہے اور رنج و غم اور فکر کی دوا)

کے سامنے کوئی حقیقت ہی نہیں)

(۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص استغفار ہی میں لگا رہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دے گا اور اس کے ہر رنج و فکر کو دور فرما دے گا۔ اور اسے وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں تھا۔

(البوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، عن ابن عباسؓ)

سنن نسائی میں لفظ سن اکثر (جو استغفار کی کثرت کرے) ہے اور دیگر کتب میں من لازم (جو استغفار میں لگا رہے) مروی ہے، مطلب ایک ہی ہے۔

(۴) اور پہلے (اذان کے بیان میں)، اس شخص کے پڑھنے کے لئے الفاظ گزر چکے ہیں جو کسی بے حسنی یا سختی میں مبتلا ہو۔ یہ طریقہ اس وقت اختیار کیا جاتا ہے جب مؤذن کی آواز سنے۔ (حاکم عن ابی امامہؓ) اذان کے بیان میں دیکھ لیں)

اگر کسی مصیبت یا خوفناک حادثہ میں کسی امر عظیم میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو تو یہ پڑھے

(۱) حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ اللہ ہمیں کافی ہے اور بہترین کارساز ہے
عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا اللہ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا۔

(ترمذی، ابن ابی شیبہ، عن ابی سعیدؓ)

اگر کوئی مصیبت پہنچ جائے تو یہ پڑھے

(۲) اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ اے اللہ! ہم تیری طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! میں آپ سے
ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! میں آپ سے

اے اگر صرف اتنا ہی پڑھا جائے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ تو صبر و تسلی کے لئے اتنا بھی کافی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہے۔ (سورۃ بقرہ رکوع ۱۹)

فَأَجْرِي فِيهَا وَابِدْ لِي مِنْهَا خَيْرًا
(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن ابن عباس)

اپنی مصیبت کے ثواب کی امید رکھتا ہوں پس مجھے
اس میں ثواب عطا فرما اور اسکے بدلہ مجھے خیر نصیب فرما۔

(۲) یا یہ پڑھے۔
إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اللَّهُمَّ
أَجْرِي فِي مَصِيبَتِي وَاخْلِفْ لِي خَيْرًا
مِنْهَا۔
(مسلم عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا)

ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور بیشک ہم اسی کی
طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے میری
مصیبت میں ثواب عطا فرما اور مجھے اس کے عوض
اس سے بہتر عطا فرما۔

جب کسی کا خوف ہو

(۱) تو یہ پڑھے۔
اللَّهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ
اے اللہ! تو ہمارے لئے کافی ہو جا اور اسکے شر
سے بچا دے جس طرح تو چاہے۔
یہ حدیث صحیح ہے جسے حافظ ابوالنعمان نے مستخرج علی صحیح مسلم میں روایت کیا ہے۔

(۲) یا یہ پڑھے۔
اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ
وَنُذَرُأُ بِكَ فِي نُحُورِهِمْ۔
(ابوعوانہ عن ابی موسیٰ)

اے اللہ! بیشک ہم تیری پناہ لیتے ہیں ان کی
شرارت سے اور تیری ہی مدد سے ان کے شر کو
انہی کی طرف دفع کرتے ہیں۔
اے اللہ! میں تجھے ان دشمنوں کے سینوں میں
تصرف کرنے والا بناتا ہوں اور ان کی شرارتوں سے
تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(۳) اللَّهُمَّ إِنِّي أَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ
وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ۔
(ابوعوانہ، عن ابی موسیٰ)

اگر بادشاہ یا کسی ظالم کا خوف ہو

(۱) تو یہ پڑھے۔

اللَّهُ الْكَبِيرُ اللَّهُ الْكَبِيرُ اللَّهُ الْكَبِيرُ اللَّهُ الْكَبِيرُ
 مِنْ خَلْقِهِ جَمِيعًا اللَّهُ أَعَزُّ مِمَّا
 أَخَافُوا وَأَخَذُوا أَعُوذُ بِاللَّهِ الَّذِي
 لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمَاءَ
 أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا
 بِإِذْنِهِ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فَادْعُ
 جُنُودَهُ وَاتَّبَاعِهِ وَأَتْبَاعِهِ مِنَ
 الْجِنِّ وَالْإِنْسِ اللَّهُمَّ كُنْ لِي
 جَارًا مِنْ شَرِّهِمْ حَتَّى تَنَاءَلَكَ
 وَعَزَّ جَارُكَ وَلَوْ إِلَهَ غَيْرُكَ.

(طبرانی فی الکبیر ابن ابی شیبہ)

ابن مردویہ، طبرانی فی الکبیر

موقوفاً علی ابن عباسؓ)

اس کو تین بار پڑھے۔

(۲) اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ يَفْرُطَ
 عَلَيْنَا أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَنْ يَطْغَى.

(دارمی موقوفاً علی ابن عباسؓ)

(۳) اللَّهُمَّ الصَّجْبَرِيْلَ وَمِيكَائِيْلَ
 وَإِسْرَافِيْلَ وَإِلَهَ إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْمَاعِيْلَ
 وَإِسْحَاقَ عَافِنِي وَلَوْ سَلَطْنَا أَحَدًا
 مِنْ خَلْقِكَ عَلَيَّ بِشَيْءٍ
 لَوْ طَاقَةٌ لِي بِهِ.

(ابن مردویہ، ابن ابی شیبہ وصیۃ الشعی)

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اللہ
 اپنی ساری مخلوق سے بڑھ کر عزت و غلبہ والا ہے
 اللہ اس سب سے بڑھ کر عزت و غلبہ والا ہے
 جس سے میں خوف کھدا اور ڈر رہا ہوں میں
 اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، وہ اللہ جس کے سوا کوئی
 معبود نہیں جو آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے
 ہوئے ہے وہ نہیں گر سکتا مگر اس کی اجازت سے
 اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں فلاں بندہ اور
 اس کے لشکر اور اس کے پیچھے چلنے والوں اور
 اس کے ماننے والوں کے شر سے، جنات ہوں یا
 انسان اے اللہ! تو ان کے شر سے مجھے پناہ دینے والا
 بن جا تیری تعریف بہت بڑی ہے اور تجھ سے
 پناہ لینے والا با عزت ہے اور میرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اے اللہ! ہم آپ کی پناہ لیتے ہیں اس بات سے
 کہ لوگوں میں سے کوئی ہم پر زیادتی کرے یا کسری
 کا برتاؤ کرے۔

اے اللہ! جو معبود ہے جبرائیل کا اور میکائیل کا
 اور اسرافیل کا اور جو معبود ہے ابراہیم کا اور اسماعیل
 اور اسحاق علیہم السلام کا مجھ کو عافیت سے رکھ
 اور اپنی مخلوق میں سے کسی کو مجھ پر ایسی چیز کے
 ساتھ ہرگز مسلط نہ فرما جس کی مجھے طاقت نہیں۔

(۴) رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ
دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَبِالْقُرْآنِ
حَكْمًا وَإِمَامًا .

(ابن ابی شیبہ، موقوفہ علی ابی جہزہؓ)

جب کسی شیطان وغیرہ کا خوف ہو

تو یہ پڑھے۔

(۱) اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ النَّافِعِ
وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي
لَوْ جَاوَزْهُنَّ بَرُّوْا فَاَجِرُ مِنْ
شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَّ اَوْ بَرَّ اَوْ مِدَّ
شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ
شَرِّ مَا يَخْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا
فَرَعَا فِي الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ
مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتْنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ اَوْ طَارِقًا
يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ ط .

(احمد، طبرانی فی کتاب الدعاء، نسائی،

طبرانی فی الکبیر، ابن ابی شیبہ، ابویعلیٰ

عن ابن مسعودؓ)

میں اللہ کی ذات کی پناہ لیتا ہوں جو کریم ہے اور
نفع دینے والا ہے اور اس کے پورے کلمات
کے واسطہ کی پناہ لیتا ہوں جن سے کوئی نیک اور
بد آگے نہیں بڑھ سکتا، ان چیزوں کے شر سے
جنہیں اس نے پیدا فرمایا اور بلا مثال کے وجود
بخشا اور جن کو کثرت سے پھیلا یا اور ان چیزوں
کے شر سے جو آسمان سے نازل ہوتی ہیں اور ان
چیزوں کے شر سے جو آسمان میں چڑھتی ہیں اور ان
چیزوں کے شر سے جو اللہ نے زمین میں پیدا فرمائیں
اور جو زمین سے نکلتی ہیں اور پناہ لیتا ہوں رات اور
دن کے فتنوں سے اور رات کے ہر آنے والے کے شر
سے سولے اس رات کے آنے والے کے جو خیر کے
ساتھ آتا ہے اسے رحمن۔

جب شیطان (بھوت، پریت، چڑیل، ظاہروں

(۱) تو اذان پڑھ دے (مسلم، بزار، ابن ابی شیبہ، عن سعد بن ابی وقاصؓ و جابرؓ و ابی ہریرہؓ)

(۲) اور آیت الکرسی پڑھے (ترمذی، ابن ابی شیبہ، عن ابی ایوبؓ)

اور جب کوئی گھبراہٹ کی بات ہو

تو یہ پڑھے :

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ
غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ
هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَخْضَرُونَ
(البوداؤد، ترمذی، نسائی، عن عمر بن شیبہ عن
ابیہ عن جدہ)

اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کے واسطے اللہ
کے غضب اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں
کے دوسوں سے اور میرے پاس ان کے آنے سے
پناہ چاہتا ہوں۔

اور جب کسی بارے میں مغلوب ہو جائے

تو یہ پڑھے۔

حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ط
(البوداؤد، نسائی، ابن سنی، عن عوف بن مالکؓ)

اللہ مجھ کو کافی ہے اور بہترین کارساز ہے

اگر کوئی ناپسندیدہ بات واقع ہو جائے

تو یوں نہ کہے کہ اگر میں اس طرح کر لیتا تو اس طرح ہو جاتا بلکہ یوں کہے۔
بِقَدْرِ اللَّهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ
(مسلم، نسائی، ابن ماجہ، ابن سنی، عن ابی ہریرہؓ)

اللہ نے مقدر فرمایا اور اس نے جو چاہا کیا۔

اگر کسی کام میں دشواری پیش آئے

تو یوں کہے :

اللَّهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهُ
سَهْلًا وَأَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَهْلًا
اے اللہ کوئی چیز آسان نہیں سوائے اس کے جسے
تو آسان فرمادے اور تو سخت چیز کو آسان فرما

اِذَا شِئْتُ . (ابن جان، ابن سنی، عن النبی) دیتا ہے جب چاہتا ہے۔

نماز حاجت کا بیان

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جسے اللہ کی طرف کوئی حاجت ہو یا کسی بندہ کی طرف کوئی حاجت ہو تو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے۔ پھر دو رکعتیں پڑھ کر اللہ کی تعریف بیان کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اور پھر اللہ سے یوں دعا مانگے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ
سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ط
أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ
وَعَزَائِمَ مَنْقِصَاتِكَ وَالْعُصَمَاءَ مِنْ
كُلِّ ذَنْبٍ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ
كُلِّ بَرٍّ وَسَلَامَةٍ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ
لَوْ شِئْتَ لَفِي ذَنْبًا إِلَّا غُفِرَتْهُ وَلَا
هَمًّا إِلَّا فَرَّجَتْهُ وَلَا حَاجَةً
هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا
أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے
اللہ پاک ہے جو عرش عظیم کا رب ہے اور رب
تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، اے اللہ! میں
تجھ سے تیری رحمت کو واجب کرنے والی چیزوں
کا اور ان چیزوں کا سوال کرتا ہوں جو تیری مغفرت
کو ضروری کر دیں اور ہر گناہ سے محفوظ رہنے
کا سوال کرتا ہوں اور ہر بھلائی میں اپنا حصہ اور
ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں۔ اے ارحم الراحمین
میرا کوئی گناہ نجسے بغیر اور کوئی رنج و دور کئے
بغیر اور کوئی حاجت جو تجھے پسند ہو پوری کئے
بغیر نہ چھوڑے۔

حاکم نے مستدرک میں اور ترمذی نے سنن میں اس کی روایت کی ہے۔ مستدرک میں
مِنْ كُلِّ إِثْمٍ تک ہے۔

(۲) اور جسے کوئی ضرورت و حاجت درپیش ہو تو وہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت
نماز پڑھے اس کے بعد یوں دعا مانگے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَالْوَحْبَةَ
اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور

إِلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَتُوجَّهُ
بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ
لِتَقْضَى لِي اللَّهُمَّ نَفْسَهُ فِي
(ترمذی نسائی ابن ماجہ، حاکم)
عن عثمان بن حنیف

تیری طرف سے بنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے
واسطے متوجہ ہوتا ہوں وہ بنی جو رحمت والے
بنی ہیں۔ اے محمد! میں آپ کا واسطہ دے کر اللہ
کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اپنی اس حاجت کے بارے
میں تاکہ وہ پوری کر دی جائے۔ اے اللہ! پس محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

دُعائے حفظ قرآن

اور جو شخص قرآن مجید حفظ کرنا چاہے جمعہ کی رات کو اگر اخیر رات میں اٹھ سکے تو اس وقت
اٹھے کیونکہ اس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اس میں دعا قبول ہوتی ہے اور اگر اس
وقت نہ اٹھ سکے تو آدھی رات کو اٹھے اور اگر اس وقت بھی نہ اٹھ سکے تو اول رات میں
چار رکعت نماز نفل اس طرح پڑھ لے۔ اول رات میں پڑھے یا درمیان میں یا آخر میں اس
طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ البقرہ اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ
اور سورۃ آل عمران اور تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ آل عمران اور چوتھی رکعت میں
سورۃ فاتحہ اور سورۃ ملک پڑھے۔ پھر جب التحیات سے فارغ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی

اے حضور! تیرے صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک نایبنا آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے
کہ مجھے عافیت عطا فرمائے (یعنی مجھے مینا کر دے) آپ نے فرمایا تم چاہو تو میں دعا کر دیتا ہوں اور چاہو
تو صبر کرو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ دعا فرمادیجئے۔ آپ نے ان کو حکم دیا کہ اچھی طرح
وضو کریں اور دو رکعت نماز پڑھیں۔ اس کے بعد یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ (آخر تک) یہ حدیث
مسندک، حاکم، ترمذی، نسائی و ابن ماجہ میں مروی ہے۔

مسندک میں یہ بھی ہے کہ اس نایب نے دعا کی تو اللہ کی قدرت سے مینا ہو گئے اور دو رکعتیں
پڑھنے لگا کر صرف ستر نسااتی میں ہے۔

حمد و ثنا خوب بیان کرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اچھی طرح درود بھیجے اور دیگر تمام انبیاء کرام علیہم السلام و السلام پر درود بھیجے اور مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے اور ان بھائیوں کے واسطے جو اس سے پہلے ایمان کے ساتھ گزر چکے ہیں مغفرت کی دعا کر لے پھر اس کے بعد یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِثَوْبِكَ الْمَعَاصِي
اَبَدًا اَمَّا الْبَقِيَّتِيْ وَارْحَمْنِيْ اَنْ
اَتَكَلَّفَ مَا لَا يَغْنِيْنِيْ وَارْزُقْنِيْ
حَسَنَ النَّظَرِ فِيمَا يَرْضِيْكَ عَنِّيْ
اَللّٰهُمَّ بَدِّعْ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ
ذَا الْجَدَلِ وَالْاَكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي
لَا تُرَامُ اَسْأَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمَنُ
بِحَدِّكَ لَكَ وَتَوْسِرْ وَجْهَكَ اَنْ تُلْزِمَ
قَلْبِيْ حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِيْ
وَارْزُقْنِيْ اَنْ اَتَلُوْهُ عَلَى النَّحْوِ
الَّذِي يَرْضِيْكَ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ بَدِّعْ
السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَدَلِ
وَالْاَكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ
اَسْأَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمَنُ بِحَدِّكَ
وَتَوْسِرْ وَجْهَكَ اَنْ تُنَوِّرَ بِكَتَابِكَ
بَصِيْرِيْ وَاَنْ تُطَلِّقَ بِيْ لِسَانِيْ وَاَنْ
تُفَرِّجَ بِيْ عَنْ قَلْبِيْ وَاَنْ تُشْرَحَ

اے اللہ! مجھ پر رحم فرما جب تک زندہ رہوں
گناہوں سے بچتا رہوں اور مجھ پر رحم فرما کہ میں
بے کار چیزوں میں کلفت نہ اٹھاؤں اور اپنی مرضیات
میں خوش نظری مرحمت فرما۔ اے اللہ! زمین
اور آسمان کے بے نمونہ پیدا کرنے والے اے عظمت
و بزرگی والے اور اس غلبہ کے مالک جس کے حصول
کا ارادہ ہی ناممکن ہے۔ اے اللہ! اے رحمن
میں تیری بزرگی اور تیری ذات کے نور کے طفیل
مجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جس طرح تو نے
اپنا کلام پاک مجھے سکھایا اسی طرح اس کی یاد بھی
میرے دل میں چسپاں کر دے اور مجھے توفیق عطا
فرما کہ میں اسے اس طرح پڑھوں جس سے تواضع
ہو جائے۔ اے اللہ! زمین و آسمان کو بے نمونہ
پیدا کرنے والے اے عظمت و بزرگی والے اور
اس غلبہ کے مالک جس کے حصول کا ارادہ ہی ناممکن
ہے اے اللہ! میں تیری بزرگی اور تیری ذات
کے نور کے طفیل تجھ سے مانگتا ہوں کہ تو میری نظر

لے دعا کے الفاظ آئندہ حاشیہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

بِهِ صَدْرِي وَأَنْ تَغْفَلَ بِهِ بَدَنِي
فَإِنَّهُ لَوَ كَيْفِيَّتِي عَلَى الْحَقِّ
غَيْرُكَ وَلَوْ يُؤْتِيهِ الْوَأْتِ وَلَوْ
حَوْلَ وَلَوْ قُوَّةً إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ
الْعَظِيمِ ط

گو اپنی کتاب کے نور سے منور فرما دے اور میری
زبان کو اس کے پڑھنے میں چلا دے اور اس
کی برکت سے میرے دل کی تنگی کو دور فرما دے اور میرے
سینہ کو کھول دے اور اس کی برکت سے میرے جسم کے
گناہوں کے میل کو دھو دے کہ حق پر تیرے سوا کوئی

مددگار نہیں اور میری یہ آرزو تیرے سوا کوئی پوری نہیں کر سکتا اور گناہوں سے بچنے اور نیکیوں پر
چلنے کی طاقت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے جو برتر اور عظیم ہے۔

اس عمل کو تین جمعہ یا پانچ جمعہ یا سات جمعہ کرے۔ اللہ کے حکم سے اس کی دعا قبول کر لی۔
جائے گی۔ (یہ دعا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بتائی تھی) راوی
حدیث حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمل بتا کر ارشاد فرمایا
کہ قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے۔ یہ دعا کبھی کسی مومن سے خطانہ کرے
گی (یعنی اس پر جو مومن بھی عمل کرے گا ضرور ہی کامیاب ہوگا) حضرت ابن عباسؓ نے بیان
فرمایا کہ اللہ کی قسم! پانچ یا سات ہفتے ہی گزرے تھے کہ حضرت علی حضور اقدس صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت اس طرح کی مجلس تھی جیسی اس روز تھی جس دن
یہ عمل بتایا تھا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس سے پہلے چار آیات یا اسی کے لگ
بھگ حاصل کرتا تھا۔ پھر جب ان کو پڑھنا چاہتا تھا تو میرے ذہن سے نکل جاتی تھیں
اور آج چالیس اور ان کے لگ بھگ تعداد میں سیکھتا ہوں۔ پھر جب ان کو پڑھنے لگتا ہوں
تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اللہ کی کتاب میرے سامنے ہے اور اس سے پہلے میں حدیث
سنتا تھا پھر جب اسے دہراتا چاہتا تھا تو میرے ذہن سے نکل جاتی تھی اور آج کثیر تعداد
میں حدیث سنتا ہوں، پھر جب ان کو بیان کرنے لگتا ہوں تو ایک حرف کا نقصان بھی
نہیں ہوتا یعنی ہر حدیث پوری سنا دیتا ہوں۔

۱۔ اس حدیث میں ارشاد فرمایا ہے کہ چار رکعت نماز نفل پڑھ کر اللہ کی خوب (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

توبہ و استغفار کا بیان

جب کوئی خطا یا گناہ کر بیٹھے اور توبہ کرنے کا ارادہ کرے تو اللہ کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلائے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) حمد و ثناء بیان کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام پر درود و سلام بھیجے اور مسلمات اور مومنین و مومنات کے لئے استغفار کرے اور نیچے ایک دعا لکھی جاتی ہے جس میں یہ سب چیزیں جمع کر دی گئی ہیں تاکہ عوام کے لیے سہولت ہو جائے۔ جو حضرات اس سے زیادہ مبالغہ کے ساتھ پڑھ سکیں اس پر اکتفا نہ کریں اور اضافہ کر لیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَانِ فِيْهِ وَزِيْنَةُ عَرْشِهِ وَمِدَادُ كَلِمَاتِهِ
اَللّٰهُمَّ لَوْ اَخْصِنِيْ شَاءَ عَيْنِكَ اَنْتَ كَمَا اَشْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ
عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاَوْفٰى اَلْهَادِيْ شِعْبِيْ وَعَلٰى اٰلِهِ وَاصْحَابِهِ الْبَرَّةِ الْبَرَّةِ اَنْكِرْ اَمْرًا وَعَلٰى
سَائِرِ الْاَوْثِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاٰخِنَا الَّذِيْنَ
سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَوْ تَجَعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غُلُوْلًا لَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اَنْتَ رَوْحُكَ
رَحِيْمٌ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدِيْ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ
وَالْمُسْلِمَاتِ اِنَّكَ سَمِيْعٌ مُّجِيْبُ الدُّعَوَاتِ

ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اتنی تعریف جتنی اس کی مخلوق ہے اور جس سے وہ راضی ہو اور جتنا اس کے عرش کا وزن ہے اور جو اس کے کلمات کی رہنمائی کے برابر ہو۔ اے اللہ میں تیری تعریف کا اعادہ نہیں کر سکتا جیسا کہ تو نے خود اپنی تعریف فرمائی ہے۔ اے اللہ درود و سلام اور برکت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نبی اُمّی ہیں اور ہاشمی ہیں اور ان کی آل پر اور ان کے اصحاب پر جو نیک اور کریم ہیں اور تمام نبیوں پر اور مرسلین پر اور مقرب فرشتوں پر۔ اے ہمارے رب ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ایمان کے ساتھ ہم سے پہلے گزر گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے بارے میں کوئی گینہ پیدا نہ فرما۔ اے ہمارے رب! بلاشبہ تو رؤف و رحیم ہے۔ اے اللہ! مجھے اور میرے والدین کو بخش دے اور تمام مومنین و مومنات اور تمام مسلمان و مسلمات کو بخش دے بے شک (باقی حاشیہ لکھے صفحہ پر)

اور یوں عرض کرے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَتُوبُ إِلَيْكَ مِنْهَا لَا
أَرْجِعُ إِلَيْهَا أَبَدًا (حاکم عن ابی الدرداء)
اے اللہ! میں آپ کے حضور میں گناہوں سے
توبہ کرتا ہوں۔ پھر کبھی ان کی طرف نہیں لوٹوں گا۔
پس تحقیق اس پر عمل کرنے سے اس کی مغفرت کر دی جائے گی اور اس وقت تک مغفرت
باقی رہے گی جب تک اس گناہ کو دوبارہ نہ کر لے۔

نماز توبہ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی شخص گناہ کرے، پھر کھڑا ہو اور طہارت
حاصل کرے۔ پھر دو رکعت نماز پڑھے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اس گناہ کی مغفرت چاہے
تو اللہ تعالیٰ مغفرت فرمادے گا (سنن اربعہ، ابن حبان، ابن سنی عن ابی بکرہ الصدیق)
ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ کہنے لگا ہائے میرے
گناہ ہائے میرے گناہ۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ تم یوں کہو۔

اللَّهُمَّ مَغْفِرَ تِكْ أَوْسَعُ مِنْ
ذُنُوبِي وَرَحْمَتِكَ أَرْجَى عِنْدِي
اے اللہ! تیری مغفرت میرے گناہوں سے
بہت زیادہ وسیع ہے اور تیری رحمت میرے نزدیک
میرے عمل سے خوب زیادہ بڑھ کر لائق امید ہے۔

اس شخص نے یہ کلمات کہ لیے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا پھر کہو۔ اس نے پھر کہے اس کے
بعد آپ نے مزید فرمایا کہ پھر کہو۔ اس نے پھر کہے۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ کھڑا ہو جا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) تو سننے والا ہے، عاقل کا قبول فرمانے والا ہے۔

نماز حفظ قرآن جو اوپر لکھی گئی ہے اس میں تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الم سجد پڑھنے
کو فرمایا ہے حالانکہ ترتیب قرآنی میں یہ سورۃ ان دونوں سورتوں سے مقدم ہے جن کو پہلی اور دوسری رکعت میں پڑھنے
کو بتایا ہے اگر کسی کے ذہن میں تقدیم و تاخیر کا سوال اٹھے تو اس کا جواب اولیٰ یہ ہے کہ نوافل میں اس طرح کی گنجائش
ہوتی ہے ثانیاً یہ کہ نوافل کی ہر دو رکعت علیحدہ شمار کی جاتی ہیں اور ہر دو رکعت کی قرأت مرتب ہے ۱۲۔

اللہ نے تیری مغفرت فرمادی (حاکم، عن جابر بن عبد اللہ)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ رات کو پھیلاتا ہے تاکہ دن کا گناہ کرنے والا توبہ کرے اور دن کو پھیلاتا ہے تاکہ رات کا گناہ کرنے والا توبہ کرے۔ جب تک آفتاب مغرب کی جانب سے طلوع نہ ہو ایسا ہی ہوتا رہے گا۔ (مسلم، حاکم، عن ابی موسیٰ الاشعری)

ایک اور شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی شخص گناہ کر لیتا ہے (اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟) آپ نے فرمایا وہ گناہ اس کے اعمال نامہ میں لکھ دیا جاتا ہے۔ اس شخص نے عرض کیا کہ اس کے بعد وہ استغفار کرتا ہے اور توبہ کر لیتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور توبہ قبول کر لی جاتی ہے۔ اس شخص نے عرض کیا کہ وہ پھر گناہ کر لیتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے۔ اس نے عرض کیا وہ پھر استغفار کرتا ہے اور توبہ کر لیتا ہے آپ نے فرمایا اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور توبہ قبول کر لی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمانے سے نہیں رکتا۔ یہاں تک کہ تم ہی تنگ دل ہو جاؤ۔ (طبرانی فی الاوسط و الکبیر عن عقبہ بن عامر)

تخت سالی کی دعائیں اور عمل

(۱) اور جب بارش کا قحط ہو تو دو زانو ہو کر بیٹھ جائیں۔ پھر یہ کہیں یا رب یا رب اے میرے رب اے میرے رب (ابو عوانہ، عن سعد بن ابی وقاص)

اور بارش طلب کرنے کی ایک دعا یہ ہے

(۲) اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اللّٰهْمَا سَقَا
اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا (بخاری عن انس)
اے اللہ! ہمیں سیراب فرما، اے اللہ ہمیں سیراب فرما۔
اور بارش طلب کرنے کی ایک دعا یہ ہے :

اللَّهُمَّ اغْنِنَا اللَّهُمَّ اغْنِنَا
اللَّهُمَّ اغْنِنَا (مسلم عن انس)

اے اللہ! ہماری مدد فرما، اے اللہ ہماری مدد
فرما اے اللہ ہماری مدد فرما۔

نماز استسقاء کا طریقہ

استسقاء بارش کی دعا کرنے کو کہتے ہیں۔ صرف دعا کرنا بھی ثابت ہے اور اس
بارے میں نماز پڑھنا بھی ثابت ہے جسے نماز استسقاء کہتے ہیں مصنف نے ذیل میں نماز
استسقاء کا طریقہ بیان کیا ہے اور اگر امام المسلمین دیا اس کی جگہ کوئی دوسرا شخص ہو جو نماز استسقاء
پڑھائے گا اہل ہے) توجیب سورج کی کرن نکلے آبادی سے باہر میدان کی جانب روانہ ہو اور منبر پر
بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرے اور اس کی تعریف کرے۔ اس کے بعد یوں کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَا لَكَ يَوْمَ
الْيَوْمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَفْعَلُ
مَا يَرِيْدُ اللَّهُمَّ أَنْتَ اللَّهُ لَا
إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ
أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا
أَنْزَلْتَ عَلَيْنَا قُوَّةً وَبَلَدًا إِلَى حِينٍ
سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو سارے جہانوں
کا پروردگار ہے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے روز
جزا کا مالک ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ کرتا
ہے جو چاہتا ہے اے اللہ! تو اللہ ہے میرے سوا
کوئی معبود نہیں تو غنی ہے اور ہم فقیر ہیں ہمارے
اوپر بارش نازل فرما اور جو کچھ تو نے ہم پر نازل فرمایا
ہے اسے ہمارے لیے قوت کا ذریعہ اور ایک مدت
تک زندگی گزارنے کا سبب بنا دے۔

اس کے بعد دونوں ہاتھ اتنے اونچے اٹھائے کہ گلوں کی سفیدی نظر آنے لگے پھر لوگوں
کی طرف اپنی پشت پھیر دے اور اپنی چادر پٹ دے (اس طرح سے کہ اوپر کی نیچے اور نیچے
کی اوپر اور دائیں جانب کی بائیں اور بائیں جانب کی دائیں طرف آجائے۔ یہ عمل بطور تفاعل
کے ہے اور برابر ہاتھ اٹھائے رہے پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو اور منبر سے اتر کر دو
رکعت لوگوں کے ساتھ پڑھے (ابوداؤد ابن حبان حاکم عن عائشہ)
(حاشیہ لے اگلے صفحہ پر)

بارش کی دعائیں

بارش کی بعض دعائیں گزر چکی ہیں بعض ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

(۱) اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيثًا
مَرِيًّا مُرِيْعًا نِّفَا غَيْرَ ضَاآرٍ
عَاجِلًا غَيْرًا جَلِيًّا رَآئِبًا۔

اے اللہ! ہمیں بارش عطا فرما دے دکنے والی جو
مبارک ہو اور زیادہ ہو نفع دینے والی ہو ضرر دینے
والی نہ ہو جلدی ہو جلدی دیر لگانے والی نہ ہو

(ابوداؤد ابن ابی شیبہ عن کعب بن عجرہ (جابر) (برسنے کے بعد) زمین میں بھٹرنے والی ہو۔

رَآئِبًا کے الفاظ مصنف ابن ابی شیبہ میں ہیں۔

(۲) اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ
وَالشُّرَّ حَمَتَكَ وَآخِيَّ بَلَدَكَ
الْمَيِّتَ (ابوداؤد عن عبد اللہ بن عمرو)

اے اللہ! اپنے بندوں کو اور چوپالیوں کو سیراب
فرما اور اپنی رحمت پھیلا دے اور اپنی مردہ زمین
کو زندہ فرما دے۔

(۳) اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلٰی اَرْضِنَا زَيْتَهَا
وَسَكْنَهَا (ابوعوانہ عن سمرہ بن جندب)

اے اللہ! ہماری زمین پر اس کی زینت و بھول
بوٹے اور اسکا آرام و چین نازل فرما۔

(۴) اَللّٰهُمَّ ضَاحِتْ جِبَالَنَا وَاغْبِرْ
اَنْزُضْنَا وَهَامَتْ دَوَابُّنَا
مُعْطٰی الْخَيْرَاتِ مِنْ اَمَاكِنِهَا وَ
مُنْزِلَ الرَّحْمَةِ مِنْ كَعَادِنِهَا وَ
مُجْرِي الْبَرَكَاتِ عَلٰی اَهْلِهَا بَارِئُ
الْمَغِيْبِ اَنْتَ الْمُسْتَعْظَرُ الْغَفَّاسُ
فَنَسْتَغْفِرُكَ لِلْحَامَاتِ مِنْ دُنُوْبِنَا

اے اللہ! ہمارے پہاڑ خالی ہو گئے اور ہماری زمین
غبار آلود ہو گئی اور ہمارے چوپائے پیاسے
ہو گئے۔ اے بھلائیوں کے عطا فرمانے والے
ان کی جگہوں سے اور اے رحمت کے نازل فرمانے والے
ان کی کانوں سے اور اے برکتوں کے جاری فرمانے
والے برکت والوں پر مدد کرنے والی بارش کے
ساتھ۔ تجھ سے ہی مغفرت طلب کی جاتی ہے تو بہت

(حاشیہ گزشتہ) ان دو رکعتوں میں قرأت جہر سے پڑھے۔ کتب فقہ میں نماز کے بعد خطبہ پڑھنے کا بھی

ذکر ہے جب عمل کرنا چاہیں شامی ہدایہ وغیرہ میں دیکھ لیں۔

وَتَوْبُ إِلَيْكَ مِنْ عَوَاظِ خَطَايَا
 اللَّهُمَّ فَارْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا
 وَأَوْصِلْ بِالْفَيْثِ وَكَفِّ مِنْ
 تَحْتِ عَرْشِكَ حَيْثُ يَنْفَعُنَا
 وَيَعُودُ عَلَيْنَا غَيْثًا عَامًّا طَبَقًا
 غَيْفًا مُجَلِّدًا غَدًا خَضْبًا زَالِعًا
 مُؤْمِرًا النَّبَاتِ ط

(البوعوانہ عن حرث)

چھپا دینے والی ہو۔ بڑے بڑے قطروں والی ہو۔ سرسبز لانے والی ہو، جانوروں کے چرنے کا ذریعہ ہو۔ کثرت سے اگلانے والی ہو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بارش کے لیے دعا کی تو صرف استغفار کیا (ابن ابی شیبہ)
 یعنی کوئی مزید دعا نہیں کی۔ کیونکہ گناہوں کی مغفرت مانگنا یہ خود بارانِ رحمت لانے کے لئے بہت بڑی دعا ہے اور بہت بڑی اکیس ہے۔

جب بادل آتا ہو نظر پڑے

(۱) تو یہ پڑھے۔

اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا
 أَسْرَسِلَ بِهِ اللَّهُمَّ سَيِّئَاتِنَا فَنَا.
 (البوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا)
 اے اللہ! ہم اس چیز کی برائی سے تیری پناہ
 چاہتے ہیں جسے لے کر یہ بادل بھیجا گیا ہے لے
 اللہ! نفع دینے والی بارش فرما۔

پھر جب اللہ تعالیٰ بادل کھول دے اور بارش نہ ہو تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر
 ادا کرے کہ عذاب کی بارش نہ ہوئی۔

جب بارش ہونے لگے تو یہ دعا پڑھے

(۱) اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَّافِعًا۔
(بخاری عن عائشہ)

اے اللہ اس کو بہت برسے والا اور نفع دینے والا بنا۔

(۲) یاد و تین بار یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ سَيِّبًا نَّافِعًا۔

اے اللہ نفع دینے والی بارش برسا۔

(ابن ابی شیبہ عن عائشہ)

بارش حد سے زیادہ ہونے لگے اور ضرر کا خوف ہو

(۱) تو یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ حَوِّ الْيَنَابِلِ عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ

عَلَى الْاَوْكََامِ وَالْاَفْجَامِ وَالْظُّرَابِ

وَالْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ۔

(بخاری، مسلم عن انس)

اے اللہ! ہمارے آس پاس برسا اور ہم پر نہ برسا

اے اللہ! ٹیلوں پر اور بنوں میں اور پہاڑوں

اور نالوں میں اور درخت پیدا ہونے کی جگہوں

میں برسا۔

جب کڑکے اور گرجنے کی آواز سنے تو یہ پڑھے

(۱) اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ

وَلَا تُهْلِكُنَا بَعْدَ اِيَّاكَ وَعَافِنَا

قَبْلَ ذٰلِكَ۔

(۲) سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ

الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَأَ سِكَّةً

مِنْ خَيْفَتِهِ ط

اے اللہ! ہم کو اپنے غضب سے قتل نہ فرما

اور اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ فرما اور اس سے

پہلے ہمیں عافیت دے۔

پاک بیان کرتا ہوں اس ذات کی جس کی تسبیح

بیان کرتی ہے گرج اس کی حمد کے ساتھ اور

فرشتے بھی تسبیح کرتے ہیں اس کے خوف سے

(موطا موقوفاً علی عبد اللہ ابن الزبیر)

جب تیز ہوا چلے

تو جس طرف سے بھی ہوا آرہی ہو اس طرف رخ کرے اور دوزانو ہو کر بیٹھ جائے اور اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھ دے (طبرانی فی کتاب الدعاء فی المعجم الکبیر عن ابن عباسؓ) (۱) اور یہ پڑھے۔

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلْتُ بِهٖ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا فِیْهَا وَ شَرِّ مَا اُرْسِلْتُ بِهٖ (مسلم، ترمذی، نسائی، عن عائشہؓ و طبرانی فی کتاب الدعاء عن ابن عباسؓ)

اے اللہ! میں آپ سے اس ہوا کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس چیز کی خیر کا سوال کرتا ہوں جو اس میں ہے اور اس چیز کی خیر کا سوال کرتا ہوں جس کو لے کر یہ بھیجی گئی ہے اور آپ سے پناہ چاہتا ہوں اس ہوا کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے اور اس چیز کے شر سے جس کو لے کر بھیجی گئی ہے۔

(۲) یا یہ پڑھے۔

اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِیْحًا وَّ لَا تَجْعَلْهَا رِیْحًا ۝ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَّ لَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا ۝

اے اللہ! اسے نفع والی ہوا بنا اور اسے نقصان والی نہ بنا۔ اے اللہ! اسے رحمت والی بنا اور اسے عذاب نہ بنا۔

(طبرانی فی کتاب الدعاء فی المعجم الکبیر عن ابن عباسؓ)

(۳) اگر ہوا کے ساتھ اندھیری بھی ہو (جسے کالی آندھی کہتے ہیں) تو قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے۔ (ابوداؤد، عن عقبہ بن عامرؓ)

(۴) اور تیز ہوا کے وقت یہ پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِ هٰذِهِ الرِّیْحِ وَ خَیْرِ مَا فِیْهَا وَ خَیْرَ مَا اُیْرَسُ بِهٖ وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّیْحِ وَ شَرِّ

اے اللہ! بے شک ہم تجھ سے اس ہوا کی خیر کا سوال کرتے ہیں اور جو کچھ اس میں ہے اس کی خیر کا سوال کرتے ہیں اور جس چیز کا یہ حکم دی گئی ہے اس کی خیر کا سوال کرتے ہیں اور ہم تیری پناہ

مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أَمَرْتُ بِهِ
(ترمذی، نسائی
عن ابی بن کعبؓ)
لیتے ہیں اس ہوا کے شر سے اور جو کچھ اس میں
ہے اس کے شر سے اور جو کچھ اس کو حکم دیا گیا
ہے اس کے شر سے۔

(۵) اور یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ
مَا أَمَرْتُ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْ شَرِّ مَا أَمَرْتُ بِهِ
(ابو یعلیٰ عن النضرؓ)
اے اللہ! میں آپ سے اس چیز کی خیر کا سوال
کرتا ہوں جس کا اس کو حکم دیا گیا ہے اور میں
آپ سے پناہ چاہتا ہوں اس چیز کے شر سے
جس کا اسے حکم دیا گیا ہے۔

(۶) اور یہ پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اللَّهُمَّ لَقْحًا لَّوَعِقِنَّمَا ط
(ابن حبان، طبرانی فی الاوسط عن سلمۃ بن لاؤکؓ)
اے اللہ! اس کو خیر سے بھری ہوئی ہوا بنا
اور بانجھ مت بنا (جس میں کوئی خیر نہ ہو)

جب مرغے کی آواز سنے

تو اللہ تعالیٰ سے اللہ کے فضل کا سوال کرے۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی عن ابی ہریرہؓ)

اور جب گدھے کی آواز سنے

تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگے (مثلاً اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھے)
(بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، حاکم عن ابی ہریرہؓ)

جب کتوں کی آواز سنے

اس طرح جب کتوں کے بھونکنے کی آواز سنے تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ
مانگے (ابوداؤد، نسائی، حاکم، عن جابر بن عبد اللہؓ)

جب چاند یا سورج گرہن ہو

تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرے اور اللہ کی بڑائی بیان کرے اور نماز پڑھے اور صدقہ دے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن عائشہؓ)

جب نیا چاند دیکھے

جب نیا چاند دیکھے تو اللہ اکبر کہے۔ (دارمی عن ابی عمرؓ)

(۱) پھر یہ پڑھے:

اللَّهُمَّ أَهْلَهُ عَلَيْنَا بِالْيَمِينِ
وَالْوَيْهَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ
وَالْتَوْفِيقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى
رَبِّي وَرَبِّكَ اللَّهُ

(ترمذی، ابن، حبان، دارمی عن طلحہ بن عبید اللہؓ)

(۲) یا یہ پڑھے:

هَلْوَلْ خَيْرٌ وَرَشِدٌ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذَا الشَّهْرِ

یہ خیر اور ہدایت کا چاند ہے لے اللہ! بیشک
میں تجھ سے اس مہینہ کی خیر چاہتا ہوں اور تقدیر

لے سورج اور چاند گرہن ہونے کو عربی میں کسوف کہتے ہیں۔ حضو اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاند اور سورج اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں کسی مرنے جینے کی وجہ سے ان میں گرہن نہیں ہوتا اللہ ان کے ذریعے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے جب تم چاند سورج میں سے کچھ دیکھو تو اللہ کا ذکر دعا اور استغفار کی طرف گھبراتے ہوئے مشغول ہو جاؤ اور بعض روایات میں ہے کہ اللہ کو پکارو اور اللہ کی بڑائی بیان کرو اور نماز پڑھو اور صدقہ دو (بخاری و مسلم) اگر سورج گرہن ہو تو دو رکعت باجماعت پڑھیں جن میں قرأت لمبی ہو اور جو امام نماز جمعہ پڑھاتا ہو اس کے پیچھے یہ نماز پڑھیں اور چاند گرہن میں نماز باجماعت نہیں ہے البتہ انفرادی طور پر نماز پڑھی جائے (کافی الہدایہ) (۱۲)

وَحَيْرِ الْقَدْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ ط (طبرانی فی الکبیر عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ)

(۲) یا یہ پڑھے :

اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا خَيْرَهُ وَنَصْرَهُ وَبَرَكَتَهُ وَفَتْحَهُ وَتَوْسِدَهُ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ (ابن ابی شیبہ موقوفاً)

اے اللہ! ہمیں اس چاند کی خیر اور مدد اور اس کی برکت اور فتح یا بی اور اس کی روشنی عطا فرما اور ہم اس کے شر سے اور اس کے بعد جو چیزیں ہیں ان کے شر سے تیری پناہ لیتے ہیں۔

جب چاند پر نظر پڑے تو یوں کہے

(۱) أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا النَّاسِ (ترمذی نسائی ابن شیبہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس کے شر سے جو غائب ہو کر اندھیرے کا باعث بن جاتا ہے

شب قدر، تو تو یہ دعا پڑھے

(۱) اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي (ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

اے اللہ! بے شک تو معاف فرمانے والا ہے معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے لہذا تو مجھے معاف فرما دے۔

جب آئینہ میں اپنی صورت دیکھے

تو ان دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھے۔

(۱) اللَّهُمَّ أَنْتَ خَلَقْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خَلْقِي (ابن حبان دارمی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

اے اللہ! جیسے تو نے میری صورت اچھی بنائی میرے اخلاق بھی اچھے کر دے۔

(۲) اللَّهُمَّ كَمَا خَلَقْتَ خَلْقِي (ابن حبان دارمی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

اے اللہ! جیسے تو نے میری صورت اچھی بنائی۔

فَاَحْسَنُ خُلُقِي وَحَرَمُ وَجْهِي عَلَى
النَّارِ. (بزار عن عائشةؓ)

(۳) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي سَوَّى
خُلُقِي وَاَحْسَنَ صُوْرَتِي وَزَانَ مِنِّي
مَا شَانَ مِنْ غَيْرِي.

(بزار عن عائشةؓ)

(۴) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي سَوَّى
خُلُقِي نَعَدًا لَهُ وَصَوْرَةَ صُوْرَةٍ وَجْهِي
فَاَحْسَنَهَا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ
(طبرانی فی الصغیر ابن السنی عن انس)

اسی طرح میرے اخلاق بھی اچھے کر دے اور میرے
چہرہ کو دوزخ پر حرام کر دے۔

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے میری
شکل صورت خوب ٹھیک بنائی اور میری اچھی
صوت بنائی اور مجھ میں وہ عضو خوبصورت بنائے جو
دوسروں میں عیب داریں۔

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے میری
شکل و صورت خوب ٹھیک بنائی اور اعضا میں
یکسانیت رکھی اور میرے چہرے کی شکل و صوت بنائی پس
اس کو اچھا بنایا اور مجھے اس نے مسلمانوں سے بنایا۔

سلام اور اس کا جواب

جب کسی کو سلام کرے تو کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ (تم پر سلامتی ہو)

(بخاری، مسلم، نسائی، عن ابی ہریرہؓ)

یا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ کہے (مجھ پر سلامتی ہو) (البوداؤد، ترمذی، نسائی، دارمی عن جابرؓ)
اور وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کا اضافہ بھی بعض روایات میں آیا ہے۔

(البوداؤد، نسائی، ترمذی، دارمی، عن عمران بن حصینؓ)

جب سلام کا جواب دے تو یوں کہے۔

وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ
(صحاح ستہ، ابن مردودہ، نسائی، ابن حبان عن عائشہؓ) برکتیں ہوں۔

جب اہل کتاب کے سلام کا جواب دے تو جواب میں عَلَیْکَ کہے۔

(مسلم، ترمذی، نسائی، عن ابن عمرؓ)

یا وَعَلَيْكَ كَافَّةً۔ (بخاری، مسلم، داؤد، ترمذی، نسائی، ابن عمرؓ)

اے یہودی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مرتبہ حاضر ہوئے تو اس طرح زبان سے الفاظ نکالے کہ دریاں سے سلام کا لام کھل گئے اور یہ انہوں نے قصد اثرات سے کہا تھا۔ دعا دینے کے بجائے بد دعا دینے کا ارادہ کیا اور اسام علیکم کہا۔ اسام موت کو کہتے ہیں سلامتی کے بجائے موت کا بد دعا دی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وَعَلَيْكُمْ اور بعض روایات میں ہے عَلَیْکُمْ فرمادیا۔

حضرت عائشہؓ بہت بگڑیں اور یہودیوں کو آرٹسے ہاتھوں لیا اور بہت سخت سخت کہا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نرمی اختیار کرو۔ انہوں نے عرض کیا آپ نے سنا نہیں انہوں نے کیا کہا؟ آپ نے فرمایا تو نے نہیں سنا میں نے کیا کہا؟ میں نے کہا وَعَلَيْكُمْ (یعنی ان کی بد دعا ان پر لوٹادی) ان کی بد دعا میرے حق میں قبول نہ ہوگی اور میری بد دعا ان کے حق میں قبول ہوگی۔

یہ قصہ بخاری و مسلم وغیرہ میں مذکور ہے اسی حدیث کی وجہ سے کتابوں میں یہ مسئلہ لکھا ہے کہ اہل کتاب سلام کریں تو اس کے جواب میں وَعَلَيْكُمْ کہہ دیا جائے۔ مصنف نے بھی اسی مشہور بات کے تعلق لکھ دیا ہے۔

احقر کے نزدیک یہ محل نظر ہے کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کے جواب میں وَعَلَيْكُمْ اس وقت فرمایا تھا جب انہوں نے دبی زبان میں بجائے السلام کے اسام کہا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی موت کی بد دعا ان پر لوٹادی تھی۔ لیکن اگر کوئی کافر کتابی یا غیر کتابی سلام کرتے ہوئے الشَّمُّ عَلَیْکُمْ کہے اور اس کے جواب میں عَلَیْکَ یا وَعَلَیْکَ کہہ دیا جائے تو یہ ان کے لیے سلام ہی کی دعا ہو جائے گی۔ جب وَعَلَیْکَ کہہ کر اس پر سلام لوٹا دیا گیا تو وہ عَلَیْکَ السلام کہنے میں کیا حرج ہے۔

احقر کے نزدیک جب کوئی کافر سلام کرے تو اسے وَعَلَیْکُمْ یا عَلَیْکُمُ السَّلَام نہ کہا جائے بلکہ هَذَاكَ اللَّهُ وغیرہ کہہ دیں۔ جس سے اس کے لیے ایمان کی دعا بھی ہو جائے اور وہ اپنا جواب بھی محسوس کر لے۔

جب کوئی سلام بھیجے

تو اس کے جواب میں یوں کہے۔

وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
وَبَرَكَاتُهُ (صحاح ستہ عن عائشہ) رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔

یا سلام لانے والے کو خطاب کر کے یوں کہے۔

وَعَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ ط تجھ پر اور اس پر سلامتی ہو۔

(نسائی عن انس رضی اللہ عنہ)

چھینک اور اس کا جواب

جب چھینک آئے تو

(۱) الحمد للہ کہے (بخاری، ابوداؤد، نسائی، عن ابی ہریرہ)

اور دوسری روایت میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ آیا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی

نسائی، حاکم، ابن ماجہ، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما والی ابی یوسف وعلی رضی اللہ عنہما ابی ہریرہ)

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

(۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا سب تعریف اللہ کے لئے ہے بہت زیادہ تعریف

طِبًّا مُّبَارَکًا فِیْہِ مُبَارَکًا عَلَیْہِ برکت والی تعریف جیسا کہ ہمارا رب پسند فرمائے

کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَنُحِبُّہُ اور اس پر راضی ہو جائے۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان عن سالم بن عبیدہ)

(۳) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان عن سالم بن عبیدہ)

چھینکنے والے کو یوں جواب دے

(۴) چھینکنے والا جب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کے تو اس کے جواب میں یَرْحَمُکَ اللّٰہ کے بخاری، ابوداؤد، نسائی، حاکم، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ والی الیوب (۱)

(۵) اور چھینکنے والا اس کے جواب میں یوں کہے :

یَهْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحْ بِاَنْکُمْ اللّٰہ تمہیں ہدایت پر ثابت قدم رکھے اور تمہارے بخاری، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، حاکم عن ابی ہریرۃ والی الیوب (۱)

(۶) اور کہے :

یَغْفِرُ اللّٰہُ لَیْ وَنَکُمْ اللّٰہ میری اور تیری مغفرت فرمادے۔
(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان عن سالم بن عبد اللہ)

اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَنَکُمْ اللّٰہ ہماری تمہاری مغفرت فرمائے
(نسائی، ابن ماجہ، حاکم)

(۷) یا یوں کہے۔

یَرْحَمُنَا اللّٰہُ وَرَایَاکُمْ وَیَغْفِرُ لَنَا اللّٰہ ہم پر اور تم پر رحم فرمائے اور مغفرت فرمائے
وَنَکُمْ (موطا موقوفاً علی ابن عمرؓ) ہماری اور تمہاری۔

اور اگر چھینکنے والا اہل کتاب ہو

(۸) تو اس کے جواب میں یوں کہے :

یَهْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحْ بِاَنْکُمْ اللّٰہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست ترمذی، ابوداؤد، نسائی، حاکم عن ابو موسیٰ الاشعریؓ فرمائے۔

۹۔ اور جو شخص ہر چھینک کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ مَّا

كَانَ (سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے اور یہ تعریف ہر حال میں ہے) کہے تو ڈاڑھ اور کان کا درد کبھی بھی محسوس نہ کرے گا۔
(ابن ابی شیبہ موقوفاً علیہ رضی اللہ عنہ)

اور جب کان بولنے لگے

تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرے اور آپ پر درود بھیجے اور یہ الفاظ کہے۔
ذَكَرَ اللَّهُ بِخَيْرٍ مِّنْ ذَكَرَنِي. اللہ اسے خیر کے ساتھ یاد کرے جس نے مجھے یاد کیا۔

اور جب کسی بات کی بشارت ملے

تو اللہ کی تعریف بیان کرے یعنی اَلْحَمْدُ لِلَّهِ کہے۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

یا حمد بیان کرے اور اللہ کی بڑائی بھی بیان کرے یعنی الحمد للہ کے ساتھ اللہ اکبر بھی کہے
(بخاری، مسلم، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ)

اور جب اپنے یا کسی غیر کے جان و مال میں اپنی پسندیدہ چیز دیکھے تو برکت کی دعا کرے
(نسائی، ابن ماجہ، حاکم، عن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ)

یا شکر کا سجدہ کرے۔ (حاکم، احمد، عن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ)

ہر قسم کی مالی ترقی کے لئے یہ درود شریف پڑھے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤِمِّنَاتِ وَعَلَى الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ ط (ابو یعلیٰ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ)
اے اللہ رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں اور تمام مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات پر (بھی رحمت) نازل فرما۔

جب مسلمان بھائی کو ہنستا دیکھے

تو اس کو یوں دعا دے۔

أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ

اللہ تجھے ہنساتا ہی رہے۔

(بخاری، مسلم، نسائی، سعد بن ابی وقاصؓ)

جب کسی سے اللہ کے لئے محبت ہو

تو اس کو بتا دے کہ مجھے تم سے اللہ کے لئے محبت ہے۔ اس کے جواب میں وہ دوسرے شخص یوں کہے:

أَحَبُّكَ إِلَيَّ أَحَبُّتَنِي لَهُ۔ خدا تجھ سے محبت کرے جس کے لئے تو نے مجھ (نسائی، ابوداؤد، ابن حبان، ابن السنی عن النسائی) سے محبت کی۔

جب کوئی شخص مغفرت کی دعا دے

مثلاً یوں کہے کہ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ (اللہ تیری مغفرت فرمائے) تو جواب میں یوں کہے: وَ لَكَ (یعنی اللہ تیری بھی مغفرت فرمائے) (نسائی، عن عبد اللہ بن مسعودؓ)

جب کوئی شخص حال دریافت کرے

مثلاً یوں کہے کَيْفَ أَصْبَحْتَ (مجھے کس حال میں صبح ہوئی) تو یوں جواب دے۔
أَحْمَدُ اللَّهُ إِلَيْكَ (میں تمہاری طرف اللہ کی تعریف بیان کرتا ہوں یعنی تمہیں یہ سنا تا ہوں کہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے) (طبرانی فی الکبیر عن عبد اللہ بن عمروؓ)

اور جب کوئی شخص آواز دے تو بَلِّغْ كَيْفَ (میں حاضر ہوں) (ابن السنی عن عمرؓ)
اور جب کسی نے اپنے ساتھ بھلائی کر دی، بھلائی کرنے والے کو جَعَلَكَ اللَّهُ خَيْرًا
(اللہ تجھے بھلائی کی جزلے خیر دے) کی دعا دے دی تو اس نے خوب زیادہ تعریف

کردی یعنی خوب زیادہ شکر یہ ادا کیا (ترمذی، نسائی، ابن حبان، عن ابن عمرؓ)

جب کوئی بھائی اپنا مال پیش کرے

تو اسے دعا دیتے ہوئے یوں کہے۔

بَارَكَ اللَّهُ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ اللہ تیرے اہل و عیال میں اور مال میں برکت
(بخاری، ترمذی، نسائی، ابن سنی، عن انسؓ) دے۔

جب قرضہ وصول کر لے

تو قرضہ ادا کرنے والے کو یوں دعا دے۔

أَوْفَيْتَنِي أَوْفَى اللَّهِ بِكَ تو نے میرا حق پورا کر دیا اللہ تجھے پورا اجر دے۔

(بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہؓ)

یا یوں کہے۔ وَفَى اللَّهُ بِكَ (بخاری عن ابی ہریرہؓ)

یا یوں کہے۔ أَوْفَاكَ اللَّهُ (مسلم عن ابی ہریرہؓ) سب کا مطلب ایک ہی ہے۔

اور جب اپنی کوئی پسندیدہ چیز دیکھے

تو یہ پڑھے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ
تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ۔ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس کی نعمت
سے اچھی چیزیں مکمل ہوتی ہیں۔

(ابن ماجہ، حاکم، ابن سنی عن عائشہؓ)

اور جب کبھی کوئی دل بُرا کرنے والی چیز دیکھے

تو یہ پڑھے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ ہر حال میں اللہ تعریف کا مستحق ہے۔
(ابن ماجہ، حاکم، ابن سنی عن عائشہؓ)

جب کبھی اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی بندہ کو کچھ نعمت عطا فرمائی اور اس نے اس پر
 الْحَمْدُ لِلّٰہ کہا تو اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور اگر دوبارہ الحمد للہ کہا تو اللہ اس کے لئے
 پھر سے ثواب عطا فرمائے گا۔ اور اگر تیسری بار پھر الحمد للہ کہا تو اللہ تعالیٰ (ثواب کے ساتھ ساتھ)
 اس کے گناہوں کو بھی معاف فرمادے گا۔ (حاکم عن جابر)

دوسری روایت میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو کوئی نعمت عطا فرمائے وہ اس
 پر الْحَمْدُ لِلّٰہ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ط کہے تو اس کو اس سے بہتر انعام ملے گا جو اسے دیا جا
 چکا ہے۔ (ابن سنی عن انس بن مالک)

اور جب قرضداری میں مبتلا ہو

تو یہ پڑھے۔

(۱) اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَدِّكَ عَنْ
 حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ
 عَمَّنْ سِوَاكَ ط

اے اللہ! حرام سے بچاتے ہوئے اپنے حلال
 کے ذریعہ تو میری کفایت فرما اور اپنے فضل کے
 ذریعے تو مجھے اپنے غیر سے بے نیاز فرمادے۔

(ترمذی، حاکم، عن علی بن ابی طالب)

(۲) اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ كَا شَفِّ
 الْغَمِّ مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّ
 رَحْمَنَ الدُّنْيَا وَرَحِيْمَهَا اَنْتَ
 تَرْحَمُنِيْ فَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَةٍ
 تَغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ
 (حاکم ابن مردویہ، عن ابی بکر الصدیق)

اے اللہ! فکر و غم دور فرمانے والے، غم کے
 ہٹانے والے جو لوگ مجبور حال ہوں ان کی دعاؤں
 کے قبول فرمانے والے، دنیا پر بہت مہربانی فرمانے
 والے اور اس پر نہایت رحم فرمانے والے تو مجھ
 پر رحم فرماتا ہے پس تو مجھ پر رحم فرما، ایسی رحمت کے
 ساتھ جس کے ذریعہ تو مجھے بے نیاز فرمادے
 دوسروں کے رحم کرنے سے۔

اے اللہ! ملک کے ملک تو ملک دیتا ہے جس
 کو چاہے اور ملک چھین لیتا ہے جس سے چاہے تو

(۳) اَللّٰهُمَّ مَا لِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي
 الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ

مِمَّنْ تَشَاءُ وَلَعِنَ مَنْ تَشَاءُ
وَتَذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِبَدَلِكَ الْخَيْرِ
أَنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَحْمَنُ
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تُعْطِيهِمَا مَنْ
تَشَاءُ وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَاءُ
أَرْحَمَنِي رَحْمَةً تُغْنِيَنِي بِهَا
عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ .

عزت دیتا ہے جس کو چاہے اور ذلت دیتا ہے
کو چاہے ترے ہاتھ میں بھلائی ہے بیشک تو
ہر چیز پر قادر ہے اے دنیا اور آخرت کے رحمن
تو یہ دونوں چیزیں دیتا ہے جس کو چاہے اور
روک لیتا ہے جس سے چاہے مجھ پر رحم فرما
ایسی رحمت کے ساتھ جس کے ذریعے تو مجھے بے نیاز
فرمادے دوسروں کے رحم کرنے سے ۔

(طبرانی فی الصغیر عن انس بن مالک)

(۴) اور ازلے قرض کی ایک دعا دہاں گزر چکی ہے جہاں صبح و شام پڑھنے کی دعائیں منقول
ہیں۔ وہ روایت سنن ابی داؤد کی ہے۔

مشغولیت کی وجہ سے تھکن محسوس کرتا ہو یا زیادہ قوت کا خواہش مند ہو

تو سوتے وقت تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ
اللہ اکبر کہے۔ یا یوں کرے کہ ان میں سے ہر ایک کو ۳۲، ۳۲ مرتبہ کہے۔ یا ان میں سے کسی
ایک کو ۳۲ مرتبہ کہے اور باقی دو کو تینتیس، تینتیس مرتبہ کہے۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن حبان، احمد، طبرانی، ابن علی)

یا اس طرح کرے :

کہ ان میں سے ہر ایک کو ہر فرض نماز کے بعد دس دس مرتبہ کہے اور سوتے وقت
سُبْحَانَ اللَّهِ تِثْنِیْسَ مَرَّتَبَةً أَوْ الْحَمْدُ لِلَّهِ تِثْنِیْسَ مَرَّتَبَةً أَوْ اللَّهُ أَكْبَرُ چونتیس
مرتبہ کہے۔

جو شخص دوسو سوں میں مبتلا ہو

تو وہ شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگے (یعنی اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھے) اور دوسو سوں کو وہیں روک دے۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، عن ابی ہریرہؓ)

یا یوں کہے۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ۔

(مسلم، عن ابی ہریرہؓ)

یا یہ پڑھے۔

اَللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔
اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے جس نے کسی کو نہیں جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا اور اس کا کوئی بھی برابر نہیں۔

اس کے بعد بائیں طرف کو تین بار تھکاردے اور شیطان مردود اور اس کے فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگے (ابوداؤد، نسائی، ابن سنی، عن ابی ہریرہؓ)

اور اگر اعمال (یعنی نماز وغیرہ میں) دسوسہ ہو تو سمجھ لے کہ یہ دسوسہ اس شیطان کا ہے جس کا نام خنرب ہے لہذا اس سے اللہ کی پناہ مانگے اور بائیں جانب تین مرتبہ تھکاردے (مسلم، ابن ابی شیبہ، عن عثمان ابن ابی العاص)

اور جب غصہ آئے

تو یہ پڑھے۔

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے اس کو پڑھ لینے سے انشاء اللہ غصہ چلا جائے گا۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، عن سلیمان بن مرد)

جس کی زبان تیز چلتی ہو

اور گفتگو میں بد زبان ہو اسے چاہیے کہ استغفار کو لازم پکڑے (یعنی کثرت سے استغفار پڑھے) کیونکہ حضرت حذیفہؓ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی زبان کی تیزی کی شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا تم استغفار میں کیوں نہیں لگتے؟ میں ضرور بالضرور روزانہ سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

(نسائی، ابن ماجہ، حاکم، ابن ابی شیبہ، ابن کسری، عن حذیفۃ الیمانؓ)

اور جب مجلس میں پہنچے

تو سلام کرے پھر جب چلنے کے لئے کھڑا ہو تو دوبارہ سلام کرے۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ابی ہریرہؓ)

مجلس کے کفارہ کے لئے یہ پڑھے

(۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے کسی مجلس ذکر میں یہ پڑھا (جو ذیل میں درج ہے) تو یہ کلمات اس کے ذکر پر مہربن جائیں گے اور جس نے ان کو لغو باتوں کی مجلس میں کہا تو یہ کلمات ان کے لئے کفارہ ہو جائیں گے۔

میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں، اے اللہ تو پاک ہے اور میں تیری حمد بیان کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان)

حاکم، طبرانی فی الکبیر، ابن ابی شیبہ)

بعض روایات میں ہے کہ اس کو تین مرتبہ پڑھے (ابوداؤد، ابن حبان)

فائدہ : ان کلمات کو مجلس سے اٹھنے سے پہلے پہلے پڑھ لیا جائے۔ یہ مضمون متعدد

صحابہ سے مروی ہے حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت ابو بزرہؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت جابر بن مطعمؓ سے مرفوعاً اور حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے موقوفاً مروی ہے۔ روایات میں کچھ الفاظ کا اختلاف بھی ہے۔ اور حضرت جابر بن مطعمؓ کی روایت کے مطابق الفاظ لکھے ہیں اور ان ہی کی روایت کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس روایت کے بارے میں حافظ منذری الترغیب والترہیب میں فرماتے ہیں: رواہ النسائی والطبرانی ورجالہما رجال الصصحیح والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم۔ تین مرتبہ پڑھنے کا ذکر مرفوعاً حضرت جابر بن مطعمؓ کی ایک روایت میں ہے اور موقوفاً حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے۔ اٹھنے سے پہلے پڑھنے کا ذکر ترمذی میں ہے اور ابوداؤد میں إِذَا ارَادَ أَنْ يَقُومَ مِنَ الْمَجْلِسِ (مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کرے تو پڑھے) مروی ہے۔

(۲) اور ایک روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کسی جگہ جمع ہوتے پھر آپ وہاں سے اٹھ جانے کا ارادہ فرماتے تو الفاظ ذیل فرماتے تھے۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَ
أَتُوبُ إِلَيْكَ عَمِلْتُ سُوءًا وَ
ظَلَمْتُ نَفْسِي فَأَغْفِرْ لِي إِنَّهُ
لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ

اے اللہ! تو پاک ہے اور میں تیری حمد بیان کرتا
ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود
نہیں ہے۔ میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور
تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں میں نے بُرا کیا اور
اپنی جان پر ظلم کیا لہذا تو مجھے بخش دے کیونکہ
گناہوں کو صرف تو ہی بخشتا ہے۔

نسائی، حاکم، عن رافع بن خدیجؓ

ہر مجلس میں ذکر کی ضرورت

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے جس میں انہوں نے اللہ کا ذکر نہ کیا اور اپنے نبی پر درود نہ بھیجا تو یہ مجلس ان کے حق میں نقصان کا سبب

لَا يَخْتَصِرُ الْمَوْقِفَ الْحَدِيثُ وَالْكَفَاةُ مِنَ الْمَتَدَرِّ وَفِيهِ فَاوِدَةُ الْفَارِ وَلَمْ يَأْخُذْهَا الْمَصْنُفُ ۱۲

ہوگی۔ پس اللہ چاہے گا تو انہیں عذاب دے گا یا ان کی مغفرت فرمادے گا۔
ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم، عن ابی ہریرہؓ

جب بازار میں داخل ہو تو یہ پڑھے

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص بازار میں داخل ہو اور اس نے یہ پڑھا۔
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اسی کیلئے ملک ادا اسی کیلئے حمد ہے وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اسے موت نہ آئے گی اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ دس لاکھ نیکیاں لکھ دیں گے اور اس کے دس لاکھ گناہ معاف فرما دیں گے اور اس کے دس لاکھ درجے بلند فرمائیں گے اور اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنادیں گے (ترمذی، ابن ماجہ، حاکم، ابن سنی عن عمرؓ)

۱۔ دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ جو شخص کسی جگہ لیٹا ہو اور اس لیٹنے کے وقت میں اللہ کا ذکر نہ کیا تو یہ لیٹنا اس کے لیے نقصان کا سبب ہوگا اور جو شخص کسی جگہ چلا (یعنی ایک جگہ سے دوسری جگہ گیا) اور اس کے درمیان اس نے اللہ کا ذکر نہ کیا تو یہ چلنا اس کے لیے نقصان کا سبب ہوگا (کافی الترغیب) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ کسی جگہ بیٹھے جہاں انہوں نے اللہ جل شانہ کا ذکر نہ کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا تو یہ مجلس قیامت کے دن ان کے لئے حسرت کا سبب ہوگی اگرچہ ثواب کے لیے جنت میں داخل ہو جائیں (رواہ احمد، ابی داؤد، صحیح ابن حبان، صحیحہ، والحاکم، وقال صحیح علی شرط البخاری) نیز حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ کسی ایسی مجلس سے اٹھتے ہوں جس میں اللہ کا ذکر نہیں کرتے تو وہ گویا مردہ گدھے کی لاش کے پاس سے اٹھتے اور یہ مجلس ان کے لیے قیامت کے دن حسرت کا باعث ہوگی (رواہ ابوداؤد والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم کذا قال التدری) ۱۲۔

خرید و فروخت میں نقصان سے بچنے کیلئے بازار میں پڑھ

(۲) بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ
خَيْرَ هَذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا
فِیْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا
وَشَرِّ مَا فِیْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْهَا بِمَنْیَا
فَاجِرَةٍ اَوْ صَفْقَةٍ خَاسِرَةٍ
(ماکم ابن سنی عن بریدہ)

میں اللہ کا نام لے کر داخل ہوا اے اللہ! میں تجھ
سے اس بازار کی اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس
کی خیر طلب کرتا ہوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں
اس بازار کے شر سے اور جو کچھ اس بازار میں ہے
اس کے شر سے اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں
اس بات سے کہ یہاں جھوٹ قسم کھاؤں یا معاملہ
میں ٹوٹا کھاؤں۔

بازار سے واپس ہو کر

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے تاجروں کی جماعت کیا تم میں سے کوئی
شخص اس سے عاجز ہے کہ جب بازار سے لوٹے تو قرآن مجید کی دس آیات پڑھے
(اگر اس پر عمل کرے گا) تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر آیت کے بدلہ ایک نیکی لکھ دے گا۔
(طبرانی فی البکیر عن ابن عباسؓ)

(ضابطہ کے مطابق یہ نیکی کم از کم دس نیکیوں کے برابر ہوگی)

جب نیا پھل آئے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِی ثَمَرِنَا وَاے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت دے اور

لے اخرجہ الطبرانی فی البکیر کما قال المصنف قال فی مجمع الزوائد رجالہ رجال
الصحيح غير الربيع بن ثعلب وابی اسماعیل المؤذن وکلوا مما ثقتہ وقد ثبت ان الحنفیة
بشرامثالها الی سبع مائۃ ضعف (تحفة الذاکرین للشوکانی)

بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا
فِي صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدَنَانَا .
ہمیں ہمارے شہر میں برکت دے اور ہمارے غلہ
ناپنے کے پیالوں میں برکت دے۔

(مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی ہریرہؓ)

اس کے بعد اس پھل کو اپنے سب سے چھوٹے بچے کو بلا کر دے دے۔

(مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی ہریرہؓ)

کسی کو مصیبت یا پریشانی یا برے حال میں دیکھنے کی دعا

(۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے کسی شخص کو مبتلا دیکھا کسی مصیبت وغیرہ میں
اور یہ پڑھا۔

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا
ابْتَلَاكَ بِيهِ نَفْسِي عَلَى كَثِيرٍ
يَمُنُّ خَلْقٌ تَفْضِيلًا
سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس
حال سے بچایا جس میں تجھے مبتلا فرمایا اور اس نے
اپنی بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت دی۔

تو اس کے پڑھ لینے سے وہ مصیبت یا پریشانی پڑھنے والے کو نہ پہنچے گی جس میں وہ شخص مبتلا
تھا جسے دیکھ کر یہ دعا پڑھی گئی (ترمذی عن عمرؓ والی ہریرہؓ وابن ماجہؓ طبرانی فی الاوسط عن ابن
عمر رضی اللہ عنہ)

سنن ترمذی میں مذکورہ بالا روایت درج کرنے کے بعد حضرت ابو جعفرؓ سے نقل کیا ہے
کہ یہ الفاظ اپنے دل میں کہے اور مصیبت زدہ کو نہ سناٹے (اکابر نے بتایا ہے کہ اگر وہ کسی مصیبت
میں مبتلا ہے تو اس کو سنا کر نہ کہے اور اگر کسی گناہ میں مبتلا ہے تو اس کو سنا کر کہے تاکہ اسے
عبرت ہو)

جب کوئی حیزم ہو جائے یا غلام یا جانور بھانگ جائے تو یہ پڑھے

اللَّهُمَّ زَادَ الضَّالَّةَ وَهَادِيَ
الضَّالُّوَلَةَ أَنْتَ تَهْدِي مَنْ
اے اللہ! اسے گمشدہ کو واپس کرنے والے اور راہ
بھٹکے ہوئے کو راہ دکھانے والے تو ہی گم شدہ کو راہ

الضُّوْلَةُ اِرْدُدْ عَلٰی ضَالَّتِيْ بِقُدْرَتِكَ
وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ
وَفَضْلِكَ (طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرؓ)

بتا ہے اپنی قدرت اور غالبیت کے ذریعہ میری
گمشدہ چیز کو واپس فرما دے کیونکہ بیشک وہ تیری
عطا اور تیرے فضل سے مجھے ملی تھی۔

(۲) یا یوں کر کے کہ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے اور تشهد پڑھے اور یہ پڑھے۔
بِسْمِ اللّٰهِ يَا هَادِيَ الضَّالِّ وَرَادِّ
الضَّالَّةِ اِرْدُدْ عَلٰی بَعِزَّتِكَ وَ
سُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ
وَفَضْلِكَ .
(ابن ابی شیبہ موقوفاً علی ابن عمرؓ)

اللہ کا نام لے کر دعا کرتا ہوں اے گمراہ کے ہدایت
دینے والے اور بھٹکے ہوئے کو واپس کرنے والے
اپنی عزت اور سلطنت کے ذریعہ اس کو مجھ پر لوٹا
دے بے شک وہ تیری عطا اور تیرے فضل سے
مجھے نصیب ہوئی۔

بدشگون فی کلابیان

اور شگون بد نہ لے۔ اگر کوئی شگون بد خیال میں آجائے تو اس کے کفارہ کے لئے یہ

پڑھے۔

(۱) اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ لَّا خَيْرُكَ وَلَا
طَيْرَ لَا طَيْرُكَ وَلَا اِلَهَ غَيْرُكَ
(مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن عمرؓ)

اے اللہ! کوئی خیر نہیں تیری خیر کے سوا اور کوئی
مبارک نہیں تیری مبارک کے سوا اور کوئی معبود
نہیں تیرے سوا۔

(۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم کسی ناگوار چیز کو دیکھو جس سے شگون بد کی طرف
ذہن جاتا ہو تو یہ پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ لَا يَاقِيْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ
وَلَا يَنْ هَبْ بِالسَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ ط .
(ابن ابی شیبہ، ابوداؤد عن ابن عمرؓ)

اے اللہ! بھلائیوں کو آپ ہی وجود دیتے ہیں
اور بد حالیوں کو صرف آپ ہی دور کرتے ہیں
برائی سے بچنے کی ادنیٰ پر لگانے کی طاقت صرف
آپ کی طرف سے ہے۔

جس کی آنکھیں کوئی درد یا تکلیف ہو تو یہ پڑھ کر دم کرے

۱۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَذْهَبْ
حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا .

میں اللہ کا نام لے کر دم کرتا ہوں اے اللہ
اس کی گرمی اور ٹھنڈک اور مرض کو دور فرما .

(نسائی، ابن ماجہ، حاکم، طبرانی عن جابر بن ربیعہ)

اس کے بعد یوں کہے قُمْ بِإِذْنِ اللّٰهِ (اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جا)

اگر کوئی چوپایہ (بیل بھینس وغیرہ) مریض ہو تو یہ پڑھے

۱۔ اَلْبَاسُ اَذْهَبِ الْبَاسُ رَبِّ
النَّاسِ اَشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَوْ
يَكْشِفُ الضُّرَّ اَلَا اَنْتَ .

کچھ ڈر نہیں اے لوگوں کے رب تکلیف دور
فرما (اور) شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے
تیرے سوا کوئی تکلیف کو دور نہیں کر سکتا .

اس کو پڑھ کر چار مرتبہ چوپایہ کے دلہنے نہقنہ میں اور تین مرتبہ اس کے بائیں نہقنہ
میں دم کرے (ابن ابی شیبہ موقوفاً علی ابن مسعود)

اگر کسی کو جن یا آسیب وغیرہ کا اثر ہو

۱۔ تو جس پر اثر ہو اس کو اپنے سامنے بٹھائے اور یہ چیزیں پڑھے .

۱۔ سورۃ فاتحہ .

۲۔ سورۃ بقرہ کی ابتدائی آیات الم سے الْمُفْلِحُونَ تک .

۳۔ وَالْهٰکُمَا لَہٗ قٰحِدٌ (آخر آیت تک)

۴۔ آیت الکرسی .

۵۔ سورۃ بقرہ کا آخری رکوع بِلَدِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ سے آخر تک .

۶۔ شَہِدَ اللّٰہُ اَنّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ (آیت کے ختم تک، آل عمران رکوع ۷)

۷۔ اِنَّ رَبَّکُمْ اللّٰہُ الَّذِیْ (سورۃ اعراف، آخر آیت تک)

- (۸) فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ (سورۃ مومنوں کے ختم تک)
 (۹) سورۃ صافات کی شروع کی دس آیات وَالصّافات سے لے کر ختم تک۔
 (۱۰) تین آیات سورۃ حشر کے آخر سے۔
 (۱۱) سورۃ جن کی آیت وَأَن تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا (آیت کے ختم تک)
 (۱۲) سورۃ قل هو الله أحد۔
 (۱۳) قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ
 (حاکم ابن ماجہ سند احمد عن ابی یعلیٰ)

- (۱) الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
 الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَالِكِ يَوْمِ
 الدِّينِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ
 نَسْتَعِينُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ
 الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ
 أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ
 عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ (ناتھ)
 (۲) الْقُرْآنُ ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ
 هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ
 بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَ
 مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ
 وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ
 إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ
- تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہان کا
 پروردگار ہے نہایت رحم والا ہے بہت بڑا مہربان
 ہے روز جزا کا مالک ہے اے اللہ! ہم تیری ہی
 عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے
 ہیں۔ ہم کو سیدھا راستہ دکھا، ان لوگوں کا راستہ
 جن پر تو نے انعام فرمایا کہ وہ لوگ جن پر تیرا غضب
 نازل ہوا اور جو گمراہ ہوئے۔
 (۱) قرآن یہ وہ کتاب ہے جس میں کچھ بھی شک نہیں۔
 پرہیزگاروں کے لئے رہنما ہے جو غیب
 پر ایمان لاتے اور نماز پڑھتے اور جو کچھ ہم نے
 ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور
 (اے پیغمبر!) جو کتاب تم پر اتاری اور جو (کتابیں)
 تم سے پہلے اتریں یہ لوگ ان (سب) پر ایمان لاتے

لے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے جن آیات کی طرف اجمالاً اشارہ کیا ہے ان کو تفصیل کے ساتھ مع ترجمہ
 از بیان القرآن بالترتیب لکھا جا رہا ہے تاکہ حدیث کے مطابق عمل کرنے میں سب کو آسانی ہو۔

میں اور وہ آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں یہی لوگ ہدایت پر ہیں اپنے پروردگار کی طرف سے اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔

اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ بڑا رحم کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں وہ زندہ ہے سنبھلنے والا ہے نہ اس کو اونگھ دیا جاسکتی ہے اور نہ میندا اسی کی مملوک میں وہ سب چیزیں جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ہیں ایسا کون شخص ہے جو اس کے پاس سفارش کر سکے بدوں اس کی اجازت کے۔ وہ جانتا ہے ان کے تمام حاضر و غائب حالات کو اور وہ اس کے معلومات میں سے کسی چیز کو اپنے احاطہ علمی میں نہیں لا سکتے مگر جس قدر وہ چاہے اس کی کرسی نے سب آسمانوں اور زمین کو اپنے اندر لے رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ان دونوں کی حفاظت کچھ گراں نہیں اور وہ عالی شان عظیم الشان ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی کی ملک ہے وہ سب جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ کہ زمین میں ہیں اور جو باتیں تمہارے نفسوں میں ہیں ان کو اگر تم ظاہر کر دو گے یا کہ پوشیدہ رکھو گے حق تعالیٰ تم سے حساب لیں گے پھر جس کے لیے منظور ہو گا بخش دیں گے اور

وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۚ أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ (بقرہ ۱۶)
(۳) وَاللَّهُمَّ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۝

(بقرہ ۱۹۶)

(۴) اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَهُوَ يُبْصِرُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَهُوَ عَلَى الْعَرْشِ الْقَدِيمِ ۝

(آیت الکرسی بقرہ ۲۲۶)

(۵) اللَّهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبْذَرُوا مَا فِي الْأَرْضِ أَوْ تُخْفَوُا يَحْصِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَنْخِضْ لِمَنْ يَشَاءُ وَ يُعِزُّ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

جس کو منظور ہو گا سزا دیں گے اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں۔ اعتقاد رکھتے ہیں رسول اس چیز کا جو ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے اور مومنین بھی سب کے سب عقیدہ رکھتے ہیں اللہ کے ساتھ اور اس کے فرشتوں کے ساتھ اور اس کی کتابوں کے ساتھ اور اس کے پیغمبروں کے ساتھ کہ ہم اس کے پیغمبروں میں سے کسی میں تفریق نہیں کرتے اور ان سب نے یوں کہا کہ ہم نے سنا اور خوشی سے مانا ہم آپ کی بخشش چاہتے ہیں اے ہمارے پروردگار اور آپ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی شخص کو مکلف نہیں بناتا مگر اسی کا جو اس کی طاقت میں ہو اس کو ثواب بھی اسی کا ہوتا ہے جو ارادہ سے کرے اور اس پر عذاب بھی اسی کا ہو گا جو ارادہ سے کرے۔ اے ہمارے رب! ہم پر دار و گیر نہ فرما بیٹے اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں۔ اے ہمارے رب! ہم پر کوئی ایسا بار نہ ڈالے جس کی ہم کو سہارہ ہو اور درگزر کیجئے ہم سے اور بخش دیجئے ہم کو اور رحم کیجئے ہم پر! آپ ہمارے کارساز ہیں۔ سو آپ ہم کو کافر لوگوں پر غالب کیجئے۔

گوہی دی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی کہ بجز اس ذات کے کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں اور فرشتوں نے بھی اور اہل قلم نے بھی اور معبود

شَيْءٌ قَدِ يُرَىٰ ۖ اِنَّ مِنَ الرَّسُوْلِ بَيِّنًا
اَنْزَلَ اِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ
وَرَسُوْلِهِ تَفِ لَا تَفْرِقُ بَيْنَ اَحَدٍ
مِّنْ رُّسُوْلِهِ تَفِ وَقَالُوا سَمِعْنَا
وَاَطَعْنَا غُفْرًا اِنَّكَ رَبَّنَا
وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۚ لَا يُكَلِّفُ
اللّٰهُ نَفْسًا اِلًا وَّ سَعَهَا لَهَا مَا
كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ
رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ لِّسِنًا سَاجِدَةً
اَوْ اَخْطَا نَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ
عَلَيْنَا اَوْثَرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلٰى
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا
تَحْمِلْنَا مَا لَوْ طَاقَةٌ لَّنَا بِهِ
وَاَعْظُ عَنَّا قَدْ وَاغْفِرْ لَنَا قَدْ
وَارْحَمْنَا قَدْ اَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا
عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ ۝

(بقرہ - آخری رکوع)

(۶) شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰئِكَةُ وَاُولُو
الْعِلْمِ قَايِمًا بِالْقِسْطِ ط

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ
(آل عمران رکوع ۶)

بھی وہ اس شان سے ہیں کہ اعتدال کے ساتھ
انتظام رکھنے والے ہیں۔ ان کے سوا کوئی معبود
ہونے کے لائق نہیں اور وہ زبردست میں حکمت
والے ہیں۔

بے شک تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے تمام
آسمانوں اور زمین کو چھ روز میں پیدا کیا۔ پھر عرش
پر قائم ہوا۔ چھپا دیتا ہے شب سے دن کو ایسے
طور پر کہ وہ شب ان دن کو جلدی سمجھ لیتی ہے
اور سورج اور چاند اور دوسرے ستاروں کو پیدا
کیا ایسے طور پر کہ سب اس کے حکم کے تابع ہیں
یاد رکھو اللہ ہی کے لیے خاص ہے خالق ہونا اور
حاکم ہونا بڑی خوبیوں کے بھرے ہوئے ہیں اللہ
تعالیٰ جو تمام عالم کے پروردگار ہیں۔

اللہ تعالیٰ بھی بہت ہی عالی شان ہے جو کہ بادشاہ
حقیقی ہے، اس کے سوا کوئی بھی لائق عبادت نہیں
عرش عظیم کا مالک ہے اور جو شخص اللہ کے ساتھ
کسی اور کی بھی عبادت کرے کہ جس پر اس کے پاس
کوئی بھی دلیل نہیں، سو اس کا حساب اس کے رب
کے یہاں ہوگا۔ یقیناً کافروں کو فلاح نہ ہوگی اور
آپ یوں کہا کریں کہ اے ہمارے رب معاف کر اور
رحم کر اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر
رحم کرنے والا ہے۔

قسم ہے ان فرشتوں کی جو صف باندھے کھڑے

(۱) اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتِّیْنَ
اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ
یُغْشِی الْیَلَّ النَّهَارَ یَطْلُبُ دُجَیَّآ
وَالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالنُّجُوْمَ
مَسْحُورٰتٍ اَیَّامٍ مَّرْمُومَہٗ ۚ اَوَّلَہٗ الْخَلْقِ
وَالْاٰمُرُ طَبَارَکَ اللّٰهُ رَبُّ
الْعَالَمِیْنَ ط

(اعراف ۷۷)

(۸) فَتَعَالٰی اللّٰهُ الْمَلِکُ الْحَقُّ ط
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ
وَمَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ إِلَٰهًا آخَرَ لَوْ
بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فِیٰنَا حِسَابٌ
عِنْدَ رَبِّہٖ ط اِنَّہٗ لَیُفْلِحُ الْکَافِرِیْنَ
وَقُلْ رَبِّ اغْفِرْ وَاَرْحَمْ وَاَنْتَ
اَنْتَ خَیْرُ الرَّحِیْمِیْنَ ط
(مومنون آخری رکوع)

(۹) وَالصَّفٰتِ صَفَاةٌ فَالْزَجْرٰتِ

رَحْبْرَاهُ فَالتَّلْيِيتِ ذِكْرَاهُ إِنَّ الْفَلَكُ
لَوَاحِدَةٌ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ
إِنَّا زَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ
نَاكُورِيبَةٍ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ
شَيْطَانٍ مَّارِدَةٍ لَّا يَسْمَعُونَ
إِلَّا الْمَدَىٰ أَوْ عَلَىٰ وَيَقْدِفُونَ مِّنْ
كُلِّ جَانِبٍ دُخُورًا وَلَهُمْ عَذَابٌ
وَاصِبٌ إِلَّا مَن نَّخْطِفُ
النَّخْطِفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبَةٌ
فَاسْتَفْتَهُمْ أَهْمُ أَشَدَّ خَلْقًا
أَمْ مَن خَلَقْنَا إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ
مِّنْ طِينٍ لَّوْزِبَةٍ

(صافات ۱۶)

ہوتے ہیں پھر ان فرشتوں کی جو بندش کرنے
والے ہیں پھر ان فرشتوں کی جو ذکرِ تلووت کرنے
والے ہیں کہ تمہارا معبود ایک ہے وہ پروردگار ہے
آسمانوں کا اور زمین کا اور پروردگار ہے طلوع
کرنے کے مواقع کا ہم ہی نے رونق دی اس
طرف والے آسمان کو ایک عجیب آتش یعنی
ستاروں کے ساتھ اور حفاظت بھی کی ہے ہر شے
شیطان سے وہ شیطاں عالم بالا کی طرف کان بھی
نہیں لگا سکتے اور ہر طرف سے مار کر دھکے دے دیے
جاتے ہیں اور ان کے دائمی عذاب ہو گا مگر جو شیطان
کچھ خبر لے ہی جھلگے تو ایک دھکتا ہوا شعلہ اس کے
پچھے لگ لیتا ہے تو ان سے پوچھئے کہ یہ لوگ
بنادٹ میں زیادہ سخت ہیں یا ہماری پیدا کی ہوئی یہ
چیزیں ہم نے ان لوگوں کو چپکٹی مٹی سے پیدا
کیا۔

وہ اللہ ایسا معبود ہے کہ اس کے سوا کوئی
معبود نہیں، وہ جانتے والا ہے پوشیدہ چیزوں کا
اور ظاہری چیزوں کا، وہی بڑا مہربان رحم والا
ہے۔ وہ اللہ ایسا معبود ہے کہ اس کے سوا
کوئی اور معبود نہیں، وہ بادشاہ ہے، پاک ہے
سالم ہے امن دینے والا ہے۔ نگہبانی کرنے
والا ہے۔ زبردست ہے خرابی کا درست کرنے
والا ہے بڑی عظمت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے شر سے

(۱۰) هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ
الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ هُوَ اللَّهُ
الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ
الْقَدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ
الْمُهَيِّمُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ
الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا
يُشْرِكُونَ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ

پاک ہے وہ معبود ہے پیدا کرنے والا ہے
ٹھیک ٹھیک بنانے والا ہے اس کے اچھے اچھے
نام ہیں، سب چیزیں اس کی تسبیح کرتی ہیں جو
آسمانوں اور زمین میں ہیں اور وہی زبردست
حکمت والا ہے۔

اور ہمارے پروردگار کی بڑی شان ہے اس
نے نہ کسی کو بیوی بنایا اور نہ اولاد، اور ہم میں
جو احمق ہوتے ہیں وہ اللہ کی شان میں حد سے
بڑھی ہوئی باتیں کہتے تھے۔

آپ کہہ دیجئے کہ وہ یعنی اللہ ایک ہے اللہ
بے نیاز ہے اس کے کوئی اولاد نہیں اور نہ
وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کے برابر
کا ہے۔

آپ کہتے کہ میں صبح کے ملک کی پناہ لیتا ہوں تمام
مخلوقات کے شر سے اور اندھیری رات
کے شر سے جب وہ آجائے اور گرمیوں پر
پڑھ پڑھ کر پھونکنے والیوں کے شر سے
اور حسد کرنے والوں کے شر سے جب وہ
حسد کرنے لگے۔

آپ کہتے میں پناہ لیتا ہوں لوگوں کے رب
کی لوگوں کے بادشاہ کی، لوگوں کے معبود کی
بدی سے اس کی جو دوسو سے ڈالے اور
چھپ جائے جو دوسو سے ڈالتا ہے لوگوں کے

الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ
الْحُسْنَىٰ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

(حشر)

(۱۱) وَإِنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ
صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ۚ إِنَّهُ
كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ
شَطَطًا ۚ

(۱۲) قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۚ اللَّهُ
الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۚ وَلَمْ
يُولَدْ ۚ وَلَمْ يَكُن لَّهُ
كُفُوًا أَحَدٌ ۚ

(۱۳) قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۚ مِنْ
شَرِّ مَا خَلَقَ ۚ وَمِنْ شَرِّ
غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۚ وَمِنْ شَرِّ
النَّفَّاثِ فِي الْعُقَدِ ۚ وَمِنْ
شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۚ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۚ
مَلِكِ النَّاسِ ۚ إِلَهِ النَّاسِ ۚ
مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۚ
الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ

النَّاسِ ۚ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّاسِ ۚ

دلوں میں جنوں میں سے ہو یا آدمیوں میں سے

جس کی عقل ٹھکانے نہ ہو

(۱) سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کیا جائے۔ صبح شام تین روز تک دم کرے۔ جب بھی سورۃ فاتحہ ختم کرے تو اپنا ٹھوک منہ میں جمع کرے، پھر اسے اس شخص پر ہتکار دے جس کی عقل ٹھکانے نہ ہو (ابوداؤد، نسائی عن خارجہ بن الصلت عن عمرؓ)

سانپ بچھو کے ڈسنے کا علاج

(۱) جب سانپ (وغیرہ) ڈس لے اس پر سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا جائے۔
(صحاح ستہ، عن ابی سعید)

اور یہ دم کرنا سات مرتبہ ہو (ترمذی عن ابی سعید)

(۲) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بجا لیت نماز ایک مرتبہ بچھونے ڈس لیا۔ آپ نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کہ بچھو پر اللہ کی لعنت ہو نہ نماز پڑھنے والے کو چھوڑتا ہے نہ کسی دوسرے کو۔ اس کے بعد پانی اور نمک منگایا اور نمک کو پانی میں گھول کر ڈسنے کی جگہ پر پھرتے رہے اور سورۃ قل یا ایہا الکافرین اور سورۃ قل اعوذ برب الناس پڑھتے رہے (طبرانی فی الکبیر عن علیؑ)۔

(۳) حضرت عبداللہ بن زیدؓ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور اقدسؐ پر زہریلے جانور کے کاسٹے کا رقیہ پیش کیا (جو کچھ پڑھ کر دم کیا جائے وہ رقیہ ہے) آپ نے اس کو سن کر اجازت مرحمت فرمائی اور فرمایا کہ یہ جنات کے معاہدہ کی چیزوں میں سے ہے (یعنی اس کو سن کر جنات دور ہو جاتے ہیں) کیونکہ ان سے عہد لیا گیا تھا کہ اس کو سن کر چلے جائیں گے۔

وہ رُقیہ یہ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ شَجَّةٌ قَرْنِيَّةٌ مِدْحَةٌ بَحْرٌ قُطْبٌ

طبرانی فی الاوسط عن عبد اللہ بن زید

(حاشیہ اگلے صفحہ پر)

جلے ہوئے پر یہ پڑھ کر دم کرے

(۱) اَذْهَبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اے سب انسانوں کے رب تکلیف کو دور فرما
اشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَشَافِیْ توشفا دے (کیونکہ) تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔

جب آگ جلتی دیکھے

(۱) تو اسے تکبیر کے ذریعہ بجھائے یہ (ابو لیلیٰ ابن سنی عن ابی ہریرۃ و ابن عمرؓ)

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) اے مصنفؒ نے کَدِیغ (یعنی جسے کوئی زہریلی چیز ڈس لے اس) کا زہر اتارنے کے لئے یہ الفاظ نقل کئے ہیں اور طبرانی معجم اوسط کا حوالہ دیا ہے۔ ہندوستان کے بعض اکابر نے اس کو پڑھ کر زہر اتارنے کا یہ طریقہ احقر کو بتلایا تھا کہ پانی میں نمک ملا یا جائے اور پھر اس نمک والے پانی کو ڈسی ہوئی جگہ پر ڈالتے رہیں اور مذکورہ کلمات پڑھتے رہیں۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ لفظ قفط کا کیا ترجمہ ہے، معلوم نہیں احقر نے بھی اس کا ترجمہ کتب لغت اور غریب الحدیث میں تلاش کیا تو نہیں ملا باقی الفاظ کا ترجمہ ہے۔ میں اللہ کا نام لے کر زہر اتاتا ہوں۔ یہ ایک زخم ہے سینگ (یعنی ڈنگ) والا زہر اتارنے کے لئے یہ سمندری نمک ہے۔ مجمع الزوائد ص ۱۱۵ جلد ۵ میں معجم اوسط طبرانی کے حوالہ سے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ شَجَّةٌ قُرْنِيَّةٌ مُّذْحَجَةٌ مُّعْطَا۔ یہ حضرت عبداللہ بن زید کی روایت ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود سے یوں نقل کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زہریلی چیز کے ڈسنے پر جھاڑنے کے الفاظ ذکر کئے گئے تو آپ نے فرمایا مجھ پر پیش کر دو۔ چنانچہ حاضرین نے آپ پر پیش کئے جو یہ الفاظ تھے۔
بِسْمِ اللّٰهِ قُرْنِيَّةٌ شَجَّةٌ مُّذْحَجَةٌ بِحُرِّ مُّعْطَا۔

آپ نے فرمایا کہ یہ وہ کلمات ہیں جنہیں حضرت سلیمانؑ نے زہریلے جانوروں سے بطور عمدہ کے لیا تھا میں انکے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا اس کا حوالہ بھی معجم طبرانی اوسط کا ہے لیکن حصن حصین کے موافق روایت کے الفاظ نہیں ملے۔ اے مصنفؒ فرماتے ہیں کہ یہ مجرب ہے (یعنی آگ لگتی دیکھے تو اللہ اکبر پڑھے)

جب کسی کا پیشاب بند ہو جائے یا پتھری کا مرض ہو یا اور کوئی تکلیف ہو تو یہ پڑھ کر دم کرے

(۱) رَبَّنَا اللَّهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ
تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ كَمَا رَحِمْتَكَ فِي السَّمَاءِ
فَاَجْعَلْ رَحِمَتَكَ فِي الْأَرْضِ وَاعْفِرْ لَنَا
خُوبِنَا وَنَحْطِئَاتِنَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ
فَاَنْزِلْ شِفَاءً مِّنْ شِفَاءِكَ وَ
رَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ عَلَى هَذَا
الرَّوْجِ قَبْرًا.

ہمارا رب وہ ہے جو آسمان میں (معبود ہے) تیرا نام پاک ہے تیرا حکم آسمان اور زمین میں جاری ہے جیسا کہ تیری رحمت آسمان میں ہے سو تو زمین میں بھی اپنی رحمت بھیج اور ہمارے گناہ اور ہماری خطائیں بخش دے تو پاکیزہ لوگوں کا رب ہے سو تو اپنی شفاؤں میں سے ایک شفا اور اپنی رحمتوں میں سے ایک رحمت اس درد پر اتار دے جس سے وہ اچھا ہو جائے۔

(نسائی، ابوداؤد، حاکم، عن ابی الدرداءؓ)

جب بدن میں کسی جگہ زخم یا پھوڑا پھنسی ہو

(۱) تو شہادت کی انگلی کو منہ کے لعاب میں بھر کر زمین پر رکھ دے اور پھر اٹھا کر تکلیف کی جگہ پر پھرتے ہوئے یہ پڑھے۔

بِسْمِ اللَّهِ شَرِيبَةُ أَرْضِنَا بِرَيْقَةٍ
بَعْضُنَا لِيُشْفَى سَقِيمُنَا يَا ذَا رَبَّنَا
(مسلم، عن عائشہؓ)

میں اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں یہ ہماری زمین کی مٹی ہے جو ہم میں سے کسی کے ہتھوک میں ملی ہوئی ہے تاکہ ہماری بیماری کو ہمارے رب کے حکم سے شفا ہو۔

جب پاؤں سُن ہو جائے

(۱) تو دل میں اسے یاد کرے جو لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔ (ابن السنی (حاشیہ اگلے صفحہ پر)

موقوفاً علی ابن عباسؓ

اگر بدن میں کسی جگہ درد ہو

یا کوئی اور تکلیف ہو تو تکلیف کی جگہ داہنا ہاتھ رکھ کر تین بار بسم اللہ کہے پھر سات

بار یہ پڑھے :

اللہ کی ذات اور اس کی قدرت کی پناہ لیتا ہوں
اس چیز کے شر سے جس کی تکلیف پارہا ہوں
اور جس سے ڈر رہا ہوں ۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ
شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَافِرُ۔
(مسلم، سنن اربعہ، عن عثمان بن ابی العاصؓ)

(۲) یا سات مرتبہ یہ پڑھے ۔

اللہ کی عزت اور قدرت کی پناہ لیتا ہوں میں
اس چیز کے شر سے جس کو میں محسوس کر
رہا ہوں ۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ
شَرِّ مَا أَجِدُ۔
(موطا، ابن ابی شیبہ عن ابن ابی العاصؓ)

(۳) یا تکلیف کی جگہ ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ یہ پڑھے ۔

اللہ کی عزت اور قدرت کی پناہ لیتا ہوں میں
ہر اس چیز کے شر سے جس کو میں محسوس کر
رہا ہوں ۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ مِّنْ شَرِّ مَا أَجِدُ۔
(مسند احمد، طبرانی فی المعجم عن کعب بن مالکؓ)

(۴) یا یہ پڑھے

میں اللہ کا نام لے کر شفا طلب کرتا ہوں اللہ
کی عزت اور قدرت کے واسطے سے اپنے

بِسْمِ اللّٰهِ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ
وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ

(حاشیہ غفر گزشتہ) اے شیخ ابن السنی نے عمل الیوم واللیلہ میں متعدد واقعات اس طرح نقل کیے ہیں جن میں یہ
مذکور ہے کہ بعض حضرات کا جب پاؤں سن ہو گیا تو ان سے کہا گیا کہ اپنے سب سے زیادہ محبوب کا ذکر کر دو تو انہوں
نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی لیا اور پاؤں ٹھیک ہو گیا ۔

مِنْ وَاجِبِي هَذَا۔

اس درد کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جسے محسوس کر رہا ہوں۔

یہ دعا طاق مرتبہ پڑھے۔ درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے۔ ایک مرتبہ پڑھ کر ہاتھ اٹھالے پھر ہاتھ رکھ کر پڑھے اور بار بار ایسا کرے (ترمذی عن النبی) یا اپنے نفس پر معوذات پڑھ کر دم کرے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

(سورۃ قل یا ایہا الکافرون، سورۃ قل ہو اللہ احد، سورۃ قل اعوذ برب الفلق، سورۃ قل اعوذ برب الناس، ان چاروں کو معوذات کہتے ہیں۔

آنکھ دکھنے آجائے تو یہ پڑھے

(۱) اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّيْ وَارِنِيْ فِي الْعَدُوِّ ثَارِيْ وَانصُرْ فِي عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِيْ (حاکم ابن السنی عن النبی)

اے اللہ! میری بینائی سے مجھے نفع پہنچا اور میرے مرتے دم تک اسے باقی رکھ اور دشمن میں میں انتقام مجھے دکھا اور جس نے مجھ پر ظلم کیا اس کے مقابلہ میں میری مدد فرما۔

اور جس کو بخار چڑھ آئے یہ دعا پڑھے

(۱) بِسْمِ اللّٰهِ الْکَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اللہ کا نام لے کر شفا چاہتا ہوں جو بڑا ہے

اے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو جسمانی تکلیف محسوس ہوتی تھی تو معوذات پڑھ کر اپنے اوپر دم فرماتے تھے اپنے دست مبارک پر دم کر کے جسم مبارک پر پھرتے تھے پس جب آپ اس مرض میں مبتلا ہوئے جس میں آپ کا دماغ ہوا تو میں دم کرتی تھی اور معوذات پڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر دم کر کے آپ کے دست مبارک کو آپ کے جسم پر پھرتی تھی۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ روایت فرماتی ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے کوئی بیمار ہو جاتا تو آپ معوذات پڑھ کر اس پر دم فرماتے تھے (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۳۲)

میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں جو عظیم ہے جوش
مارتی ہوئی رگ کے شر سے اور آگ کی گرمی
کے شر سے۔

الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عَرَقٍ لَعَارٍ
وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ
(حاکم ابن ابی شیبہ عن ابن عباس)

اگر زندگی سے عاجز آجائے

(۱) اور تکلیف کی وجہ سے جینا برا معلوم ہو تو موت کی تمنا اور دعا ہرگز نہ کرے، اگر دعا
مانگنا ہی ہو تو یوں دعا مانگے۔

اے اللہ! تو مجھے زندہ رکھ جب تک کہ زندگی
میرے لیے بہتر ہو اور جب میرے لیے موت
بہتر ہو تو مجھے اٹھا لیجیو۔

اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ
خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتْ
الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي.

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن سنی عن انس)

جب کسی مریض کی عیادت کرے تو یوں تسلی دے

کچھ حزن نہیں انشاء اللہ یہ بیماری گناہوں سے
پاک کرنے والی ہے کچھ حزن نہیں انشاء اللہ یہ
بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے۔

اَلْوَبْأُ مَنْ طَهُورٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
اَلْوَبْأُ مَنْ طَهُورٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ.
(بخاری، نسائی عن ابن عباس)

(۲) اور مٹی میں تھوک کر اپنی انگلی اس میں بھر کر تکلیف کی جگہ پھیرتے ہوئے یہ پڑھے۔

ہم اللہ کا نام لے کر شفا چاہتے ہیں یہ ہماری
زمین کی مٹی ہے اور ہمارے بعض افراد کا تھوک
ہے تاکہ شفا دی جائے ہمارے مریض کو ہمارے

بِسْمِ اللّٰهِ شُرْبَةً اَرْضَيْنَا
رِنَقَةً لِّبَعْضِنَا يَشْفِي سَقِيمُنَا
يَا ذِي زَيْنَا.

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن عائشہ)

بخاری کی ایک روایت میں باذن ربنا کہ جگہ باذن اللہ آیا ہے۔

(۳) اور مریض کے بدن پر دھنا تاکہ پھیرتے ہوئے یہ پڑھے۔

اے اللہ لوگوں کے رب تکلیف کو دور فرما اس کو شفا دے اور تو شفا دینے والا ہے کوئی شفا نہیں تیری شفا کے علاوہ ایسی شفا دے جو ذرا سا مرض بھی نہ چھوڑے۔

اللَّهُمَّ أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ
النَّاسِ اشْفِهِ وَأَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ
إِلَّا بِشِفَائِكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ
سَقَمًا (بخاری، مسلم، نسائی، عن عائشہ رض)

(۴) یا مریض کو یہ کلمات پڑھ کر جھارٹے۔

میں اللہ کا نام لے کر تجھ پر دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے بچانے کے لئے جو تجھے ایذا دیتی ہے اور ہر نفس کے شر سے اور ہر حاسد کی آنکھ کے شر سے اللہ تجھے شفا دے، اللہ کا نام لے کر میں تجھ پر دم کرتا ہوں۔

بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ
يُؤْذِيكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ
أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ
بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ .

(مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی سعید الخدری رض)

(۵) یا یہ کلمات پڑھ کر دم کرے۔

میں اللہ کا نام لے کر تجھ پر دم کرتا ہوں اور اللہ تجھے ہر مرض سے شفا دے گا جو میرے اندر ہے گرہوں پر پھونکنے والیوں کے شر سے جب وہ حد کرے۔

بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ وَاللَّهُ يَشْفِيكَ
مِنْ كُلِّ دَاءٍ فَيْدُكَ مِنْ شَرِّ
النَّفْسِ الثَّقَلِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ
حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ .

نسائی، ابن ابی شیبہ، عن عائشہ رض

بعض روایات میں ہے کہ اس کو تین بار پڑھے (حاکم عن عائشہ رض)

(۶) یا یہ پڑھ کر دم کرے۔

میں اللہ کا نام لے کر تجھ پر دم کرتا ہوں ہر مرض سے، اللہ تجھے شفا دے گا حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حد کرے اور ہر آنکھ والے کے شر سے (یعنی نظر لگ جانے سے)

بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ
يَشْفِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ
إِذَا حَسَدَ وَمِنْ كُلِّ دُوَى عَيْنٍ ط
(مسند احمد، عن عائشہ رض)

(۷) اور یوں دعا کرے۔

اللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَذْكَاكَ
عَدُوُّكَ اَوْ يَنْشِئُ لَكَ اِلَى جَنَازَةٍ
(ابوداؤد، ابن حبان، حاکم عن عبد اللہ بن عمر بن العاص) جاتے گا (یعنی شفا پا کر نیک کاموں میں لگے گا)
(۸) یا یوں دعا مانگے۔

اللّٰهُمَّ اشْفِهِ اللّٰهُمَّ عَافِهِ
(حاکم، ترمذی، ابن حبان، عن علیؓ)

نسائی میں عافہ کے بجائے اغفہ ہے۔

(۹) اور مریض کو خطاب کر کے یوں دعا کرے۔

يَا فُلَانُ شَفَى اللّٰهُ سَقَمَكَ وَ
غَضَبَكَ وَ ذُنُوبَكَ وَ عَافَاكَ فِي
وَدُنْيِكَ وَ جِسْمِكَ اِلَى مُدَّةٍ اَجَلُكَ
(حاکم عن سلمانؓ)

اے فلاں اللہ تیرے مرض سے تجھے شفا یاب
فرمائے، تیرے گناہ بخشے اور تیری مقررہ اجل
کے آخر وقت تک تیرے دین اور تیرے
جسم میں عافیت رکھے۔

فلاں کی جگہ مریض کا نام لے۔

(۱۰) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے کسی ایسے مریض کی عیادت کی جس
کو اس مرض میں موت نہیں آتی ہے اور اس نے اس کے پاس ہوتے ہوئے سات مرتبہ
یوں پڑھا۔

اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ
الْعَظِيْمِ اَنْ يَشْفِيكَ
میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جو عظیم ہے اور
عرش عظیم کا رب ہے کہ تجھے شفا عطا فرمائے۔

تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور اس مرض سے شفا یاب فرمائے گا۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم، ابی شیبہ عن ابن عباسؓ)

(۱۱) ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ فلاں شخص بیمار
ہے۔ انہوں نے فرمایا کیا تمہیں اس سے خوشی ہوگی کہ وہ اچھا ہو جائے۔ اس نے کہا مجھے ضرور
خوشی ہوگی۔ فرمایا تم یوں دعا کرو۔

يَا حَلِيمُ يَا كَرِيمُ اشْفِنَا (اے علم والے اے کرم والے فلاں کو شفا دے)
اس طرح دعا کرنے سے وہ انشاء اللہ اچھا ہو جائے گا۔ (ابن ابی شیبہ موقوفنا علی علیؑ)

مریض کے پڑھنے کے لئے

(۱) فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو مسلمان مرض کی حالت میں اللہ تعالیٰ کو ان الفاظ میں چالیس مرتبہ پکارے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ

تیرے سوا کوئی معبود نہیں (اے اللہ) تو پاک ہے میں نے اپنی جان پر ظلم کیا)

اور پھر اسی مرض میں مرجائے تو اسے شہید کا ثواب دیا جائے گا اور اگر اچھا ہو گیا تو اس حال

میں اچھا ہو گا کہ اس کے سب گناہ معاف ہو چکے ہوں گے (حاکم عن سعد بن ابی وقاصؓ)

(۲) ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے

اپنے مرض میں یہ پڑھا۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ

لَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ

وَلَهُ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

وَلَوْ حَوْلَ وَلَوْ قُوَّةً إِلَّا بِاللَّهِ

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان،

حاکم، عن ابی سعیدؓ و ابی ہریرہؓ)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے

بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ تنہا ہے

اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود

نہیں، اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لئے

سب حمد ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور

گناہوں سے بچانے اور نیکیوں پر لگانے کی طاقت

اللہ ہی کو ہے۔

اور پھر اسی مرض میں اس کی موت آگئی تو دوزخ کی آگ اسے نہ جلائے گی۔

شہادت کی تمنا اور اس کا سوال

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے

شہادت کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ ضرور اسے شہادت کے مرتبہ میں پہنچا دے گا۔ اگرچہ وہ اپنے بستر پر مر جائے (مسلم سنن اربعہ عن سہل بن حنیف)

اور ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص سچے دل سے شہادت طلب کرے گا تو اسے دے دی جائے گی۔ اگرچہ واقعی طور پر دنیا میں نصیب نہ ہو۔ (مسلم عن النبی)

نیز فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے اللہ کی راہ میں اتنی دیر جنگ کی جتنی دیر اونٹنی کے دو مرتبہ دودھ نکالنے کے درمیان وقفہ ہوتا ہے تو اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور جس نے سچے دل سے اللہ سے سوال کیا کہ وہ (فی سبیل اللہ) قتل ہو جائے پھر اپنی موت مر گیا یا مقتول ہو گیا تو اسے شہید کا اجر ملے گا۔

(سنن اربعہ عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہادت کے لیے یوں دعا کرتے تھے۔

اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِي بِبَدَنِكَ رَسُوْلِكَ (بخاری عن ابن عمر)

اے اللہ! مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب فرما اور مجھے اپنے رسول کے شہر میں موت دے۔

جان کنی کے وقت کے اعمال

جب یہ معلوم ہونے لگے کہ موت کا وقت قریب ہے تو جو لوگ دماغ حاضر ہوں وہ اس کامنہ قبلہ کی طرف پھیر دیں (حاکم ابن ابی قتادہ)

اے اونٹنی کا جب دودھ نکالنے لگتے ہیں تو تھوڑا سا نکال کر ذرا دیر اونٹنی کو چھوڑ دیتے ہیں اور تھوڑا سا وقفہ دے کر پھر دودھ نکالنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ وہ پورا دودھ چھوڑ دیتی ہے اگر اس طرح نہ کیا جائے تو وہ اوپر کو دودھ چڑھا لیتی ہے۔ اس درمیان وقفہ کو فواق کہا جاتا ہے۔

اے حضرت عمر رضی اللہ عنہ دعا کیا کرتے تھے کہ اللہ مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب فرما اور مجھے اپنے رسول کے شہر میں موت دے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی شہید ہوئے اور مدینہ منورہ ہی میں وفات پائی۔

۱، اور جس کا جان کنی کا وقت ہو وہ یوں پڑھے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور
وَالْحَقِّقْنِي بِالزَّيْنِقِ الْوَعْلَى۔ مجھے اوپر والے ساتھیوں میں پہنچا دے۔
(بخاری، مسلم، ترمذی، عن عائشہؓ)

(۲) یا یہ پڑھے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ لِلْمُوتِ سَكْرَاتٍ کونی معبود نہیں اللہ کے سوا بے شک موت
کے لئے سختیاں ہیں۔

(بخاری، مسلم، ابن ماجہ، عن عائشہؓ)

(۳) اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى غَمَرَاتِ اے اللہ! موت کی سختیوں پر میری مدد فرما۔
الْمَوْتِ وَسَكْرَاتِ الْمَوْتِ۔ (ترمذی، عن عائشہؓ)

(۴) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا مومن بندہ میرے نزدیک ہر خیر کے درجہ میں ہے کیونکہ وہ
اس وقت میری تعریف کرتا ہے جب میں اس کی جان کو اس کے دونوں پہلوؤں کے درمیان
سے نکالتا ہوں (مسند احمد عن ابی ہریرہؓ)

جان کنی کے وقت جو شخص موبود ہو

وہ جان کنی والے کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرے (یعنی ذرا بلند آواز سے خود لا الہ الا اللہ
پڑھے تاکہ وہ بھی سن کر پڑھے) (مسلم، سنن اربعہ عن ابی سعید خدریؓ)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو گا وہ جنت
میں داخل ہو گا (یعنی بلا عذاب بھگتے جنت میں جائے گا) (ابوداؤد، حاکم عن معاذ بن جبلؓ)

روح نکل جانے کے بعد میت کی آنکھیں بند کرے

اپنے لئے خیر کی دعا کرے کیونکہ اس کی دعا پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔ پھر میت کے
لئے یوں دعا کرے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقُلُوْبٍ وَّ اَرْفُ
 وَّرَجَّتْ فِي الْمَهْدِ يَتِيْمًا وَاَخْلَعَتْ
 فِي عَقِبِهِ فِي الْغَايِبِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا
 ذَلِكُمْ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَاَفْسَحْ
 لَهُ فِي قَبْرِهِ وَتَوَدَّ لَهُ فِيْهِ ط

اے اللہ اس کو بخش دے اور ہدایت یافتہ
 بندوں میں شامل فرما کر اس کا درجہ بلند فرما
 اور اس کے پسماندگان میں تو اس کا خلیفہ ہو
 جا اور اے رب العالمین! ہمیں اور اسے بخش
 دے اور اس کی قبر کو کشادہ اور منور فرما۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، عن ام سلمہؓ)

یہ دعا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوسلمہؓ کی موت کے بعد ان کی آنکھیں بند
 فرما کر پڑھی تھی اور فلاں کی جگہ لادبی سلمتہ فرمایا تھا جب کوئی شخص کسی دوسرے مسلمان
 کے لئے یہ دعا پڑھے تو فلاں کی جگہ اس کا نام لے اور نام سے پہلے زیر والالام لگا دے۔

میت کے گھرانے کا ہر آدمی اپنے لئے یوں دعا کرے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلَدِيْ وَاَعْقِبْنِيْ
 مِنْهُ عَقْبِيْ حَسَنَةً .

اے اللہ مجھے اور اسے بخش دے اور مجھے اس
 کا نعم البدل عطا فرما۔

(مسلم، سنن اربعہ، عن ام سلمہؓ)

اور اس پر سورۃ یٰسین پڑھ دی جائے (نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم عن معقل بن یسارؓ)

جب کوئی مصیبت پہنچے تو یہ پڑھے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ط

جے شک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم اللہ ہی کی

اے حدیث کے ظاہری الفاظ اِقْرَأْ دُحَّا عَلٰی مَوْتَاکُمْ سے معلوم ہوتا ہے کہ جان نکلنے کے
 بعد وہاں سورۃ یٰسین پڑھی جائے اور بعض علماء نے اس کا یہی مطلب بتایا ہے۔ دوسرے
 علماء فرماتے ہیں کہ لفظ مَوْتَاکُمْ سے وہ مراد ہے جس کی موت کا وقت بالکل قریب ہو
 چکا ہو اور ہمارے دیار میں یہ معمول ہے۔

اللَّهُمَّ اجْزِنِي فِي مُصِيبَتِي
وَاخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا ط
(مسلم، عن ام سلمہ)

طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! میری
مصیبت میں اجر دے اور اس کے عوض مجھے اس سے
اچھا بدل عنایت فرما۔

جب کسی کا بچہ فوت ہو جائے

تو اللہ تعالیٰ شانہ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں کیا تم نے میرے بندہ کے بچہ کو اٹھا
لیا؟ وہ عرض کرتے ہیں ہاں اٹھا لیا۔ اللہ پاک کا ارشاد ہوتا ہے کیا تم نے اس کے دل کے
پھل کو اٹھا لیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہاں اس کو اٹھا لیا۔ اللہ پاک فرماتے ہیں کہ میرے بندہ نے کیا
کہا وہ عرض کرتے ہیں کہ اس نے آپ کی تعریف بیان کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون ط پڑھا
اس پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ میرے بندہ کے لئے جنت میں ایک گھر بنادو اس کا نام
(بیت الحمد یعنی تعریف کا گھر رکھ دو) (ترمذی، ابن حبان، ابن السنی، عن ابی موسیٰ الاشعری)

جب کسی کی تعزیت کرے تو سلام کے بعد یوں سمجھا

اِنَّ لِلّٰهِ مَا اخَذَ وَلِلّٰهِ مَا
اَعْطٰی وَكُلُّ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی
فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ ط
(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ
عن اسامہ بن زید)

بے شک جو اللہ نے لے لیا وہ اسی کا ہے اور جو
اس نے دیا وہ اسی کا ہے اور ہر ایک کا اس کے
پاس وقت مقرر ہے (جو بے صبری یا کسی تدبیر
سے بدل نہیں سکتا، لہذا صبر کرنا چاہیے اور ثواب
کی امید رکھنی چاہیے۔)

ان الفاظ کے ذریعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب
رضی اللہ عنہا کو تسلی دی تھی۔ (شکوۃ المصابیح)

حضرت معاذ بن جبل کے نام ایک تعزیتی خط

محدث حاکم اور ابن مردویہ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کے نام ایک مکتوب گرامی نقل

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر تعزیت

اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو فرشتوں نے حضرات صحابہؓ کو یوں تسلی دی۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
وَبَرَكَاتُهُ إِنَّ فِي اللَّهِ عَزَاءً مِنْ
كُلِّ مُصِيبَةٍ وَخَلْفًا مِنْ كُلِّ فَاِتٍ
فَبِاللَّهِ فَتَقْوُوا وَإِيَّاهُ فَارْجُوا فَإِنَّمَا
الْمَحْزُومُ مَنْ حَرَمَ الثَّوَابَ وَالسَّلَامُ
عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
(حاکم عن جابر رضی اللہ عنہ)

تم پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں
بے شک اللہ کی ذات میں تسلی ہے ہر مصیبت
سے اور خلیفہ ہے ہر ہلاک ہونے والے سے۔ پس اللہ
ہی پر بھروسہ کرو اور صرف اسی سے (ثواب کی)
امید رکھو کیونکہ اصلی محرم وہی ہے جو ثواب سے محرم
کر دیا گیا اور تم پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور اس
کی برکتیں نازل ہوں۔

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایک صاحب داخل ہوئے جو سفید

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ہذا کتاب اس میں مجاشع کے ضعف کی طرف اشارہ ہے لیکن حافظ ذہبی نے تلخیص
المستدرک میں فرمایا ہے کہ ذَامِنٌ وَضَعَ مُجَاشِعٌ لِعِنِّي يَه رَوَايَتِ مُجَاشِعٍ كِي مَوْضُوعَاتٍ مِي سِي هِي۔
مھوڑے سے الفاظ کے اختلاف سے حافظ ابونعیم نے بھی علینہ الاولیاء میں اس کو درج کیا ہے
اور وہ بھی اس خط کی سند کو ضعیف بتاتے ہیں اور اس کے وقوع کو مستبعد بتاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ خط کسی
صحابی نے حضرت معاذؓ کو لکھا ہوگا مگر بعض راویوں نے اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر دیا۔ خط
اپنی افادیت میں بے مثل ہے اور مصیبت زدوں کے لئے بہت ہی زیادہ تسلی بخش ہے۔ اگر کسی صحابی نے لکھا ہو
تو بھی تعزیتی خطوط میں نقل کرنا مناسب ہے۔ لہٰذا مطلب یہ ہے کہ اللہ تو بہر حال موجود ہے اور ہمیشہ سے موجود
ہے اور ہمیشہ رہے گا اس سے تعلق صحیح ہے اور اس سے محبت ہے تو کیا غم ہے محبوب حقیقی تو ہر وقت ہے جب
کوئی محبوب چیز فوت ہو جائے تو اس بات کا استحضار کر دو کہ ہمارا محبوب حقیقی موجود ہے جو ہر جانے والے کے بعد اس
سے بہتر کام بنانے والا اور نفع پہنچانے والا ہے لہٰذا اسی پر بھروسہ رکھو اور اسی سے ہر طرح کی امید باندھو ۱۲۔

ریش تھے جسیم بھاری تھا، چہرہ خوبصورت تھا وہ لوگوں کی گردنوں کو پھاندتے ہوئے آگے بڑھے۔ اس کے بعد روئے۔ پھر حضرات صحابہؓ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ :

ان فی اللہ عزاء من کل مصیبة
وعوضا من کل فائت وخلفا
من کل حالک فالی اللہ فانیبوا
والیہ فارغبوا ونظروا
انکم فی البلاء فانظروا
فانما المصاب من لم یجبرط
اس کے بعد وہ صاحب واپس چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ خضر علیہ السلام ہیں (حاکم عن النسخ)

میت کو اٹھاتے ہوئے

جو شخص میت کو تخت پر رکھنے کے لئے اٹھائے یا جنازہ اٹھائے تو بسم اللہ کہے۔
(ابن ابی شیبہ موقوفاً علی ابن عمر)

نماز جنازہ کا بیان

جب نماز جنازہ شروع کرے تو اول اللہ اکبر کہے۔ اس کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھے اور (دوسری تکبیر کے بعد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ پھر (تیسری تکبیر کے بعد)

اے حضرت شافعیہ کے نزدیک نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ پڑھی جاتی ہے اور وہ نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ کو فرض قرار دیتے ہیں چونکہ مصنف ابھی شافعی ہیں۔ اس لیے انہوں نے اپنے مذہب کے مطابق لکھ دیا ہے۔ حنفیہ کے نزدیک نماز جنازہ میں کھڑا ہونا اور چار تکبیریں کہنا فرض ہے اور جو چیزیں پڑھی جاتی ہیں ان کا پڑھنا سنون ہے۔ پہلی تکبیر کے بعد اللہ کی حمد و ثناء پڑھنا چاہیے۔ (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

نیچے لکھی ہوئی دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھے۔

- (۱) اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَّتِكَ
كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ
وَخُدَّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَيَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ
اَصْبَحَ فَقِيْرًا اِلَى رَحْمَتِكَ وَ
اَصْبَحْتَ غَنِيًّا مِنْ عَذَابِهِ
تَخَلَّى مِنَ الدُّنْيَا وَاَهْلِهَا اِنْ
كَانَ زَاكِيًا فَزَكِّهِ وَاِنْ كَانَ
مُحْطِطًا فَاغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ لَا
تَحْرِمْنَا اَجْرَكَ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ
(حاکم، عن ابن عباس)
- اے اللہ! یہ تیرا بندہ ہے اور تیری بندی کا بیٹا
ہے۔ یہ گواہی دیتا رہا ہے کہ تیرے سوا کوئی
معبود نہیں تو تنہا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور
یہ گواہی دیتا رہا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں یہ شخص تیری
رحمت کا محتاج ہے اور تو اس کو عذاب دینے سے
بے نیاز ہے یہ دنیا اور اہل دنیا کو چھوڑ کر چلا گیا
اگر یہ پاک صاف تھا تو اسے اپنی رحمت کے ذریعہ
اور پاک صاف بنائے اور اگر خطا کار تھا تو اس
کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! ہمیں اس کے ثواب
سے محروم نہ فرما اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ فرما۔
اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما
اور اس کو عافیت دے اور اس کو معاف فرما اور
- (۲) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَ
عَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَاكْرِمْ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اگر سبھا تک اللہم پڑھ لے جیسا کہ معمول ہے تو چونکہ یہ الفاظ ماثور و مقبول ہیں اس لئے
ان کا پڑھنا بہتر ہے اگر پہلی تکبیر کے بعد حنیفہ کے نزدیک سورۃ فاتحہ ثناء کی نیت سے پڑھ لی جائے تو درست
ہے بطور قرأت نہ پڑھی جائے (کافی فتح القدیر) دوسری تکبیر کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود
پڑھے جن الفاظ میں بھی پڑھ لے مقصد ادا ہو جائے گا لیکن جو الفاظ احادیث شریفہ میں ماثور و معرود
ہیں ان کا پڑھنا بہتر ہے۔ درود ابراہیمی جو نمازوں میں پڑھا جاتا ہے اس کو پڑھ لینا چاہیے یہ درود
صحیح سند سے ثابت ہے۔ تیسری تکبیر کے بعد نیت کے لئے دعا کرے۔ ہمارے دیار میں تیسری تکبیر
کے بعد اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَبِيْبِنَا آخر تک پڑھا جاتا ہے۔ یہ حدیث سے ثابت ہے اور اس کے
علاوہ دعائیں بھی ثابت ہیں جو مصنف نے ذکر کی ہیں چاہے تو ان میں سے کوئی پڑھ لے۔

سُزِلَ لَهُ وَوَسَّعَ مَدَّ خَلَّةً وَاعْغِثْهُ
بِالْمَاءِ وَالشَّلَاجِ وَالْبُرْدِ وَلَقِّهِ
مِنَ الْخَطَايَا كَمَا لَقَّيْتَ الثَّوْبَ
الْوَبِيضَ مِنَ الدَّلَاسِ وَأَبْدِلْهُ
دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا
خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا كَثِيرًا
مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ
وَأَعِزَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ
النَّارِ (مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ،
ابن ابی شیبہ، عن عوف بن مالک)
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيَّتِنَا وَصِيتِنَا
صَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكْرِنَا وَ
أُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا اللَّهُمَّ
مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَخِيهِ عَلَيَّ

اس کی اچھی مہمانی فرما اور اس کے داخل ہونے
کی جگہ کو کشادہ فرما اور دھودے سے اس کو پانی سے
اور برت سے اور ادلوں سے اور اس کو
کو صاف کر دے خطاؤں سے جیسا کہ صفا کیا
تو نے سفید کپڑے کو میل سے اور اسے اللہ !
اس کو دنیاوی گھر سے اچھا گھر بدلہ میں عنایت فرما
اور اس کے گھر والوں سے اچھے گھر والے عطا فرما
اور اس کے جوڑے سے اچھا جوڑا دے دے
اور اس کو جنت میں داخل فرما اور قبر کے عذاب
سے اور دوزخ کے عذاب سے اس کو پناہ میں رکھ
اے اللہ ! تو ہمارے زندوں کو بخش دے اور
ہمارے مردوں کو اور ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے
بڑوں کو اور ہمارے مردوں کو اور عورتوں کو اور
ہمارے حاضرین کو اور ہمارے غائبوں کو اے اللہ !

یہ مصنف نے اس دعا کے جو الفاظ نقل کئے ہیں ابوداؤد کی روایت کے مطابق ہیں البتہ استنا فرق ہے کہ اس میں
فَاخِيهِ عَلَيَّ الْوَيْثَانِ اور فَمَتَّوْفَهُ عَلَيَّ الْوَيْثَانِ ہے اور مستدرک حاکم میں بروایت ابوہریرہ ص ۲۵۸ ج ۱۔
۔ دعا اس طرح مروی ہے جس طرح ہمارے دیار میں مروی ہے اس میں اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيَّتِنَا وَصِيتِنَا
وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا یعنی شاہدینا و غائبینا پہلے ہے اور صَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا بعد میں ہے اور
فَاخِيهِ کے ساتھ عَلَيَّ الْوَيْثَانِ ہے اور فَمَتَّوْفَهُ کے ساتھ عَلَيَّ الْوَيْثَانِ ہے۔ حاکم فرماتے ہیں صحیح
على شرط الشيخين تو یہی ہے بھی ان کی تائید کی ہے۔

سنن ترمذی میں بھی یہ دعا اس طرح منقول ہے جس طرح ہمارے دیار میں رائج ہے اور سنن ابوداؤد میں اس کے اخیر میں
۔ اللَّهُمَّ لا تُخَيِّرْنَا أَجْرَهُ وَلا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ ان الفاظ کو بھی پڑھنا چاہیے۔

اَلْوَسْلَامُ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا
فَتَوَفَّهٗ عَلٰى اٰیْمَانِ اللّٰهِمَّ لَا
تَحْرِمْ مِنَّا اَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ

(۴) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا
وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْوَسْلَامِ وَاَنْتَ
قَبَضْتَ رُوحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ
بِسِرِّهَا وَعَلَوْنِيَّتِهَا جِنَّا شَفَاءً
فَاغْفِرْ لَهَا۔

(۵) اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانًا ابْنُ فُلَانٍ فُلَانٍ فِي
ذِمَّتِكَ وَحَبْلُ جَوَارِكَ فَقِهِ مِنْ
فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ
اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ۔ اَللّٰهُمَّ
فَاغْفِرْ لَهُ وَاَرْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ
الْغَفُورُ الرَّحِيْمُ۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ، عن والہ رضی اللہ عنہ)

(۶) اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَاِبْنُ اَمَّتِكَ
اِحْتَاَجُ اِلٰی رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ غَنِيٌّ
عَنْ عَذَابِهِ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فِرْدُ
فِي اِحْسَانِهِ وَاِنْ كَانَ مُسِيئًا
فَتَجَاوَزْ عَنْهُ

(۷) اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَاِبْنُ عَبْدِكَ

ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے اسے اسلام
پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسے تو موت دے
اسے ایمان پر موت دے۔ اے اللہ! ہمیں اس
کے ثواب سے محروم نہ فرما اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ فرما
اے اللہ! تو اس کا رب ہے تو نے اس کو پیدا فرمایا
اور تو نے اس کو اسلام کی ہدایت دی اور تو نے
اس کو اٹھایا اور تو اس کے ظاہری و باطنی
احوال کا سب سے زیادہ جانتے والا ہے
ہم تیرے پاس اس کی سفارش کرتے ہیں پس
تو بخش دے اس کو۔

اے اللہ! فلاں کا بیٹا فلاں تیرے ذمہ میں ہے
اور تیری پناہ میں ہے پس تو اسے بچا دے قبر
کے فتنہ سے اور دوزخ کے عذاب سے تو دعا ہے
پورا فرمانے والا ہے اور تو حق والا ہے۔ اے اللہ!
تو اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما بے شک
تو بخشنے والا اور بہت مہربان ہے۔

اے اللہ! تیرا بندہ اور تیری بندی کا بیٹا تیری
رحمت کا محتاج ہے اور تو اس کو عذاب دینے سے
بے نیاز ہے اگر وہ اچھا تھا تو تو اس کی بھلائیوں
میں زیادتی فرما اور اگر وہ بُرے کام کر لے والا تھا
تو اس کو معاف فرما۔

اے اللہ! یہ تیرا بندہ اور تیرے بندہ کا بیٹا

ہے۔ یہ گواہی دیتا ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور تو اسے مجھ سے زیادہ جانتا ہے اگر وہ اچھا تھا تو تو اس کی اچائیوں میں زیادتی فرما اور اگر وہ برے کام کرنے والا تھا تو اس کی مغفرت فرما اور ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرما اور اس کے بعد ہمیں فتنے میں مت ڈال

كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ أَنْتَ
أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي إِنْ كَانَ مُحْسِنًا
فَرِّدْ فِي إِحْسَانِهِ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا
فَاغْضُرْ لَهُ وَلَا تُخْرِمْْنَا أَجْرَكَ وَلَا
تَفْتِنْنَا بَعْدَكَ .

(ابن حبان، عن ابی ہریرہ)

پھر جو تھی تکبیر کے بعد سلام پھر دے۔

جب میت کو قبر میں رکھے

(۱) تو یہ پڑھے۔

بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى سُنَّةِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، عن ابن عمر)

اللہ کا نام لے کر اللہ کی مدد کے ساتھ اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر رکھتا
ہوں۔

(۲) بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
(حاکم عن البیاضی)

ہم نے اسی (زمین) سے تمہیں پیدا کیا اور اسی
میں تمہیں لوٹائیں گے اور اسی سے تمہیں دوسری بار
نکالیں گے اللہ کے نام کے ساتھ اور اس کی راہ
میں اور رسول اللہ کے دین پر سپرد خاک کرتا ہوں۔

(۳) مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ
وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى بِسْمِ اللَّهِ
وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ
اللَّهِ (حاکم عن ابی امامہ)

۱۔ مصنف نے پوری نماز جنازہ ذکر نہیں فرمائی ہم نے تکبیل کی جگہ سے چوتھی تکبیر اور اس کے بعد سلام کا ذکر کر دیا ہے۔

دفن سے فارغ ہو کر

(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا کہ جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو پھر دیر دہاں ٹھہر جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ اپنے بھائی کے لئے اللہ سے مغفرت کا کر دے اور اس کے لئے منکر و نیکر کے سوالوں کے جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعا مانگو۔ کیونکہ اس وقت اس سے سوال ہوگا۔

(ابوداؤد، حاکم، بزار، بیہقی فی السنن البکیر، عن عثمان رضی اللہ عنہ)

(۲) دفن کرنے کے بعد قبر پر سورۃ بقرہ کا شروع حصہ (اللہ سے المفلحون تک) سر پہ کی جانب اور سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں (آمن الرسول سے ختم سورۃ تک) پامنی کی جانب پڑھی جائے (بیہقی فی السنن البکری عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

زیارت قبور کے وقت پڑھنے کی دعائیں

(۱) اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَہْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لِلْحَقِّقُوْنَ نَسَلُ اللّٰهَ لَنَا وَ لَکُمُ الْعَافِیَۃَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَ نَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ (مسلم، نسائی، ابن ماجہ عن بریدہ رضی اللہ عنہ)

سلام ہو تم پر اے یہاں کے بسنے والے جو اہل ایمان اور اہل سلام ہیں اور بلاشبہ انشاء اللہ تم بھی تم سے ضرور ملنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے تمہارے لیے اور اپنے لیے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔ تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔

اَنْتُمْ سے لے کر آخر تک کے الفاظ نسائی میں ہیں۔

(۲) اَلسَّلَامُ عَلٰی اَہْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَیَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسَآخِرِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لِلْحَقِّقُوْنَ (مسلم، نسائی، ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

سلام ہو یہاں کے رہنے والوں مسلمانوں اور مومنوں پر اللہ رحم فرمائے ہم میں سے پہلے چلنے والوں پر اور بعد میں جانے والوں پر اور بیشک ہم انشاء اللہ تمہارے ساتھ ضرور ملنے والے ہیں۔

تم پر سلام ہو اے یہاں کے رہنے والو مومنو! اور
تمہارے پاس وہ چیز آگئی ہے جس کا کل آنے کا تم
سے وعدہ کیا جاتا تھا اور اس کا وقت مقرر تھا
اور ہم بے شک ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔
سلام تم پر اے جہان کے رہنے والو مومنو! اور
بیشک ان شاء اللہ ہم تم سے ملنے والے ہیں۔

سلام ہو تم پر اے قبر والو! اللہ ہمیں اور تمہیں بخشے
تم ہم سے پہلے جانے والے ہو اور ہم تمہارے
بعد آنے والے ہیں۔

(۴) السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ
وَأَتَاكُمْ مَا تَوَعَدُونَ غَدًا
مُّوَجِّلُونَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ
لَآ حِقُّونَ (مسلم، نسائی، عن عائشہ)

(۴) السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ
وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَآ حِقُّونَ
(ابوداؤد، عن ابی ہریرہ)

(۵) السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ
يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلكُمْ وَأَنْتُمْ
سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِأَلْوَشَرِ

(ترمذی، عن ابن عباس)



چھٹی منزل

بروز منگل

ان اذکار کی فضیلت کا بیان جو کسی وقت اور
سبب اور جگہ کے ساتھ مخصوص نہیں

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی فضیلت

(۱) فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب ذکروں سے افضل ذکر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہے
(ترمذی عن جابرؓ)

اور ایک حدیث میں ہے کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تمام نیکیوں سے افضل ہے۔
(مسند احمد عن بریدہؓ)

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری شفاعت سے قیامت کے دن سب سے
زیادہ وہ شخص بہرہ ور ہوگا جس نے خلوص دل کے ساتھ کلمہ طیبہ کہا ہوگا۔
(بخاری عن ابی ہریرہؓ)

(۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اس کلمہ کو کہے گا اور اس کے دل میں جو کے برابر
خیر یا ایمان ہوگا وہ دوزخ سے نکال یا جلے گا اور جو شخص اس کلمہ کو کہے گا اور اس کے دل میں
گیہوں کے برابر خیر یا ایمان ہوگا وہ بھی دوزخ سے نکال یا جلے گا اور جو شخص اس کلمہ کو کہے
گا اور اس کے دل میں ذرہ برابر خیر یا ایمان ہوگا وہ بھی دوزخ سے نکال یا جلے گا۔ (بخاری، مسلم،
ترمذی، عن النسائی، (۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی آدمی ایسا نہیں جو یہ کلمہ پڑھے۔ پھر
اسی اعتقاد پر مر جائے اور جنت میں داخل نہ ہو، اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔ اگرچہ
اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔ اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔ (مسلم عن ابی ذرؓ)

لے خیر سے بھی ایمان مراد ہے راضی کو شک ہے کہ لفظ خیر فرمایا یا ایمان فرمایا ۱۲۔

(۵) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ اپنا ایمان تازہ کرو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اپنا ایمان کس طرح تازہ کریں۔ آپ نے فرمایا لا الہ الا اللہ کثرت سے پڑھا کرو۔ (احمد، طبرانی، عن ابی ہریرہ)

(۶) نیز یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اس کلمہ کا اللہ سے کوئی پردہ نہیں۔ یہ اس کے پاس بلا روک ٹوک پہنچ جاتا ہے۔ (ترمذی، عن ابی ہریرہ)

(۷) نیز یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اس کلمہ کا پڑھنا کوئی گناہ نہیں چھوڑتا اور کوئی عمل اس کے برابر نہیں ہے (حاکم، عن ام ثانی)

(۸) اور یہ بھی فرمایا کہ اگر ساتوں آسمانوں اور زمینوں والے ایک پلڑے میں ہوں اور لا الہ الا اللہ دوسرے پلڑے میں ہو تو لا الہ الا اللہ کا پلڑہ جھک جائے گا۔

(ابن حبان، نسائی، عن ابی سعید، بزار، عن ابن عمر)

(۹) اور یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی شخص اخلاص کے ساتھ اس کلمہ کو پڑھتا ہے تو اس کے لئے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ عرش تک پہنچ جاتا ہے جب تک کہ (پڑھنے والا) کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرتا رہے۔ (ترمذی، نسائی، حاکم، عن ابن عمر)

کلمہ توحید کے فضائل

(۱۰) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لئے سب تعریف ہے وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دس مرتبہ اس کو پڑھے گا، تو وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار شخص آزاد کئے۔

(نسائی، احمد، عن ابی ایوب)

اور فرمایا کہ اس کا ایک بار پڑھنا ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

(احمد، ابن شیبہ، عن براء بن عازب)

اور ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص اس کلمہ کو سو مرتبہ پڑھے گا۔ اس کو دس غلام آزاد

کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور اس کے لئے سونکیاں لکھی جائیں گی اور اس کی سوبرائیاں
مٹائی جائیں گی۔ اور یہ کلمہ اس کے لئے شیطان سے محفوظ رہنے سے ذریعہ بنے گا اور کوئی
شخص اس سے بہتر اور عمل نہیں لائے گا سوائے اس شخص کے جس نے اس سے زیادہ عمل
کریا ہو (ابو عوانہ، عن ابی ہریرہؓ)

(۱۱) ایک حدیث میں ہے کہ یہی وہ کلمہ ہے جسے حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے
بیٹے کو سکھایا تھا۔ اگر تمام آسمان ایک پلڑے میں ہوں (اور یہ کلمہ دوسرے پلڑے میں تو
یہی کلمہ بھاری ہو گا۔ اور اگر آسمان کڑے کی طرح ہوں اور یہ ان پر رکھ دیا جائے تو ان کو
علامہ دے گا۔ (ابن ابی شیبہ عن جابرؓ)

(۱۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور اللہ اکبر دو کلمے ہیں جن میں سے
ایک (یعنی پہلے) کے لیے عرش سے درے رک جانے کی کوئی جگہ نہیں اور دوسرا یعنی اللہ
اکبر آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہے (طبرانی فی الکبیر عن معاذؓ)
(۱۳) اور یہ دو کلمے (یعنی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ) لَوْ حَوْلَ دَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ
النَّاسِ الْعَظِيمِ کے ساتھ مل کر (یہ فضیلت رکھتے ہیں کہ) جو بھی کوئی شخص زمین پر ان کو
کہے گا اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر دل کے جھاگوں کے برابر ہوں۔
(ترمذی، نسائی عن عبد اللہ بن عمرؓ)

(۱۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا
کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس پر
دوزخ کو حرام فرما دے گا (یعنی وہ دوزخ میں نہیں جائے گا) یہ حدیث حضرت معاذ بن جبلؓ
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو اس کی خبر نہ
دے دوں تاکہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپ نے فرمایا کہ (لوگوں کو اس کی خوشخبری نہ سناؤ کیونکہ
لوگ اسی پر بھروسہ کر لیں گے اور اس کے کہنے پر اکتفا کر لیں گے جس کی وجہ سے عمل میں کوتاہی
کر لیں گے پھر معاذؓ نے موت کے وقت علم کے پھپھانے کے گناہ سے بچنے کے لیے یہ حدیث
بیان کی۔ (بخاری، مسلم عن انسؓ)

(۱۵) جو شخص اخلاص کے ساتھ اس کلمہ کی (یعنی توحید و رسالت کی) گواہی دے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ پر حرام فرمائے گا (مسلم، ترمذی، ابن عبادہ بن صامتؓ)
 (۱۶) اور بپاقتہ (یعنی پرچہ والی حدیث میں) یہ ہے کہ ایک پرچہ جس میں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ لکھا ہو گا وہ ایسے ننانوے دفتروں کے مقابلہ میں بھاری ہو گا جن کی لمبائی حد نظر تک ہو گی۔
 (ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، عن عبد اللہ بن عمرؓ)

لے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ قیامت کے روز ساری مخلوق کے سامنے اللہ تعالیٰ میرے ایک امی کو (پورے مجمع سے علیحدہ کر کے اس کے سامنے ننانوے دفتر کھول دیں گے۔ ہر دفتر وہاں تک ہو گا جہاں تک نظر پہنچے) ان دفتروں میں صرف گناہ ہوں گے) اس کے بعد اللہ جل شانہ اس سے سوال فرمائیں گے۔ کیا تو ان اعمال ناموں میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے۔ کیا میرے (مقرر کردہ) نکلنے والوں نے تجھ پر کوئی ظلم کیا (کہ کوئی گناہ کئے بغیر لکھ لیا ہو یا کرنے سے زیادہ گناہ درج کر دیئے ہوں) وہ عرض کرے گا اے پروردگار نہیں (نہ انکار ہے نہ ظلم کا دعویٰ ہے) اس کے بعد اللہ جل شانہ سوال فرمائیں گے کیا تیرے پاس ان بد اعمالیوں کا کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا لے پروردگار! میرے پاس کوئی عذر نہیں۔ اس کے بعد ارشاد ربانی ہو گا کہ ہاں بے شک تیری ایک نیکی ہمارے پاس محفوظ ہے (وہ بھی تیرے سامنے آتی ہے) ابے شک آج تجھ پر ظلم نہ ہو گا۔ (جو کچھ ہے سب تولا جائے گا)

اس کے بعد ایک پرزہ نکالا جائے گا جس میں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ درج ہو گا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہو گا کہ جا اپنے اعمال کا وزن ہوتا دیکھ لے وہ بندہ عرض کرے گا کہ اے رب (تو نہ تو نہ برابر ہے) میری ہلاکت ظاہر ہے کیونکہ ان دفتروں کی موجودگی میں اس پرزہ کی کیا حقیقت ہے؟ اللہ جل شانہ فرمائیں گے کہ یقین جان! تجھ پر آج ظلم نہ ہو گا (تو نہ لازمی ہے) چنانچہ وہ سارے دفتر (میزانِ عدل کے ایک پلٹہ میں اور وہ پرزہ دوسرے پلٹہ میں رکھ دیا جائے گا اور (نتیجہ کے طور پر) وہ دفتر یکے رہ جائیں گے اور وہ پرزہ (ان سب دفتروں سے) بھاری نکلے گا (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۱۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے یہ کہا۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَابْنُ
أُمَّتِهِ وَكَلِمَتُهُ أُنْقِصَ
إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَأَنَّ
الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ
ایکلا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس
رسول ہیں اور عیسیٰ اللہ کے بندے اور اس
کی پابندی کے بیٹے ہیں اور اس کا کلمہ میں جو اس
نے مریم کی طرف القا فرمایا اور اس کی طرف سے
ایک ہیں اور جنت اور دوزخ حق ہیں۔

تو اس کو اللہ تعالیٰ جنت کے آٹھوں دروازوں سے جس میں سے وہ چاہے گا داخل کرے
گا۔ (بخاری، مسلم، نسائی، عن عبادہ بن صامتؓ)

دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص یہ گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں
وہ ایکلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں
اور عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس کی پابندی کے بیٹے ہیں
اور اس کا کلمہ میں جو اس نے مریم علیہا السلام کی طرف القا فرمایا اور اس کی طرف سے ایک
روح ہیں اور جنت و دوزخ حق ہیں۔ اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرما دے گا۔ خواہ
اس کا عمل کیسا ہی ہو (یا یہ فرمایا) کہ جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس میں سے وہ چاہے
گا اللہ تعالیٰ داخل فرما دے گا۔ (بخاری، مسلم، نسائی، عن عبادہ بن صامتؓ)
(۱۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھا کرتے تھے۔

البتہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اس کے بعد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بات (اصل) یہ ہے کہ اللہ کے
نام کی موجودگی میں کوئی چیز وزنی نہ ہو سکے گی (ترمذی)

یہ خلاص اور خشوع قلب اور اللہ تعالیٰ سے محبت و تعلق کے ساتھ پڑھنے کی برکت ہے اللہ کا نام لینا اسی
وقت نیکی بنتا ہے جبکہ ایمان اور خلوص کیساتھ پڑھا جائے یوں کافر بھی بعض مرتبہ کلمہ پڑھ دیتے ہیں لیکن ان کا یہ نام لینا خالی
زبان سے ہوتا ہے۔ یہ آخرت میں نجات نہ دلائے گا، ایمان بھی ہوا خلاص بھی تب ہی نیکی میں جان پڑتی ہے اور وزن دار بنتی ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
 جُنْدَهُ وَنَصْرَ عَبْدِهِ وَغَلَبَ
 الْأَخْرَابَ وَحْدَهُ فَلَا شَيْءَ
 بَعْدَهُ - (بخاری، مسلم، نسائی)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس نے
 اپنے لشکر کو فتح دی اور اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم) کی مدد فرمائی اور تنہا شکر (کفار) پر غالب
 ہوا پس اس کے بعد کوئی چیز نہیں۔

(۱۹) ایک اعرابی کی حدیث (بھی یہاں قابل ذکر ہے) جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی چیز بتلا دیجئے جسے پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا یوں کہو۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا
 شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا
 وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ
 رَبِّ الْعَالَمِينَ طَوْحُوتٌ وَلَوْ قُوَّةٌ
 أَوْ بِإِلَهِ الْعَرَبِ الْكَافِرِ اللَّهُمَّ
 اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي
 وَارْزُقْنِي -

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا
 کوئی شریک نہیں۔ اللہ سب سے بڑا ہے
 بہت بڑا ہے اور سب تعریف اللہ ہی کے واسطے ہے
 اور اللہ پاک ہے جو سارے جہان کا پالنے والا
 ہے اور گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت صرف
 اللہ ہی کی طرف سے ہے جو غالب اور حکمت والا ہے
 اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے
 ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔

(مسلم عن سعد بن ابی وقاص)

(۲۰) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص سُبْحَانَ اللَّهِ وَيَحْمَدُ اللَّهَ ایک بار
 کتاب ہے اس کے لئے دس بار لکھا جاتا ہے اور جو دس بار کتاب ہے اس کے لئے سو بار لکھا جاتا ہے
 اور جو شخص سو بار کتاب ہے اس کے لئے ہزار بار لکھا جاتا ہے اور جو کوئی اس سے زیادہ کہے گا
 تو اللہ تعالیٰ اسے (اسی حساب سے) زیادہ دے گا۔ (ترمذی، نسائی عن ابن عمر)

اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص سو مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَيَحْمَدُ اللَّهَ کہے گا اس
 کی خطائیں معاف کر دی جائیں گی اگرچہ دریا کی جھاگوں کے برابر ہوں (ابوعوانہ عن ابی ہریرہ)
 اور ایک روایت میں ہے کہ یہ کلمات اللہ کو سارے کلموں سے زیادہ محبوب ہیں (مسلم)

لے ترجمہ : میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی حمد بیان کرتا ہوں۔

ترمذی، ابن ابی شیبہ عن ابی ذرؓ اور ایک روایت میں ہے کہ یہ کلمہ افضل کلام ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لئے انتخاب فرمایا ہے (مسلم، ابوعوانہ، عن ابی ذرؓ)

اور ایک حدیث میں ہے کہ یہی وہ کلمہ ہے جس کا حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو حکم دیا تھا کیونکہ یہ تمام مخلوقات کی دعا اور تسبیح ہے اور اسی کی (برکت سے) مخلوق کو روزی ملتی ہے (ابن ابی شیبہ عن جابرؓ)

۲۱۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ان کلمات (یعنی سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ) کو ایک بار کہتا ہے اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔

(بزار عن ابن عمرؓ)

(۲۲) اور ایک روایت میں ہے کہ جس شخص کو رات کے (جلگنے کی) مشقت کا مقابلہ خوفزدہ کرے یا مال خرچ کرنے میں بخل کرے یا دشمن سے لڑنے میں بزدلی کرے تو اسے چاہئے کہ ان کلمات کو بکثرت پڑھے (یہ کلمات جہاد اور عبادت کی مشقت کا ثواب چھوٹ جانے کے ثواب کی تلافی کریں گے) کیونکہ یہ کلمہ اللہ کو سونے کے اس پہاڑ سے زیادہ پسند ہے جو اس کی راہ میں خرچ کیا جائے (طبرانی فی البکیر عن ابی امامہؓ)

(۲۳) اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا سب سے پیارا کلام اللہ کے نزدیک یہ ہے سُبْحَانَ رَبِّيَ وَبِحَمْدِهِ۔ میں اپنے رب کی پاکی اور تعریف کرتا ہوں (ابوعوانہ عن ابی ذرؓ)

(۲۴) اور ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ (اللہ پاک ہے جو عظمت والا ہے) کہے۔ اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگ جاتا ہے۔

(احمد، عن معاذ بن النضرؓ)

اور ایک حدیث میں یوں ہے کہ جو شخص یہ کہے سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ ہم اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں جو عظیم ہے اور اس کی تعریف بیان کرتے ہیں، اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے (ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ، عن معاذ بن النضرؓ)

اور ایک حدیث میں فرمایا کہ تحقیق یہ کلمہ مخلوق کی عبادت ہے اور اسی کی برکت سے ان

کا رزق تقسیم کیا جاتا ہے۔ (بزاز، عن ابن عمرؓ)

(۲۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو کلمے ایسے ہیں کہ جو زبان پر ہلکے پھلکے ہیں اور قیامت کے روز میزان (عمل) میں وزنی اور بھاری ہوں گے اور رحمان کو محبوب اور پیارے ہیں وہ کلمے یہ ہیں۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

(بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ابی شیبہ، عن ابی ہریرہؓ)

(۲۶) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ان کلمات یعنی سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ کے ساتھ استغفر اللہ العظیم وَاَتُوبُ إِلَيْهِ کہے تو یہ کلمات اسی طرح جس طرح اس نے کہے لکھ لئے جاتے ہیں۔ پھر عرش کے ساتھ ٹکڑا دیئے جاتے ہیں اور کوئی گناہ جو اس شخص نے کیا ہو ان (کلمات کو) نہیں مٹائے گا یہاں تک کہ (جب) وہ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے روز ملے گا تو وہ کلمے اسی طرح سر بہر ہوں گے جس طرح اس نے کہے تھے (بزاز عن ابن عباسؓ)

(۲۷) ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین حضرت جویریہؓ کے پاس سے نماز فجر پڑھ کر تشریف لے گئے۔ پھر چاشت کے وقت آپؐ واپس تشریف لائے۔ آپؐ نے ان کو نماز کی جگہ وہیں پایا جہاں ان کو بیٹھی ہوئی چھوڑ گئے تھے وہ برابر اسی جگہ تسبیح میں مشغول رہیں۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم اسی وقت سے اسی حال میں بیٹھی ہوئی (ذکر کر رہی) ہو جس طرح میں تمہیں چھوڑ کر گیا تھا؟ حضرت جویریہؓ نے عرض کیا۔ جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا میں نے تم سے جدا ہونے کے بعد تین کلمے تین بار کہے تھے۔ اگر ان کا اس سے وزن کیا جائے جو تم نے (اس عرصہ میں) پڑھا ہے تو وہ کلمے وزنی ہو جائیں گے (یعنی وزن میں بڑھ جائیں گے) اور وہ چار کلمے یہ ہیں۔

اے میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں، اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو عظیم اور بڑا ہے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ .
 سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ رِضَى نَفْسِهِ .
 سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ زِينَةَ عَرْشِهِ .
 سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مَدَادَ كَلِمَاتِهِ .

اور بعض روایات میں وَبِحَمْدِهِ نہیں ہے بلکہ یوں ہے۔ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَى نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ زِينَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مَدَادَ كَلِمَاتِهِ۔ (میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اس کی مخلوق کی تعداد کے بقدر اور اس قدر تعداد میں کہ جس سے وہ راضی ہو جائے اور اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات (کے لکھنے) کی روشنائی کے برابر۔ (مسلم نسائی، ابن ابی شیبہ، ابو عوانہ، عن جویریہ) (۲۸) اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس تشریف لے گئے جن کے سامنے گٹھلیاں یا کنکریاں (کثیر تعداد میں) تھیں۔ وہ ان پر تسبیح پڑھ رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی چیز بتا دوں جو تمہارے لئے اس سے آسان ہے یا (فرمایا کہ اس سے) افضل ہے۔ اس کے بعد یہ کلمات بتائے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي
 السَّمَاوِ وَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا
 خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَ سُبْحَانَ اللَّهِ
 عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَلِكَ وَ سُبْحَانَ اللَّهِ
 عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ .

میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں ان تمام چیزوں کی .
 تعداد کے برابر جو اس نے آسمان میں پیدا فرمائی ہیں .
 میں اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں ان تمام چیزوں کی
 تعداد کے برابر جو اس نے زمین میں پیدا فرمائی ہیں .
 اللہ کی تسبیح کرتا ہوں ان تمام چیزوں کی تعداد کے
 کرتی ہوں

اے اللہ پاک ہے اور میں اس کی تعریف بیان کرتا ہوں اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر .

اللہ پاک ہے اور میں اس کی تعریف بیان کرتا ہوں جس سے وہ راضی ہو جائے .

اللہ پاک ہے اور میں اس کی تعریف بیان کرتا ہوں بقدر اس کے عرش کے وزن کے .

اللہ پاک ہے اور میں اس کی پاکی بیان کرتا ہوں بقدر اس (کی تعریف) کے کلمات کی روشنائی کے .

برابر جو آسمان اور زمین کے درمیان واقع ہیں اور میں اللہ کی تسبیح کرتا ہوں ان چیزوں کی تعداد کے برابر جو اللہ تعالیٰ آئندہ پیدا فرمانے والا ہے۔

پھر فرمایا کہ اللہ اکبر کو بھی اسی طرح پڑھو اور الحمد للہ کو اسی طرح پڑھو اور لا الہ الا اللہ کو بھی اسی طرح پڑھو وحوول ولاقوة الا باللہ کو بھی اسی طرح پڑھو یعنی ان کے کلمات کے ساتھ بھی آخر میں عدد ما خلق فی السماء اور عدد ما خلق فی الارض اور عدد ما بین ذلک اور عدد ما هو خالق ملا دو۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم، عن سعد بن ابی وقاص)

(۲۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ ان کے سامنے چار ہزار گٹھلیاں رکھی ہوئی تھیں جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں آپ نے فرمایا جب سے میں تمہارے پاس کھڑا ہوا ہوں میں نے اس سے زیادہ تسبیح پڑھ لی۔ جو تم نے (آج اب تک) پڑھی ہے۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا مجھے (بھی) بتائیجئے۔

فرمایا سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ کُو۔ (ابوداؤد، حاکم، عن صفیہ رضی اللہ عنہ)

(۳۰) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں تمہیں ایک ایسی چیز بتاتا ہوں جو دن رات ذکر کرنے سے بہتر ہے اور وہ یہ ہے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَ
سُبْحَانَ اللَّهِ مِنْ مَا خَلَقَ وَ
سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَ
سُبْحَانَ اللَّهِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَ
سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا أَحْطَى
كِتَابُهُ وَ سُبْحَانَ اللَّهِ مِنْ مَا
أَحْطَى كِتَابُهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
مِنْ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِنْ
مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ كُلِّ

اللہ کی تسبیح ہے ان چیزوں کے شمار کے برابر جو
اس نے پیدا فرمائی ہیں اور اللہ کی تسبیح ہے ان چیزوں
کے بھر دینے کے برابر جو اس نے پیدا فرمائی ہیں اور
اللہ کی تسبیح ہے ہر چیز کے تعداد کے برابر اور اللہ
کی تسبیح ہے ہر چیز کے بھر دینے کے برابر اور اللہ کی
تسبیح ہے ہر چیز کی تعداد کے برابر جسے اس کی کتاب
نے شمار کیا اور اللہ کی تسبیح ہے ہر اس چیز کے بھر دینے کے
برابر جسے اس کی کتاب نے شمار کیا اور اللہ کے
لئے سب تعریف ہے ان چیزوں کے شمار کے برابر

شَيْءٌ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى
كِتَابُهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِنْ مَا
أَحْصَى كِتَابُهُ .

جو اس نے پیدا فرمائی ہیں اور اللہ کے لئے سب
تعریف ہے ان چیزوں کے بھر دینے کے برابر جو اس
نے پیدا فرمائی ہیں اور اللہ کے لئے سب تعریف ہے
ہر چیز کی تعداد کے برابر اور اللہ کے لئے سب تعریف
ہے ہر چیز کے بھر دینے کے برابر اور اللہ کے لئے سب تعریف ہے ہر اس چیز کی تعداد کے
برابر جسے اس کی کتاب نے شمار کیا اور اللہ کے لئے سب تعریف ہے ہر اس چیز کے بھر
دینے کے برابر جسے اس کی کتاب نے شمار کیا ۔

(۳۱۱) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کیا میں
تمہیں ایسی چیز بتا دوں جو تمہارے دن رات ذکر کرنے سے (ثواب میں) زیادہ اور
بہتر ہے اور وہ یہ ہے کہ تم یوں کہو ۔

سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ
سُبْحَانَ اللَّهِ مِنْ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ
اللَّهِ عَدَدَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ
وَسُبْحَانَ اللَّهِ مِنْ مَا فِي الْأَرْضِ
وَالسَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا
أَحْصَى كِتَابُهُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ مِنْ
مَا أَحْصَى كِتَابُهُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ
كُلِّ شَيْءٍ وَسُبْحَانَ اللَّهِ مِنْ كُلِّ
شَيْءٍ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ .
(نسائی، ابن حبان، حاکم عن ابی امامہ)

اللہ کی تسبیح ہے ان چیزوں کے شمار کے برابر
جو اس نے پیدا فرمائی ہیں ۔ اللہ کی تسبیح ہے ان
چیزوں کے بھرنے کے برابر جو اس نے پیدا فرمائی ہیں
اللہ کی تسبیح ہے ان چیزوں کے شمار کے برابر جو
آسمان اور زمین میں ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے
ان چیزوں کے بھرنے کے برابر جو آسمان اور زمین میں
ہیں اور اللہ کی تسبیح ہے ان چیزوں کے شمار کے برابر
جن کو اس کی کتاب نے شمار کیا اور اللہ کی تسبیح ہے ہر چیز
کے شمار کے برابر اور اللہ کی تسبیح ہے ہر چیز کے بھرنے کے
برابر اور اسی طرح الحمد للہ کو ملا کر پڑھو ۔

یہ مثلاً یوں کہو الحمد للہ عَدَدَ مَا خَلَقَ الحمد للہ مِنْ مَا خَلَقَ الحمد للہ عَدَدَ
مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ آخر تک سمجھ لو اور اسی طرح اللہ اکبر کے ساتھ لگاؤ ۔

اور اسی طرح طبرانی نے حضرت ابو امامہؓ سے روایت کی ہے مگر انہوں نے سبحان اللہ کی بجائے الحمد للہ روایت کیا ہے اور پھر لوں کہا ہے اسی طرح سبحان اللہ کہو اور اسی طرح اللہ اکبر کے بعد ملا کر پڑھو اور اسی طرح امام احمد بن حنبلؓ نے روایت کی ہے مگر اس میں اللہ اکبر کا ذکر نہیں ہے۔

(۳۲) حضرت ام سلمیٰؓ جو ابو رافع کی اولاد کی والدہ ہیں۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے چند کلمات بتا دیجئے (مگر) زیادہ نہ ہوں۔ آپ نے فرمایا: دس مرتبہ اللہ اکبر کہو۔ اللہ فرمائے گا یہ میرے لیے ہے۔

اور کہو اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي (اے اللہ مجھے بخش دے) اللہ فرمائے گا میں نے بخش دیا پس تم اس کو دس مرتبہ کہو تو اللہ تعالیٰ ہر مرتبہ فرمائے گا میں نے تجھے بخش دیا۔
(طبرانی عن ابی امامہؓ)

(۳۳) اور فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین کلام سُبْحَانَ رَبِّيَ وَبِحَمْدِهِ ہے (پاک ہے میرا رب اور وہی قابلِ تعریف ہے) (دوبارہ)
(طبرانی عن ابی ذرؓ)

(۳۴) اور فرمایا کہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ آسمان اور زمین کے درمیان کو (ثواب سے) بھر دیتے ہیں اور الْحَمْدُ لِلَّهِ میزان کو بھر دیتا ہے۔
(مسلم، ترمذی عن ابی مالک الاشعریؓ)

(۳۵) اور فرمایا کہ چار کلمے اللہ کو سب سے پیارے ہیں سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ذَاكَ اللَّهُ الْوَاقِعُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ (اللہ پاک ہے اور اللہ ہی کے لئے سب تعریف ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے) ان کلمات کو جس سے چاہو شروع کر دو اس میں کوئی حرج نہیں (مسلم، ترمذی، عن سمرہ بن جندبؓ)

(۳۶) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ چاروں کلمے قرآن مجید کے بعد سب سے بہتر کلام ہیں اور یہ قرآن ہی کے کلمات ہیں (احمد، عن سمرہ بن جندبؓ)

(۳۷) اور فرمایا کہ جو شخص ان کلمات کو کہے گا اس کے لئے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں

لکھی جائیں گی۔ (طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرؓ)

(۳۸) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ کلمات مجھے ان سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں جن پر سورج نکلتا ہے (یعنی یہ کلمات مجھے دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ پیارے ہیں)۔

(مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ابی شیبہ، ابوعوانہ، عن ابی ہریرہؓ)

(۳۹) بے شک جنت اچھی مٹی والی ہے اور اس کا پانی شیریں ہے اور وہ ایک ہموار میدان ہے اور اس کے درخت یہی کلمات ہیں۔ (ترمذی، عن ابن مسعودؓ)

ان میں ہر کلمہ کے بدلہ تمہارے لیے جنت میں ایک درخت لگایا جاتا ہے۔

(ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، طبرانی فی الاوسط)

(۴۰) ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ سے بچنے کے لیے اپنی ڈھال

لے لو۔ یعنی یہ مذکورہ بالا کلمات کہو کیونکہ یہ قیامت کے دن (پڑھنے والے کے) دائیں بائیں

آگے پیچھے اور اوپر نیچے سب طرف سے آئیں گے۔ اور یہ باقی رہنے والی نیکیاں ہیں۔

نسائی، حاکم، طبرانی فی الصغیر، طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرہؓ)

(۴۱) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بار سُبْحَانَ اللہ کہنا صدقہ ہے۔ ہر بار

الْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا صدقہ ہے۔ ہر مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنا صدقہ ہے اور ہر

بار اللَّهُ أَكْبَرُ کہنا صدقہ ہے۔

(مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، عن ابی ذرؓ)

۱۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس رات مجھے معراج کرائی گئی میں نے ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات

کی، انہوں نے فرمایا کہ اے محمد! اپنی امت کو میرا سلام کہہ دینا (صلی اللہ علیہ وسلم علی نبینا وعلی ابراہیمؑ

اور بتا دینا کہ جنت کی اچھی مٹی ہے اور عمدہ پانی ہے اور وہ چٹیل میدان ہے اور اس کے پودے یہ ہیں

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر) مطلب یہ ہے کہ جنت میں سب کچھ ہے مگر جو نیکی کر کے

لے جائے اسی کے لئے ہے جو عمل صالح نہ کرے خالی ہاتھ جائے اس کے لئے خالی میدان کی طرح

ہے لہذا یہاں عمل کر لو تاکہ وہاں جا کر مالو۔ ترمذی۔

صلوة التسبیح

(۴۱) اور یہی کلمے ہیں جو صلوٰۃ التسبیح میں پڑھے جاتے ہیں (اور اس کے پڑھنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اس طرح ترغیب دی تھی کہ اے عباس! اے چچا! کیا میں آپ کو ایسی دس چیزیں نہ بتا دوں کہ جب آپ انہیں کر لیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے، نئے پرانے، خطائے اور قصد سے کئے ہوئے اور چھوٹے اور بڑے اور ظاہری اور پوشیدہ (سب گناہ) بخش دے گا (اور وہ دس باتیں یہ ہیں کہ) آپ چار رکعت نماز پڑھیں اور ہر رکعت میں سورۃ الحمد اور کوئی دوسری سورۃ پڑھیں۔ پھر جب آپ پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہو جائیں تو قیام ہی کی حالت میں پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہیں۔ پھر رکوع کریں تو حالت رکوع میں یہ کلمات دس مرتبہ کہیں۔ پھر جب رکوع سے سر اٹھائیں تو (قومہ میں) دس مرتبہ کہیں پھر سجدہ کریں تو سجدہ میں دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدہ سے سر اٹھائیں (تو دونوں سجدوں کے درمیان) جلسہ میں دس بار کہیں۔ پھر دوسرا سجدہ کریں تو اس میں دس مرتبہ کہیں۔ پھر جب دوسرے سجدہ سے سر اٹھائیں تو بیٹھ کر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہونے سے پہلے دس مرتبہ کہیں یہ ہر رکعت میں پچھتر مرتبہ ہوئے۔ اسی طرح چار رکعتیں پوری کریں۔

اگر ہر روز ایک مرتبہ پڑھ سکیں تو ہر روز پڑھ لیں اور اگر ہر روز نہ پڑھ سکیں تو ہر جمعہ میں ایک مرتبہ پڑھ لیں اور اگر ہر جمعہ میں بھی نہ پڑھ سکیں تو ہر مہینہ میں ایک مرتبہ پڑھ لیں اور اگر یہ بھی نہ کر سکیں تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیں اور اگر یہ بھی نہ کر سکیں تو تمام عمر میں ایک دفعہ پڑھ لیں (ابوداؤد، ابن حبان، حاکم، ابن ماجہ، وعن ابی رافعؓ وابن عباسؓ)

لے احادیث میں اس نماز کے دو طریقے وارد ہوئے ہیں۔ اول یہ کہ کھڑے ہو کر الحمد شریف اور سورۃ کے بعد پندرہ مرتبہ چاروں کلمے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ پڑھے۔ پھر رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کے بعد دس مرتبہ پھر رکوع سے کھڑے ہو کر سَمِيعُ اللّٰهِ (باقی ماثلاً)

(۴۳) اور یہ مذکورہ بالا کلمات وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کے ساتھ ملا کر پڑھے جائیں تو باقیات صالحات ہیں (یعنی باقی رہنے والی نیکیاں ہیں) اور یہ خطاؤں کو اس

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) لِمَنْ حَمِدَكَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کے بعد دس مرتبہ پڑھے اور دونوں سجدوں میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کے بعد دس دس مرتبہ پڑھے اور جب دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھے تو دس مرتبہ پڑھے اور جب دوسرے سجدے سے اٹھے تو اللہ اکبر کہتا ہوا اٹھے اور بجائے کھڑے ہونے کے بیٹھ جائے اور دس مرتبہ یہ کلمات پڑھ کر اللہ اکبر کہے بغیر کھڑا ہو جائے اور دوسری رکعت میں تشہد کے بعد اسی طرح چوتھی رکعت میں تشہد کے بعد پہلے ان کلموں کو دس دس مرتبہ پڑھے پھر التحیات پڑھے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سبحانک اللهم کے بعد الحمد سے پہلے پندرہ مرتبہ پڑھے، پھر الحمد اور سورۃ کے بعد دس مرتبہ پڑھے اور باقی سب طریقہ اسی طرح ہو جیسا کہ طریق ۱ میں بتایا۔ اس صورت میں نہ تو دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھنے کی ضرورت ہے اور نہ التحیات کے ساتھ پڑھنے کی۔ علمائے مکہ نے لکھا ہے کہ کبھی اس طرح پڑھ لیا کرے کبھی اس طرح۔

چونکہ یہ نماز عام طور سے رائج نہیں ہے اس لئے اس کے متعلق چند مسائل بھی لکھے جاتے ہیں تاکہ پڑھنے والوں کو سہولت ہو۔

مسئلہ ۱: اس نماز کے لئے کوئی سورۃ قرآن کی متعین نہیں جو کسی سورۃ دل چاہے پڑھے۔ لیکن بعض علماء نے لکھا ہے کہ سورۃ عید، سورۃ حشر، سورۃ صف، سورۃ جمعہ، سورۃ تغابن میں سے چار سورتیں پڑھے تو بہتر ہے۔ بعض حدیثوں میں بیس آیتوں کی بقدر آیا ہے اس لئے ایسی سورتیں پڑھے جو بیس آیتوں کے قریب قریب ہوں۔ بعض نے اذ از لزلت الارض، والعادیات، الماکم، الحکاثر اور الکافرون اور النصر اور اخلاص کے بارے میں لکھا ہے کہ ان میں سے پڑھ لیا کرے۔

مسئلہ ۲: ان تسبیحوں کو زبان سے ہرگز نہ گئے کہ زبان سے گئے سے نماز ٹوٹ جائے گی اور انگلیوں کو بند کر کے گنتا اور تسبیح اقمہ میں لے کر گنتا مکروہ ہے۔ بہتر یہ ہے کہ انگلیاں جس طرح اپنی جگہ پر ہیں ویسی ہی رہیں اور کلمہ پر ایک ایک انگلی کو دباتا رہے۔

مسئلہ ۳: اگر کسی جگہ تسبیح پڑھنا بھول جائے تو دوسرے رکعت میں اس کو پورا کرے (باقی حاشیہ صفحہ صفحہ ۲۵۰)

طرح مٹا دیتے ہیں جس طرح درخت (موسم خزاں میں) اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے اور یہ (کلمات) جنت کے خزانوں میں سے ہیں (طبرانی عن ابی الدرداءؓ)

(۴۴) جو شخص قرآن مجید نہ پڑھ سکتا ہو یہ کلمات اس کے لئے قرآن کے قائم مقام ہو جاتے ہیں۔ (ابن ابی شیبہ عن ابن ابی ادنیؓ)

(۴۵) اور اسی طرح یہ کلمات اللّٰهُمَّ اَرْزُقْنِيْ وَارْزُقْ نِّسْلِيْ وَارْزُقْ نِّسْلِيْ وَارْزُقْ نِّسْلِيْ کے ساتھ ملا کر پڑھنے سے اس شخص کے لئے قرآن مجید کے قائم مقام ہو جاتے ہیں۔ جو قرآن شریف نہ سیکھ سکتا ہو اور جس نے اس پر عمل کر لیا اس نے اپنا ٹاٹھ خیر سے بھر لیا۔

(ابوداؤد، نسائی، عن عبد اللہ بن ابی ادنیؓ)

(۴۶) اور نیز یہ کلمات دُعا (مذکورہ کے بجائے) لفظ وَتَبَارَكَ اللّٰهُ کے ساتھ ملا کر پڑھے جائیں تو ان پر ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جو ان کو اپنے پروں میں لے کر اپنے چڑھتا ہے اور فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرتا ہے وہ اس کے پڑھنے والے کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں یہاں تک کہ ان کلمات کو رحمن جل مجدہ کی بارگاہ عالی میں پیش کر دیا جاتا ہے تاکہ پڑھنے والے کی طرف اس کی رحمت متوجہ ہو اور اس کی خوشنودی حاصل ہو۔ (حاکم، موقوفاً علی عبد اللہ بن مسعودؓ)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) البتہ بھولے ہوئے کی قضا رکوع سے اٹھ کر اور دو سجدوں کے درمیان نہ کرے اسی طرح پہلی اور دوسری رکعت کے بعد اگر بیٹھے تو ان میں بھی بھولے ہوئے کی قضا نہ کرے بلکہ صرف ان کی ہی تسبیح پڑھے اور ان کے بعد جو رکعت ہو اس میں بھولی ہوئی بھی پڑھے۔ مثلاً اگر رکوع میں پڑھنا بھول گیا تو ان کو پہلے سجدہ میں پڑھے۔ اسی طرح پہلے سجدہ کی دوسرے سجدہ میں اور دوسرے سجدہ کی دوسری رکعت میں کھڑا ہو کر پڑھے اور اگر رہ جائے تو آخری قعدہ میں التَّحِيَّات سے پہلے پڑھے۔

مسئلہ ۲: اگر سجدہ سو کسی وجہ سے پیش آجائے تو اس میں تسبیح نہیں پڑھنا چاہیے اس لئے کہ مقدار میں سو ہے جو پوری ہو چکی۔ ہاں اگر کسی وجہ سے اس مقدار میں کمی رہی ہو تو سجدہ سو میں پڑھے۔

مزید تفصیلات کے لئے کمرشادی حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب دامت برکاتہم کی کتاب

”فضائل ذکر“ کا مطالعہ فرمائیں (حاشیہ ہذا کا مضمون اسی کتاب سے لیا گیا ہے) ۱۲۔

(۴۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں سے چار کلمے منتخب فرمائے ہیں۔ سُبْحَانَ اللَّهِ اور اَلْحَمْدُ لِلَّهِ اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور اللَّهُ أَكْبَرُ جو شخص ایک مرتبہ سبحان اللہ کہتا ہے اس کے لیے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کی بیس برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور جو شخص الحمد للہ کہے اس کے لیے بھی یہی اجر ہے اور جو شخص اللہ اکبر کہے اس کے لیے بھی یہی اجر ہے اور جو شخص لا الہ الا اللہ کہے اس کے لیے بھی یہی اجر ہے جو شخص اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ تہ دل سے کہتا ہے اس کے لیے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے تیس گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(نسائی، احمد، حاکم، بزار، عن ابی سعید و ابی ہریرہ)

(۴۸) ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے خطاب کر کے فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص ہر روز احد کے پہاڑ کے برابر عمل نہیں کر سکتا؟ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا کون کر سکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کر سکتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا وہ کونسا عمل ہے؟ آپؐ نے فرمایا سبحان اللہ (کا ایک بار کتنا ثواب میں) احد سے بڑا ہے (اسی طرح) الحمد للہ (ثواب میں احد سے بڑا ہے) اور (اسی طرح) اللہ اکبر (ثواب میں احد سے بڑا ہے) (بزار، طبرانی، عن عمران بن حصین)

(۴۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سو مرتبہ سبحان اللہ کہنے کا ثواب حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل کے سو غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور الحمد للہ سو بار کہنے کا ثواب ایسے سو گھوڑوں کے برابر ہے جن پر زین کسی بوئی ہو اور لگام لگی ہوئی ہو اور ان پر جہاد میں غازیوں کو سوار کر دیا جائے اور اللہ اکبر سو بار کہنے کا ثواب ان سو مقبول اونٹوں (کے ذبح کئے جانے) کے برابر ہے۔ جن کی گردنوں میں قربانی کا پٹہ پڑا ہوا ہو۔

(نسائی، ابن ماجہ، طبرانی، ابن ابی شیبہ، عن ام یانی)

طبرانی کی ایک روایت میں یوں ہے کہ اللہ اکبر سو بار کہنے کا ثواب ان سو مقبول اونٹوں کے برابر ہے جن کی گردن میں پٹہ پڑا ہوا ہو (اور) وہ مکہ میں ذبح کئے جائیں اور لا الہ الا اللہ کا ثواب آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہے۔ (نسائی، ابن ماجہ، حاکم، احمد، طبرانی، عن ام

ایضاً وہی تتمۃ الروایۃ السابقہ۔

(۵۰) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واہ! واہ! (یہ) پانچ چیزیں میزان (قیامت) میں کس قدر وزنی ہیں؛ لَوْلَا اِلَهٌ اِلَّا اللّٰهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ یہ چار چیزیں ہوئیں اور پانچویں چیز یہ ہے کہ مسلمان کا صالح کچھ مر جائے اور وہ اس پر ثواب کے لیے صبر کرے (نسائی، ابن حبان، حاکم، بزار، احمد، طبرانی، عن ام سلمہؓ)

(۵۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک جن چیزوں سے تم اللہ کی بزرگی اور بڑائی بیان کرتے ہو ان میں سے سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور الحمد للہ ہیں۔ اور یہ عرش الہی کے چاروں طرف گھومتے ہیں اور ان کی آواز شہد کی مکھیوں کی بھن بھناہٹ کی طرح ہوتی ہے اور وہ اپنے پڑ پڑھنے والے کو اللہ کی بارگاہ میں یاد دلاتے ہیں۔ کیا کوئی تم میں سے یہ پسند نہیں کرتا کہ ہمیشہ بارگاہِ خداوندی میں اس کی یاد دلاتی جاتی رہے۔

(ابن ماجہ، حاکم، معن نعمان بن بشیرؓ)

(۵۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ باقیات صالحات (باقی رہنے والی نیکیاں) یعنی اللّٰهُ اَكْبَرُ اور لَوْلَا اِلَهٌ اِلَّا اللّٰهُ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ بکثرت پڑھا کرو (نسائی، ابن حبان، عن ابی سعید الخدریؓ)

(۵۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہہ کر دیکھو کہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے (صحاح ستہ، احمد، بزار، طبرانی، عن ابی موسیٰ الاشعریؓ) اور ایک روایت میں ہے کہ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔

(احمد، طبرانی، نسائی، عن معاذ بن جبلؓ)

اور ایک حدیث میں فرمایا کہ یہ جنت کا ایک درخت ہے۔

(ابن حبان، احمد، طبرانی، عن ابی ایوب الانصاریؓ)

(۵۴) اور پہلے گزر چکا ہے کہ اس کا پڑھنا سنانے سے بیماریوں کی دوا ہے جن میں سب سے زیادہ سہل غم ہے (حاکم، طبرانی، عن ابی ہریرہؓ)

یعنی غم کی تو اس کے سامنے کوئی حقیقت ہی نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ۹۸ مرضوں

کی دوا ہے۔

(۵۵) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا۔ میں نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا۔ آپؐ نے فرمایا تم جانتے ہو اس کے کیا معنی ہیں؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی حفاظت کے بغیر کوئی شخص گناہ اور معصیت سے نہیں بچ سکتا اور اس کی مدد کے بغیر کوئی شخص کسی قسم کی نیکی نہیں کر سکتا۔ (بزار عن ابن مسعودؓ)

(۵۶) اور یہ کلمہ لا منجأ من اللہ الا الیہ کے ساتھ مل کر بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ (یعنی لا حول ولا قوۃ الا باللہ خود مستقل بھی جنت کا ایک خزانہ ہے جیسا کہ پہلے گزرا اور لا منجأ من اللہ الا الیہ اس کے ساتھ ملا دو تو اور بڑا خزانہ ہو جاتا ہے۔ (نسائی، بزار، عن ابی ہریرہؓ))

(۵۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہا میں اللہ تعالیٰ کو پروردگار ماننے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر ماننے اور اسلام کو اپنا دین ماننے پر راضی ہوں تو اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔ (نسائی، مسلم، ابوداؤد، ابن ابی شیبہ، عن ابی سعید الخدریؓ)

(۵۸) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص یہ پڑھے۔

اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ إِنِّي
أَعْتَصِدُ أَيْدِيكَ فِي هَذِهِ الْحَيَاةِ
الدُّنْيَا إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ
وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ
فَإِنَّكَ إِن تَكَلَّنِي إِلَى لَفْظِي لَقَرَّبَنِي
مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِي مِنَ الْخَيْرِ
وَأَنِّي إِنِ اتَّقَى إِلَّا بِرَحْمَتِكَ

اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پروردگار پوشیدہ
اور ظاہر کے جانتے والے میں تجھ سے اس زندگی
میں (یہ) عہد کرتا ہوں کہ میں گواہی دیتا ہوں تیرے
سوا کوئی معبود نہیں (تو اپنی ذات و صفات) میں یکتا
ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں پس
اگر تو مجھے میرے لفظ کے سپرد کر دے گا تو مجھے
برائی سے قریب اور بھلائی سے دور کر دے گا
اور میں تو تیری ہی رحمت پر بھروسہ رکھتا ہوں پس

فَاَجْعَلْ لِّيْ عِنْدَكَ عَهْدًا تُوَفِّيْنِيْهِ ۚ تُوَجِّهْ سَیِّئَاتِیْ مِنْ اَمْرِیْ اَعْمَدُ فَرَمَائِیْ جِسْمِ قِیَامَتِکَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۚ

روز پورا فرمائے کیونکہ تو وعدہ خلافی نہیں کرتا

تو اللہ قیامت کے دن اپنے فرشتوں سے فرمائے گا کہ میرے بندہ نے مجھ سے ایک عہد کر رکھا ہے اسے پورا کرو چنانچہ اللہ عزوجل اسے جنت میں داخل فرمادے گا۔ حضرت سہیل راوی حدیث کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم بن عبد الرحمنؓ سے کہا کہ حضرت عوف نے مجھے ایسی حدیث سنائی ہے تو حضرت قاسمؓ نے کہا ہمارے گھر میں کوئی لڑکی ایسی نہیں ہے جو اپنے پردہ کے اندر رہتے ہوئے اس کو نہ پڑھتی ہو۔

(احمد عن ابن مسعودؓ) (۵۹) ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھا اور یہ الفاظ کہے۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدٌ کَثِیْرًا طِیْبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی۔ اللہ ہی کے لئے سب تعریف ہے بہت تعریف ہے مبارک تعریف ہے جسے ہمارا پروردگار پسند فرمائے اور راضی ہو۔ کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ دس فرشتے ان کلمات کی طرف پکے اور ہر فرشتہ کو یہ حرص تھی کہ اس کو لکھ دے لیکن وہ یہ نہ سمجھ سکے کہ کس طرح لکھیں۔ یہاں تک کہ ان کلمات کو رب العزت کی طرف لے گئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انہیں اسی طرح لکھو جس طرح میرے بندہ نے کہے ہیں۔

توبہ و استغفار کی ضرورت اور فضیلت

(۶۰) سید الاستغفار (کی فضیلت) پہلے گزر چکی ہے (جو صبح و شام کی دعاؤں میں بیان ہو چکی ہے) (بخاری النسائی عن شداد بن اوسؓ)

(۶۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ سے دن میں ستر مرتبہ توبہ اور استغفار کرتا ہوں۔ (ابو یعلیٰ، طبرانی فی الادسط عن ابی ہریرہؓ)

اور ایک روایت میں ہے کہ روزانہ ستر بار سے زیادہ توبہ و استغفار کرتا ہوں۔

اور ایک روایت میں ہے کہ روزانہ سو بار توبہ اور استغفار کرتا ہوں۔

(طبرانی فی الادسط، ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرہؓ)

(۶۲) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ (اپنے پروردگار کے حضور میں توبہ کرو پس میں اس کے حضور میں دن میں سو بار توبہ کرتا ہوں) (البوعوانہ عن ابن عمرؓ)
 (۶۳) جو شخص استغفار کرتا رہتا ہے وہ گناہ پر اصرار کرنے والا (شمار) نہیں ہوتا۔ اگرچہ دن میں ستر بار گناہ کرے۔ (ابوداؤد عن ابی بکر الصدیقؓ)

(۶۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دل پر زنگ آجاتا ہے (اس لئے) میں اللہ سے دن میں سو بار استغفار کرتا ہوں (مسلم، ابوداؤد، نسائی عن الاعرابی عن ابن عمرؓ)
 (۶۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر تم سے اس قدر گناہ اور خطائیں سرزد ہوں جن سے آسمان و زمین بھر جائیں اور پھر تم اللہ سے مغفرت چاہو تو اللہ ضرور مغفرت فرمادے گا۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر تم خطا نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگ پیدا فرمائے جو گناہ اور خطائیں کریں۔ پھر اللہ سے مغفرت چاہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔
 (احمد، ابویعلیٰ عن ابی سعید الخدریؓ)

اور ایک حدیث میں ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تمہیں (دنیا سے) لے جائے (یعنی اٹھائے) اور ایسی قوم پیدا فرمائے جو گناہ کر کے استغفار کرے۔ پھر اللہ ان کو بخشے (مسلم عن ابی ہریرہؓ)
 (۶۶) جو شخص اللہ سے مغفرت طلب کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادے گا۔
 (ترمذی، نسائی عن ابن عمرؓ)

(۶۷) یہ بھی فرمایا کہ جو شخص توبہ چاہتا ہے کہ (قیامت کے دن) اس کا نامہ اعمال اس کو خوش کرے تو کثرت سے استغفار کرے۔ (طبرانی فی الاوسط عن الزبیریؓ)

(۶۸) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مسلمان گناہ کرتا ہے تو وہ فرشتہ جو اس کے گناہ لکھنے پر مقرر ہے (اس کے لکھنے سے) تین گھڑی (یعنی کچھ دیر) ٹھہر جاتا ہے۔ اگر اس نے اس عرصہ میں اپنے گناہ سے استغفار کر لیا تو وہ فرشتہ (آخرت میں) اس گناہ کی اطلاع اسے نہیں دے گا اور نہ قیامت کے روز اس پر اسے عذاب دیا جائے گا (حاکم، عن ام عاصمہؓ)

(۶۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شیطان نے اپنے پروردگار عزوجل سے کہا کہ قسم ہے تیری عزت اور جلال کی میں ہمیشہ بنی آدم کو گمراہ کرتا رہوں گا جب تک ان کی روئیں ان کے اندر رہیں گی۔ اس پر پروردگار جل مجدہ نے فرمایا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ہے میں انہیں برا بھلا بتاؤں گا جب تک وہ مجھ سے استغفار کرتے رہیں گے۔

(احمد ابولیلی عن ابی سعید الخدریؓ)

(۷۰) اور اس شخص کی حدیث جو بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر کہنے لگا تھا مائے میرے گناہ! مائے میرے گناہ! (صلوٰۃ التوبہ کے بیان میں) گزر چکی ہے جو مستدرک حاکم میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے۔

(۷۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اعمال لکھنے والے فرشتے جب بھی کسی دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں (کسی بندہ کے) نامہ اعمال پیش کرتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نامہ اعمال کے اول و آخر میں استغفار دیکھتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے بندہ کے وہ تمام گناہ اور قصور معاف کر دیئے جو اس کے نامہ اعمال کے اول و آخر کے درمیان میں لکھے ہوئے ہیں۔ (بزار عن انسؓ)

(۷۲) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی شخص مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے مغفرت طلب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مومن مرد اور ہر مومن عورت کے عوض ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔ (طبرانی فی الکبیر عن عبادہ بن الصامتؓ)

(۷۳) اور یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے کہ جو شخص استغفار میں لگا رہے یعنی جو شخص کثرت سے استغفار پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ پیدا فرمادے گا۔

(۷۴) اور یہ حدیث بھی گزر چکی ہے کہ جو شخص ہر روز مومن مردوں اور عورتوں کے لئے ۲۵ یا ۲۰ بار مغفرت طلب کرے گا ان لوگوں میں سے ہو گا جن کی دعا قبول ہوتی ہے اور جن کی وجہ سے اہل زمین کو رزق ملتا ہے۔ (طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداءؓ)

(۷۵) اور اس شخص کی بھی حدیث گزر چکی ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر کہا تھا کہ ہم میں سے ایک شخص گناہ کرتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا وہ اس کے ذمہ لکھ دیا جاتا

ہے۔ اس شخص نے کہا پھر اس سے استغفار کر لیتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (تفصیل کے ساتھ نماز توبہ میں بیان ہو چکی ہے۔)

(طہرانی فی الاوسط، طہرانی فی الکبیر عن عقبہ بن عامرؓ)

(۷۶) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! جب تک تو مجھ سے دعا مانگے گا اور امید رکھے گا میں تجھے بخشتا رہوں گا۔ خواہ تیری کچھ بھی حالت ہو اور میں پرواہ نہیں کرتا اے آدم کے بیٹے۔ اگر تیرے گناہ آسمان کے بادلوں کو پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے مغفرت چاہے تو میں تیری مغفرت کروں گا۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تو میرے پاس زمین بھر کر گناہ لائے اور پھر مجھ سے اس حالت میں ملے کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتا ہو تو میں تیرے پاس زمین بھر کر مغفرت لاؤں گا۔ (ترمذی عن النبیؐ)

(۷۷) ایک بندہ گناہ کر کے کہتا ہے اے رب! میں نے گناہ کر لیا تو اسے بخش دے تو پُر دگا فرماتا ہے کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر اس کی پکڑ کرتا ہے؟ میں نے اپنے بندہ کو بخش دیا۔ پھر جب تک اللہ کی مشیت ہے گناہ سے باز رہتا ہے۔ پھر گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو کہتا ہے کہ اے رب میں نے ایک گناہ اور کر لیا تو میری مغفرت فرما دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا میرے بندہ کو یہ معلوم ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ کی مغفرت کرتا ہے اور اس پر مواخذہ کرتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی۔

پھر جب تک اللہ چاہے بندہ گناہ سے باز رہتا ہے۔ پھر اس کے بعد گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو کہتا ہے اے رب! میں نے ایک گناہ اور کر لیا تو مجھے معاف کر دے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا میرے بندہ کو اس کا علم ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس پر گرفت فرماتا ہے۔ میں نے اپنے بندہ کو بخش دیا (یہ بخشش کی بات تین بار ذکر فرمائی، پس جو چاہے عمل کرے) (بخاری، مسلم، نسائی، ابن ابی شیبہؓ)

(۷۸) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوبی ہے اس شخص کے لیے جو اپنے نامہ اعمال میں (قیامت کے دن) کثرت سے استغفار پائے (ابن ماجہ عن عبد اللہ بن بسرؓ)

(۷۹) اور اس شخص کی حدیث گزر چکی ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی تیز زبانی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا تھا، تم استغفار کیوں نہیں پڑھتے؟
(ابن ابی شیبہ، ابن سنی عن حذیفہؓ)

استغفار کا طریقہ

اور استغفار پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ یوں کہے۔

(۱) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ط
(مسلم، موقونا علی الادزاعی)
میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں، میں اللہ سے
مغفرت چاہتا ہوں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَالْاُتُوْبُ اِلَیْهِ ط
اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے سوا
کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے اور قائم رہنے والا
ہے اور اسی کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

تو اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔ اگرچہ وہ میدان جہاد سے بھاگا ہو۔
ابوداؤد، ترمذی، عن زیدؓ)

اور ایک روایت میں اس کا تین بار پڑھنا آیا ہے۔

(ترمذی، ابن حبان و اخرجه البیہقی موقونا)

اور بعض روایات میں ہے کہ اس کو پانچ بار پڑھے تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے
جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگوں کے برابر ہوں (ابن ابی شیبہ، عن ابی سعیدؓ)

(۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم شمار کرتے تھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ
وسلم ایک مجلس میں سو بار یہ پڑھتے تھے۔

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ
اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ط
اے میرے رب میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول
فرما کیونکہ بلاشبہ آپ ہی بہت زیادہ توبہ قبول فرمانے
والے ہیں اور بہت رحم فرمانے والے ہیں۔

(سنن اربعہ ابن حبان، عن ابن عمرؓ)

حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہی اچھی بات کہی ہے کہ تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللہَ وَآتُوبُ اِلَیْہِ (میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں اور اس کے حضور میں توبہ کرتا ہوں) کیونکہ یہ جھوٹ ہے اور گناہ ہے بلکہ یوں کہے۔
 اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ۔ اے اللہ! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما۔
 اور اس کے وہ معنی نہیں ہیں جو ہمارے بعض ائمہ نے سمجھے ہیں کہ اَسْتَغْفِرُ اللہَ وَآتُوبُ اِلَیْہِ کہنا (علماء معانی و بیان کی تعریف کے اعتبار سے) جھوٹ ہے (یا ثمر لیت کے اعتبار سے گناہ ہے) بلکہ مطلب یہ ہے کہ غفلت کے ساتھ صرف زبان سے توبہ استغفار کرنا قصیر اور گناہ ہے (اور وجہ اس کی یہ ہے کہ اچھے لوگوں کی نیکیاں مقربین کی برائیاں ہوتی ہیں) پس جب کوئی شخص غفلت کے ساتھ مغفرت مانگے گا اور مغفرت چاہنے میں حضور قلب نہ ہوگا اور دل سے اللہ کی طرف رجوع نہ ہوگا تو یہ ایک طرح کا گناہ ہوگا جس کی سزا محرومی ہے اور یہ ایسا ہی ہے جیسا حضرت رابعہ بصریؒ نے فرمایا کہ ہمارا استغفار بھی بہت زیادہ استغفار کا محتاج ہے۔

بہت استغفار کا محتاج استغفار

اور جب یہ کہا کہ اَتُوبُ اِلَی اللہ (میں اللہ کے سامنے توبہ کرتا ہوں) اور (دل سے) توبہ نہ کی تو اس میں کچھ شک نہیں یہ جھوٹ ہے (کیونکہ توبہ میں ندامت اور حضور قلب شرط ہے) لیکن مغفرت اور توبہ کی دعا ایسے الفاظ میں کرنا جن میں دعویٰ نہ ہو اور جس میں صیغہ متکلم کا نہ ہو اَشَآءُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ کہنا اگرچہ غفلت ہی کے ساتھ ہو (ٹھیک ہے) کیونکہ کبھی قبولیت کے اوقات میں دعا اور توبہ مقبول ہو جاتی ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ جب کوئی شخص بار بار دروازہ کھٹکھٹاتا رہتا ہے تو کبھی نہ کبھی اندر پہنچ ہی جاتا ہے اور دعائے مغفرت بار بار کرنا اور اس کا بہتر ہونا اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں سو بار استغفار کرتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پختگی کے ساتھ یہ فرمانا کہ جو شخص ایک بار یا تین بار اَسْتَغْفِرُ اللہَ

وَأَتُوبُ إِلَيْهِ کے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ اگرچہ وہ میدانِ جنگ سے
بھاگ گیا ہو۔ یہ بھی اس کی دلیل ہے کہ توبہ و استغفار بار بار کے۔

بس اب تمہارے لئے پردہ اٹھا دیا گیا ہے جسے تم اپنے لئے بہتر سمجھو اور
کر لو (یعنی جس قدر چاہو استغفار کرو)

کتاب الزہد میں حضرت لقمان (علیہ السلام) سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے سے
فرمایا۔ اپنی زبان کو اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي کا عادی بناؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی کچھ ایسی سماعتیں
ہیں جن میں وہ سائل کو محروم نہیں فرماتا۔

❖

ساتویں منزل

(بروز بخند)

قرآن عظیم اور اس کی بعض سورتوں و آیتوں کی فضیلت

(۱) فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قرآن مجید پڑھا کر دو۔ کیونکہ وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے (اپنے پڑھنے والے کا شفعہ) (یعنی سفارشی) بن کر آئے گا۔

(مسلم عن ابی امامہ)

(۲) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کو قرآن کی مشغولیت کی وجہ سے میرا ذکر کرنے اور مجھ سے مانگنے کی فرصت نہ ہو میں اس کو مانگنے والوں سے زیادہ عطا کروں گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو سب کلاموں پر ایسی فضیلت ہے جیسی کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق پر فضیلت ہے (ترمذی، دارمی، عن ابی سعید الخدری)

(۳) اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن سیکھو اور اسے پڑھو کیونکہ قرآن سیکھ کر پڑھنے والے اور اس کو لے کر کھڑے ہونے والے یعنی نماز میں پڑھنے والے کی مثال مشک کی بھری ہوئی تھیلی کی طرح ہے جس کی خوشبو ہر جگہ نہکتی ہے اور اس شخص کی مثال جو قرآن سیکھتا ہے پھر سو جاتا ہے (یعنی رات کو نماز میں نہیں پڑھتا تھا حالانکہ قرآن اس کے دل میں ہے) اس مشک کی تھیلی جیسی ہے جس کے اندر مشک تو ہے مگر اس کا مزہ بند ہے۔

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی ہریرہ)

(۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص قرآن مجید کا ایک حرف پڑھے اس کے لیے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا (کم از کم) اس گنا ثواب ہے۔ میں یہ نہیں کہتا (مجموعہ) الحمد، ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے میم ایک حرف ہے۔

(ترمذی، عن ابن مسعود)

(۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رشک دو ہی شخصوں پر ہے ایک تو وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی دولت سے نوازا اور وہ دن رات اس میں لگا رہتا ہے (تلاوت

کرتا ہے یاد کرتا ہے، صحیح کرتا ہے، نماز اور خارج نماز پڑھتا ہے، اور دوسرے شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور وہ اس کو دن رات، اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔
(بخاری، مسلم، عن ابی عمرؓ)

(۶) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پڑھنے والے سے قیامت کے دن کہا جائے گا کہ پڑھتا جا اور (بہشت کے درجوں میں) چڑھتا جا اور اسی طرح تزیل کے ساتھ پڑھ جس طرح تو دنیا میں پڑھتا تھا کیونکہ تیرا مقام سب سے آخری آیت پر ہے جو تو پڑھے گا
(ابوداؤد، ترمذی، عن ابن عمرؓ)

(۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور اس میں ماہر ہے وہ نیکیاں لکھنے والے بزرگ اور نیکو کار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآن مجید (اپنی زبان کی ملکیت کی وجہ سے) اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس میں دقت اٹھاتا ہے اس کو دوہرا ثواب ملتا ہے (ایک تلاوت کا دوسرا مشقت برداشت کرنے کا)
(بخاری، مسلم، عن ابن عمرؓ)

فضائل سورۃ فاتحہ

(۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۃ فاتحہ قرآن کی سورتوں میں سب سے بڑی (مرتبہ والی) سورت ہے۔ جو بیع مثانی اور قرآن عظیم ہے۔

(بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی سعید الخدریؓ)

(۲) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے فاتحہ الکتاب عرش الہی کے نیچے سے عطا ہوئی ہے۔ (حاکم، عن معقل بن لیثؓ)

الحے السبع المثانی، یعنی سات آیتیں جو بار بار نماز میں دہرائی جاتی ہیں ۱۲۰

سورۃ القرآن العظیم یعنی سورۃ فاتحہ قرآن عظیم ہے کیونکہ یہ قرآن مجید کے تمام اصولی مضامین کا خلاصہ ہے۔ فاتحہ الکتاب اس لئے کہتے ہیں کہ یہ کلام اللہ کی سب سے پہلی سورۃ ہے جس سے کلام پاک کی ابتداء ہوئی۔

(۳) ایک روز کا واقعہ ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے (یکایک اوپر سے) ایک آواز سنی اور سر اٹھا کر فرمایا یہ ایک فرشتہ زمین پر اترا ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں اترا تھا۔ پھر اس فرشتہ نے سلام کیا اور کہا یا رسول اللہ! خوش ہو جئے، یہ دو نور آپ کو دیئے گئے ہیں جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے۔ ایک سورہ فاتحہ، دوسرا سورہ بقرہ کی اخیر والی آیتیں (یعنی امن الرسول سے لے کر ختم سورہ تک، ان میں سے جو حصہ بھی آپ پڑھیں گے) جو دعا پر مشتمل ہے (آپ کا مطلوب آپ کو دیا جائے گا)۔ (مسلم، نسائی، عن ابن عباسؓ)

فضائل سورہ بقرہ

(۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یقیناً شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے (مسلم، ترمذی، نسائی عن ابی ہریرہؓ)
(۲) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورہ بقرہ پڑھتے رہا کرو۔ کیونکہ اس کا حاصل کرنا برکت ہے اور اس کا چھوڑ دینا حسرت ہے اور یہ باطل والوں کے بس کی نہیں۔ (مسلم عن ابی امامہؓ)

(۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر چیز کی ایک بلندی ہے اور قرآن مجید کی بلندی سورہ بقرہ ہے۔ (ترمذی، حاکم ابن حبان عن ابی ہریرہؓ)
(۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رات میں جو شخص سورہ بقرہ پڑھے گا شیطان اس کے گھر میں تین رات تک داخل نہیں ہوگا اور جو شخص دن میں اسے پڑھے شیطان اس کے گھر میں تین دن تک داخل نہیں ہوگا۔ (ابن حبان، عن سہل بن سعدؓ)
(۵) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ مجھے سورہ بقرہ ذکر اول سے عطا فرمائی گئی ہے۔

(حاکم عن معقل بن یسارؓ)

سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران کی فضیلت

(۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو چمکتی ہوئی سورتیں سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران بڑھا کر دو، کیونکہ یہ قیامت کے دن دو ابر کے ٹکڑوں یا دو سائبانوں یا صف باندھے ہوئے برندوں کی دو جماعتوں کی طرح آئیں گی اور اپنے پر پڑھنے والے کی شفاعت کے لیے اللہ تعالیٰ سے جھگڑیں گی۔ (مسلم عن ابی امامہؓ)

آیت الکرسی کی فضیلت

(۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آیت الکرسی (فضیلت میں) قرآن مجید کی آیات میں سب سے اعظم یعنی بڑی ہے۔ (مسلم، ابوداؤد، عن ابی بن کعبؓ)

(۲) اور فرمایا کہ یہ قرآن کی آیتوں کی سردار ہے۔

(ترمذی، ابن حبان، حاکم، عن سہل بن سعدؓ والی ہریرہؓ)

(۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آیت الکرسی جس بچہ اور مال پر رکھ دی جائے یعنی اس کو پڑھ کر دم کیا جائے یا لکھ کر رکھ دی جائے، شیطان اس کے قریب نہیں آئے گا۔ (ابن حبان، عن سہل بن سعدؓ)

سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں

(۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں اَمِنْ الرَّسُولِ سے ختم سورہ تک ایسی ہیں کہ جس گھر میں تین رات تک پڑھی جائیں، شیطان اس کے قریب نہیں آئے گا۔ (ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم، عن نعمان بن بشیرؓ)

(۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کو ایسی دو آیتوں پر ختم فرمایا ہے کہ جو اپنے خزانہ سے مجھے دی ہیں جو اس کے عرش کے نیچے ہے۔ انہیں خود سیکھو اور اپنی عورتوں اور بچوں کو سکھاؤ کیونکہ وہ رحمت ہیں اور قرآن ہیں اور دعا ہیں

(حاکم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ)

سُورَةُ النَّامِ کی فضیلت

(۱) سورۃ النعام جب نازل ہوئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ کہا۔ پھر فرمایا کہ اس سورۃ کو اس قدر کثیر تعداد میں فرشتوں نے رخصت کیا جنہوں نے آسمان کا کنارہ ڈھانک دیا (حاکم عن جابر رضی اللہ عنہ)

سُورَةُ الْكَافِ کی فضیلت

(۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمعہ کے دن جو شخص سورۃ کاف پڑھے اس کے لئے اس جمعہ سے اس جمعہ تک ایک نور روشن رہے گا (حاکم عن ابی سعید الخدری)
اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص جمعہ کی رات میں اس کو پڑھے اس کے لیے اس کے اور خانہ کعبہ کے درمیان نور روشن رہے گا (دارمی موقوفاً علی ابی سعید)

(۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو اس کو اس طرح پڑھے جس طرح وہ اتاری ہے (یعنی بالکل صحیح پڑھے) تو اس کے لئے اس کی جگہ سے مکہ تک یہ سورۃ نور بن جائے گی۔ اور جو شخص اس کی آخری دس آیتیں پڑھے پھر دجال ظاہر ہو جائے تو اس پر قابو نہیں پائے گا۔ (نسائی، حاکم، عن ابی سعید)

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جس نے سورۃ کاف پڑھی اس کے لئے وہ قیامت کے دن اس کی جگہ سے مکہ تک نور ہوگی اور جس نے اس کی آخری دس آیتیں پڑھیں پھر دجال نکل آیا تو وہ اسے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ (طبرانی فی الاوسط عن ابی سعید)
(۳) اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص اس کی پہلی دس آیتیں یاد کرے گا وہ دجال کے فتنہ سے بچا رہے گا۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی، عن ابی الدرداء)

اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص اس کی آخری دس آیتیں پڑھے گا وہ دجال کے فتنہ سے بچا رہے گا (مسلم، ابوداؤد، نسائی، عن ابی الدرداء)

(۴) اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص سورۃ کہف کی پہلی تین آیتیں پڑھے گا وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ (ترمذی عن ابی الدرداءؓ)
 (۵) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو شخص دجال کو پائے اسے چاہیے کہ اس پر سورۃ کہف کی شروع کی (دس) آیتیں پڑھ دے۔

(المحدث، مسلم، سنن اربعہ عن نواس بن سمانؓ)
 کیونکہ یہ آیتیں دجال کے فتنہ سے اس کے لیے حفاظت کا ذریعہ ہیں۔
 (ابوداؤد، عن ابی الدرداءؓ)

سورۃ طہ اور طواسین اور حوامیم

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۃ طاسین اور طواسین اور حوامیم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تختیوں سے دی گئی ہیں۔ (حاکم، عن معقل بن یسارؓ)

سورۃ طہ کی فضیلت

(۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۃ طہ قرآن مجید کا دل ہے جو اس کو اللہ کی رضا کے لئے اور آخرت کے ثواب کے لئے پڑھتا ہے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اسے اپنے مردوں پر پڑھو (یعنی جب نزع کا وقت ہو تو سناؤ) نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان، عن معقل بن یسارؓ

سورۃ فتح کی فضیلت

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۃ فتح مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ

پس طواسین سے سورۃ نمل اور سورۃ شعراء اور قصص مراد ہیں کیونکہ سورۃ نمل طہ سے اور شعراء قصص طہ سے شروع ہوتی ہیں۔ حوامیم سے وہ سورتیں مراد ہیں جو طہ سے شروع ہوتی ہیں یعنی سورۃ مومن، الم سجده، شوریٰ، زخرف، دخان، جاثیہ، احقاف، حضرت موسیٰؑ کو توریت شریف تختیوں میں لکھی ہوئی دی گئی تھی، تختیوں سے یہی تختیاں مراد ہیں۔ ۱۲

محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ (بخاری، نسائی، ترمذی، ابن عمر)

سورۃ ملک کی فضیلت

- ۱۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۃ ملک کی تیس آیتیں ہیں۔ انہوں نے ایک شخص کی سفارش کی یہاں تک کہ بخش دیا گیا۔ (ابن حبان، سنن اربعہ، حاکم عن ابی ہریرہ)
- ۲۔ اور یہ بھی فرمایا کہ سورۃ تَبَارَكَ الَّذِي يَخْلُقُ الْمُلُوكَ اپنے پڑھنے والے کے لیے اس وقت تک مغفرت مانگتی رہتی ہے جب تک کہ اسے بخش نہ دیا جائے۔

(ابن حبان عن ابی ہریرہ)

- ۳۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ سورۃ ملک ہر مومن کے دل میں ہو۔ (یعنی ہر شخص کو یاد ہو، حاکم عن ابن عباسؓ)

(۴) عذاب کے فرشتے (جب) آدمی کے پاس اس کی قبر میں آتے ہیں تو (اول) اس کے پاؤں کی طرف سے آتے ہیں۔ پاؤں کہتے ہیں تمہارے لئے (اس طرف سے کوئی) راستہ نہیں کیونکہ وہ ہمارے ساتھ سورۃ ملک پڑھا کرتا تھا۔ پھر اس کے سینہ کی جانب یعنی پیٹ کی طرف سے آتے ہیں۔ پھر سر کی جانب سے آتے ہیں (غرض کہ) ہر عضو پہی کتاب ہے کہ میری طرف سے عذاب آنے کا کوئی راستہ نہیں۔ پس یہ سورت عذاب قبر سے بچاتی ہے اور یہ سورت تورات میں بھی ہے۔ پس جس شخص نے رات میں اسے پڑھا اس نے بہت ہی زیادہ ثواب کمایا اور بہت ہی اچھا کام کیا۔ (حاکم موقوفاً علی ابن مسعودؓ)

سورۃ اِذَا زُلْزِلَتْ کی فضیلت

- (۱) اِذَا زُلْزِلَتْ (ثواب میں) قرآن شریف کا چوتھا حصہ ہے (ترمذی عن السیوطی رحمہ اللہ)
- اور ایک روایت میں ہے کہ وہ نصف قرآن کے برابر ہے (ترمذی، حاکم، ابن عباسؓ)
- (۲) ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی جامع سورۃ پڑھا دیجئے۔ آپ نے انہیں سورۃ اِذَا زُلْزِلَتْ پڑھادی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا قسم ہے اس

ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں کبھی بھی اس سے زیادہ نہیں کروں گا اور اس کے بعد چلے گئے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا یہ شخص کا میاب ہوا۔ یہ شخص کا میاب ہوا ابو داؤد، حاکم، نسائی، ابن حبان، عن عبد اللہ بن عمر بن العاصؓ)

سورۃ قل یا ایہا الکافرین کی فضیلت

(۱) قل یا ایہا الکافرین (ثواب میں) چوتھائی قرآن ہے۔ (ترمذی عن النسائی) اور ایک روایت میں ہے کہ یہ سورۃ چوتھائی قرآن مجید کے برابر ہے۔

(ترمذی، حاکم، عن ابن عباسؓ)

(۲) کیا ہی اچھی ہیں یہ دونوں سورتیں یعنی سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص جو فرضوں سے پہلے فجر کی سنتوں کی دو رکعتوں میں پڑھی جاتی ہیں۔ (ابن حبان عن عائشہؓ)

سورۃ اذا جاء نصر اللہ کی فضیلت

(۱) سورۃ اذا جاء نصر اللہ (ثواب میں) چوتھائی قرآن ہے (ترمذی عن النسائی)

سورۃ اخلاص کی فضیلت

(۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قتل ہو اللہ اَحَد (ثواب میں) تہائی قرآن ہے۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، عن ابی سعید الخدریؓ) دوسری روایت میں ہے کہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

(بخاری، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن ابی سعید الخدریؓ)

(۲) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے متعلق فرمایا جو ہر نماز میں اپنے مقتدیوں کو سورۃ اخلاص سے نماز پڑھاتا تھا کہ اسے خبر دے دو کہ اللہ تعالیٰ اس کو دوست رکھتا ہے۔ (بخاری، مسلم، نسائی، عن عائشہؓ)

(۳) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے فرمایا جو نماز میں ہمیشہ دوسری سورۃ

کے ساتھ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ بھی پڑھا کرتے تھے کہ تمہاری اس محبت نے جو سورۃ اخلاص سے ہے تمہیں جنت میں داخل کر دیا (بخاری، ترمذی، عن النسائی)

(۴) اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ یہ (سورۃ) تہائی قرآن کے برابر ہے۔

(بخاری، ابوداؤد، نسائی، عن ابی سعید الخدریؓ)

(۵) اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو (سورۃ اخلاص) پڑھتے سنا تو فرمایا

اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ (مسلم، ترمذی، طبرانی، نسائی، حاکم، عن ابی ہریرہؓ)

(۶) جو شخص اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے، پھر اپنی داہنی گردن پر سو مرتبہ سورۃ قل هو اللہ احد پڑھ کر سو جائے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے میرے بندے تو اپنی داہنی جانب سے جنت میں داخل ہو جا۔ (ترمذی، عن النسائی)

سورۃ فلق اور سورۃ الناس کی فضیلت

(۱) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا میں تمہیں سب سے بہتر دو سورتیں (سورۃ فلق اور سورۃ ناس) نہ بتاؤں جو پڑھی جاتی ہیں۔

(ابوداؤد، نسائی، عن عقبہ بن عامرؓ)

ان دونوں سورتوں کو پڑھا کر دو، ان جیسی کوئی سورۃ (پناہ مانگنے کے بارے میں)

تم ہرگز نہیں پڑھو گے۔ (نسائی، ابن حبان، عن جابرؓ)

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جن اور نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ

معوذتین (یعنی سورۃ فلق اور سورۃ ناس) نازل ہوئیں تو آپ نے ان دونوں کو استعاذہ کے لیے اختیار فرمایا اور ان کے علاوہ (استعاذہ کی) سب دعاؤں کو چھوڑ دیا۔

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

(۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ان جیسی سورتوں کے ذریعہ نہ کسی سائل نے سوال

کیا اور نہ کسی پناہ مانگنے والے نے پناہ مانگی۔ (نسائی، ابن ابی شیبہ، عن عقبہؓ)

(۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم سوؤ اور اٹھو ان دونوں سورتوں کو پڑھو
(ابن ابی شیبہ عن عقبہ بن عامر)

(۵) فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۃ قل اعوذ برب الفلق پڑھا کر دو
کیونکہ تم ہرگز کوئی سورۃ ایسی نہیں پڑھو گے جو (پناہ مانگنے کے بارہ میں) اللہ کو اس سے بڑھ
کر محبوب ہو اور جو پناہ مانگنے کے مقصود کو اللہ کے نزدیک اس سے بڑھ کر ادا کرنے والی
ہو۔ پس اگر تم سے یہ ہو سکے کہ اس سورۃ کا پڑھنا فوت نہ ہو تو ایسا کر لو (یعنی اس کو اہتمام
اور پابندی سے پڑھا کر دو۔) (حاکم، عن عقبہ بن عامر)

ایک حدیث میں یوں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تم ہرگز ایسی کوئی نہ پڑھو گے جو پناہ
مانگنے کے مقصود کو اللہ کے نزدیک ادا کرنے میں قل اعوذ برب الفلق سے بڑھ کر ہو۔
(ابن السنی عن عقبہ بن عامر)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں گزشتہ رات چند آیات
نازل ہوئی ہیں تم نے ان جیسی سورتیں کبھی نہیں دیکھی ہیں۔ سورۃ فلق اور سورۃ ناس۔
(مسلم، ترمذی، نسائی، عن عقبہ بن عامر)

وہ دعائیں جو کسی وقت یا سب کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں

(۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْمَقْرَمِ
وَالْمَآثِمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ
الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ الْغِنَى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ
شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَا عَنَّا
بِمَا عَمِلْنَا الشَّيْخَ وَالْبَرِّ وَتَقِّ قَلْبِيْ مِنْ الْخَطَايَا كَمَا
يُنْقَى الثَّوْبُ الْوَبِيضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا
بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ ترجمہ : اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں
عاجزی سے اور سستی اور بزدلی سے اور انتہائی بڑھاپے سے اور قرض سے اور گناہ سے۔ اے

اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور دوزخ کے فتنہ سے اور قبر کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے اور مال داری کے فتنہ کے شر سے اور محتاجی کے فتنہ کے شر سے اور کانے دھال کے فتنہ کے شر سے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور ایلے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو گناہوں سے ایسا صاف کر دے جیسا کہ سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جیسا کہ مشرق و مغرب میں تو نے فاصلہ رکھا ہے (صحاح ستہ، عن عائشہ)

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عاجزی سے اور کاہلی سے اور بزدلی سے اور انتہائی بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے بھی تیری پناہ لیتا ہوں۔ اور زندگی و موت کے فتنہ سے بھی تیری پناہ لیتا ہوں۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان، حاکم، طبرانی، فی الصغیر عن النسائی)

(۳) وَاعُوْذُ بِكَ مِنَ الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعِیْلَةِ وَالذَّلَّةِ وَالْمُسْلٰکَةِ وَاعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْکُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشَّقَاقِ وَالسَّمْعَةِ وَالرَّیْآءِ وَاعُوْذُ بِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالتَّبْکُمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُدَامِ وَرَسَسَتِیْ الْاَسْقَامِ وَضَلَّعَ الدِّیْنِ۔

ترجمہ: اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں دل کی سختی سے اور غفلت سے اور محتاجی سے اور ذلت سے اور خواری سے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں فقر سے اور کفر سے اور گنہگاری سے اور بھگڑے بازی سے اور شہرت کے لیے عمل کرنے سے اور دکھاوے سے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بہرہ پن سے اور گونگے پن سے اور دیوانگی سے اور جذام (کوڑھ) سے اور برے امراض سے اور قرص کے بوجھ سے۔ (ابن حبان، حاکم، طبرانی، فی الصغیر عن النسائی)

(۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَّعَ الدِّیْنِ وَغَلَبَتِ الرَّجَالَ۔

ترجمہ : اے اللہ ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے اور بخل سے اور بُری عمر سے (یعنی بہت ضعیف اور بوڑھا ہو جانے سے) اور سینہ کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن عمرؓ)

(۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ تُضِلُّنِیْ اَنْتَ الْخَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجَنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ .

ترجمہ : اے اللہ ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تیری عزت کی پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ تو مجھے گمراہ کر دے تو ہی وہ زندہ ہے جسے موت نہیں اور تمام جن و انس مر جائیں گے۔ (مسلم، بخاری، نسائی، عن ابن عباسؓ)

(۹) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ جُهْدِ الْبَدَنِ الْبَدْوِ وَذُلِّ الشَّقَاةِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ .

ترجمہ : اے اللہ ! ہم بلا و مصیبت کی سختی سے اور بد بختی کے پانے سے اور قضا کے فیصلہ سے جو ہمارے حق میں اچھا نہ ہو اور دشمنوں کے خوش ہونے سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ (بخاری عن ابی ہریرہؓ)

(۱۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ .

ترجمہ : اے اللہ ! میں اپنے ان اعمال کی برائی سے جو کر چکا ہوں اور ان اعمال کی برائی سے جو ابھی نہیں کئے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن عائشہؓ)

(۱۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ .

ترجمہ : اے اللہ ! میں اپنے علم اور جہل کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(نسائی، ابن ابی شیبہ، عن عائشہؓ)

(۱۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ لَدَالٍ نِّعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَنُجَاةٍ نِّقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ .

ترجمہ : اے اللہ ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے چلے جانے سے

اور تیری عافیت کے ہٹ جانے سے اور تیری سزا کے اچانک آ جانے سے اور تیری ہر

طرح کی ناراضگی سے۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی، عن ابن عمر)
 (۱۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ
 لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِّیْ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں اپنے کان اور آنکھ اور زبان اور دل اور منی کی برائی سے تیری
 پناہ لیتا ہوں۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، حاکم، عن شکل بن حمید)
 (۱۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْفَاقَةِ وَالذَّلٰلَةِ وَاَعُوْذُ بِكَ
 مِنْ اَنْ اُظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں فقر و فاقہ سے اور ذلت سے اور ظالم بننے سے اور مظلوم بننے
 سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، حاکم، عن ابی ہریرہ)
 (۱۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَدَمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّوَدُّعِیْ وَاَعُوْذُ بِكَ
 مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِ الشَّیْطَانُ
 عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لِدَلِیْعًا۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیری پناہ چاہتا ہوں کسی عمارت وغیرہ کے نیچے دب
 جانے سے اور گر کر اور ڈوب کر اور جل کر مرنے سے اور بہت زیادہ لڑھا ہوا جانے سے
 اور اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ شیطان مجھے مرتے وقت گمراہ کر دے اور اس سے پناہ مانگتا ہوں
 کہ تیرے راستہ میں پیٹھ پھرتے ہوئے مردوں اور اس سے پناہ مانگتا ہوں
 کہ (سانپ بچھو وغیرہ کے) ڈسنے سے مردوں۔ (ابوداؤد، نسائی، حاکم، عن ابی لیسر)
 (۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْوَحْشٰتِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاِ
 (والادواء) ترجمہ: اے اللہ! میں برے اخلاق و اعمال اور بُری خواہشات نفسانی اور برے

امراض سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ (ترمذی، ابن حبان، حاکم، عن قطبہ بن مالک)
 (۱۷) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلْتُكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ
 عَلَیْہِ وَسَلَّمْ وَلَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ
 عَلَیْہِ وَسَلَّمْ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاءُ وَلَا حَوْلَ وَلَا

قُوَّةُ إِلَهِ بِاللَّهِ .

ترجمہ : اے اللہ ! ہم تجھ سے وہ سب بھلائیاں مانگتے ہیں جو تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی ہیں اور ہم ہر اس چیز سے تیری پناہ مانگتے ہیں جس سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے اور تو ہی مددگار ہے اور تو ہی کفایت کرتے والا ہے اور طاقت و قوت اللہ ہی کی مدد سے ہے۔ (ترمذی، عن ابی امامہؓ)

(۱۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَارِ السُّوْرِ فِیْ دَارِ الْمَقَامَةِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِیَةِ یَتَحَوَّلُ .

ترجمہ : اے اللہ ! میں مستقل قیام کے برے پڑوسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اس لئے کہ سفر کا ساتھی تو جدا ہو ہی جاتا ہے۔ (نسائی، ابن حبان، حاکم، عن ابی ہریرہؓ)

(۱۹) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْکُفْرِ وَالْذِّیْنِ .

ترجمہ : میں کفر اور قرض سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں (نسائی، ابن حبان، حاکم، عن ابی ہریرہؓ)

(۲۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلْبَةِ الدِّیْنِ وَغَلْبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْعَدَاۤءِ .

ترجمہ : اے اللہ ! میں قرض کے غلبہ سے اور دشمن کے غلبہ سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے تیری پناہ چاہتا ہوں (حاکم، ابن حبان، عن عبداللہ بن عمروؓ)

(۲۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَدُعَاۤءٍ لَا یُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَبْتَغِیْ .

وَمِنْ الْجُوعِ فَاتِّدَّ بِشَسِّ الضَّجِیْمِ .

وَمِنْ الْخِبَاۤئَةِ فَبُشَّتِ الْبَطَاۤئِنُ وَمِنْ الْكَلَسِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَمِنْ الْهَرَمِ وَمِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلَى اُرْدَاۤءِ الْعُمُرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحِیَا وَالْمَمَاتِ . اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَمُنْجِیَاتِ اَمْرِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِمَةَ مِنْ كُلِّ بَیْرٍ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ .

ترجمہ : اے اللہ! میں ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو تیری پناہ مانگتا ہوں۔
(حاکم، ابن ابی شیبہ، عن ابن مسعودؓ)

اور بھوک سے تیری پناہ چاہتا ہوں کیونکہ وہ برسا سکتی ہے جو پاس لیٹتا ہے۔
(حاکم، ابن ابی شیبہ، عن ابن مسعودؓ و ابی ہریرہؓ)

اور خیانت سے کہ وہ بری ہمارا ہے تیری پناہ لیتا ہوں اور کستی سے اور بخل سے اور
بزدلی سے اور بہت بوڑھا ہو جانے سے اور اس بات سے کہ ناکارہ عمر تک پہنچوں اور
دجال کے فتنہ اور قبر کے عذاب سے اور زندگی و موت کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے اللہ! ہم تجھ سے مغفرت کے اسباب اور نجات دلانے والے کام اور ہر گناہ
سے حفاظت اور ہر نیکی سے غنیمت کا سوال کرتے ہیں اور بہشت کے داخلہ اور دوزخ
سے نجات ہونے کی کامیابی کا تجھ سے سوال کرتے ہیں۔ (حاکم، عن ابن مسعودؓ)

(۲۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ۔
ترجمہ : اے اللہ! میں تجھ سے کارآمد علم مانگتا ہوں اور غیر نافع علم سے تیری پناہ مانگتا
ہوں۔ (ابن حبان، عن جابرؓ)

(۲۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَّ عَمَلٍ لَا یُرْفَعُ وَّ قَلْبٍ لَا
یَخْشَعُ وَّ قَوْلٍ لَا یُسْمَعُ۔

ترجمہ : اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ دے اور اس
عمل سے جو مقبول نہ ہو اور اس دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور اس بات سے جو سنی نہ جائے۔
(ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ، عن انسؓ)

(۲۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِكَ اَنْ تُرْجِحَ عَلَیْ اَعْقَابِنَا وَّلُفْظِنَا عَنْ دِیْنِنَا۔

ترجمہ : اے اللہ! ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ ہم پچھلے پیروں کوٹ جائیں
یا ہم دین کے بارے میں آزمائش میں ڈالے جائیں (یعنی خدا نخواستہ ہم دین حق سے مرتد ہو جائیں
یا دین کی آزمائش میں مبتلا ہوں اس سے پناہ مانگتے ہیں۔ بخاری، مسلم، موقوفاً علی ابن

ابی میکہؓ

(۲۵) نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ .

ترجمہ : ہم دوزخ کے عذاب سے اور سارے فتنوں سے جو ظاہری ہوں یا باطنی اور دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ (ابو عوانہ عن زید بن ثابتؓ)
(۲۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَ مِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَ مِنْ لَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَ مِنْ دُعَاءٍ لَا یَسْمَعُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هُوٍ لَا وَءٍ اَلْوَرَبِ .

ترجمہ : اے اللہ! میں اس علم سے جو نفع نہ دے اور اس دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور اس نفس سے جو کسیر نہ ہو اور اس دعا سے جو مقبول نہ ہو تیری پناہ چاہتا ہوں اور اے اللہ! میں ان چاروں سے تیری پناہ چاہتا ہوں (ابن ابی شیبہ عن ابن عمرؓ طبرانی فی الاوسط عن ابن عباسؓ)
(۲۷) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَخَطِيْئَتِيْ وَ عَمَلِيْ .

ترجمہ : اے اللہ! میرے دانت اور نادانتہ کے ہوئے گناہ بخش دے۔

(طبرانی فی الاوسط عن ابن عباسؓ)

(۲۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ دُعَاءٍ لَا یَسْمَعُ وَ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَ لَفْسٍ لَا تَشْبَعُ .

ترجمہ : اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو اور ایسے دل

سے جس میں خشوع نہ ہو اور ایسے نفس سے جو کسیر نہ ہو (طبرانی فی الکبیر عن جریرؓ)

(۲۹) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكِسْفِ وَالْهَرَمِ وَ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَ

عَذَابِ الْقَبْرِ : ترجمہ : اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کستی سے اور بہت زیادہ بوڑھا ہونے

سے اور سینہ کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے (طبرانی فی الکبیر عن ابن عباسؓ)

(۳۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ یَوْمِ السُّوْعِ وَ مِنْ لَیْلَةِ السُّوْعِ وَ مِنْ

سَاعَةِ السُّوءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوءِ وَمِنْ جَارِ السُّوءِ فِي دَارِ الْمَقَامَةِ .
ترجمہ : اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بُرے دن سے اور بُری رات سے
اور بُری گھڑی سے اور بُرے ساتھی سے اور مستقل قیام کے بُرے پروردہ سے .
(طبرانی فی الکبیر عن عقبہ بن عامرؓ)

(۳۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُدَامِ وَرَسِيٍّ الْاَسْقَامِ .
ترجمہ : اے اللہ! میں برص اور جنون اور جذام اور بُرے امراض سے تیری پناہ مانگتا
ہوں . (ابوداؤد، نسائی، ابن ابی شیبہ عن انسؓ)

(۳۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْعِ الْوُخْلُوْقِ .
ترجمہ : اے اللہ! میں جھگڑے سے اور نفاق سے اور بد اخلاقی سے تیری پناہ چاہتا ہوں .
(ابوداؤد عن ابی ہریرہؓ)

(۳۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجَوْعِ فَاِنَّهُ یُؤْسِ الضَّجِیْعَ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنَ الْخِیَانَةِ فَاِنَّهَا یُؤْسِ الْبَطَانَةَ .
ترجمہ : اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ بُرا ساتھی ہے جو پاس
لیٹتا ہے اور تیری پناہ چاہتا ہوں خیانت سے کیونکہ وہ بُری ہمراز ہے .
(ابوداؤد عن ابی ہریرہؓ)

(۳۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْوَزْبِ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ
لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَتَّعِبُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ .
ترجمہ : اے اللہ! میں ان چار باتوں سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں . اس علم سے جو
نفع نہ دے اس دل سے جس میں خشوع نہ ہو . اس نفس سے جو سیر نہ ہو . اس دعا سے
جو قبول نہ ہو . (ابوداؤد عن ابی ہریرہؓ)

(۳۵) اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اِنِّیْ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ وَفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ .

ترجمہ : اے اللہ! ہم سے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بہتری دے اور آخرت

میں بھی بہتری دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن انس رضی اللہ عنہ)

(۲۶) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ .

ترجمہ : اے اللہ! میری خطا، میری نادان اور میرا اپنے کام میں حد سے بڑھ جانا اور وہ سب گناہ جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے معاف فرمادے۔

(بخاری، مسلم، ابن ابی شیبہ، عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ)

(۲۷) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ وَخَطِيئِيْ وَعَمْدِيْ وَكُلَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ اَنْتَ الْمُقَدِّرُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ .

ترجمہ : اے اللہ! مجھ سے جو گناہ سچا ارادہ سے اور جو ہنسی سے اور جو نادانستہ اور دانستہ طور پر سرزد ہوئے سب کو معاف فرمادے اور یہ سب مجھ ہی سے ہوا۔

(بخاری، مسلم، عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

دوسری روایت میں اس کے ساتھ لفظ اَنْتَ الْمُقَدِّرُ آخر تک زیادہ ہے جن کا ترجمہ یہ ہے کہ اے اللہ! تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔ (بخاری، مسلم، عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

(۲۸) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ وَخَطِيئِيْ وَعَمْدِيْ وَكُلَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ .

ترجمہ : اے اللہ! سچا ارادہ سے اور ہنسی سے اور خطا سے اور قصداً جو گناہ مجھ سے سرزد ہوئے سب کو معاف فرمادے اور یہ سب مجھ سے ہی ہوا ہے۔

(ابن ابی شیبہ عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ)

(۲۹) اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّيْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلَاجِ وَالْبَرْدِ وَتَقَّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا تَقِيْتُ الشُّوْبَ الدُّبِيْضَ مِنَ الدَّلَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَا كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ .

ترجمہ : اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اُدے کے پانی سے دھو دے اور

میرے دل کو گناہوں سے (ایسا) صاف کر دے جیسا کہ تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا ہے اور میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا کہ مشرق و مغرب کے درمیان تو نے فاصلہ رکھا ہے۔ (بخاری، مسلم، عن عائشہؓ)

(۴۰) اَللّٰهُمَّ مَصْرِفِ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِكَ
ترجمہ: اے اللہ! دلوں کے پھرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے۔ (مسلم، نسائی، عن عبد اللہ بن عمر بن العاصؓ)

(۴۱) اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَلِّدْنِيْ .

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْهُدٰی وَالسَّدٰدَ .

ترجمہ: اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور مجھے درست رکھ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور درستگی کا سوال کرتا ہوں۔ (مسلم عن ابی ہریرہؓ)

(۴۲) اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَلِّدْنِيْ وَالثَّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی .

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور پرہیزگاری اور پارسائی اور مالداری کا سوال کرتا ہوں (مسلم، ترمذی، ابن ماجہ عن عبد اللہ بن مسعودؓ)

(۴۳) اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيْ الَّذِيْ هُوَ عَصَمَةُ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ
دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيْ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاَجْعَلِ
الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّیْ فِیْ كُلِّ خَيْرٍ وَاَجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ .

ترجمہ: اے اللہ! میرا دین سنوار دے جو میرے کاموں میں سب سے زیادہ مضبوط پکڑنے کی چیز ہے اور میری دنیا درست فرما دے جس میں میری یہ موجودہ زندگی ہے اور میری آخرت کھٹیک کر دے جہاں مجھے لوٹنا ہے اور میری زندگی کو ہر خیر میں ترقی کرنے کا ذریعہ بنا اور میری موت کو میرے لئے ہر ناگوار چیز سے نجات پانے کا سبب بنا۔

(مسلم عن ابی ہریرہؓ)

(۴۴) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاَرْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاَرْزُقْنِيْ وَاَهْدِنِيْ .

ترجمہ: اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے عافیت دے اور

(۴۷) اَللّٰهُمَّ اَلْفُ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَاصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَاقْلُوْبِنَا وَارْزُقْنَا وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَاَجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ مُتَشَبِّهِيْنَ بِهَا قَابِلِيْهَا وَآتِمِيْهَا عَلَيْنَا۔

ترجمہ : اے اللہ! ہمارے دلوں میں الفت ڈال دے اور ہمارے آپس کے تعلقات خوشگوار بنا دے اور ہمیں سلامتی کے راستے دکھا اور ہمیں تاریکیوں سے نجات دے کر روشنیوں میں لا اور ہمیں ظاہری و باطنی بے حیائیوں سے دور رکھ اور ہمارے کانوں میں اور ہماری آنکھوں میں اور ہمارے دلوں میں اور ہماری بیویوں میں اور ہماری اولاد میں برکت عطا فرما اور ہماری توبہ قبول فرما۔ بے شک آپ بہت توبہ قبول فرمانے والے ہیں بہت مہربان ہیں اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر گزار اور ثنا خواں بنا اور نعمتوں کے قابل بنا اور انہیں ہم پر پورا فرما۔ (البوداؤد، طہانی، ابن حبان، حاکم، عن ابن مسعود)

(۴۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِی الْوَمْرِ وَاَسْأَلُكَ عِزَّ نِیْمَةِ الرَّشْدِ وَاَسْأَلُكَ شُکْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَّقَلْبًا سَلِیْمًا وَخُلُقًا مُسْتَقِیْمًا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِنْهَا تَعْلَمُ اَنَّكَ اَنْتَ عَلُوْمُ الْغُیُوْبِ ط

ترجمہ : اے اللہ! میں آپ سے صحیح کاموں میں ثابت قدمی اور مضبوط راہ اور آپ کی نعمتوں کے شکریہ کی توفیق اور حسن عبادت کا سوال کرتا ہوں اور یہ بھی سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے سچی زبان اور قلب سلیم اور صحیح اخلاق عطا فرمائیں اور میں ان چیزوں کی برائی سے آپ کی پناہ لیتا ہوں جو آپ کے علم میں ہیں اور ان چیزوں کی بھلائی کا آپ سے سوال کرتا ہوں جو آپ کے علم میں ہیں اور میں آپ سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں جو سب آپ کے علم میں ہیں۔ بے شک آپ غیبوں کے خوب زیادہ جانتے والے ہیں۔

(ترمذی، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ عن شداد بن ادس)

(۴۹) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا سَرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ - لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ .

ترجمہ : اے اللہ! میرے وہ سب گناہ بخش دیجئے جو میں نے پہلے کئے اور جو بعد میں کئے اور جو میں نے پوشیدہ طور پر کئے اور جو اعلانیہ طور پر کئے اور جن کو آپ مجھ سے زیادہ جانتے والے ہیں (حاکم، احمد، عن ابی ہریرہؓ)

مسند احمد میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ کا بھی اضافہ ہے۔

(۵۰) اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتِكَ وَمِنْ الْيَقِيْنِ مَا تَهْوِيْ بِهِ عَلَيْنَا مَصَابِيْ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ شَاْرَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمْنَا وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَاَنَا وَارْتَجِعْ مُصِيبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَارْتَجِعْ الدُّنْيَا الْبَرَهْمَنَا وَارْتَجِعْ عَلِمَنَا وَارْتَجِعْ رَغْبَتَنَا وَلَا تَسْلُطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا .

ترجمہ : اے اللہ! ہمیں اپنے خوف کا ایک حصہ عطا فرمائیے جس سے آپ ہمارے اور گناہوں کے درمیان حائل ہو جائیں اور ایسی اطاعت عطا فرمائیے جس کی وجہ سے آپ ہم کو اپنی جنت میں پہنچادیں اور ایسا یقین عطا کیجئے جس سے آپ ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان فرمادیں اور جب تک آپ ہمیں زندہ رکھیں ہمارے کان، ہماری آنکھیں اور ہماری قوت کو کام کار رکھیئے اور اس کی خیر کو ہمارے بعد (بھی) باقی رکھیئے اور ہم پر جو ظلم کرے اس سے ہمارا بدلہ لے لیجئے اور جو ہم سے دشمنی کرے اس پر ہمیں غلبہ دیجئے اور ہمیں دینی اعتبار سے مصیبت میں مبتلا نہ فرمائیے اور دنیا کو ہمارے فکر کی سب سے بڑی چیز نہ بنائیے اور اسے ہماری رغبت کی آخری چیز نہ بنائیے اور جو ہم پر ناہربان ہو اس کو ہمارا حاکم نہ بنائیے۔

ترمذی، نسائی، حاکم، عن ابن عمرؓ

اے اے اللہ! آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ۱۲۔

۵۱. اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاکْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاعْظِنَا وَلَا تَحَرِّمْنَا وَاثْبُرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَارْضِنَا وَارْضَ عَنَّا.

ترجمہ: اے اللہ! ہمیں بڑھا اور ہم کو مت گھٹا اور ہمیں آبرو مند رکھ اور ہمیں ذلیل نہ فرما اور ہمیں عطا فرما اور ہمیں محروم نہ فرما اور ہمیں خوش رکھے اور ہم سے راضی ہو جائے۔ (ترمذی، نسائی، حاکم عن معاذ بن جبل و ثوبان)

۵۲. اَللّٰهُمَّ اِلْهِمْنِي رُشْدِيْ وَمِنْ شَرِّ نَفْسِيْ.

ترجمہ: اے اللہ! میرے دل میں میری ہدایت ڈال دیجئے اور مجھے میرے نفس کی برائی سے محفوظ فرمائیے۔ (ترمذی عن عمران بن حصین)

(۵۳) اَللّٰهُمَّ قَسِّنِيْ شَرِّ نَفْسِيْ وَاعْزِمْنِيْ عَلٰی رُشْدِ اَمْرِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَخْطَاْتُ وَمَا عَمِلْتُ

وَمَا جَهِلْتُ. ترجمہ: اے اللہ! مجھے میرے نفس کی برائی سے محفوظ فرما اور مجھے

اچھے کاموں کی پختہ ہمت دے۔ اے اللہ! جو کوئی گناہ میں نے پوشیدہ کیا اور جو کوئی گناہ میں نے اعلانیہ کیا اور جو کوئی گناہ بھول کر کیا اور جو قصداً کیا اور جو گناہ جہالت کی وجہ سے کیا وہ سب معاف فرمائے۔ (حاکم، نسائی، ابن حبان عن حصین بن عبد اللہ)

(۵۴) اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

ترجمہ: میں اللہ سے دنیا و آخرت دونوں جہان میں عافیت کا سوال کرتا ہوں۔

(ترمذی، عن ابن عباس)

(۵۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَاِذَا ارَدْتَ بِقَوْمٍ نِّقْمَةً نُّوْفِنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يَقْرِبُ اِلَى حُبِّكَ.

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے نیکیوں کے کرنے اور برائیوں کے چھوڑنے اور مسکینوں کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور یہ سوال کرتا ہوں کہ مجھے آپ بخش دیں اور مجھ پر رحم

فرمادیں اور جب آپ لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے کا ارادہ فرمائیں تو مجھے فتنہ میں ڈالے بغیر موت دے دیں اور میں آپ سے آپ کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور اس شخص کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو آپ سے محبت رکھتا ہو اور ایسے عمل کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو آپ کی محبت کے قریب کر دے (ترمذی، حاکم عن ابی الدرداءؓ)

(۵۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَاهْلِیْ وَ مِنْ الْمَآءِ الْبَارِدِ .

ترجمہ : اے اللہ! میں آپ سے آپ کی محبت مانگتا ہوں اور اس شخص کی محبت مانگتا ہوں جو آپ سے محبت رکھتا ہو اور وہ عمل مانگتا ہوں جو آپ کی محبت تک مجھے پہنچائے اے اللہ! آپ اپنی محبت مجھے میری جان سے اور میرے گھر والوں سے اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب کر دیجئے۔ (ترمذی، حاکم عن ابی الدرداءؓ)

(۵۷) اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنِیْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّنْفَعُنِیْ حُبُّهُ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ فَلَمَّا اَرْزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ وَمَا زَوَّیْتَ عَنِّیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فِرَاقًا لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ .

ترجمہ : اے اللہ! آپ مجھے اپنی محبت نصیب فرمائیے اور اس شخص کی محبت نصیب فرمائیے جس کی محبت آپ کے یہاں مجھے نفع دے۔ یا اللہ جس طرح آپ نے مجھے دے دیا ہے جو مجھے پسند ہے تو اسے اس کام میں میرا مددگار بھی بنا دیجئے جو آپ کو پسند ہے اور جو کچھ آپ نے مجھ سے میری پسندیدہ چیزیں دور رکھی ہیں تو ان کا یہ دور ہونا میرے لئے ان چیزوں کے واسطے فرصت کا ذریعہ بنا دیجئے جو آپ کو پسند ہیں (ترمذی، عن عبد اللہ بن بریدہ الحنفیؓ)

(۵۸) اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ یُّظْلِمُنِیْ وَخُذْ مِنْهُ بِشَارِیْ .

ترجمہ : اے اللہ! مجھے میری سماعت اور میری بینائی سے استفادہ نصیب فرمائیے اور (آخر عمر تک) ان دونوں کو باقی رکھیے اور جو مجھ پر ظلم کرے اس کے مقابلہ میں میری مدد فرمائیے۔

اور اس سے میرا انتقام لیجئے۔ (ترمذی، حاکم، بزار، عن ابی ہریرہ)
(۵۹) يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ .

ترجمہ : اے دلوں کے پلٹنے والے میرا دل اپنے دین پر جمائے رکھتے۔

(ترمذی، نسائی، حاکم، احمد، ابویعلیٰ عن ام سلمہ)

(۶۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا لَا یُورِثُ دُ وَّلِیْمًا لَا یُفْنَدُ وَّمُرَافَقَةً
نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمٌ فِیْ اَعْلٰی دَرَجَةِ الْجَنَّةِ الْخُلْدِ .

ترجمہ : اے اللہ! میں آپ سے ایسا ایمان چاہتا ہوں جو جاتا نہ رہے اور ایسا آرام جو
ختم نہ ہو اور جنت الخلد کے اعلیٰ درجہ میں اپنے نبی سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کی رفاقت چاہتا ہوں۔ (نسائی، ابن حبان، حاکم، عن ابن مسعود)

(۶۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ صِدْقَةً فِیْ اِيْمَانٍ وَّ اِيْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّ
نَجَاحًا تَتَّبِعُهُ فَلَاحًا وَّ رَحْمَةً مِنْكَ وَّ عَافِیَةً وَّ مَغْفِرَةً مِنْكَ وَّ
رِضْوَانًا . ترجمہ : اے اللہ! میں آپ سے صحت ایمان کے ساتھ اور ایمان حسن اخلاق
کے ساتھ مانگتا ہوں اور ایسی کامیابی طلب کرتا ہوں جس کے بعد فلاح ہو اور آپ کی رحمت کا
اور مغفرت کا اور رضا مندی کا سوال کرتا ہوں۔ (نسائی، حاکم، عن النسائی)

(۶۲) اَللّٰهُمَّ اِنْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَارْزُقْنِیْ عِلْمًا
تَنْفَعُنِیْ بِہٖ .

ترجمہ : اے اللہ! جو علم آپ نے مجھے دیا ہے اس سے مجھے نفع دیجئے اور مجھے علم
نافع سکھائیے اور مجھے وہ علم عطا فرمائیے جس کے ذریعے آپ مجھے نفع دیں۔

(نسائی، حاکم، عن الحسن رضی اللہ عنہ)

(۶۳) اَللّٰهُمَّ اِنْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَارْزُقْنِیْ عِلْمًا
الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَّ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ اَہْلِ النَّارِ .

ترجمہ : اے اللہ! آپ نے جو علم مجھے عطا فرمایا اس سے مجھے نفع دیجئے اور مجھے
علم نافع عطا فرمائیے اور مجھے اور زیادہ علم عطا کیجئے۔ ہر حال میں اللہ کی تعریف ہے اور میں

دوزخ والوں کی حالت سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ (ترمذی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرہ)
 (۶۴) اَللّٰهُمَّ عَلِمْتَ الْغَيْبَ وَقَدْ رَتَيْتَ عَلَيَّ الْخَلْقَ اَخْبِنِيْ مَا عَلِمْتَ الْخَلْوَةَ
 خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّيْ وَاسْأَلُكَ
 خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْوَحْدَانِ فِي الرِّضَا وَالنَّصَبِ
 وَاسْأَلُكَ نَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَمُوتُ وَاسْأَلُكَ الرِّضَا
 بِالْقَضَاءِ وَبَرِّدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلَى وَجْهِكَ الشَّرْقِ
 اِلَى لِقَائِكَ وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ ضَرَاةٍ مُّضِرَّةٍ وَفِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَا
 بِزَيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هَذَا اَمَامًا مُّهْتَدِيْنَ .

اے اللہ! آپ اپنے عالم الغیب اور مخلوق پر قادر ہونے کے صدقہ میں مجھے زندہ
 رکھیے جب تک آپ کے علم میں میرے لیے زندگی بہتر ہو اور مجھے اٹھا لیجئے جب آپ
 کے علم میں میرے لیے موت بہتر ہو اور میں آپ سے ظاہر و باطن میں آپ کا خوف اور
 اخلاص کا کلمہ رضا مندی اور غصہ کی حالت میں مانگتا ہوں اور آپ سے ایسا آرام مانگتا
 ہوں جو ختم نہ ہو اور آنکھ کی ایسی ٹھنڈک طلب کرتا ہوں جو جاتی نہ رہے اور میں آپ
 کے فیصلہ پر تسلیم اور رضا اور موت کے بعد پُر لطف زندگی اور آپ کے دیدار کی لذت
 اور آپ کی ملاقات کا شوق مانگتا ہوں اور میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں آزار دینے
 والی مصیبت سے اور گمراہ کرنے والے فتنہ سے۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے آراستہ
 فرما اور ہمیں راہِ راستہ اور راہِ یاب بنادے۔ (نسائی، حاکم، احمد، طبرانی، عن عمار بن یاسر)

(۶۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ
 مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا
 عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ
 وَنَبِيُّكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ
 اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ
 وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَسْأَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ

فَضَائِلِي خَيْرًا.

وَاسْأَلْكَ مَا قَضَيْتَ لِي مِنْ أَمْرٍ أَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهُ رُشْدًا.

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے ہر بھلائی میں اپنے حصہ کا سوال کرتا ہوں خواہ وہ ابھی ہو خواہ بعد میں ہو جس کا مجھے علم ہے اور جس کا مجھے علم نہیں اور ہر برائی سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔ خواہ ابھی ہو خواہ دیر سے ہو جس کا مجھے علم ہے اور جس کا مجھے علم نہیں۔ اے اللہ! میں آپ سے وہ سب بھلائیاں طلب کرتا ہوں جو آپ سے آپ کے بندے اور آپ کے بنی سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی ہیں اور میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں۔ ان تمام چیزوں کے شر سے جن سے آپ کے بندے اور آپ کے بنی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے۔

اے اللہ! میں آپ سے جنت مانگتا ہوں اور وہ قول و عمل طلب کرتا ہوں جو اس کے قریب کر دے اور میں دوزخ سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اور اس قول و عمل سے بھی آپ کی پناہ مانگتا ہوں جو اس کے قریب کر دے اور آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ اپنا ہر فیصلہ میرے حق میں بہتر فرمائیں۔

(ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم عن عائشہ)

اور آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ جو کچھ میرے حق میں آپ فیصلہ فرمائیں اس کا انجام اچھا فرمادیں (حاکم، عن عائشہ)

(۶۶) اللَّهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ.

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے ہر کام کا انجام بہتر فرما اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور

آخرت کے عذاب سے محفوظ فرما۔ (ابن حبان، حاکم، عن بسیر بن ابی ارطاة)

(۶۷) اللَّهُمَّ احْفَظْنِي بِأَوْسَدِ مِرْقَاتِي وَأَحْفَظْنِي بِأَوْسَدِ مِرْقَاعِي وَأَحْفَظْنِي

بِأَلْوَسِّقَوْمٍ رَاقِدًا وَلَا تُشْمِثْ بِي عَدُوًّا وَلَا حَاسِدًا. اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ.

ترجمہ : اے اللہ! مجھے اٹھتے بیٹھتے (یعنی جاگنے کی حالت میں) اور سوتے ہوئے
اسلام ہی پر قائم رکھیے اور کسی دشمن اور کسی حاسد کو میرے حال پر خوش ہونے
کا موقع نہ دیجئے۔ اے اللہ! میں آپ سے وہ سب بھلائیاں مانگتا ہوں جن کے
خزانے آپ کے خزانہ قدرت میں ہیں۔

(حاکم، ابن حبان، عن عمر بن خطابؓ)

(۶۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اَخِذٌ بِبَاصِیْتِهِ وَ
اَسْأَلُكَ مِنْ الْخَيْرِ الَّذِیْ هُوَ بِیَدِكَ كُلِّهِ.

ترجمہ : اے اللہ! میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کی برائی سے
جس کی پیشانی آپ کے قبضہ میں ہے اور ان بھلائیوں کو طلب کرتا ہوں جو
تمام تر آپ ہی کے قبضہ میں ہیں۔

(ابن حبان، عن عمرؓ)

(۶۹) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَغَرَائِمَ مَغْفِرَتِكَ
وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَالْقَنِیْمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ
وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ.

ترجمہ : اے اللہ! ہم تجھ سے آپ کی رحمت کو واجب کرنے والی چیزیں اور
آپ کی مغفرت کو ضروری بنانے والے اسباب اور ہر گناہ سے حفاظت اور ہر بھلائی
میں حصہ اور داخلہ حبت کی کامیابی اور دوزخ سے نجات کا سوال کرتے ہیں۔

(حاکم، طبرانی، عن عمرؓ)

(۷۰) اَللّٰهُمَّ لَوْ تَدَعٰ لَنَا ذَنْبًا اَوْ غَفَرْتَ لَنَا وَلَوْ هَمَّ اِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا
دُنِیَّا اِلَّا قَضَيْتَهُ وَلَا حَاجَةَ مِنْ حَوَالِیْ الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ اِلَّا اَوْ
قَضَيْتَهَا یَا اَرْحَمَ الرَّحِمِیْنَ ط

ترجمہ : اے اللہ! ہمارا کوئی گناہ بخشے بغیر اور کوئی فکر دور کئے بغیر اور کوئی قرض ادا کئے بغیر اور کوئی حاجت دنیا کی ہو یا آخرت کی پوری کئے بغیر نہ چھوڑیئے اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

(طبرانی فی الکبیر و فی کتاب الدعاء عن انسؓ)

(۱) اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلَىٰ ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ
اَللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلَىٰ ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

ترجمہ : اے اللہ ہماری مدد فرما کہ ہم آپ کا ذکر کریں اور شکر کریں اور اچھی عبادت کریں۔

(حاکم احمد، عن ابی ہریرہؓ)

اے اللہ! میری مدد فرما اپنی یاد پر اور اپنے شکر پر اور اچھی طرح عبادت پر۔

بزار عن ابی ہریرہؓ)

(اس دعا اور اس سے پہلی دعائیں واحد متکلم اور جمع متکلم کے صیغہ کا فرق ہے)

(۲) اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ
غَائِبَةٍ لِّيْ بِخَيْرٍ

ترجمہ : اے اللہ! آپ نے جو کچھ عطا فرمایا ہے اس پر مجھے قناعت دیجئے اور اس میں میرے لیے برکت فرمائیے میری جو چیزیں مجھ سے غائب ہیں۔ آپ میری غیر حاضری میں ان کی حفاظت فرمائیے۔ (حاکم عن ابن عباسؓ)

(۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ عِیْشَةً لَّیْقِیۡہَ وَمِیْثَۃً سَوِیۡۃً وَمَرَدًّا غَیْرَ
مَخْزٍیٍّ وَلَا فَاَضِحٍ

ترجمہ : اے اللہ! میں آپ سے صاف ستھری زندگی اور صحیح طریقہ پر موت اور دنیا سے

ایسی واپسی کا سوال کرتا ہوں جس میں میری رسوائی اور فضیحت نہ ہو (حاکم عن ابن عمرؓ)

(۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ رِضًا لِّكَ ضَعِیْفٌ وَخُذْ لِّی الْخَیْرَ بِنَاصِیْتِیْ وَاجْعَلْ
اَلْوَسْلَامَ مِمَّنْ تَهْلٰی رِضًا لِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ وَ اِنِّیْ ذَلِیْلٌ فَاعِزِّنِیْ

وَاِنِّیْ فَقِیْرٌ فَارْزُقْنِیْ .

ترجمہ : اے اللہ ! میں کمزور ہوں، میری کمزوری کو اپنی رضا (کے چاہنے) میں قوت کی چیز بناد دیجئے اور میری پیشانی پکڑ کر مجھے خیر پر لگا دیجئے اور اسلام کو میری پسندیدگی کی انتہائی چیز بناد دیجئے۔ اے اللہ ! میں کمزور ہوں مجھے قوت دیجئے، میں ذلیل ہوں مجھے عزت دیجئے۔ میں محتاج ہوں مجھے رزق دیجئے۔ (ماکم ابن ابی شیبہ عن بریدہ بن حبیب الاسلمی)

(۵۷) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَوْ شِئْتَ قَبْلَكَ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَوْ شِئْتَ بَعْدَكَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ دَاۤءٍ نَّاصِبٍ تَهَابِيْكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاِثْمِ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَآْثِمِ وَالْمَغْرَمِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَمَا نَقَّيْتَ الشُّوْبَ الْاَوْيَصُ مِنْ الدَّلَاسِ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ هٰذَا مَا سَاَلُ مُحَمَّدٌ رَبَّهُ .

ترجمہ : اے اللہ ! تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو ہی آخر ہے ترے بعد کوئی چیز نہیں۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر زمین پر چلنے والے سے جو ترے قبضہ قدرت میں ہے اور پناہ مانگتا ہوں گناہ سے بستی سے اور قبر کے عذاب سے اور قبر کے فتنہ سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں ناجائز افعال کی جگہ (جانے) سے اور تاوان سے الہی ! مجھے گناہوں سے ایسا پاک کر دے جیسا کہ سفید کپڑا تو نے میل سے صاف کیا ہے۔ اے اللہ ! مجھ میں اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا کہ مشرق و مغرب کے درمیان تو نے فاصلہ رکھا ہے۔ یہ وہ باتیں ہیں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے مانگی ہیں۔

(طبرانی فی الکبیر والاوسط عن ام سلمہ)

(۵۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمُسْأَلَةِ وَخَيْرَ الدُّعَاءِ وَخَيْرَ النَّجَاحِ وَخَيْرَ الْعَمَلِ وَخَيْرَ الثَّوَابِ وَخَيْرَ الْحَيٰوةِ وَخَيْرَ الْمَمَاتِ وَتُبِّحْنِیْ وَثَقِّلْ مَوَازِیْنِیْ وَحَقِّقْ اِمَامَیْ

وَارْفَعْ دَرَجَتِي وَتَقَبَّلْ صَلَاتِي وَاعْفُ خَطِيئَتِي وَأَسْأَلُكَ
 الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ آمِينَ ۝ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
 قَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهُ وَجَوَامِعَهُ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَ
 ظَاهِرَهُ وَبَاطِنَهُ وَاللَّ دَرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ آمِينَ ۝
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا آتَى وَخَيْرَ مَا أَفْعَلُ وَخَيْرَ مَا أَعْمَلُ
 وَخَيْرَ مَا بَطَّنَ وَخَيْرَ مَا ظَهَرَ وَاللَّ دَرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ آمِينَ ۝
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِي وَتَضَعِ زُرِّي وَتُصَلِّحَ
 أَمْرِي وَتَطَهِّرَ قَلْبِي وَتُحْصِنَ فَرْجِي وَتُنَوِّرَ قَلْبِي وَتَغْفِرَ لِي ذَنْبِي وَأَسْأَلُكَ
 الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ آمِينَ ۝

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُبَارِكَ لِي فِي سَمْعِي وَفِي بَصَرِي وَفِي رُوحِي
 وَفِي خَلْقِي وَفِي خَلْقِي وَفِي أَهْلِي وَفِي مَحْيَايَ وَفِي مَمَاتِي وَفِي عَمَلِي
 وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِي وَأَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ آمِينَ ۝

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے بہترین سوال، بہترین دعا، بہترین کامیابی، بہترین
 عمل اور بہترین اجر اور بہترین زندگی اور بہترین موت طلب کرتا ہوں، اے اللہ! مجھے
 ثابت قدمی عطا فرما اور میری نیکیوں کا پلہ بھاری فرما دے۔ اور میرا ایمان ثابت رکھ
 اور میرا درجہ بلند فرما اور میری نماز قبول فرما اور میری خطا معاف فرما اور میں تجھ ہی سے
 جنت کے بلند درجے مانگتا ہوں۔ آمین۔ اے اللہ! میں تجھ سے خیر کی ابتدا میں اور انتہا میں مانگتا
 ہوں اور خیر کو جمع کرنے والی چیزیں طلب کرتا ہوں اور خیر کا اول بھی مانگتا ہوں اور خیر کا آخر بھی اور خیر کا ظاہر
 بھی اور خیر کا باطن بھی اور جنت کے بلند درجے طلب کرتا ہوں۔ آمین۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے
 ہر اس عمل کی خیر مانگتا ہوں جسے میں اختیار کروں اور جس کا میں ارتکاب کروں اور جس پر میں عمل پیرا ہوں اور
 ہر اس چیز کی خیر کا سوال کرتا ہوں جو پوشیدہ ہے اور ظاہر ہے اور جنت کے بلند درجات کا سوال کرتا ہوں آمین
 اے اللہ! میں تجھ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ آپ میرا ذکر بلند فرمائیں اور میرا بوجھ دور کریں اور آپ میرا ہر کام درست فرمادیں
 اور آپ میرے دل کو پاک فرمادیں اور میری شرمگاہ کو پاکیزہ رکھیں اور میرے دل کو منور کر دیں اور میرے

گناہ کو بخش دیں اور میں آپ سے جنت کے بلند درجات کا سوال کرتا ہوں آمین۔
 اے اللہ! میں آپ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ آپ میری سننے کی قوت
 میں اور میری بینائی میں اور میری روح میں اور میری صورت میں اور میری سیرت میں
 اور میرے گھر بار میں اور میری زندگی میں اور میری موت میں اور میرے اعمال میں برکت
 دیجئے اور آپ میری نیکیاں قبول فرمائیے۔ اور میں آپ سے جنت کے بلند درجات
 کا سوال کرتا ہوں۔ آمین۔

(حاکم طبرانی فی الکبیر طبرانی فی الاوسط عن ام سلمہ رضی)

(۷۷) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّيْ وَانْقِطَاعِ عُمْرِيْ۔
 ترجمہ: اے اللہ! مجھے بڑھاپے میں اور اخیر عمر میں اپنی فراخ ترین روزی عطا
 فرمائیے۔ (حاکم طبرانی فی الاوسط عن عائشہ رضی)

(۷۸) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَخَطِيْئِيْ وَعَمَلِيْ۔

ترجمہ: اے اللہ! میرے گناہ، میری بھول چوک اور میرے قصد و ارادہ والے
 گناہ بخش دیجئے (ابن حبان، عن عثمان بن ابی العاص رضی)

(۷۹) يَا مَنْ لَا تُرَاةُ الْعُيُوْنُ وَلَا تُخَالِطُهُ الظُّنُوْنُ وَلَا يَصِفُهُ
 الْوَاصِفُوْنَ وَلَا تُغَيِّرُهُ الْحَوَادِثُ وَلَا يَخْشَى الدَّائِرُ لِعِلْمِ
 مَآقِيلِ الْجِبَالِ وَ مَكَائِلِ الْبَحَارِ وَعَدَدِ قَطْرِ الْوُطَّارِ وَعَدَدِ
 وَرَقِ الْاَوْشَجَارِ وَعَدَدِ مَا اَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَاَشْرَقَ عَلَيْهِ
 النَّهَارُ وَلَا تُوَارِي مِنْهُ سَمَاءٌ سَمَاءً وَ لَا اَرْضٌ اَرْضًا وَلَا
 بَحْرٌ مَّا فِيْ قَعْرِهٖ وَلَا جَبَلٌ مَّا فِيْ وُعْدِهٖ اجْعَلْ خَيْرَ عُمْرِيْ اٰخِرَهٗ
 عَمَلِيْ خَوَاتِيْمَهٗ وَخَيْرَ اَيَّامِيْ يَوْمَ الْقَاكَ فِيْهِ۔

ترجمہ: اے وہ ذات جسے آنکھیں نہیں دیکھتیں اور جسے (خیالات اور) گمان
 نہیں پاسکتے اور جس کی تعریف کرنے والے کا حقہ تعریف نہیں کر سکتے اور جسے
 حوادث متغیر نہیں کر سکتے اور جو گردش زمانہ سے نہیں ڈرتا اور جو پہاڑوں کے بوجھ اور

دریاؤں کے پیمانوں اور بارش کے قطروں کی تعداد اور درختوں کے پتوں کا شمار اور ہر اس چیز کی تعداد جسے رات اپنی تاریکی میں چھپا لیتی ہے اور جس پر دن روشن ہوتا ہے ان سب کو جانتا ہے اور نہ اس سے ایک آسمان دوسرے آسمان کو چھپا سکتا ہے اور نہ ایک زمین دوسری زمین کو چھپا سکتی ہے اور نہ دریا اس چیز کو جو اس کی گہرائی میں ہے اور نہ پہاڑ اس چیز کو جو اس کی کان میں ہے چھپا سکتا ہے۔ میری آخری عمر کو بہترین عمر اور میرے آخری عمل کو بہترین عمل کر دیجئے اور میرا بہترین دن وہ کر دیجئے جس روز میں آپ سے ملوں۔ (طبرانی فی الاوسط عن النضر)

(۸۰) يَا وَلِيَّ الدُّنْيَا وَاهْلِي تَبَسَّيْتُ بِهٖ حَتَّى اَلْقَاكَ .

ترجمہ: اے اسلام اور مسلمانوں کے مددگار مجھے اسلام پر ثابت قدم رکھ، یہاں تک کہ میں تجھ سے ملوں (طبرانی)

(۸۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَبَرَدَ الْعِیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَائِكَ فِیْ غَیْرِ ضَرٍّ اَوْ مُضَرٍّ وَلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ .

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے خداوندی فیصلہ پر راضی ہونا نصیب فرمائیں اور موت کے بعد پر لطف زندگی اور اپنے دیدار کی لذت اور اپنی ملاقات کا شوق عطا فرمائیں اور یہ سب کچھ آزار دینے والی مصیبت اور گمراہ کرنے والے فتنہ کے بغیر ہو (طبرانی فی الکبیر والادسط، عن فضالہ)

(۸۲) اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْر كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خُرْعِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ .

مَنْ كَانَ ذٰلِكَ دُعَاۡمًا مَاتَ قَبْلَ اَنْ یُّصِیْبَهُ الْبَدَوُ .

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے ہر کام کا انجام بہتر فرما اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ فرما۔ (احمد، طبرانی، عن بسر بن ابی ارطاة)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص کی یہ مذکورہ بالا دعا ہوگی وہ مصیبت

میں گرفتار ہونے سے پہلے دنیا سے رخصت ہو گا۔ (طرائی عن ابی ارطاة)
(۸۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ غِنَاۤیَ وَغِنَاۤءَ مَوْلَاۤیَ .

اے اللہ میں آپ سے اپنا اور اپنے متعلقین کا (ظاہری اور باطنی) غنا چاہتا ہوں۔
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ عَیْشَةً لَّیْقِیَہٗ وَمِیۡتَہٗ سَوِیَّۃٌ وَ مَرَدًّا اَیۡضًا مَخۡزِیًّا وَ لَا فَاۡحِشَہٗ .

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے صاف سہری زندگی اور صحیح طریقہ کی موت
اور دنیا سے ایسی واپسی کا سوال کرتا ہوں جس میں ذلت اور رسوائی نہ ہو۔ (طرائی عن ابی عمر)
(۸۵) اَللّٰهُمَّ اَغۡفِرۡ لِیْ وَارۡحَمۡنِیْ وَادۡخِلۡنِی الْجَنَّةَ .

ترجمہ: اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے جنت میں داخل فرما۔
(طرائی، عن عبداللہ بن عمروؓ)

(۸۶) اَللّٰهُمَّ بَارِکۡ لِیْ فِیْ دِیۡنِی الَّذِیْ هُوَ عِصْمَۃٌ اَمْرِیْ وَ فِیْ
اٰخِرَتِی الَّتِیْ اِلَیْہَا مَصِیۡرِیْ وَ فِیْ دُنْیَاۤیَ الَّتِیْ نِیۡہَا بَلَاۡءِیْ
وَ اجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیۡرٍ وَ اجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً
لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ .

ترجمہ: اے اللہ! میرے دین میں برکت عطا فرمائیے جو میرے کاموں میں
مضبوط ترین چیز ہے اور برکت دیجئے میری آخرت میں جہاں مجھے لوٹ کر جانا ہے
اور برکت دیجئے میری دنیا میں جس میں بقدر ضرورت رہنا ہے اور زندگی کو میرے
لئے ہر بھلائی میں ترقی کا ذریعہ اور موت کو میرے حق میں ہر برائی چیز سے پُر امن ہونے
کا ذریعہ بنا دیجئے۔ (بزار عن زبیر بن العوامؓ)

(۸۷) اَللّٰهُمَّ اجْعَلۡنِیْ صَبُوۡرًا وَ اجْعَلۡنِیْ شَکُوۡرًا وَ اجْعَلۡنِیْ فِی عِیۡنِی صَغِیۡرًا
وَ فِیْ اَعۡیُنِ النَّاسِ کَبِیۡرًا .

ترجمہ: اے اللہ! مجھے بڑا صبر کرنے والا اور بڑا شکر کرنے والا بنا دیجئے اور
مجھے میری نظر میں چھوٹا اور دوسروں کی نظر میں بڑا بنا دیجئے۔ (بزار عن بریدہؓ)

(۸۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الطَّیِّبَاتِ وَتَتْرُکُ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبِّ الْمَسَاکِیْنِ وَاَنْ تَتُوْبَ عَلَیَّ وَاِنْ اَرَدْتَ لِیَعْبَادَکَ فِتْنَةً اَنْ تَقْبِضَنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ .

ترجمہ : اے اللہ ! میں آپ سے پاکیزہ چیزوں کا سوال کرتا ہوں اور براہوں کے چھوڑنے کا اور مسکینوں سے محبت کرنے کا سوال کرتا ہوں اور یہ سوال کرتا ہوں کہ آپ میری توبہ قبول فرمائیں اور حبیب آپ اپنے بندوں کو فتنہ میں ڈالنے کا ارادہ فرمائیں تو مجھے فتنہ میں ڈالے بغیر اٹھالیں ۔

(بزار عن ثوبان ^{رض})

(۸۹) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّاَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ .

ترجمہ : اے اللہ ! میں آپ سے نفع دینے والے علم کا سوال کرتا ہوں اور ایسے علم سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں جو نفع نہ دے ۔ (طبرانی فی الکبیر والادسط عن عائشہ و جابر ^{رض})

(۹۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّعَمَلًا مَّتَقَبَلًا .

ترجمہ : اے اللہ ! میں آپ سے علم نافع اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں ۔

(طبرانی فی الادسط عن جابر ^{رض})

(۹۱) اَللّٰهُمَّ رَضَعْنِیْ فِیْ اَرْضِنَا بِرَکَّتِهَا وَزَیْنَتِهَا وَسَکَنِهَا .

ترجمہ : اے اللہ ! ہماری زمین میں برکت اور زینت (پھول بوٹے) اور چین و آرام کی چیزیں پیدا فرما ۔ (طبرانی فی الادسط عن سمرہ ^{رض})

(۹۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاَنَّکَ الْاَوَّلُ فَلاَ شَیْءُ قَبْلَکَ وَاْلَاخِرُ فَلاَ شَیْءُ بَعْدَکَ وَاظْہَرُ فَلاَ شَیْءُ فَوْقَکَ وَاْلِبَاطِنُ فَلاَ شَیْءُ دُوْنَکَ اَنْ تَقْضِیَ عَنَّا الدَّیْنَ وَاَنْ تُغْنِیََا مِنَ الْفَقْرِ .

ترجمہ : اے اللہ ! میں تجھ سے اس لیے کہ تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو ہی آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں اور تو ہی ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں تو ہی باطن ہے تیرے نیچے کوئی چیز نہیں ۔ اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ

تو ہمارا قرض ادا فرما دے اور ہمیں تنگ دستی کے بدلے غنی عطا فرما دے۔

(ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرہؓ)

(۹۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَہْدِیْکَ لِذَنْبِیْ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ

لَفْسِیْ، ترجمہ : اے اللہ! میں اپنے ہر اس کام کی جو میرے حق میں بہتر ہو آپ کی رہنمائی چاہتا ہوں اور اپنے نفس کی برائی سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔

(ابن حبان عن عثمان بن ابی العاصؓ)

(۹۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ لِذَنْبِیْ وَ اَسْتَہْدِیْکَ لِیَمْرَاسِیْ

وَ اَتُوْبُ اِلَیْکَ فَتُبْ عَلَیْ اِنَّکَ اَنْتَ رَبِّیْ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ رَغْبَتِیْ

اِلَیْکَ وَ اجْعَلْ غِنَایَ فِیْ صَدْرِیْ وَ بَارِکْ لِیْ فِیْ مَا رَزَقْتَنِیْ

وَ تَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ رَبِّیْ۔

ترجمہ : اے اللہ! میں آپ سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں اور اپنے

خیر کے کاموں کی آپ سے رہنمائی طلب کرتا ہوں اور آپ کے حضور توبہ کرتا ہوں

آپ میری توبہ قبول فرمائیں۔ بے شک آپ ہی میرے رب ہیں۔ اے اللہ مجھے

اپنی طرف راغب کیجئے اور میرا دل مستغنی فرما دیجئے۔ اور جو کچھ آپ نے مجھے نصیب

فرمایا ہے اس میں مجھے برکت دیجئے اور مجھ سے اعمال صالحہ قبول فرما لیجئے۔ بیشک

آپ ہی میرے رب ہیں۔

(ابن ابی شیبہ عن عمرؓ)

(۹۵) یَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِیْلَ وَ سَتَرَ الْقَبِیْحَ یَا مَنْ لَا یُؤْخِذُ بِالْجَرِیْدَةِ

وَ لَا یُهْثِلُ السِّتْرَ یَا عَظِیْمَ الْعَفْوِ یَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ

یَا بَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالرَّحْمَةِ یَا صَاحِبَ کُلِّ نَجْوٰی یَا مُسْتَهْفٰی کُلِّ شَکْوٰی یَا

کَرِیْمَ الصَّفْحِ یَا عَظِیْمَ الْمَنِّ یَا مُبْدِیَ النِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا یَا

رَبَّنَا وَ سَیِّدَنَا وَ یَا مُوَلِّدَنَا وَ یَا غَایَةَ رَغْبَتِنَا اَسْأَلُکَ یَا اَللّٰهُ اَنْ لَا

تَشْوِیْ خَلْقِیْ بِالسَّارِ۔

ترجمہ: اے وہ ذات جس نے میری اچھائی کو ظاہر فرمایا اور بُرائی کو چھپایا۔ اے وہ ذات جو گناہوں پر مواخذہ نہیں فرماتا اور (عیبوں کی) پردہ دری نہیں کرتا۔ اے بڑے معاف فرمانے والے۔ اے خوبی کے ساتھ درگزر کرنے والے اے وسیع مغفرت والے اے دونوں ہاتھ رحمت سے کشادہ کرنے والے۔ اے ہر راز والے کے رازدار۔ اے شکایت کے منتہا۔ اے کریم درگزر کرنے والے اے بڑے احسان کرنے والے اے استحقاق سے پہلے نعمتوں کے دینے والے اے ہمارے رب۔ اے ہمارے سردار! اے ہمارے مالک! اے ہماری رغبت کی انتہا میں آپ سے سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے بدن کو (جہنم کی) آگ سے نہ بھوننا (حاکم، عن عمرو بن شعیب)

(۹۶) تَمَّ نُورُكَ فَهَدَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ عَظُمَ حِلْمُكَ فَعَفَوْتَ
فَلَكَ الْحَمْدُ بَسَطْتَ يَدَكَ فَأَعْطَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا وَجْهُكَ
الْكَرَمُ الْوَجُوهُ وَجَاهُكَ أَعْظَمُ الْجَاهِ وَأَعْظَمُ الْفَضْلِ الْعَظِيمَةُ
وَأَهْنَاهَا طَاعُ رَبَّنَا فَتَشْكُرُ وَتُعْطَى رَبَّنَا فَتَغْفِرُ وَتُجِيبُ الْمُضْطَرَّ وَتُكْشِفُ
الضَّرَّ وَتُشْفِي السَّقِيمَ وَتَغْفِرُ الذَّنْبَ وَتَقْبَلُ التَّوْبَةَ وَلَا يَجْزِي
بِأَلْوَيْكَ أَحَدٌ وَلَا يَنْلِغُ مِنْ حَقِّكَ قَوْلٌ قَائِلٍ .

ترجمہ: اللہ تیرا نور پورا ہوا۔ پس تو نے ہدایت دی لہذا تیرے ہی لئے سب تعریف ہے۔ تیرا حلم بڑا ہے۔ پس تو نے بخشش فرمائی لہذا تیرے ہی لئے سب تعریف ہے۔ تو نے اپنے ہاتھ کشادہ فرمائے پس عطایا سے نوازا۔ لہذا تو ہی قابل تعریف ہے۔ اے ہمارے رب! تیری ذات سب سے بڑھ کر اکرم ہے اور تیری جاہ ہر جاہ سے اعظم ہے اور تیری بخشش سب بخششوں سے بڑھ کر ہے اور خوشگوار ہے۔ اے رب! تیری اطاعت کی جاتی ہے تو تو اس کا ثواب دیتا ہے اور تیری نافرمانی کی جاتی ہے تو تو بخشش دیتا ہے اور توبے قرار کی دعا سنتا ہے اور مصیبت دور فرماتا ہے اور بیمار کو شفا دیتا ہے اور گناہ بخشتا ہے اور توبہ قبول فرماتا ہے۔ تیری نعمتوں کا کوئی بدلہ نہیں

دے سکتا اور کوئی ثنا خواں تیری تعریف نہیں کر سکتا۔

ابو یعلیٰ موقوفنا ابن ابی شیبہ، عن علیؓ

(۹۷) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَاِنَّهٗ لَا یَبْلُکُهَا اِلَّا اَنْتَ۔

ترجمہ : اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل اور برتری رحمت کا سوال کرتا ہوں۔

کیونکہ تیرے سوا کوئی بھی اس کا مالک نہیں (طبرانی عن ابن مسعودؓ)

(۹۸) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا اَخْطَاْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ وَمَا اَسْرَسْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا جَهِلْتُ وَمَا عَلِمْتُ۔

ترجمہ : اے اللہ! مجھے بخش دے جو کچھ میں نے بھول کر کیا اور جو کچھ میں

نے قصداً کیا اور جو کچھ میں نے پوشیدہ طور پر کیا اور جو کچھ میں نے اعلانیہ کیا اور جس کا مجھے علم ہے اور جس کا مجھے علم نہیں۔

(احمد، بزار، طبرانی عن عمران بن حصین)

(۹۹) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَظُلْمَنَا وَهَرْنَا وَجِدْنَا وَخَطَاْنَا وَعَمَدْنَا وَكُلَّ ذٰلِكَ عِنْدَنَا۔

ترجمہ : اے اللہ! ہمارے گناہ اور ہمارا ظلم بخش دے اور (وہ گناہ بھی) بخش

دے جو تنہی سے سرزد ہوئے اور جو سچ مچ ارادہ کر کے صادر ہوئے اور جو خطا

سے صادر ہوئے اور ارادہ صادر ہوئے اور یہ سب کچھ ہماری طرف سے ہوئے

(احمد، طبرانی عن عبداللہ بن عمر بن العاصؓ)

(۱۰۰) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطِیْئِیْ وَعَمْدِیْ وَهَرَیْ وَجِدِیْ وَلَا تَحْرِمْ نِیْیَ بَرَکَۃً مَا اَعْطَيْتَنِیْ وَلَا تُفِیْثَنِیْ فِیْ مَا اَحْرَمْتَنِیْ۔

ترجمہ : اے اللہ! جو گناہ مجھ سے خطاً اور عمداً صادر ہوئے اور جو مذاق کے

طور پر ہوئے اور جو ارادہ کر کے ہوئے سب کو معاف فرما دے اور جو کچھ آپ نے مجھے

دیا ہے اس کی برکت سے محروم نہ فرما اور جس چیز سے محروم فرمایا ہے اس کے بارے

میں فتنہ میں نہ ڈال . .

(طبرانی فی الاوسط عن ابی بن کعبؓ)

۱۰۱۔ اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِيْ فَاحْسِنْ خُلُقِيْ .

ترجمہ : اے اللہ! تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے . پس تو میری سیرت (بھی) اچھی کر دے .

(احمد ابولیلیٰ عن ام سلمہؓ)

۱۰۲۔ رَبِّ اَعِزُّ وَارْحَمْ وَاهِدٌ فِي السَّبِيلِ الْوَقُوْمَ .

ترجمہ : اے رب! بخش دے اور رحم فرما اور مجھے سیدھی راہ پر چلا .

(احمد ابولیلیٰ عن ابی سعیدؓ)

۱۰۳۔ سَلُّوْا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَاِنَّ اَحَدًا لَّمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِيْنِ خَيْرًا مِّنَ الْعَافِيَةِ .

ترجمہ : فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ سے معافی اور عافیت مانگو کیونکہ ایمان والے یقین کے بعد کسی کو عافیت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں دی گئی .

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، عن ابی بکر الصدیقؓ)

۱۰۴۔ يٰرَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِمْنِيْ شَيْئًا اَدْعُوْا اللّٰهَ بِهِ فَقَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ فَمَكَّثْتُ اَيَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يٰرَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِمْنِيْ شَيْئًا اَسْأَلُهُ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ يٰاَعِمَّ سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يٰاَعِمَّ اَكْثَرَ الدَّعَاۗءِ بِالْعَافِيَةِ .

ترجمہ : حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی چیز بتا دیجئے جس کی میں اللہ سے دعا کروں آپ نے فرمایا اپنے پروردگار سے عافیت مانگتے رہیے . کچھ دن بعد پھر حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی چیز بتا دیجئے جسے میں اپنے رب عزوجل سے مانگوں آپ نے فرمایا اے چچا جان! اللہ سے

دنیا میں آخرت میں نجات ملنے کی دعا کیجئے۔

(طبرانی عن ابن عباسؓ)

اور ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباسؓ سے فرمایا کہ اے میرے چچا جان! کثرت سے عافیت کی دعا کیجئے۔

(طبرانی عن ابن عباسؓ)

(۱۰۵) مَا سَأَلَ اللَّهُ الْعِبَادَ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنْ أَنْ يُغْفَرَ لَهُمْ وَيُعَافِيَهُمْ۔

ترجمہ: فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بندوں نے اللہ سے کوئی چیز اس سے بڑھ کر نہیں مانگی کہ وہ ان کی مغفرت فرمادے اور انہیں عافیت دے۔

(بزار عن ابی الدرداءؓ)

(۱۰۶) يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَعْلِمُنِي دَعْوَةً أَدْعُوبُ بِهَا نَفْسِي قَالَ بَلَى قُولِي اللَّهُمَّ رَبِّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَأَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِي وَأَجِرْ نِي مِنْ مُضَلَّاتِ الْفِتَنِ مَا أَحْيَيْتَنَا۔

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے ایسی دعا تعلیم نہیں فرماتے جو میں اپنے لیے مانگا کروں گا۔ آپ نے فرمایا ہاں یوں کہا کر۔

”اے اللہ! بنی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے رب! میرے گناہ بخش دیجئے اور میرے دل سے غصہ نکال دیجئے اور جب تک تو ہمیں زندہ رکھے گمراہ کرنے والے فتنوں سے محفوظ فرما۔“

(مسند احمد عن ام سلمہؓ)

(۱۰۷) لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ اللَّهُمَّ لِقِنِّي حُجَّتِي فَإِنَّ الْكَافِرَ يُلْقِنُ حُجَّتَهُ وَإِنْ يَقُولُ اللَّهُمَّ لِقِنِّي حُجَّةَ الْإِيمَانِ عِنْدَ الْمَمَاتِ۔

ترجمہ : فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے کوئی شخص یوں نہ کہے
 کہ اللّٰهُمَّ لَقِّنِي حُجَّتِي (اے اللہ! مجھے میری حجت تلقین فرما) کیونکہ کافر
 کو بھی اس کی حجت تلقین کی جاتی ہے لہذا مطلق تلقین حجت کا سوال نہ کر دو (بلکہ یوں
 دعا مانگو اللّٰهُمَّ لَقِّنِي حُجَّةَ الْوَيْمَانِ عِنْدَ الْمَمَاتِ) (اے اللہ! مجھے
 موت کے وقت ایمان کی حجت تلقین فرما، تاکہ کلمہ ایمان پر یقین کے ساتھ موت
 آجائے۔)
 (طبرانی فی الکبیر عن عائشہ)

(الحمد للہ! جامع دعائیں پوری ہوئیں جن کا پڑھنا کسی وقت یا سبب کے
 ساتھ مخصوص نہیں ہے۔)



حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة و سلام بھیجنے کی فضیلت

- (۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس مجلس میں کچھ لوگ بیٹھیں اور اس میں اللہ کا ذکر نہ کریں اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجیں تو یہ مجلسیں ان لوگوں کے لئے قیامت کے روز حسرت کا سبب ہوگی اگرچہ ثواب کے لئے جنت میں داخل ہو جائیں۔
(ابن حبان، احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، حاکم عن ابی ہریرہ)
- (۲) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن اوس بن اوس)
- (۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کا درود میرے سامنے ضرور پیش کیا جاتا ہے۔ (حاکم، عن ابن مسعود)
- (۴) اور فرمایا کہ جب کوئی شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ مجھ پر میری روح کو لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں (ابوداؤد عن ابی ہریرہ)
- (۵) اور فرمایا کہ قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جس نے مجھ پر بکثرت درود بھیجا ہوگا (ترمذی، ابن حبان، عن ابن مسعود)
- (۶) اور فرمایا کہ پکا بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔
(ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم، عن علی)

لے اس حدیث پر بظاہر یہ شبہ ہوتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نہیں ہیں، سلام کے جواب کے وقت روح لوٹ آتی ہے حالانکہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ حضرت عالم برزخ میں زندہ ہیں تو اس کا جواب محققین نے یہ دیا ہے کہ آپ کی روح اطہر کو جناب باری تعالیٰ کے مشاہدہ میں مستغرق رہتی ہے اس سے الاقادے دے کر اللہ تعالیٰ شانہ ادھر متوجہ فرماتے ہیں تاکہ سلام کا جواب دیں اور یہ مطلب نہیں ہے کہ روح مبارک بدن سے جدا ہے اور جواب کے وقت آجاتی ہے۔

لے بظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

- (۷) اور فرمایا کہ مجھ پر بکثرت درود بھیجا کرو کیونکہ وہ تمہارے واسطے زکوٰۃ ہے (یعنی نفس کی پاکیزگی کا ذریعہ ہے) (ابو لیلیٰ عن ابی ہریرہؓ)
- (۸) اور فرمایا کہ وہ شخص ذلیل و خوار ہو جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی، ابن حبان، بزار، طبرانی، عن ابی ہریرہؓ)
- (۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس کے سامنے میرا ذکر ہو اسے چاہیے کہ مجھ پر درود پڑھے۔ نسائی، طبرانی فی الاوسط ابو لیلیٰ ابن سنی عن انسؓ)
- (۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (ابن سنی عن انسؓ)
- (۱۱) اور فرمایا کہ جو کوئی شخص میرا ذکر کرے اس کو چاہیے کہ مجھ پر درود بھیجے۔ (ابو لیلیٰ عن انسؓ)
- (۱۲) اور فرمایا کہ بے شک اللہ کے کچھ فرشتے (زمین میں) گشت لگاتے پھرتے ہیں جو میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں (نسائی، ابن حبان، حاکم، عن ابن مسعودؓ)
- (۱۳) اور فرمایا کہ میں جبریل علیہ السلام سے ملا تو انہوں نے مجھے اس بات کی خوشخبری سنائی کہ آپ کا رب یہ فرماتا ہے کہ جو شخص آپ پر درود بھیجے گا۔ میں اس پر اپنی رحمت نازل کروں گا اور جو شخص آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام بھیجوں گا۔ اس پر میں نے سجدہ شکر ادا کیا۔ (حاکم، احمد، عن عبدالرحمن بن عوفؓ)
- (۱۴) حضرت ابی بن کعبؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنا تمام وقت آپ پر درود بھیجنے ہی کے لئے مقرر کر دیا، اس پر آپ نے فرمایا ایسا کرو گے تو تمہاری نگرہ مندی کی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) کسی مجلس میں لیا جائے تو ہر بار آپ پر درود بھیجا جائے۔

امام کرخیؒ کا یہی مذہب ہے اور احتیاط اور فضیلت اسی میں ہے۔

اور امام طحاویؒ کا مذہب یہ ہے کہ مجلس میں ایک بار درود پڑھنا واجب ہے باقی مستحب ہے

اس پر بھی عمل کرنے کی گنجائش ہے۔

کفایت کی جائے گی اور تمہارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

(ترمذی، حاکم، احمد عن ابی کعبؓ)

(۱۵) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، حاکم عن ابی موسیٰؓ)
(۱۶) ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ کے چہرہ نور پر خوشی کے آثار ظاہر ہو رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھ سے جبریلؑ نے آکر کہا کہ آپ کا رب فرماتا ہے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو گے کہ جو کوئی شخص تمہاری امت میں سے تم پر ایک بار درود بھیجے تو میں بھی اس پر دس بار رحمت نازل کروں۔ اور جو شخص تم پر ایک بار سلام بھیجے تو میں اس پر دس بار سلام بھیجوں۔ (اسی ارشاد خداوندی کی وجہ سے آپ خوش ہو رہے تھے)

(نسائی، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ، دارمی، عن ابی طلحہؓ)

(۱۷) اور ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند ہو جاتے ہیں۔ (نسائی، ابن حبان، حاکم، بزار، طبرانی فی الکبیر عن انسؓ)
اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (نسائی، طبرانی فی الکبیر عن عمرو بن سعد عن ابی ہریرہؓ)

(۱۸) حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا کہ جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستر مرتبہ رحمت بھیجتے ہیں۔ (احمد و مؤلفین علی عبداللہ و لم یذکر المؤلف من الوقت لانه فی حکم المرفوع)
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کا طریقہ (یعنی اس کے الفاظ ماثورہ) نمازیں تشہد کے پڑھنے کے ذیل میں گزر چکا ہے۔

(۱۹) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ہر دعا (بارگاہ الہی تک پہنچنے سے) رک کی رہتی ہے جب تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھا جائے۔
(طبرانی فی الاوسط عن علیؓ)

(۲۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دعا آسمان و زمین کے درمیان رکی رہتی ہے اس میں سے کوئی چیز بھی (اللہ کے پاس) نہیں جاتی جب تک کہ تو اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے (ترمذی عن سعید بن المسیبؓ)

(۲۱) شیخ ابوسلیمان دارانیؒ فرماتے ہیں کہ جب تم اللہ سے کوئی حاجت مانگو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے ابتدا کرو۔ پھر جو چاہو مانگو۔ اس کے بعد پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھ کر اسے ختم کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے بالائے تر ہے کہ وہ دونوں درودوں کو قبول فرمائے اور ان کے درمیان کی دعا کو چھوڑے۔

(مصنف رحمۃ اللہ علیہ اسی پر عمل کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ پھر دعا کرتے ہیں۔ اس کے بعد درود بھیج کر کتاب ختم فرماتے ہیں)

اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر درود بھیج جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر درود بھیجا۔ بے شک تو ہی تعریف کا مستحق ہے بزرگی والا ہے اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر برکت نازل فرما اور آپ کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک تو تعریف کا مستحق ہے بزرگی والا ہے۔

اے اللہ! حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر (برابر) رحمت بھیج جب تک یاد کرنے والے انہیں یاد کرتے ہیں۔ اے اللہ! حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیج جب تک ان کے ذکر سے غفلت برتنے والے غفلت برتتے ہیں اور کثرت سے سلام بھیج (مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ اللہ کی طرف سے صلوٰۃ و سلام کا نزول ہوتا رہے)

اے اللہ! حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حق کے طفیل جو تیرے نزدیک ان کا حق ہے۔ مخلوقات سے وہ مصیبت دور فرما دے جو ان پر نازل ہوئی ہے اور ان پر ایسا شخص مسلط نہ فرما جو ان پر رحم نہ کرے ان پر ایسی مصیبت اتری ہوئی ہے جس کو تیرے علاوہ کوئی دور نہیں کر سکتا اور کوئی ہٹا نہیں سکتا۔ اے اللہ! ہماری مصیبت دور فرما دے۔ اے کریم! اے سب رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

مصنف کتاب فرماتے ہیں جو بہت بڑے شیخ ہیں اور علماء کرام کے مرجع اور علوم انبیاء کے وارث اور خاتم المحدثین اور مشرق و مغرب میں یکتائے زمانہ ہیں اور بحرِ بر میں یگانہ روزگار ہیں جن کی شہرت زمانہ میں اس طرح ہے جس طرح آفتاب کی نصف النہار کے وقت ہوتی ہے جن کی تقریر نہایت شستہ اور تحریر دل پذیر ہے جن کے اخلاق نہایت بلند اور سیرت انتہائی پاکیزہ ہے۔ ہمارے سردار جن کا لقب شمس الدین اور نام محمد بن محمد بن محمد الجزری ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے فیوض و برکات سے عالم کے تمام لوگوں کو عموماً اور ان کے ساتھیوں کو خصوصاً فیض یاب فرمائے۔

اس کتاب کا مصنف محمد بن محمد بن محمد الجزریؒ سے اللہ تعالیٰ بے کسی میں اس پر لطف کرم فرمائے اور شدت میں اس کی دستگیری فرمائے، کہتا ہے کہ اس حصن حصین کی مضبوط تعمیر سے جو سید المرسلین، خاتم النبیین کے کلام کا مجموعہ ہے۔ بروزِ اوار بائیس ذی الحجہ ۷۹۱ھ کو اپنے مدرسہ میں فارغ ہوا۔ جو میں نے دمشق کے اندر ایک محلہ عقبہ الکلتان کے سرے پر بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اور مسلمانوں کے تمام شہروں کو تمام آفتوں سے محفوظ رکھے اور یہ کتاب اس فتنہ و فساد کے وقت ختم ہوئی جب کہ دمشق کے تمام دروازے بند بلکہ پتھروں سے مستحکم تھے اور مخلوق شہرِ پناہ پر بارگاہِ الہی میں فریاد کر رہی تھی اور لوگ (ظالموں کے) محاصرہ کی وجہ سے بڑی مصیبت میں تھے یہاں تک کہ پانی تک بند کر دیا گیا تھا۔ لوگوں کے ہاتھ عجوز و انکساری کے ساتھ بارگاہِ ربِّ العزت میں اٹھے ہوئے تھے۔ شہر کے گرد و نواح جلا دیئے گئے تھے اور اکثر و بیشتر لوٹ لئے گئے تھے۔

ہر شخص اپنے جان و مال اور اہل و عیال کے بارے میں خائف اور اپنے گناہوں اور بد اعمالیوں سے ترساں و ہراساں تھا اور ہر ایک نے اپنی طاقت کے مطابق پناہ لے رکھی تھی۔ پس میں نے اس کتاب کو اپنی پناہ بنایا اور میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا اور وہ میرے لئے کافی ہے اور بہترین کار ساز ہے۔

لے یہ عبارت مصنفؒ کے کسی شاگرد نے بڑھائی ہے (شروع صفحہ سے ہات لائنوں تک)

مصنف کا اپنی اولاد اور اپنے اہل عصر کتاب کی اجازت دینا

اور میں نے اپنے بیٹوں ابو الفتح محمد اور ابوبکر احمد اور ابوالقاسم علی اور ابوالخیر محمد اور بیٹوں فاطمہ عائشہ سلمیٰ اور خدیجہ کو اس کی اور تمام ان چیزوں کی اجازت دے دی جن کی روایت کی مجھے اجازت ہے اور اسی طرح تمام اہل زمانہ کو بھی میں نے اجازت دے دی۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو یکتا ہے اور یہ تعریف اولاً بھی ہے۔ آخر ابھی ہے، ظاہری طور پر بھی ہے اور باطنی طور پر بھی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو سید الخلائق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل و اصحاب پر اللہ کا سلام بھی نازل ہو۔

اے اللہ! اس کتاب کے مصنف کو اور اس کے کاتب کو اور اس کے پڑھنے والے

اے حضرت امام جزریؒ نے المحسن الحصین کے خاتمہ پر اپنے چار لڑکوں اور چار لڑکیوں کے نام لکھے ہیں اور تحریر فرمایا ہے کہ میں نے ان کو حصن حصین اور تمام کتب کی روایت کرنے کی اجازت دی جن کے روایت کرنے کی مجھے اجازت ہے پھر لکھتے ہیں وکذا لک اجزت اہل عصری یعنی اسی طرح میں نے اپنے اہل زمانہ کو بھی اجازت دی۔ اس طرح کی اجازت عامہ کا محدثین کے نزدیک کوئی اعتبار نہیں۔ کیونکہ اہل عصر میں اہل ناہل سب ہوتے ہیں نہ جان نہ پہچان پھر بھی سب کو اجازت یہ چیز معتبر نہیں لیکن جو حضرات اہل ہوں گے ان کے لئے فی الجملہ روایت کرنے کی گنجائش اس طرح کی اجازت سے نکل آتی ہے۔

خود حافظ ابن حجر عسقلانیؒ امام جزریؒ کی ملاقات سے پہلے المحسن الحصین کو بطور وجاہہ روایت کرتے تھے (کیونکہ تمام اہل عصر میں وہ بھی داخل تھے) پھر جب امام جزریؒ سے ملاقات ہوئی تو ان کی روایات اور مصنفات کی اجازت لی جس میں حصن حصین کی اجازت بھی آگئی۔ (الضوء اللامع)

احقر مترجم کو اجازت: احقر کو قدوة الصالحین حضرت علامہ مولانا محمد شفیع صاحب

مفتی اعظم ہند و پاک سے المحسن الحصین کی اجازت حاصل ہے اور حضرت موصوف کو حضرت علامہ مولانا عزیز الرحمن صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند سے اور ان کو مولانا فضل الرحمن (باقی اگلے صفحہ پر)

کو اور جو ان کے لئے دُعا و خیر کرے اس کو اور تمام مسلمانوں کو بخش دے اور ہر تعریف
 اللہ ہی کے لئے ہے جو کتنا ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
 وسلم اور آپ کی آل پر درود و سلام بھیجے ہمیں اللہ تعالیٰ بس بے اور وہ بہترین کارساز
 ہے اور بہترین مولا ہے اور بہترین مددگار ہے۔
 نَمّتٌ بِالْخَیْرِ



خزینہ علم و ادب

آئڈیم مارکیٹ اردو بازار لاہور ۷۳۱۴۱۶۹